الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تصنیف منیف عمدۃ العرفا الکاملین زبدۃ العلماء الراسخین قدوۃ اولیاء اللہ حضرت خواجہ حاجی محمد فضل اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ

کتاب مستطاب فیض آیات

المسمیٰ بہ

عمدۃ المقامات

حسب ارشاد فیض بنیاد شمس المعرفت والیقین بدر الملۃ والدین منبع انوار ذوالمنن حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد حسن مدظلہم العالی

باہتمام

وسعی تام بندہ آثم حافظ محمد ہاشم مجددی کان اللہ لہٗ

ٹنڈو سائیں داد ضلع حیدرآباد

(سندھ)

در بکسپریٹ لیتھو پرنٹنگ پریس ایبن روڈ اکبری دروازہ لاہور طبع شد

بار اول — تعداد طبع ۱۰۰ — قیمت چار روپیہ کلدار (للعہ)

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

از تصنیف منیف عمدۃ العرفا الکاملین زبدۃ العلماے الراسخین قدوۃ اولیاء اللہ حضرت خواجہ حاجی محمد فضل اللہ قدس اللہ تعالے سرہ

کتاب مستطاب فیض آیات

المسمّٰی بہ

عمدۃ المقامات

حسب ارشاد فیض بنیاد شمس المعرفت والیقین بدر الملۃ والدین منبع انوار ذو المنن حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد حسن مدظلہم العالے

باہتمام

وسعی تام بندہ آثم حافظ محمد ہاشم مجددی کان اللہ لہ

ٹنڈو سائیں داد ضلع حیدرآباد

(سندھ)

در بشیر لیتھو پرنٹنگ پریس اکبری بازار لاہور طبع شد

بار اول | تعداد طبع ۱۰۰۰ | قیمت چار روپیہ کلدار (للعہ)

اردو ترجمہ سہ دفتر

مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مع مفصل سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ آپ کا مجموعہ مکتوبات ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں اور نیز دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش اور جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے طالبان مولےٰ عموماً اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران و سرگرداں پھرتے تھے۔ چونکہ یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی فہم سے باہر تھا۔ لہذا ہم خادمان فقراء نے بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ و حلقہ بگوشان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے لئے بصرف زر کثیر اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے ہیں جن کو خرید کر ہر ایک طالب نے بے ساختہ یہ شعر اپنی زبان سے ورد کریگا ؎

جمالے چند دادم جاں خریدم
بنا میزد عجب ارزاں خریدم

قیمت دفتر اول صہ؍ دفتر دوم عا۲ دفتر سوم عا۲

سوانح عمری حضرت مجدد علیحدہ بھی مل سکتی ہے۔ قیمت .... ۸؍

المشتہر

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

از تصنیف منیف عمدة العرفاء الکاملین زبدة العلماء الراسخین قدوة

اولیاء الله حضرت خواجه حاجی محمد فضل الله قدس الله تعالی سره

کتاب مستطاب فیض آیات

المسمیٰ به

عمدة المقامات

حسب ارشاد فیض بنیاد شمس المعرفت والیقین بدر الملة والدین منبع

انوار ذوالمنن حضرت خواجه حاجی حافظ محمد حسن مدظلهم العالی

باهتمام

بحمالت ... تمام بندهٔ آثم حافظ محمد هاشم مجددی کان الله له

... وسایر داد ضلع حیدر ...

... ازمنشاے حضرت ...

... دینا نچه عنوانها که بالا صفحات مستنزاد است ... راه والسنت که در بسا موضع تعلق مضمون کتاب ندارند ...

... ازفهرست صحت ... تصحیح کتاب کنند ممکن است که بعد زین نیز اغلاط مانده باشند

... نوشتم ... تلخ نوائی اگرچه ناموزون است اما چه

... نوشته شد بهرحال ...



اُردو ترجمہ سہ دفتر

مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مع مفصل سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ آپ کا مجموعہ مکتوبات ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں اور نیز دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش اور جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے طالبان مولےٰ عموماً اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران و سرگرداں پھرتے تھے۔ چونکہ یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی فہم سے باہر تھا۔ لہذا ہم خادمان فقرا نے بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ و حلقہ بگوشان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے لئے بصرف زر کثیر اُردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے ہیں جن کو خرید کر ہر ایک طالب مولےٰ بے ساختہ یہ شعر اپنی زبان سے ورد کریگا ؎

جمالے چند دادم جاں خریدم
[illegible] ازاں نام ایزد عجب ارزاں خریدم

قیمت دفتر اوّل صہ/ [illegible]دفتر دوم عا۲/ دفتر سوم عا۲/

سوانح عمری حضرت مجدد علیحدہ بھی مل سکتی ہے۔ قیمت ۸/

المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور

[illegible]وم عا۲/
۸/
[illegible]می بازار کشمیری لاہور

جلد ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی من ھو رحمۃ للعلمین وعلی آلہ واولیائہ اجمعین ٥

زلافِ حمد و نعت اولیٰ است بر خاکِ ادب خفتن
سجودے میتواں کردن درودے میتواں گفتن

بر ضمیر منیر ناظرین باتمکین واضح و لائح باد کہ کتابیکہ دریں وقت از انوار فیض آثار آں دیدہ و دل روشن و
ہمرنگ گلشن دارید کتابیست عزیز الوجود کہ مانند گنجینۂ گرانمایہ تا ایں ولا از گوشۂ استتار بر منصۂ اظہار و شہود نرسیدہ
بود و غنچۂ ناشگفتۂ از ہار اسرارش روح بخش بوستانِ جہان نگردیدہ تشنہ کامان جرعۂ جان فزائے آبِ حیوانش بادیہ طلب خشک لب
میبودند و شیفتگانِ جمال پری تمثالش پیوستہ در انتظار رونمائی مصحف چہرۂ دلربایش بیقرار گشتند، فالحمد للہ والمنۃ کہ
جناب حضرت قبلہ مد ظلہم العالی توجہ عالی باینطرف گماشتند و بمؤنت مصارف کثیرہ طبع و کتابت بذمۂ عالیۂ خویش برداشتند۔
و فرمان واجب الاذعان بانصرام ایں امر مہتم بالشان در دادند پس بتوفیق الٰہی عزاسمہ راقم آثم در اہتمام تصحیح آغاز نمود و
و تا اینکہ شاہد مقصود رخ نمود کمر ہمت کہ بر میان جان بستہ بود نکشود، افسوس اینکہ از بس کتاز تحریف و تصحیف کاتبان
آنچناں گردے از اغلاط بر خاک بستہ بود، و بر آئینہ مجلائی عبارات کتاب نشستہ کہ بے دقت نظر جادہ پیمائی ایں راہ دشوار گذار
گشتہ بود و گل چینی ایں گلزار ہمیشہ بہار از ہجوم خارہائے بیشمار ہیچ گل چینی نمیتوانست کرد از میلانِ رنگین تا معانی
دلنشین پی نمیتوانست برد، پس بکوشش بلیغ ہفت عدد نسخہ ہائے قلمی کہ جا بجا متعددہ معلوم داشتم جمع نمودم و بمقابلہ
و تصحیح پرداختم و حتی الوسع در ایں امر خطیر تقصیر نورزیدم و حوالہ کاتب نمودم اما چہ قدر تاسف خوردم چوں دیدم کہ
او باز از بجہالت خویش اغلاط بیش از بیش کردہ و بنوک پیکان قلم دلہائے اہل نظر را ریش نمودہ۔ ناظرین عالی وقار
عیار مایہ علم و اغنیا ارش انہیں ادریابند کہ در خاتمہ جائیکہ نام خود نوشتہ بود وقت تصحیح دوم کتاب عزیز راقم آثم طعنہ را
بر آں لفظ (اسرار سبحانی نیر) افزود۔ لطف اینکہ آنرا از منشائے فطرت خویش ثبت فرمود، از بعضے تصحیحات ضروریہ
اغماض نمود چنانچہ عنوانہائے کہ بالائے صفحات مستزاد است ہم طبع زاد است کہ در بسا مواضع تعلق بمضمون کتاب ندارند ناظرین
آنرا لغو پندارند و از فہرست و صحت تا شاملہ مضمون مطلوب را در تصحیح کتاب کنند، ممکن است کہ بعد ازیں نیز اغلاط ماندہ باشند
اما از آشوب چشم بار سوم دیدہ نتوانستم چوں بطبع رسید [illegible] تلخ نوائی اگرچہ ناموزوں است اما چہ
تواں کرد کہ واں از دست نطاول شان بخونست بہر حال ... [illegible]



از ماجدلان پاک نفس مامول آنکه خدمتم را بدیدهٔ قبول خواهند دید و خط نسخ بر خردهایم خواهند کشید از انفاس قدسیهٔ ایشان همت میخواهم که دیده ام از بصارت و دل حسرت دیده ام از بصیرت منور یابد. و دامن مرادم از گلهای نامتناهی افضال الٰهی پر. آمنه مجیب قدیر و بالاجابة جدیر۔

دیگر اینکه احوال فرخنده مآل حضرت مصنف قدس سرهٔ الاقدس و رفعت مرتبت شان چه در علوم ظاهریه و چه در کمالات و مقامات باطنیه خود از تصنیف لطیف شان عیان است، چه حاجت به بیان است. بالجملة آنکه مرجع علمائے زمان و ملاذ اولیائے دوران بودند و بفضل و کمال بیمثال خویش گوی سبقت ربودند و به تذکار فیض آثار خویش نام بزرگان را روشن نمودند علی ع شود ز آب گهر نام ابر نیسان سبز پس اندازه علوشان و سمو مکان حضرت ایشان خود محول بطبع سلیم و نظر مستقیم ناظرین است اما نبذے از سوانح حیات زیادةً للبصیرة از انساب الانجاب حضرت قبله مدظلهم العالی منقول است و بعضے از غزلیات عالیات که از جاهائے مختلفه موصول گشته تحفظًا عن الاضاعة ایراد میرود که این جواهر پارها از دست برد زمانه برباد نرود

والسلام خیر ختام

محمد هاشم مجددی کان الله له

مورخه یازدهم رمضان المعظم ۱۳۵۵ھ
لاهور

مخفی نماند که از جمله فرزندان حضرت غلام نبی قدس سره این دو برادر عینی یعنی حضرت محمد فضل الله و حضرت محمد ضیاء الحق امتیاز کلی داشتند سبب امتیاز حقیقةً مضمون کریمه ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء است و بظاهر فرزندیت حضرت بی بی صاحبه کلان قدس سرها که بنت اخت حضرت قیوم جهان قدس سره و دختر حضرت سید عطاء الله شاه بخاری است مبیّن و حضرت بی بی صاحبه خلیفه اعظم و جانشین اکرم حضرت قیوم جهان بودند. بسا بشارات عالیات از زبان حق ترجمان حضرت قیوم جهان در حق حضرت بی بی صاحبه وارد شده است و مذکور است در سفر اخیرین حجاز نیز حضرت بی بی صاحبه معه هر دو فرزندان خود همراه قیوم جهان همراه قافله بودند چنانچه حضرت صاحبزاده محمد ماجد قدس سره در عمدة المقامات احوال کشف و کرامات و نقل اجازت نامهٔ ایشان که حضرت قیوم جهان بی بی صاحبه را داده اند و احوال سفر حرمین الشریفین و رجوع بمزار پر انوار حضرت صفدر کرار رضی الله عنه بامر حضرت سید الابرار صلی الله علیه وسلم و انتقال حضرت بی بی صاحبه در مزار شریف واقع ملک بلخ به تفصیل نوشته است الحاصل بعد رحلت حضرت بی بی صاحبه هر دو برادر رجوع بوطن افغانستان کردند حضرت شاه ضیاء الحق قدس سره در حدود کابل سکونت اختیار نمودند و حضرت ایشان صاحب ترجمه در قندهار سند نشین حضرت جد الماجد خود گردیدند تولد حضرت ایشان در قندهار ۱۲۴۳ھ واقع شده بعد حصول علوم ظاهری برائے اخذ نسبت باطن والد خود رجوع بحضرت قیوم جهان کردند تا حیات او شان سفرًا و حضرًا در حضور

مرشد خود ماندند و از حضرت ایشاں اجازت نامۂ ارشاد کہ عطا شدہ است نقل آں در عمدۃ مسطور است۔ کتاب عمدۃ المقامات تصنیف حضرت ایشان است در سفرہائے حرمین الشریفین گذر شاں بر بلاد سند و بلوچستان می افتاد و خلق اللہ کثیر از انفاس مبارک ایشان فیضیاب شدہ اند کہ تا الیوم احفاد خلفاء ایشاں دراں بلاد بیرون از احصاء است حضرت ایشان در علوم ظاہر فرید دہر و وحید عصر بودند گاہیکہ توجہ بنظمے میفرمودند در غایت عذوبت ادا میفرمودند۔ آخر بعمر پنجاہ و چہار سالگی تقریبا در حدود ۱۲۳۸ھ ہزار و دو صد و سی و ہشت ہم در قندھار رحلت فرمودند و در جنب والد مکرم خود آسودند رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ
انتہی

کلام بلاغت نظام حضرت مصنف علام قدس سرہ

الٰہی از کرم گویای مدحش کن زبانم را	بفضل و رحمت شایاں قربش کن بیانم را
زجام بادۂ شوقش چنانم از خودی برہاں	نیابد ہیچ جا کس ہمچو عنقا آشیانم را
براوج نعت پردازی عطا کن برق پروازی	کہ در جولان توصیفش نگیرد کس عنانم را
زنور اقدس مدح و ثنای شاہ او ادنیٰ	بزیر چرخ تاباں کن چو خورشید این بیانم را
زتوصیف شہنشاہ دو عالم احمد مرسل ﷺ	سرور سینہ ام را بخش و شیریں کن زبانم را
چناں محو جمالش کن کہ در خود گم کنم خود را	شوم معدوم در ہستی نیابد کس نشانم را
دل از من برد فضل این مصرع صادق کہ میگوید	خداوندا بکن گویا بنعت او زبانم را

ولہ



اے شہنشاہ قمر طلعت و الشمس لقا	مظہر سر ازل مطلع انوار خدا
سرور جمع رسل بادشہ کون و مکاں	خسرو اہل بصر مالک املاک بقا
کردہ اظہار ربوبیت خود بہر تو حق	گل بستان جنان بلبل لولاک نوا
طاق ابروئے تو محراب دعا گاہ خلق است	چشم حق بین ترا سر سر ما زاغ و طغیٰ
مقدرت سجدہ گہ عالمیان قدس است	گرد نعلین تو کحل بصر اہل صفا
خال مشکین تو زیب شب قدر است یقیں	طرۂ جعد قمر سایہ و واللیل نما

تو بدیں قامتِ موزوں چو خرامی بجناں	نخلِ طوبیٰ بتواضع نہدت سر بر پا
حدِ نعتِ تو زادراکِ بشر مستغنی است	ہمہ فرقانِ مجید است ترا مدح و ثنا
کلکِ صنعت بکشیدت بدبیائی وجود	چوں تو نقشے عجیبے خوب لطیف و زیبا
خوابت از حد بشد و خلقِ جہاں منتظر اند	قدِ برافراز ز آرامگہ خود بدر آ
یا نبی ہست امیدم کہ بفضل از کرمت	رخِ زیبائی قمر طلعتِ خود را بنما

ولہ

بجنابِ شاہ یثرب ببرائے صبا سلامم	بطریقۂ کہ دانی برساں بوے پیامم
کہ ز ہجرت ایدل آرا شدہ ام خرابہ مخزنِ دل	ز کرم مئے وصالت برساں کہ تلخ کامم
بکمال لطف عامت سوئے من اگر خرامی	کہ ز مقدمت منور بشود چو صبح شامم
ز شمیم مشک مویت شدہ ام بسے پریشاں	چہ شود اگر معطر بکنی ازاں مشامم
اگرم بلطف گوئی کہ تو عاشقی بفیض فضل	دگرم بدل تمنا نبود کہ بُرد نامم

ولہ

اگر چوں سرو آزاد است دل از چون و از چندش	چو قمری حبِ دنیا کے شود طوقِ گلو بندش
چساں قامت کشد شمشادِ عقل از طورِ عشق ایدل	کجا ماند منارِ غزنوی یا کوہِ الوندش
اگر بر طاقِ گردوں جفت میبود ے ہلالِ عید	فلک میکرد یا ابروئے آں مہ روئے مانندش
نگردد آب دیدہ روئے خود آں شوخ بے پروا	کزاں بے التفاتیہا گشتہ یا آئینہ پیوندش
اگر کھدامن کابل بہار خاطرش گردد	نخواہد کرد سیر قرقاں یاد سمرقندش
ز سرواکرد خاطر سیل باغ و راغ کوئی عقل	نگردد امان صحرائے جنوں گردید پابندش
اگر فردوس اعلیٰ شد نصیب فضلِ حقیقی	بروں آرد دگر از سر ہوائے سیر سرہندش

عقل

امیر گورگاں

ولہ

رفتم ز کویت ہمیرم درو فراقت زادِ خود	دارم ہمرہ قافلہ از نالہ و فریادِ خود

گردم بکویت سالها با شور و فغان نالها ‌‌ ظالم نگوشت نامده از داد من بیداد خود
معمورهٔ جان و تنت دادی بطوفان سرشک ‌‌ ای دل بگو آخر چرا کردی خراب آباد خود
بلبل بگلشن در بیان قمری است خوش در آشیان ‌‌ من ماندم و غم در میان هر یک بشغل شاد خود
جز در پی لیلیٰ مرو گر سر رود در پا مشو ‌‌ باشد که از گرد رهش روزی بگیری داد خود
دل زخم عشقش یافته با داغ غم کم ساخته ‌‌ مخراش ناصح ریش جان زین بیحل فریاد خود
فضلا همین بس خون بها مقتول جانان کشته را ‌‌ کارد چو بر وی بگذرد از کشتنش در یاد خود

نسخه: بسرو بوستان

ولہ

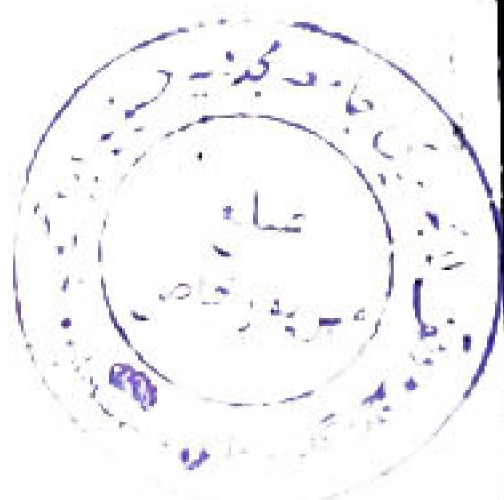
گردم اگر ز جان تن خود را فدائے دل ‌‌ افشانده ام نثار محقر بپائے دل
روپشت پایہ تخت اقالیم سبع زن ‌‌ گر یافتی گدائیِ دولت سرائے دل
عالم شنید نعرهٔ لبیک عبد لیش ‌‌ نشنیدهٔ تو نعرهٔ یاربنائے دل
بینی نهان عیان و نگوئی عیان نهان ‌‌ واقف اگر شوی ز ته پردہائے دل
آخر چرا بشیشهٔ گردون نمے رسد ‌‌ سنگ ندا ز دامن کوه صدائے دل
تیرلیست مختفی بسویدائے دل نه خون ‌‌ واقف از و است اهل دل و یا خدائے دل
مرآت دل ز زنگ حوادث مکدر است ‌‌ فضل از دوام ذکر خدا کن جلائے دل

نسخه: نا خدای دل

ولہ

گر نیستم شهید غم کربلائے دل ‌‌ افتاده پس چراست سرم زیر پائے دل
از شش جهت محیط بلا کرده جان من ‌‌ سلطان چار بالش خلوت سرائے دل
آید برو چو کعبهٔ مقصود ابرویش ‌‌ استد بجلوه صورت قبله نمائے دل
تن را رساند در ختن چین زلف یار ‌‌ آهوئی جان شده بلد نقش پائے دل
بنشین بمحمل دل و هر دم بعرش تاز ‌‌ طی میشود زمان و مکان زیر پائے دل
تیر دعا چو بر هدف جان نشگفت گل ‌‌ خندان از انست غنچهٔ پیکان نمائے دل
دانسته که دل حرم کبریاست فضل ‌‌ بیرون میا برائے خدا از سرائے دل

فہرس کتاب عُمدۃ المقامات



تمت

عمدة المقامات

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

وبه

نستعین

بسم الله الرحمن الرحیم

احمد الله العلی العظیم واصلی واسلم علی رسوله النبی الکریم
وعلی اله ذوی الفضائل الجسیم وخیار صحبه بالتخصیص وبواقیهم
بالتعمیم۔ عمده فصاحت عندلیب زبان و زبدهٔ بلاغت طوطی بیان سپاس
و ستائش خالقے است که خلقت انسان را بخلعت خلافت انی جاعل فی الارض
خلیفة کسوت امتیاز پوشانیده از سائر مخلوقات بشرافت بشارت انا خلقنا
الانسان فی احسن تقویم بسابقه مواهب عنایات ممتاز گردانید فرد

گر بر تن من زبان شود هر موئے	یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

جلوهٔ شاهد قصب قلم و حلیهٔ عروس کلک رقم نعت سید الاولین والآخرین و
قائل کنت نبیا و آدم بین الماء والطین است که باعث خلقت اطباق افلاک او
و علت غائی اظهار ربوبیت پاک وی است رباعی :-

بصورت تو نگار دگر شنیده نشد	بقامت تو درین باغ سرو دیده نشد
ز کلک صنعت حق یا محمد عربی	مثال ذات شریف تو آفریده نشد

صلوات الله تعالی و تسلیماته علیه وعلی اله الطیبین وعترته الطاهرین
وخلفاء الراشدین واصحابه اجمعین۔ قطعه

ابوبکر است چون عرش معظم	عمر با وسعت کرسی است همدم
نباشد کلک عثمان از قلم کم	علی بر نسخهٔ لوح هست اعلم

بیمن

ببین کاین چار تن ہستند باہم	بیک جسم و بیک روح و بیک دم

اما بعد میگوید اضعف عباد اللہ القوی محمد المکلب بفضل اللہ السرهندی الفاروقی ابن العارف الولی شاہ غلام نبی غفر اللہ له ولوالدیه واحسن الیهما والیه کہ این مختصریست نافع و منتخبیست جامع در تبیان احوال و آثار کبار واقوال واطوار اولو الایادی والابصار کہ آن اکابر دین و جلساء مسند یقین بحدت بصیرت بل بسابقہ موہبت وجود بشریت خود ہارا باختہ بواجب الوجود تعالی وتقدس در ساختہ از اتصاف خود منسلخ شدہ باخلاق واجبی جل وعلی متخلق گردیدہ اند و از ولادت ثانیہ مولود و بانوار قدم مشہود شدہ اند کریمۂ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ مشعر از انہا است لہذا از اوج علی تنزیل شدہ بحضیض ادنے رجوع قہقری نمودہ اند وبجہان جہان گم گشتگان بوادیے ہوا و سرگردانان تیہ اغوا سائق سبیل تحقیق وسابق جادہ توفیق شدہ اند بیت

زانکہ در عالم چو رشد و تربیت	نیست ممکن غیر جذب جنسیت

لاجرم بوجود موہوب حقانی تحقیق یافتہ واسطۂ وصول خلائق گردیدہ اند و در این جزو زمان چون کیسۂ ایام ازین جواہر نفیسہ خالی وعاری مگر خال خالی و آن ہم در قباب حضرت عزت متواری لہذا متعطشان زلال وصال و متعلقان سلسلہ اتصال تسکین خاطر بذکر این اکابر مے جویند و بالوف تاسف می گویند مثنوی

چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب	بوی گل را از کہ جوئی از گلاب

از آن جملہ کاتب این اوراق چونکہ از صحبت کثیر البرکت حضرت قیوم جہان قطب دائرۂ زمین و زمان مجدد مائۃ ثالث عشر ہمی ابو البشر علی نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیمات ابیات لمؤلفہ

آنکہ مسجود ملائک بشدہ ہمنامش	نتوانم زادب تا لب آدم نامش

وانکه کحل بصر اہل صفا گردیده
عالمی را زخمار ابدی داد نجات
خلعت قطبیت و غوثیت و قیومی
فضل چون حاصل جان سم شریفش داد
شده آدم صفی الله چو نام نامیش
منکر او شود از درگه یزدان محروم

از سر عز و شرف خاک ره قدامش
جرعهٔ ساغر دریائی طهور آشامش
از کمال کرم ایزد بنمود انعامش
تا نیارد بزبان نیست بدل آرامش
گشته عالم همه مملو ز فیوض عامش
همچو ابلیس که شد از سبب ہم نامش

شعر. لایدرك الواصف المطری خصائصه ٭ وان یك سابقا فی کل ما وصفا

بمقتضیهٔ ارتحال آن قبلهٔ ارباب کمال مهجور گردیده تسلی ده خاطر حزین جز این ندید که ظلمت لیالی فراق را بیاد ایام وصال مشعلی از بیان احوال او مشتعل و بمشغلی از ذکر کمال او مشتغل سازد. ابیات لمحرره :-

یاد آن صحبت که بودم از ادب
محو گشته از خود و پندار خود
گرچه بودم در حضورش تشنه چشم
ملتصق گرچه زبانم بد بکام
نی خبر از نیک و زشت روزگار
بی خبر از هجر تش بس ماه و سال
وای زین دم که از ان عالیجناب
در تگ و دو هر طرف بی پا و سر
راه ناپیدا و منزل نه عیان
فرصتم بس تنگ و دل پر اضطراب
دم بدم با خود خیالی میکنم

در جنابش مهر خاموشی بلب
مست از جام وصال یار خود
لیک سرتاپا تمامی گشته چشم
لیک از اذکار دل بد در کلام
نی اثر از گردش لیل و نهار
می خرامیدم به بستان وصال
دور ماندم با دل و جان خراب
بید لیل اندر طریق پر خطر
اسپ ناهموار بگسسته عنان
وانچه رفت از کف نمی یابم بخواب
بیخود از خود صد سوالی میکنم

روز و شب مفتون فکر او شدم | لاجرم مشغول ذکر او شدم
فضل زین پیچیده در این گفتگو | تا بروز آرد شبی زین جستجو

متصل آن واقعه مسوده چند بر روی کار آورد فامّا بحکم کل امر مرهون باوقاتها در بیاض نیامد و معوق ماند در این ایام باز آن داعیه تازه شد و چنان بخاطر رسید که اگر از احوال متقدمین و متاخرین این سلسله علیه مرتب رساله جمع نمائی چه احوال این اکابر مسلسل من اوله الی آخره در یک جا مذکور نه گردیده بل در کتب متعدده متفرقست هر آئینه کثیر المنفعت زاد البرکت خواهد بود و رونق دیگر خواهد افزود مصرعه

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمُ

هرچند در خود شائستگی و لیاقت این امر نیافت مُعْتَصِمًا بِحَبْلِ اللّٰهِ رشته امید قوی کرده شروع در جمع آوری آنها نمود فرد

قبولش گر بیابد در افادت | هم استعداد بخشد هم سعادت

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ و این مجموعه را عُمْدَةُ الْمَقَامَات نامیده و مشتمل بر منتخبات سبعه سوای مقدمه و خاتمه هفت منتخب ترتیب داده و هر منتخبی به چند تذکره مذکور شد و مقدمه را در سیر نبی علیه واٰله الصّلوٰة والسّلام و ذکر آل و اصحاب او و کیفیت اتصال طریقه علیه حضرات نقشبندیه بجناب قدس او مع التحقیقات اللائقة بها مقرر ساخت و خاتمه را در جمع قصائد متفرقه حضرت مرشدی قیوم جهان قدس سره مخصوص گردانید۔ ملتمس از قاریان و سامعان آنکه چون وقت عزیز ایشان از مطالعه این اوراق خوش گردد جامع را بدعای خیر خاتمت و حسن عاقبت یاد آور باشند فرد

ای آنکه بساحلی و دلشاد | می کن ز غریق و رغمش یاد

و آنچه از احوال و اقوال این اکابر که در بند رقم و قید قلم آمده همه را باذعان و قبول پیش

آیند و برد و انکار وقت خود در الحول نمایند و ہر آنچہ از دقت لفظ و علو معنی مستبعد نماید
علم آنرا مفوض بر قائل آن دارند چہ این اکابر در اظہار این معاملات در میان نہ اند مصیٰ عمر
زبانے ز ما بود گوئیدہ او و زبان اینہا حکم شجرہ موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والتسلیمات گرفتہ و دست حق پرست ایشان نشان از ید بیضا دادہ مثنوی

از تست طلسم این خزانہ	من ہیچ نہ ام درین میانہ
معنی تو دہی چنین شگرفم	من جلد کتاب صوت حرفم

انتخاب این رسالہ را از کتب معتبرہ مثل نفحات و رشحات و زبدۃ المقامات
و حضرات القدس و نسمات الانس و برکات معصومی و معدن الجواہر
و اشجار الخلد و اثمار الاشجار و مخزن الانوار صفی احمدی فی کشف
الاسرار المجددی نمودہ شد و فہرست منتخبات تذکرات آنرا بدین تفصیل مفصل گردانید
منتخب اول از منتخبات سبعہ مشتمل بر پانزدہ تذکرہ تذکرہ اولی از منتخب اول در ذکر
حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز تذکرہ
ثانیہ از منتخب اول در ذکر حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز
تذکرہ ثالث از منتخب اول در ذکر شیخ ابوعلی فارمدی قدس اللہ سرہ
تذکرہ رابع از منتخب اول در ذکر خواجہ یوسف ہمدانی قدس اللہ سرہ
تذکرہ خامس از منتخب اول در ذکر خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ سرہ
تذکرہ سادس از منتخب اول در ذکر خواجہ عارف ریوگری خواجہ محمود انجیر فغنوی
و خواجہ علی رامیتنی قدس اللہ اسرارہم تذکرہ سابع از منتخب اول در ذکر
خواجہ بابا محمد سماسی قدس اللہ سرہ تذکرہ ثامن از منتخب اول در ذکر
حضرت سید امیر کلال قدس اللہ سرہ تذکرہ تاسع از منتخب اول
در ذکر حضرت خواجہ خواجگان بہاؤالدین بلاگردان قدس اللہ سرہ

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز تذکرہ اثنی عشر از منتخب ثانی در رحلت جناب
حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز تذکرہ ثالث عشر از منتخب ثانی در ذکر
اسامی خلفاء حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ ورضی اللہ عنہم اجمعین۔
منتخب ثالث از منتخبات سبعہ متضمن بر شش تذکرہ در ذکر فرزندان حضرت
مجدد الف ثانی واولاد واحفاد ایشانان قدس اللہ تعالی اسرارھم۔
تذکرہ اولی از منتخب ثالث در ذکر حضرت شیخ محمد صادق قدس سرہ
تذکرہ ثانیہ از منتخب ثالث در ذکر حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس سرہ
تذکرہ ثالثہ از منتخب ثالث در ذکر فرزندان خواجہ محمد سعید قدس سرہ
تذکرہ رابعہ از منتخب ثالث در ذکر حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم بطریق ایجاز
تذکرہ خامسہ از منتخب ثالث در ذکر فرزندان باقی حضرت مجدد الفثانی قدس سرہ
تذکرہ سادسہ از منتخب ثالث در ذکر حضرت حدو ولد شیخ محمد سعید قدس سرہ
منتخب رابعہ از منتخبات سبعہ منطبق بر شش تذکرہ در ذکر حضرت عروۃ الوثقی
خواجہ محمد معصوم قدس سرہ بطریق تفصیل۔
تذکرہ اولی از منتخب رابعہ در ذکر ولادت حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ تا
رسیدن ایشان بدرجات کمال واکمال تذکرہ ثانیہ از منتخب رابع در ذکر ایراد بعضی عرائض
ایشان بوالد بزرگوار خود قدس سرہ تذکرہ ثانیہ از منتخب رابع در ذکر بعضی معارف
خاصہ حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ تذکرہ رابعہ از منتخب در ذکر تصرفات و
خرق عادات حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ تذکرہ خامسہ از منتخب
رابع در ذکر ارتحال حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ تذکرہ سادسہ از منتخب
رابع در ذکر اسامی خلفا حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
منتخب خامس از منتخبات سبعہ متحملبر دہ تذکرہ در احوال حضرت تاج الاولیا

کمال واکمال خصوصیات ایشان تذکرہ ثالثہ از منتخب سابع در ذکر تصانیف و اشعار و خوارق ایشان تذکرہ رابعہ از منتخب سابع در ذکر ارتحال ایشان بفرادیس جنان تذکرہ خامسہ از منتخب سادسہ در ذکر فرزندان حضرت قیوم جہان قدس سرہ تذکرہ سادسہ از منتخب سابع در ذکر خلفا حضرت قیوم جہان قدس سرہ تذکرہ سابعہ از منتخب سابع در ذکر حضرت بی بی صاحبہ و منتسبات صالحات ایشان رحمہن اللہ تعالیٰ۔ و مادہ تاریخ و ترتیب و ترکیب این مجموعہ از حروف یرضی اللہ عنک بہ و در مصرعہ این منظومہ داخل کردہ شد

ابیات لمؤلفہ

نازم بکلک خامہ کہ سرتا بپا دوید
بس نقش دلپذیر بروی ورق کشید

ز انوار رشحہ اش چو جہان گشت منجلی
خورشید خط بندہ گیش بر جبین کشید

با اختصار منتخبی مجتمع چو او
در زیر چرخ چشم کواکب دگر ندید

وارشوق گلرخان معانی این چمن
بالید غنچہ دلم و پیرہن درید

چون بوستان خلد مرتب زشش جہت
جاوید ماند فصل بہارش خزان ندید

تاریخ افتتاح بگوش از سروش غیب
یرضی اللہ عنک بہ ام ندا رسید

جن و بشر بہ تہنیت احسنت فضل گفت
للہ در جامعہ از ملک شنید

واختم لنا بعافیۃ یا الٰہنا
من لطفک الرشید و عن فضلک السعید

مقدمہ

فیہ رشحۃ من سیر النبی المختار صلی اللہ علیہ و الہ الابرار و صحبہ الکبار و المہاجرین و الانصار و لمعۃ من خصائص اہل بیتہ الاطہار و الاخیار رضی اللہ عنہم

الیٰ یوم القرار بطریق الایجاز والاختصار تبرکاً وتیمناً لافتتاح ذکر الصّالحین الاخیار فرد

خالی از نقش و نگار مدح حسن تو مباد	خال و خط فکرت من معنی نہان من

بدانکہ ابتدائی خلقت و آفرینش نور نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بیان مجملی از نسب شریف مقدّس او و حالات و غزوات و معجزات مبارک وی علیہ وعلی آلہ من الصّلوات افضلہا ومن التحیّات اکملہا از جابر بن عبداللہ مرویست کہ اول چیزے کہ خدای تعالیٰ آفرید نور حضرت پیغمبر خاتم النبوۃ است صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم پس آن نور را منقسم بدو قسم ساخت قسمیکہ در لطافت و صفا بود موسوم بنور شد و از وارواح انبیا و اولیا و ملائکہ و اجرام علوی آفرید و قسم دیگر موسوم بنار شدہ از وجانّ بن الجان و اجسام مخلوقات سفلے آفرید نسب شریفش برین نہج است حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عدّ بن اُدد بن حمل بن قیذار بن اسمٰعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناحور بن اشرع بن ارغو بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ وھو ادریس علیہ السلام بن برد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السّلام ولادت مبارکش روز دوشنبہ دوازدہم شب از ماہ ربیع الاول گذشتہ و پنجاہ و پنج روز از سال فیل منقضی شدہ و چہل سال از سلطنت نوشیروان بسر آمدہ در مکہ معظمہ بوقوع پیوستہ پدرش عبداللہ بروایت اصح قبل تولد مبارکش وفات یافتہ مادرش

آمنه بنت وهب بنت عبد مناف در شش سالگی آنحضرت رحلت نموده بعد ازان عمش ابوطالب
در سن دوازده سالگی بجانب شام برده و در بیست و پنج سالگی بمال خدیجه رضی الله
تعالی عنها بتجارت بشام رفته و بعد از معاودت او را خواسته و چون سنین عمر مبارکش
بچهل رسید روز دوشنبه هفدهم شهر رمضان وقت چاشت در غار حرای مکه معظمه جبرئیل
علیه السلام برو آمد و پنج آیه از سوره اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ برو خوانده بدعوت مامور شده و آنحضرت را
صلی الله علیه و آله وسلم سه سال دعوت خفیه بود و پس ازان آشکارا شده و چون قریش ایذای مسلمانان
میکردند سال پنجم بعثت بعضی از مسلمانان بامر آنحضرت بجانب حبشه هجرت نمودند و در سال هفتم
همه قریش بایکدیگر معاهده کردند که با بنی هاشم مناکحه و معامله نکنند و در سال دوازدهم قضیه
کثیر الابتهاج معراج رو داد و در سال سیزدهم هفتاد مرد و سه زن از اعیان مدینه خیر سکینه
اسلام آوردند و هم درین سال هجرت بمدینه منوره واقع شد سنه احدی از هجرت بعد تا
سیس بنای مسجد قبا و عمارت مسجد شریف مدینه مکرمه و استحکام عقد مواخات میان
مهاجرین و انصار بموجب حکم پروردگار مستعد قتل کفار گشت پس از یازده ماه در دوم صفر
بغزوه ابوا که موضعی است قریب مدینه طیبه با شصت تن در طلب کفار قریش برآمده
بی وقوع قتال بمدینه مراجعت فرمود در همین سال سریه حمزه بن عبد المطلب و سریه عبیده
بن الحارث بن عبد المطلب بود و در همین سال عبد الله بن سلام و سلمان فارسی اسلام
آوردند و فاطمه زهرا رضی الله تعالی و دیگر بنات طیبات و سوده و عائشه رضی الله تعالی
عنهن با عیال ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه از مکه بمدینه منوره آمدند و پیش از هجرت
فرض نماز دو رکعت بود و بعد یکماه از هجرت در حضر نماز چهارگانی فرض شد و سنت بعد
ازان مشروع شد سنه اثنی از هجرت در ماه ربیع الاول بغزوه ابوا که دو بیست
سه روز راه از مدینه منوره با دویست نفر از صحابه روان شد و در جمادی الاول بغزوه
عشیره که نام مکانیست بیرون رفت و در هر دو غزوه بی قتال مراجعت فرمود و در همین سال غزوه بدر

اولی شد کہ آنحضرت با ہفتاد کس از مہاجرین بطلب کرز بن جابر کہ بر مواشی مدینہ غارت
زدہ بود بر آمد و او را نیافتہ رجوع فرمود و در شہر صفر یا رجب حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا با حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تزویج فرمود و عمر شریف حضرت زہرا رض در آنوقت
شانزدہ و عمر شریف حضرت مرتضی بیست و پنج سال بود و ہمدرین سال قبلہ از بیت
المقدس بجانب کعبہ تحویل شد و بعد از شعبان آیۃ فرضیت صوم رمضان نزول
کرد و صدقہ فطر وجوب یافت و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مصلی مدینہ منورہ
نماز عید بگذارد و ہمدرین سال غزوہ بدر کبری ہفدہم رمضان واقع شد و
سبب نگونساری کفر و باعث عزت اسلام گردید و ابی جہل لعین و دیگر روسائے
قریش ہفتاد نفر قریش کشتہ شدند و ہفتاد تن از آنہا اسیر گشتند و عباس بن
عبد المطلب و عقیل بن ابی طالب از اساری بودند و از مسلمانان ہفت انصار
و پنج مہاجر شہید شدند و ذو الفقار از غنائم این غزوہ بنی سلیم و غزوہ بنی قینقاع
در ہمین سال بود و درین سال نماز عید الضحی گذارد و دو کبش بدست مبارک
خود قربان نمود **سنہ ثلثہ** درین سال غزوہ سویق غزوہ نجد و سریۃ
زید بن حارث و سریۃ محمد بن مسلمۃ و تزویج ام کلثوم رضی اللہ عنہا با عثمان بن
بن عفان رض و نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
و ولادت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اتفاق افتادہ و در شوال غزوہ احد وقوع
یافت کہ دران دندان مبارک و شفۂ شریف مجروح شد و سید الشہدا حمزہ رضی
اللہ عنہ با ہفتاد صحابی دیگر از مہاجر و انصار بشرف شہادت رسیدند **سنہ
اربعہ** درین سال سریہ بیر معونہ بود کہ ہفتاد جوان از انصار کہ ایشان را
قراء می گفتند شہید شدند و آنحضرت تا چہل صباح در قنوت فجر برآن قبائل
کہ آنہا را کشتہ بودند دعای بد نمودند و دیگر سریہ رجیع بود کہ نام موضعی است و در

ربیع الاول غزوہ بنی النضیر بود کہ قبیلہ از یہود است ودر غرہ ذی قعدہ غزوہ بدر صغری
بود وآیہ تحریم خمر نازل شد در ہمین سال زینب بنت خزیمہ ام المومنین وفاطمہ بنت
اسد امّ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وفات یافتند سنہ خمسہ من الہجرۃ
در ماہ محرم غزوہ ذات الرقاع بود ودر وصلوٰۃ خوف مشروع شد ودر ربیع الاول غزوہ
دومۃ الجندل بود کہ نام جائیست ودر شعبان غزوہ مریسیع بود کہ نام آبیست وآنرا
غزوہ بنی مصطلق نیز گویند وجویریہ بنت الحارث از اسارای این غزوہ است کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اورا اعتاق فرمودہ تزویج فرمود ونزول آیہ تیمم در ہمین سال بود
ودر ذی قعدہ غزوہ خندق بود کہ اورا احزاب نیز خوانند ودرین غزوہ سید ابرار
ذوالفقار را بر حیدر کرار بست وآن شیر سوار معرکہ کارزار عمرو بن عبدود را کہ با ہزار پہلوان
برابر مے افتاد بکشت وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درشان او فرمود لمبارزۃ علی بن ابیطالب
یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیمۃ بعدہ غزوہ بنی قریظہ
ومشروعیت صلوٰۃ خسوف شد وفرضیت حج نزول یافتہ سنہ ستہ غزوہ
بنی الحیان ودر ربیع الاول این سال بود وغزوہ غابۃ وصلوٰۃ استسقا وغزوہ حدیبیہ
وتزویج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جویریہ بنت الحارث را وقضیہ افک جناب امّ
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ونزول آیات بیّنات در برأت ذات
اطہراو از اقوال منافقین ومرضاء القلوب نیز در ہمین سال بود ودر ہمین سال اتخاذ
خاتم وبعث رسل بملوک آفاق وہدایای مقوقس ملک اسکندریہ ماریہ قبطیہ را
وخواہرش شیرین وحمار یعفور نام وبغلہ دلدل نام وکسوف آفتاب وشروعیت
صلوٰۃ کسوف واقع شد سنہ سبعۃ درین سال فتح خیبر بود کہ امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ در او را کندہ سپر خود نمودہ بود تا فتح صورت بست واز لشکر مسلمانان
پانزدہ نفر بشرف شہادت رسیدند واز یہود نود وسہ ۹۳ کس مقتول شدند وصفیہ بنت حیی کہ

غزوہ

یکی از امہات مؤمنین است از اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام بود بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم رسید و آنحضرت او را آزاد نمودہ تزویج فرمود و قضیہ زہر کردن یہودیہ در طعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و طلوع شمس بعد از غروب و در آن غزوہ از اکل حمار اہلی و ہر ذی ناب از سباع و بیع مغانم قبل القسمۃ و وطی جواری حبلیٰ از غیر استبرا نہی کردند و ہم درین سال تحریم نکاح متعہ کہ در اوائل اسلام حلال بود و قضیہ لیلۃ التعریس و آنحضرت و اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم و فوت نماز صبح و قضای آن باذان و اقامت و جماعت و عمرۂ قضا واقع شد و ہم درین سال نجاشی ملک حبشہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان را در حبشہ برای آنحضرت تزویج کرد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ بنت الحارث را نیز تزویج فرمود **سنہ ثمانیہ** در ذی حجہ این سال از ماریہ قبطیہ ابراہیم علیہ التحیۃ ابن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ولادت یافت و آن حضرت مبشر او را غلامے بخشید درین سال در مسجد شریف نبوی منبر راست کردند و ہم درین سال سریہ مُوتہ بالضم کہ موضعے است بزمین شام واقع شد و درین سریہ زید بن الحارث و جعفر طیار و عبد اللہ بن رواحہ از پس یکدیگر رایت گرفتہ شہید شدند آخر الامر رایت را خالد بن الولید گرفت و فتح بر دست او شد و جعفر بن ابی طالب از آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم بلقب طیار و ذو الجناحین ملقب شد و خالد خطاب سیف اللہ یافت ہم درین سال سریہ خبط بود کہ غزوہ سیف البحر ہم خوانند و درین سریہ ماہی عنبر نام از دریای برآمد کہ کاسہ چشم او سیزدہ مرد را جای بود و تا ماہی یا نصف ماہی طعام عسکر بود و از بقیہ اش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم تناول فرمود و درہمین سال فتح مکہ معظمہ شد و اسلام ابو سفیان و معاویہ و ہند و عکرمۃ بن ابو جہل و ابو قحافہ پدر حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد فتح مکہ بود و غزوہ حنین نیز درین سال بود و دران غزوہ غنایم بیشمار بدست افتاد کہ بیان

مُؤلفۃ القلوب و دیگر اصحاب قسمت شد و بعدہ غزوہ طائف و عمرہ جعرانہ شد کعب بن زہیر قصیدہ بانت سعاد در خدمت مقدس آورد محفوظ امن و سلامت شد۔ **سنہ تاسعہ** دراین سال بعث عیینہ بن حصین و نزول آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ دو واقع شد و مدت یکماہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجران از صحبت ازواج مطہرات اختیار کرد و دراین سال آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغزوہ تبوک برآمد و امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ در مدینہ شریف بر اہل وعیال گذاشت و حاضر آورد صدیق تمام مال خود را رضی اللہ تعالی عنہ و فاروق نصف مال خود را و تجہیز ذی النورین جیش عسرت را درہمین غزوہ بود و بے جنگ رجوع فرمودند و سریہ خالد درہمین سال بود و مسجد ضرار را کہ منافقان بعلت حسد اہل قبا جہت تقلیل جماعت آن مسجد کردہ بودند بوحی الٰہی خراب فرمود و بسوخت و ہمین سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ را بحج فرستاد و دہ آیت از اوائل سورہ براۃ باو داد کہ بر مردم بخواند و چون روان شد علی کرم اللہ وجہہ را باوی فرستاد و دراین سال نجاشی در حبشہ وفات یافت و آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مدینہ بروے نماز گذارد و شافعیہ را اینجا دلیل است بر جواز نماز جنازہ بر غائب و حنفیہ گویند کہ آن مخصوص بہ پیغمبر است علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرا نکہ جنازہ نجاشی را بروے کشف کردند پس درحقیقت نماز بر حاضر گذارد و درہمین سال ام کلثوم زوجہ عثمان رضی اللہ عنہما وفات یافت و دریں سال بود کہ وفود عرب از ہر جانب ورود آوردند لہذا آنرا عام الوفود نامند **سنہ عشرۃ** دراین سال وفد بنی حنیفہ بود کہ میان ایشان مسیلمہ کذاب بود کہ مرتد شدہ دعوی نبوت کرد و گفت کہ آن حضرت مرا شریک خود ساختہ و ہم دراین سال قضیہ مباہلہ با نصارائے نجران کہ نام یکی از مواضع

اعراب

قدوم خواہند

یمن

یمن است واقع شد و آیهٔ اَبْنَاءَ نَا وَ اَبْنَاءَ کُمْ الی آخره نازل و درین سال قدوم وفد بجیله بود که دران جریر بن عبد الله بجلی بود که طول قداو شش گز شرعی و درازی نعلش یک گز بود و عمر رضی الله عنه ورا از کمال حسن و جمال یوسف این امت میخواند جریر با صد و پنجاه کس از قوم اسلام آورد و پس او را بجهت هدم صنم ذو الخلاصه که آنرا کعبهٔ ثانیه گفتندے به یمن روان فرمود و ابراهیم ابن رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وفات یافت و در بقیع مدفون گشت و همان روز کسوف واقع شد و هم درین سال حجة الوداع است و آیهٔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نزول یافت و حضرت صدیق معنی این سر معلوم نموده محزون گشت و حضرت امیر را آنحضرت صلی الله علیه وسلم درین سال فرمود مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ سنة احدی عشرة جناب اطهر درین سال اهل بقیع را بامر الله استغفار نمود و در صفر روز دوشنبه سریهٔ اسامة بن زید بود و جیش عظیم را باوی بعث فرمود و روز چهارشنبه در وجود شریفش تپ و درد عارض شد و روز پنجشنبه بدست خود لوای مبارک عقد کرده باو داد و کبار مهاجر و انصار را مثل ابی بکر و عمر و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابی عبیده رضی الله عنهم و امثال ایشان را با سامه همراه کرد و چون ذات شریف او مریض بود جیش در منزل اول معطل ماند بعد از ارتحال مبارکش جیش او روانه شد و ببرکت آنحضرت فتح کلی یافت روز شنبه دهم ربیع الاول بخانه مبارک در آمد و روز یکشنبه مرض اشتداد در روز دوشنبه بمسجد در آمد و اصحاب را بامر خود باقتدار ابی بکر در نماز دید و خوش شد و اقتدا با وی نموده بخانه رفت پس در نصف روز بوقت چاشت دوازدهم ربیع الاول بقول اصح وصال حضرت ایزد متعال اختیار فرمود و اهل بیت او وی را غسل دادند و جماعت مسلمانان بروی نماز جنازه گذاردند و امام هیچکس نشد اولا نماز جنازه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم صحابه خواندند بعده ملائکه جماعه میخواندند

ن: بار دوا بلفظ اجمعین

ن: بار دی بلفظ اعظم

وبعده جماعه مسلمانان ودرشب یا سحر چهارشنبه دفن نمودند سنین عمر مبارکش بقول اصح شصت وسه سال ولنعم ما قیل فی تاریخ وفاته صلی الله علیه وآله وسلم فرد

هو بود همیشه بر زبانش		تاریخ شده است هو از این رو	

فائده جلیله اہل سیر رحمۃ اللہ تعالی علیہم اطلاق غزوه کنند بر آن حرب که آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم بنفس نفیس خود دران لشکر حاضر بوده باشد وآنها بیست وهفت اند ودرنه غزوه ازان جمله بنفس نفیس خود قتال فرمودند اوّل بدر دوم احد سوم مریسیع چهارم خندق پنجم قریظه ششم خیبر هفتم فتح مکه هشتم طائف نهم حنین وقیل درغزوه بنی النضیر هم قتال نمود وسریه بعث آن فوجے باشد که براعدای دین فرستاده بسرداری یکے از اصحاب خود وآن چهل وهفت بود **فائده** بعضے گفته اند که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم چون بمدینه تشریف فرمود امر بتاریخ کرد وآنرا از هجرت نوشتند وبعضی گویند وضع اولاً از عمر بن الخطاب بود رضی الله عنه برای حضرت علی کرم الله وجهه وهمه اصحاب اتفاق نموده ابتدای سال از ماه محرم اعتبار نمودند

بیان شمائل نبوی صلی الله علیه وآله وسلم

روایت می کند امیر المومنین علی کرم الله وجهه الکریم که جناب پیغمبر ما صلی الله علیه وآله وسلم بسیار باهیبت بود چنانکه هرکه از دور دیدے بترسیدے وچون نزدیک آمدے خوش شدی کشاده روے بود ورشنائی ازان هیاافت اگر دراز مردے بالا وهمراه رفتے از وفروتر نمودے گرد سر بود وجعد موی وموی مبارکش تا بناگوش ایستاده بودے وچون فرو کشیدے بسر کتف رسیدے وهرگاه بگذاشتے باز بجای خود شدی فراخ پیشانی وکشاده ابرو بود ودرمیان دو ابروی مبارک او رگے بود که چون درخشم

برداشتن لفظ مبارک

رشدی

شدی پیدا آمدی و باریک بینی و باریک لب بود و کشادہ دندان و گرد روے و شیرین سخن و لطیف آواز و سیاہ موی و سفید عارض و خوب گردن و معتدل اندام و پشت مبارکش با شکم راست و فراخ بر بود و از سینہ او تا ناف وخطی بود از موی خورد دمیدہ چنانکہ بقلم نگارند دراز ساعد پہن کف دراز و باریک انگشت بود و میان انگشتان کشادگی داشت و دراز ناخن بود و نگریستن او از دنبالہ چشم بود و بیشتر بزمین نگریستے و آہستہ رو بود و نہ تند خوی کشادہ پیشانی نہ ترش روے خندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تبسم بود و حکمش بعدل و گفتارش حکمت و پیشہ اش سخاوت بود و بدی را مکافات نکردے و گناہ را عفو فرمودے و در میان دو کتف او خالی بود سیاہ بزرگی مائل از دینار کمتر بود و آن مہر نبوت بود و از ان بوے خوش آمدے مانند مشک صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی الہ وصحبہ ابدًا

بیان معجزات و برکات وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدان اسعدک اللہ تعالیٰ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را معجزات بسیار و بیشمار است اما آنچہ حق تعالیٰ او را بر آن مخصوص گردانیدہ آنست کہ او را سید ہمہ پیغمبران کرد علیہ وعلیہم السلام و ہمہ در زیر علم او باشند روز آخرت و از مادر ختنہ کردہ و ناف بریدہ زاد و چون از مادر جدا گشت سر بسجدہ نہاد و انگشت بر کرد و کلمہ شہادت بر زبان آورد و ہر گاہ کہ دایہ او مشغول کارے بودے گہوارہ خود بجنبیدے و انگشت خود مکیدی مزہ شیر و انگبین یافتی بول و غائط او کس ندید و احتلامش نیفتادے و چشمش در خواب شدی و دلش بیدار بودے و از عقب ہمچنان دیدے کہ از پیش ہرگز پشہ و مگس بر او ننشستے و بہر ستورے کہ سوار شدی گرچہ ضعیف بودے بر ہمہ ستوران سبقت بردے و موی زیر ناف در بر نیامدے

وباهر کس که کشتی گرفتی اگرچه قوی بودی او را بیند اختی و سنگریزه بر دست او تسبیح گفتی و سنگ و کلوخ بر او سلام فرستادی و هر جا که آب دهن انداختی آنجا خوشبوی گشتی و ستون مسجد از جدای او نالیدی چون در کنار گرفتی خاموش شدی درخت بفرمان او از جای خود پیش آمدی چون فرمودی باز گشتی ابر بر سر او سایه افگندی بریان با او سخن گفت شد و ایمان آوردند و از میان انگشت او چندان آب بر آمدی که همه لشکر سیراب شدی در حرب بدر لشکر کفار را یک مشت خاک هزیمت داد و از همه نهانها خبر داوے حدیث غار با صاحبش و آنچه در و گذشت معروف است سوسمار و آهو با او سخن گفتی و رفتن او بمعراج بر براق و دیدن او هفت آسمان و زمین و ملکوت و عرش و کرسی و حجابها و سدرة المنتهی و درخت طوبی و قاب و قوسین او ادنی و رویت او جناب قدس خدای تعالی را بچشم سر و گفتگو و برگشتن در یک ثلث[له] شب مشهور است بتان کعبه او را سجده کردندی و بزغاله بریان زهرآلوده با او سخن در آمد و سینه او را بشگافتند و شستند و بعلم و حکمت و ایمان مملو ساختند باز بجای خود آوردند در شب ولادت او کنگرهای قصر کسری ببغداد و بحیره ساوه خشک شد و آتشکده فارس که هزار سال نمرده بود سرد شد و ماه باشارهٔ او شق و دو نیم شد و آفتاب بدعای او بعد غروب عود نمود و کودک خورد در گهواره به پیغمبری او خبر داد و اعظم همه معجزات قرآن عظیم کریم است که هیچ فصیحے از فصحاے عرب مانند کوتاه ترین سورہاے او که سه آیه باشد بنیاد ورده و همیشه بر صفحهٔ روزگار باقی ماند و تغییر و تبدیل در وی راه نیافت

له قوله در یک ثلث شب یعنی معراج آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را در ثلث اول شب یا دوم یا سوم علی اختلاف الروایات واقع شده نه آنکه مدت معراج ثلث شب بود که تقریباً چهار ساعت نجومی است که آن بطور طی زبان در یک لمحه سرانجام شد حلقهٔ در جنبیدن و بالین گرم بودن او علیه السلام مشهور است ۱۲ والله اعلم محمد حسن عفی عنه

و بر همین مقدار بر معجزات زاکیات آن سرور کائنات علیه افضل الصلوٰة و اکمل التحیات بر سبیل ایجاز و اختصار اکتفا نمود :-

بیان صفات معنویه و اخلاق علیه سیدنا صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم

قال الله تعالیٰ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ حق سبحانه و تعالیٰ خلق او را عظیم فرمود برای آنکه مکارم اخلاق در وجود شریفش مجتمع بوده و خبر بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ مشعر باین است از جناب بی بی عائشه صدیقه رضی الله عنها و عن ابیها **مروی** است که خلق آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم قرآن بود یعنی با وامر و نواهی و آداب و اخلاق که از قرآن معلوم میشود عمل می فرمود و حسن خلق آنسرور بمرتبه بود که هرگز هیچکس را از زمرهٔ یاران نبود **وهم** از و منقول است که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم در خانه خود چنان سلوک میکرد که یکی از احاد الناس سلوک میکردے و بکارهای خانه قیام می نمود و جاروب میداد و جامه خود می دوخت و نعلین را وصله میکرد و شتر را آب میداد و گوسفندان را می دوشید و خادم را در کارها مدد میداد و با او طعام می خورد و بضاعت خود را از بازار بر میداشت و بخانه می آورد **زهد** آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بمرتبه بود که دنیا را و زنظر همت او عرض کردند التفات بآن ننمودند و از دنیا بیرون رفت و زره او نزد یهودی مرهون بود و سه روز متتابع و یا دو روز متتابع از نان جو سیر نشد و گاه گاهے در خانه او یکماه آتش افروخته نمی گشت و بآب و خرمای می گذارندند و گاهے شب گرسنه خواب کردی و روز روزه داشتے **تواضع** آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بمثابه بود که زانوهای خود را از زانوهای همنشین نه گذرانیدی و هر کس که با او رسیدے سلام بر آنکس کردے و ابتدا بمصافحه نمودی و پای خود را در حضور اصحاب دراز نه کردے و

جای بر کسی تنگ نداشتی و کسی که بروی در آمدی او را تعظیم و اکرام نمودی و چون کسی که
حاجت داشتی نزد او رفتی و در نماز بودی در نماز تخفیف کردی و حاجت او را
بر آوردی و باز بنماز مشغول شدی و بر روی زمین تکیه فرمودی و بخواب میرفت
و دعوت بنده زر خریده را اجابت می فرمود **جود** آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
بغایتی بود که سائل را از درگاه خود محروم نگردانیدی نوبتی صد هزار درهم آوردند — آورده بودند
همه را بر حصیر ریخته بر مردم قسمت فرموده چون برخواست یک درهم آنجا نمانده بود
حلم مبارک آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بنهایتی بود که هر چند از اقارب
و اجانب ایذا می کشید تحمل می فرمود و در صدد انتقام در نمی آمد بلکه در ازای آن — آنه آزار
دعای خیر در شان ایشان بتقدیم رسانیدی **وفا** بر وعده خود لازم می شمرد و هرگز
خلف وعده از وی متحقق نشد **شجاعتش** چنان بود که هیچکس در دلاوری با آن
حضرت صلی الله علیه و آله وسلم نمیرسید هر گاه در محاربه بجمعی از اعدا رسیدی اول کسی که
بآن جمع دست برد نمودی او بودی **حیا** او بمرتبه بود که گفته اند آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
سخت حیادار بود از دختر دوشیزه در پرده خود و اگر از کسی مکروهی دیدی در روی تغییری
پیدا شدی لیکن بمواجهت با او نگفتی الا در حقوق الله و حقوق العباد **حکمت و علم** او
بحدیکه ایزد سبحانه علوم اولین و آخرین با و عطا فرمود **عفتش** آنکه هرگز بی ملاقات یمین
و نکاح دستش زنی را نرسیده بود و دلش بر خلائق مهربان و سینه اش منشرح و از خوف خدا
دائما گریان و مهمان دوست بود و قائم بامر خدا و جهاد کننده در عبادت و طالب رضای
مولا بود و بزرگان را تعظیم کردی جهت وقار ایشان و خوردان را بخود نزدیک گردانیدی
و نعمت را شکر گفتی اگرچه اندک بودی کم گوی و کم خنده و بسیار تبسم و کف کشاده و تازه روی
و شیرین سخن و اندک تنعم و دیر خشم و زود آشتی و لطیف طبع و مجتنب از حرام و شبه
مستجمع جمیع صفات حمیده و دور از همه صفات ذمیمه بود و نبود زشت خوی و نه عیب جوی

ونہ سنگین دل ونہ دشنام دہ ونہ جامع مال ومحتکر وطماع وحریص وبخیل ومنان ومکار ومناع خیر واکول وکسلان وعجول وحاسد وضار ومتکبر وغدار وہیچ عادت بد نداشت چون استیفار این معانی ممکن نیست برائیمفدار نبذ کا اختصار رفت وآنچہ درین مجموعہ از سیر اطہر او ایماے رفتہ در جنب اوصاف بی پایان او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اقلام اہل سیر را مشرف ساختہ است بدان ماند کہ پیرہ زنے بکلاوہ تاری خود را و صف خریداران حضرت یوسف صدیق علیہ الصلوٰۃ والسلام داخل ساخت وازان علم خرمی افراخت بیت

نہ مدحش می توانم گفت واقا	بمداحیش خود را مے ستایم

ذکر ذکور اولاد امجاد جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وآنہا سہ بودند قاسم مسن اولاد آنحضرت بود وبدین سبب آنحضرت مکنی بابو القاسم گشت ولادتش در مکہ معظمہ زندگانیش دہ سال عبد اللہ وے نیز در مکہ معظمہ بوجود آمدہ در طفولیت وفات کردہ ابراہیم در مدینہ منورہ سال ہشتم از ہجرت متولد شدہ ویک نیم سالہ شدہ وفات یافت اناث چہار اند زینب کہ بزرگترین بنات بودہ بقول اصح ولادتش در سال سی ویکم از واقعہ فیل ودر سال ہشتم ہجری وفات یافت رقیہ ولادتش در سال سی وسیوم از واقعہ فیل بود آخر بنکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آمد وسال دوم ہجری متوفی شد ام کلثوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعد از وفات رقیہ وخلاص وی از زوج اول او وقبل از وفات نیز بعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داد وفاتش سال نہم ہجری حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ولادتش از سال سی ویکم از واقعہ فیل بود وبقولے در سال چہل ویکم وخوردترین دختران آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود وبحضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

در سال اول یا دوم ہجرت عقد بست و فاتش سیوم رمضان بعد فوت پیغمبر علی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشش ماہ یا چہل روز و مدت حیاتش بیست و ہشت سال

زوجات طاہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوّل خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد اوّل کسی کہ از زنان بشرف اسلام مشرف شد و تصدیق آنحضرت فرمودہ بود و اوّل از ازواج طاہرات کہ شرف فراش مقدس یافت نیز وی بودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و مال خود را در رضای وی صرف نمودہ اولاد آنحضرت از ذکور و اناث ہمہ از وی بودند الا ابراہیم علیہ التحیہ از ماریہ قبطیہ متولد شدہ وتا او در قید حیات بود آنحضرت زن دیگر نخواست و مدت بیست و پنج سال مصاحبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و فاتش سال دوم از بعثت عمر مبارکش شصت و پنج سال بود دوم سودہ بنت زمعہ در سال دہم از بعثت او را بخواست و فاتش در آخر خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیوم عائشہ صدیقہ بنت صدیق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با او محبت و الفت بسیار داشت و وی بہترین مصاحبان او بود و اورع و اتقی و ازہد و اعلم بود باحکام شرعیہ و مرجع بود در امور دین از جمیع مومنین و صاحب رای و اجتہاد و در خدمت و محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل و بے ہمتا بود وفات مبارکش سنہ خمسین ہجری زندگانیش شصت و شش سال چہارم حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ در سال سوم ہجری در سلک امہات المومنین داخل شد وفات مبارکش در سال چہل و پنج یا پنجاہ از ہجرت زندگانیش بقرب شصت سال رضی اللہ تعالیٰ عنہا پنجم زینب بنت خزیمہ در سال سیوم از ہجرت بنکاح آنحضرت مشرف شد

و بعد

وبعد ہشت ماہ وفات یافت رضی اللہ عنہا ششم ام سلمۃ بنت عاتکہ بنت عبد المطلب در سال چہارم ہجری در عقد آنحضرت ﷺ درآمد و در سال شصت و یک ہجری فوت شد عمرش ہشتاد و چہار سال رضی اللہ تعالی عنہا هفتم زینب بنت جحش اول اہل زید بن الحارثہ بود و بعد مفارقت در سال پنجم ہجری آنحضرت ﷺ او را بخواست وفاتش سال بستم ہجری حیاتش پنجاہ و سہ سال هشتم جویریہ بنت الحارث آنحضرت سال پنجم ہجرے او را بخواست وفاتش سال پنجاہ و شش ہجری زندگانیش شصت و پنج سال رضی اللہ تعالی عنہا بود۔ نهم ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہفتم ہجری او را بخواست وفاتش سال چہل و چہارم رضی اللہ تعالی عنہا دهم صفیہ بنت حیی بعد حرب خیبر او را بخواست وفاتش سال سی و شش ہجری رضی اللہ تعالی عنہا یازدهم میمونہ بنت الحارث سال ہفتم بنکاح آنحضرت ﷺ درآمد وفاتش سال شصت و سہ ہجری از این جملہ یازدہ ازواج مطہرات حضرت خدیجہ و زینب در حین حیات آنحضرت ﷺ وفات یافتند و آنحضرت ﷺ از نہ دیگر متوفی شد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واہل بیتہ الطاہرین والطاہرات۔

ذکر حضرات خلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

ایشان چہار تن اند اول وافضل الصحابۃ واولہم بالتصدیق حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ

نسبش با حضرت سید البشر در مرہ بن کعب اتصال مے یابد بدین تفصیل ابوبکر بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب مادرش ام الخیر بنت صخر بن عامر ولادتش بعد سانحہ فیل بدو سال

وچهار ماه نامش در جاهلیت عبد الکعبه بود در اسلام عبد الله سی و هشت ساله بود که اول از مسلمانان تصدیق رسالت آنحضرت آورد و بهیچ دلیل محتاج نشد وملقب بصدیق اکبر شد و اعظم و اکرم و احب خلق نزد پیغمبر علیه الصلوة والسلام بود و لیاقت بخلت خود او را فرمود و پیش قدم همه اصحاب چه در حیات وچه در ممات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بود بعد فوت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم جمیع اصحاب بر خلافت او راضی شدند و او را بهترین بشر بعد الانبیا میدانستند روز اول خواص و روز دوم عوام بیعت نمودند و حضرت علی کرم الله وجهه نیز روز دوم بیعت نمود و سبب تاخیر او گرفتاری بود در امور عزا آنحضرت بقول اصح نه امری دیگر و قیل سبب طلب نانمودن او بمشورت که بسبب گرفتاری بامور عزا او را طلب ننموده بودند نه امر دیگر و او را خلیفه رسول الله می خواندند و نقش نگین او نعم القادر الله وقیل العبد الذلیل للرب الجلیل در خلافت خود منصب قضا بعمر بن الخطاب تفویض فرمود رضی الله تعالی عنه و با چندین قبائل که بعد از فوت پیغمبر مرتد شده بودند مراسم جهاد بجا آورد و وفات مبارکش بیست و دویم جمادی الاول سال سیزدهم هجری ایام خلافتش دو سال وسه ماه وچند روز بود و مدت حیات مبارکش بسنت نبوی شصت وسه سال بود و چون زمان رحلتش نزدیک رسید عمر فاروق رضی الله تعالی عنه را خلیفه خود نمود:—

الثانی الناطق بالحق والصواب حضرت عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه

نسبش بهشت واسطه بکعب که از جمله اجداد خیر العباد ست اتصال می یابد بدین طریق عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد الله بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب مادرش ختیمه بنت هاشم بن مغیره۔

ولادتش بعد از سیزده سال واقعه فیل نقش فاروق اعظم کنیتش ابو الحفص و اورا امیر المؤمنین گفتندی و نقش نگینش کفی بالموت واعظا یا عمر اسلامش سال ششم از بعثت و بواسطه قوت اسلام و پشتی مسلمانان و نگونساری بتان و بت پرستان در زمان خلافت او اسلام قوت و توسع پیدا نمود و در اطراف عالم منتشر شد کوفه و بصره در زمان او تعمیر یافت و مصر و اسکندریه و روم و اکثر بلاد شام و عراق و آذربیجان و فارس و کرمان و طبرستان وغیره مفتوح شد بیت

بعد پیغمبر بالطاف کریم	کرد فتح چار صد شهر عظیم

و در سال بست و سیوم هجری ابولؤلؤ در حین نماز صبح روز چهارشنبه بست و هفتم ذیحجه و قیل غره محرم فاروق را چهار ضرب تیغ زد و در روز پنجشنبه آن فوت شد خلافتش ده سال عمر مبارکش به سنت نبوی شصت ۶۳ سه سال بود مدفن شریفش با پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در یک حجرہ مبارکہ رضی اللہ عنہ

الثالث جامع القرآن ذی النورین والبرہان رفیق النبی فی الجنان حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ھو عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی چون ابولؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ فاروق را مجروح نمود فاروق رضی اللہ عنہ فرمود کہ سزا وار خلافت شش تن اند علی و عثمان و سعد بن ابی وقاص طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف باید کہ یکی از ایشان بعد من خلیفہ باشد روز چہارم از فوت او رضی اللہ عنہ جماعت مسلمین با عثمان بیعت نمودند و مدت

دوازده سال بر مسند خلافت بکمال استقلال متمکن بود بعده جماعت از مصریان
با محمد بن ابی بکر اتفاق نموده بر وی خروج نمودند شبے که فردائے آن بشهادت رسید
پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم بخواب دید که بوی بفرمود که فردا افطار با ما خواهی کرد
پس اعوان خود را از جنگ منع نمود و در سرای خود بحین تلاوت قرآن مجید کلام
شهید شد رضی الله عنه مدت حیاتش هشتاد و دو سال و زمان خلافتش
دوازده سال و شهادتش نوزدهم شهر ذیحجة الحرام واقع شد رضی الله تعالی عنه

الرابع اسد الله الغالب مطلوب کل طالب امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه

ولادت باسعادتش در سنه بست و هشتم از واقعه فیل بود در خانه کعبه بیت

شد او در بیت الحرامش صدف	کسی را میسر نشد این شرف

کنیتش ابو الحسن و ابو الحسین و ابو السبطین و ابو الریحانتین و ابو تراب
و القابش بسیار و نقش خاتمش الملک لله در صغر سن اسلام آورد و بقولی آنجناب
اول کسی است که اسلام آورده و بقول اصح آنکه اول مسلمات از زنان خدیجه و
از کلانان ابو بکر و از خوردان علی و در اکثر معارک موافق در ملازمت جناب
نبوت مآب شرائط شجاعت و جهاد مرعی داشت بعد از مقدمه شهادت عثمان رضی
الله تعالی عنه جماعه مسلمین برضا و رغبت بوی بیعت نمودند و مسند خلافت را بوجود
ذی جود شریفش آراست و عزل و نصب حکام ناصیه فرمود جهت طلب قاتلان
عثمان رضی الله عنه در وی و دیگر اصحاب اختلاف افتاد و مآل بجدال و قتال انجامید مخالفت
چون اصحاب پیغمبر همه صاحب رأی و اجتهاد بودند و خطائیکه از راه اجتهاد واقع شود
از ملامت دور است زبان را جز بذکر خیر ایشان نباید کشود و سلامت خود را در این باید دید

چنانچہ وی فرمودہ اخواننا بغوا علینا لیسوا کفرۃ ولا فسقۃ لما لھم من التاویل ازین عبارات مبارک بقرینہ تاویل لب بخطائی باید کشود و فرمودہ امام شافعی رح را در این مقام نصب عین باید دید کہ فرمودہ تلک دماء طھر اللہ تعالی عنھا ایدینا فلنطھر عنھا السنتنا آخر الامر صلح واقع شد و قضیہ تحکیم وقوع یافت چون ایام وصال رسیدہ روز جمعہ ہفدہم رمضان عبد الرحمن ابن ملجم رجیم شمشیر بر سر مبارک او زد و نوزدہم یا بیستم و بیکم شہر مذکور بجوار رحمت غفور انتقال فرمود و سبطین شریفین او را غسل دادہ مدفن مبارکش بموجب وصیت او از نظر خلق پنہان ساختند لہذا چند جا قبر شریفش تعین یافتہ ارباب مکاشفہ در جاہا متعددہ نشان دادہ اند منہا بہ نجف اشرف منہا مزار فیض آثار بلخ وغیرہ اما در سفینۃ الاولیا قول ثانی را ترجیح دادہ اند ہر چند اول مشہور گشتہ و ارباب کشوف صادقہ نیز در بلخ بسیار تعیین نمودہ اند والعلم عند اللہ سبحانہ مدت حیاتش شصت و سہ سال بہ سنت نبوی علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام و خلافتش چہار سال و نہ ماہ از ازواج طاہراتش نہ اند اول آنہا خاتون قیامت شافعہ امت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا تا او زندہ بود زن دیگر نخواست و در حیات او از زن دیگر ممنوع بود پسرانش پانزدہ تن بودند حسن و حسین رضی اللہ عنہما محسن عبد اللہ عباس عثمان جعفر یحیی عون محمد اکبر عمر محمد اصغر عبید اللہ ابو بکر بنات طاہراتش ہفدہ اند زینب الکبرے ام کلثوم کبرے رقیہ آمنۃ الکبری ام ہانی میمونہ ام الحسین ام کلثوم صغری فاطمہ ام حد قد ام الکرام ام سلمہ حامدہ نفیسہ ام جعفر امامہ رضی اللہ عنہم وعنہن :—

تقید

ف در ہر دو نسخہ منقول عنہا اسماء شانزدہم منقول بود و اسم ہفدہم نوشتہ واللہ اعلم فافہم ۱۲ المحررہ رح

ذکر ائمۂ مہدیین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

علی کرم اللہ وجہہٗ امام اول من ائمہ اثنا عشر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھو الرابع من الخلفاء الاربعۃ الراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بیت

اول و آخر ابرار توئی	مشرق و مغرب انوار توئی

فقیر در ایامیکہ بزیارت روضہ شریفش کہ در توابع بلخ واقع است مشرف شدم و حضوری روئے دادہ بزبان شوق چند فردے بقافیہ مثنوی معروض داشتم اینجا ایراد آن بخاطر فاتر زیبا نمود نظم

یا علی بادشاہ کونینی
اولیا را تو قرۃ العینی

بولایت کسے قدم نزند
کہ نہ قلّابیش بستی نگم

بولائے تو تا کہ دم نزند
در مس قلب زشت پرزنگم

یک نگاہے نمودہ زرسازے
کارم از یک نگاہ در سازے

گرچہ من لائق نگاہ نیم
ور رہت بہ زخاک راہ نیم

لیک در رہ گذار گر قدمے
نہی بر سر من از کرمے

زان شرافت براوج ماہ شوم
زگدائی گذشتہ شاہ شوم

شاہ گردم ولے کمین بندہ
بکلاب درت سر افگندہ

برہ رسول کریم و اصحابش
برہمہ اہل بیت و احبابش

نکنم روز و در کہ کرمت
ای سرم خاک باد بر قدمت

فضل را جز جناب حضرت تو
نیست روے وسیلہ دیگر سو

امام ثانی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ

کنیتش ابو محمد و لقبش تقی و طیب و سید و ولادتش روز سہ شنبہ منتصف رمضان المبارک سنہ اثنین او ثلاث من الہجرۃ در مدینہ منورہ و بعد از شہادت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم مردم عراق پر نفاق بشرط جنگ اہل شام باوی بیعت نمودند چون خدمت وی بعزم شام برآمد اثر رسید معاویہ نیز روی بعراق آورد و خدمت حضرت بیوفائی لشکر خود دیدہ باوی صلح کرد و خلافت را بوی گذاشتہ بمدینہ منورہ توطن فرمود بالآخر منکوحہ اش بحرکت یزید پلید الماس سودہ بخورد نش داد و مدت چہل روز بیمار بود روز ہفتم صفر سنہ تسع و اربعین بقولی اوائل ربیع الاول سنہ خمسین انتقال فرمود عمر شریفش چہل و ہفت سال بود اولادش ذکور دہ اند زید و حسن و عمر و قاسم و عبد اللہ و عبد الرحمن و حسین و اثرم و طلحہ و اسحاق و اناث شش تن بودند جبرائیل اسم شریفش بر قطعہ حریر بہشت نوشتہ حسن بن علی نزد رسول علیہ و علی الہ الصلوۃ والسلام بہدیہ آوردہ و وی شبیہ ترین مردمان بود بہ نبی علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام روزے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ را بر دوش گرفتہ بود و سوگند مے خورد کہ این شبیہ نبی است علیہ الصلوۃ والسلام نہ شبیہ علی کرم اللہ وجہہ و علی رضی اللہ عنہ ایستادہ بود و تبسم می نمود از وی مے آرند کہ بیست و پنج ۲۵ حج پیادہ گذاردہ و حال آنکہ نجائب وی را باوی میکشیدند رضی اللہ تعالی عنہ۔

امام ثالث حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ

کنیتش ابو عبداللہ و لقبش سید و شہید ولادتش در مدینہ منورہ روز سہ شنبہ چہارم شعبان سنہ اربع ہجری قیل آخر ربیع الاول سنہ ثلث مدت حملش شش ماہ و ہیچ فرزندی شش ماہہ نیامدہ مگر وی و یحییٰ علیہ السلام چون نوبت امارت بیزید رسید قریب بیست ہزار اہل عراق با رسول او کہ مسلم باشد بیعت نمودند و او را طلب داشتند و درین اثنا عبید اللہ بن زیاد بفرمودہ یزید پلید از بصرہ بکوفہ آمد چون حضرت امام از مکہ معظمہ بسمت عراق روان شد اہل عراق با عبید اللہ بن زیاد در قصد کشتن او اتفاق نمودہ برو برآمدند جناب او را با ہفتاد و دو تن و یا ہشتاد و دو تن از اہل بیتش و اتباعش روز جمعہ و بقولے روز شنبہ عاشر محرم سنہ احد و ستین شہید ساختند عمر مبارکش پنجاہ و شش سال و پنجاہ و ہشت روز اولادش ذکور بقول اصح علی اکبر علی اصغر جعفر عبد اللہ کہ در ہنگام طفلی با پدر خویش ہمراہ بودند و بعز شہادت رسیدند و اناث دو تن بودند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وی را حسین نام نہاد و وی را جمالی بود کہ چون در تاریکی نشستے مردم از بیاض جبین او و بریق رخسارہ مبارکش بوی راہ بردندے و وے از سینہ تا بپایہا مشابہ بود با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانکہ امیر المومنین حسن از سینہ تا فرق سر برسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ حسین از من است و من از حسین ام خدا دوست میدارد آن کس را کہ حسین رض را دوست دارد و حسین سبط است از اسباط۔

امام رابعت حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو محمد و ابو الحسن و لقبش سید العابدین و زین العابدین و سجاد ولادتش روز شنبہ پنجم شعبان سنہ ثمان و ثلثین یا ثلث و ثلثین در زمان حیات

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ در مدینہ منورہ واقع شد واو در روضہ واقعہ پدر بزرگوار
خود مریض بود چون عمر عزیزش بہ پنجاہ و ہفت سال رسید بگفتہ ولید بن عبد الملک
دوازدہم محرم سنہ خمس وتسعین اورا بزہر شہید ساختند امامتش سی وچہار
سال و دو روز اولاد ذکورش محمد باقر زید عمر عبد اللہ حسن حسین
اکبر حسین اصغر عبد الرحمن سلمان علی محمد اکبر محمد اصغر
واناث چہار تن بود مادر امام زین العابدین شہربانو دختر یزدجرد از اولاد
نوشیروان عادل است وسبب تلقیب او بزین العابدین آنکہ شبے در نماز تہجد بود
و شیطان بصورت اژدہای خود را باو نمود وے ہیچ ملتفت نشد آخر پای مبارک
اورا گزید واورا دردناک ساخت خدای تعالے بوے منکشف گردانید
کہ این ابلیس است پس وے را دشنام داد وطپانچہ زد وگفت دور شو
ای ملعون دور شد برخواست تا ورد خود ادا نماید ہاتف صدا داد انت
زین العابدین سہ بار گفت

امام خامس امام محمد باقر بن علی زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہما

کنیتش ابوجعفر ولقبش باقر سمی بذلک لتبقرہ فی العلم وتوسعہ فیہ مادرش
ام عبد اللہ فاطمہ بنت الحسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما ولادتش
در مدینہ منورہ روز جمعہ سیوم ماہ صفر یا غرہ رجب سنہ سبع وخمسین پیش از شہادت
امیر المؤمنین حسین رضی اللہ عنہ بسہ سال بود وفاتش سنہ اربع عشر ومایۃ
وعمرش پنجاہ و ہفت سال وقبرش در بقیع نزد پدرش وامامتش نوزدہ[۱۹] سال وے
گفتہ است کہ بر جابر بن عبد اللہ در آمدم وسلام کردم وچشم وے پوشیدہ شدہ بود
سلام مرا جواب داد وگفت کیستی گفتم محمد بن علی بن حسین گفت ای فرزند رسول اللہ

بیش آئی پیشتر شدم دست مرا بوسید و از جانب رسول سلام بر من خواند
وگفت پیغمبر علیہ السلام مرا گفت ای جابر شاید کہ بمانی تا وقتیکہ ملاقات کنی
بایکی از فرزندان من کہ وی را محمد بن علی بن حسین گویند خدائے
تعالے وے را نور و حکمت خواہد داد و وے را از من سلام برسان۔

امام سادس حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو عبد اللہ و ابو اسماعیل و لہ القاب اشہرہا الصادق مادرش
ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم
و مادر ام فروہ اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ولادتش
در مدینہ منورہ سنہ ۸۳ ثلث و ثمانین من الہجرۃ وقیل روز دوشنبہ ہفدہم ربیع
الاول و وفاتش نیز در مدینہ منورہ روز دوشنبہ منتصف رجب سنہ ۱۴۸
ثمان و اربعین مائۃ مدت حیاتش شصت و پنج سال امامتش سی و چہار ۳۴ سال
و دو ماہ و قبرہ فی البقیع عند ابیہ و جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اولاد ذکورش موسیٰ کاظم اسحٰق محمد اسمٰعیل عبد اللہ عباس
علی اناث سہ تن بودند از عظمای علمای و کبرای مقتدای اولیا است اورا
فضائل و کمالات بسیار است و طریقہ اکابر نقشبندیہ بوے اتصال دارد
چنانکہ در مجلس مذکور شود انشاء اللہ تعالیٰ

امام سابع حضرت امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو الحسن و ابو ابراہیم و لقبش کاظم مادرش ام ولد بودہ
حمیدہ بربریہ ولادتش در ابوا میان مکہ و مدینہ در روز شنبہ ہفتم صفر سنہ ثمان و عشرین و مائۃ

وفاتش

وفاتش در حبس هارون الرشید در بغداد ایام حیاتش پنجاه و پنج سال امامتش بیست و پنج سال و سه ماه اولادش ذکور علی رضا زید ابراهیم عقیل هارون حسن حسین عبدالله اکبر عبدالله اصغر اسمعیل محمد احمد جعفر یحیی اسحاق عباس ابوالقاسم حمزه عبدالرحمن قاسم جعفر اکبر جعفر اصغر اناث هژده تن بودند عابدترین و کریمترین اهل زمان خود بودند رضی الله تعالی عنهم اجمعین

امام ثامن حضرت امام علی رضا ابن موسی کاظم رضی الله تعالی عنهما

کنیتش ابو الحسن لقب وی رضا و این کنیت و لقب پدرش بوی نهاده وهو فی رضاء الله سبحانه و رضاء رسوله مادرش سکینه نوبیه است ولادتش در مدینه منوره بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر سنه ۱۵۳ ثلث و خمسین و مائة وفاتش در ولایت طوس بوده در قریه سناباد از رستاق نوقان فی شهر رمضان سنه ۲۰۸ ثمان و مائتین و قبرش طرف قبله قبر هارون الرشید در قبه که در سرای حمید بن قحطبه طای است امامتش بیست و یک سال و پنج ماه و کسری ایام حیاتش پنجاه و یک سال و کسری مادرش ام ولد بوده که ایشان را نامها دارد منها نجمه و از آن حمیده بود مادر کاظم رضی الله تعالی عنه شبی مصطفی را صلی الله علیه وآله وسلم بخواب دید که فرمود نجمه را بموسی بخش که زود باشد که از وی فرزندی وجود گیرد که بهترین اهل زمین بود و از ام رضا رضی الله عنها روایت کنند که گفت چون برضا حامله شدم هرگز از خود ثقل حمل در نیافتم و در خواب از شکم خود آواز تسبیح و تهلیل می شنیدم هول و هیبت بر من غلبه میکرد و چون بیدار میشدم هیچ آواز نمی آمد و در زمان ولادت دستها بر زمین نهاده روی بآسمان کرده لب مبارک خود را می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند اولاد ذکورش محمد تقی ابوجعفر اکبر ابوجعفر اصغر ابوالحسن ابراهیم حسین اناث یک تن بوده

امام تاسع امام محمد تقی بن علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو جعفر و لقبش تقی و جواد مادر وی ام ولد بودہ خیزران نام ولادتش در مدینہ منورہ بود روز جمعہ دہم رجب یا ہفدہم سنہ ۱۹۵ خمس و تسعین و مائۃ وفاتش روز شنبہ ششم ذی الحجہ سنہ ۲۲۱ عشر و مائتین در عہد خلافت معتصم و قبرش در بغداد قفای جد وی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما از کمال علم و ادب و فضل و کرم کہ داشت باصغر سن مامون مخلص وی شدہ دختر ام الفضل را بزنی بوی داد و ہمراہ وی بمدینہ منورہ روان نمود و ہزار درہم در ہر سال بوی فرستادے امامتش ہفدہ یا ہجدہ سال ایام زندگانیش بیست و پنجسال و دو ماہ و یازدہ روز من کلماتہ القدسیۃ یوم العدل علی الظالم اشد من یوم الجور علی المظلوم العلماء غرباء لکثرۃ الجہال بینہم اولادش ذکور علی نقی و موسی اناث نیز دو تن بودند رضی اللہ تعالیٰ عنہما:-

امام عاشر حضرت علی نقی بن محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو الحسن و لقب وی ہادی و بعسکری مشہور مادرش ام ولد بودہ سمانہ نام و قیل اصح ام الفضل بنت المامون ولادتش در مدینہ بودہ سیزدہم رجب سنہ ۲۱۴ اربع عشر و مائتین وفاتش در سر من رای از نواحی بغداد در زمان منتصر روز شنبہ اواخر سنہ ۲۵۴ اربع و خمسین و مائتین قبرش ہم در سرائے ولیست کہ سر من رای داشتہ زندگانیش چہل و یکسال امامتش سی و سہ سال و شش ماہ و بیست و ہفت روز مناقب و کمالات او زیادہ از حد تکتیب است و اولادش حسن عسکری۔ حسین جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ و از اناث یک تن بود:-

در

منتصر باللہ

امام

امام حادی عشر حضرت امام حسن عسکری بن علی تقی رضی اللہ تعالی عنہما

کنیتش ابو محمد و لقبش زکی و خالص و سراج و ہم چون پدر مشہور است بعسکری مادرش ام ولد بود سوسن نام و قیل غیر ذلک ولادتش در مدینہ روز دوشنبہ چہارم ربیع الاول سنہ ۲۳۲ اثنا و ثلثین و مائتین و وفاتش در سر من رای در سنہ ستین و مائتین قبرش پہلوی قبر پدرش است مدت حیاتش بیست ہفت ۲۷ سال و دو ماہ و بیست روز امامتش پنج سال و ہفت ماہ کسری از اولادش امام محمد

امام ثانی عشر حضرت امام محمد بن الحسن العسکری رضی اللہ عنہ

کنیتش ابو القاسم لقبش عبد اللہ در نزد امامیہ حجت و قائم و منتظر و مہدی و صاحب زمان و ہو عندہم بزعمہم آخر اعمہم خاتم الولایۃ والامامۃ وانہم یزعمون انہ دخل السرداب الذی بسر من رای و امہ تنظر الیہ فلم یخرج الیہا و ذلک فی سنۃ خمس وستین ومائتین وقیل فی سنۃ ست وستین مائتین فاختفی الی الآن علی زعمہم مادرش ام ولد بود نرجس نام وقیل غیر ذلک ولادتش در سر من رای در بیست ۲۳ و سیوم رمضان سنہ ۲۵۸ ثمان وخمسین و مائتین ویقال فی لیلۃ النصف من شعبان سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین و مائتین اما نزد اہل کشف و باطن و علماء ظاہر اہل سنت و جماعت شکر اللہ تعالی سعیہم ومنہم شیخ علاء الدولہ سمنانی میگوید کہ چون امام محمد بن حسن مختفی شد در زمرۂ ابدال داخل شد و چون قطب آن وقت علی بن حسین بغدادی فوت شد امام محمد بن حسن برو نماز گذارد و بجای او بنشست و نوزدہ ۱۹ سال در مرتبہ قطبیت بود تا فوت شد و در مدینہ منورہ مدفون گردید۔

در بیان اعتقاد اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعیہم

در حق مہدی موعود آنست کہ مہدی موعود یکی از سادات حسینی است کہ در
آخر الزمان در مدینہ مشرفہ متولد شود و نام او و نام پدر او موافق نام حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و آز مکہ مبارکہ وقت چہل سالگی ظہور[1] کند و قیل ہجرت
او سوی بیت المقدس بود و در کتف او علامت بود چنانچہ در کتف آنسرور[2] بودہ باشد
در ماہ محرم روز عاشورا بعد از سن یکہزار و دو صد الی ماشاء اللہ ظہور نماید و سہ صد
و سیزدہ کس از اشراف قوم بعدد اہل بدر با او بیعت کنند درمیان رکن و مقام و با او
بیرق حضرت رسالت پناہ و پیراہن و تیغ او باشد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و خلق
را بحق دعوت کند و تمامی عرب و عجم اطاعتش کنند بے جنگ و کرہ و در اواخر ایام
وی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام از آسمان نازل شود و در پس او روز جمعہ نماز
صبح کند و مدت بادشاہی وے باختلاف اقوال ہفت سال یا چہل سال بود و ہکذا
یستفاد عن الاخبار والآثار والعلم عند اللہ و عبارت شیخ اکبر
محی الدین ابن عربی قدس سرہ و در فتوحات مکیہ مطابق ہمین است :-

[1] قولہ ظہور کند الخ لے ظہور مہدی رحمۃ اللہ علیہ یعنی از زبان والد خود
علیہ الرحمۃ والغفران شنیدہ ام کہ والد اوشان ہادی الخلق الی الحق
حضرت مولانا حاجی میان ضیاء الحق قدس سرہ مے فرمودند
کہ فقیر را در مکہ معظمہ با یکی از دوستان خدا کہ مراو را منزلت غوثیت بود از ظہور
مہدی در خدمت اوشان سوال نمودم فرمودند کہ بعد از فوت تو دو چند از عمر تو
بگذرد و ظہور مہدی خواہد شد تاریخ وفات اوشان گل دی باغ و عمر اوشان
۱۰۰۰ ۱ ۲ ۲۰۰ ۴ ۳۰ ۲۰
بشصت سہ سال رسیدہ بودند کہ در دہ فرخشاہ بدرجہ شہادت رسیدند رحمۃ اللہ

ازینجا [illegible] اسناد است ۱۲

انتہا [illegible] ۱۲

فصل در بیان مناقب بعضی اہل صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بدانکہ اُمت مجتمع اند برآنکہ پیغمبر را صلی اللہ علیہ آلہ وسلم گروہے بودند از اصحاب کہ در مسجد وی لازم بودند و مہیا مرعبادت را و دست بہ کلی از دنیا برداشتہ بودند و از کسب معاش اعراض کردہ و خدا تعالیٰ از برای آنہا پیغمبر خویش را فرمودہ قولہ تعالیٰ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ فقراء مہاجرین بودند کہ توکل بر خدا کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مامور بود بصحبت ایشان قولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہر یکے از ایشان را دیدی گفتے مادر و پدرم فدای آنہا باد کہ خدائی تعالیٰ از برائی آنہا بر من عتاب کرد و قرآن مجید در فضائل ایشان ناطق است و پیغمبر را صلی اللہ علیہ وسلم اندر فضائل ایشان اخبار بسیار است ابن عباس رض روایت کردہ کہ وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی اصحاب الصفۃ فرای فقرھم وجھدھم ومع ذلک طیب قلوبھم فقال ابشروا یا اصحاب الصفۃ فمن بقی من امتی علی النعت الذی انتم علیہ راضیا بما فیہ فانہ من رفقائی فی الجنۃ معنی خبر آنست کہ چون پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بر اصحاب صفہ گذشت و مر ایشان را بدید و بایستاد و خورمی دل ایشان را در فقر و مجاہدت بدید فرمود کہ بشارت باد مر شما را و آنہا را کہ پس از شما پایند بر صفت شما و در فقر خود راضی باشند ایشان از رفیقان من باشند اندر بہشت و آسامی بعضی از ایشان نوشتہ می شود منہم بلال بن رباح و ابو عبداللہ سلمان فارسی و ابو عبیدۃ عامر بن عبداللہ بن جراح و ابو الیقظان عمار بن یاسر و ابو مسعود ہزلی و عتبہ بن مسعود و برادرش مقداد بن اسود

وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وخباب بن ارت وصہیب بن سنان وعتبہ بن غزوان
و زید بن خطاب و ابو کبشہ و ابو المرثد کنانہ بن حصین عدوی و حذیفہ بن الیمان و
عکاشہ بن محصن و مسعود بن ربیع انصاری و ابو ذر جندب بن جنادہ غفاری و
صفوان بن بیضا و ابو الدرداء عویم بن عامر و ابو لبابہ بن عبد المنذر و عبداللہ
بن بدر الجہنی وغیرہم رضی اللہ تعالی وارحمنا ربنا بحرمتہم امین وادخلنا
فی زمرۃ اتباعھم یارب العلمین اما ابو ہریرہ و ثوبان و معاذ بن الحارث
و سائب بن خلاد و ثابت بن ودیعہ و ابو عیسی بن عویم بن ساعد و سالم بن عمر بن
ثابت و ابو البشر کعب بن عمرو صہیب بن سنان و عبداللہ بن انیس و حجاج بن عمرو الاسلمی
رضی اللہ تعالی عنہم نیز از جملہ ایشانند و دران درجہ بودند گاہے بسببے تعلق کردندے

کذا وجدت فی المکتوب

در ذکر بعضے اصحاب کبار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

الالف۔ ابو ذر غفاری ابو عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب ابی بن کعب انصاری
ابان بن سعید ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر الاوسی اسامۃ بن زید بن حارثۃ قضاعی
اشجع منذر بن عامر العبدی ابو اللحم خلف بن عبد الملک انصاری اشعث محمد
بن قیس ابو محصن عکاشہ اسدی اوس بن ثابت برادر حسان انس بن نضر ابو حمزہ
انس بن مالک اسعد بن زرارۃ انصاری ابو امامۃ باہلی ابو بردہ بن قیس بن عامر
ابو موسی اشعری عبداللہ بن قیس ابو برزۃ عبداللہ بن نضلۃ انصاری ابو بکر
نبیع بن حارث ابو حذیفہ بن ہاشم بن عتبۃ بن عبد شمس بن عبد مناف ابو دجانۃ
سماک بن خرشۃ الانصاری ابو الدرداء بن عویم بن عامر الانصاری ابو الہیثم مالک
بن تیہان الانصاری ابو طلحۃ زید ابو ضمیرۃ اسما بن حارثۃ بن سعید الاسلمی اسد بن سریع

ضمیر ابو العاص بن ربیع زوج زینب رضی اللہ عنہا آسد بن عروۃ اکال بن نعمان انصاری
ابو کبشۃ سلیم ابو محذورہ سلمی بن سلمۃ ابو مسعود عقبۃ ابو ایوب خالد بن زید انصاری ابو عوز
سعید بن زید عدوی آبو نافع ابو قتادۃ الانصاری ابو اسید مالک بن ربیعۃ الانصاری
ابو البشر کعب بن عمر الانصاری آبو قتادۃ انصاری بن نعمان آبو سعید خدری بن سعید
بن مالک انصاری ابو الطفیل عامر بن واثلہ لیثی آخرین اصحاب بحسب وفات
الباء بلال بن رباح حبشی مؤذن یعلی بن منبہ یعلی بن ثقیف براء بن عازب
انصاری براء بن مالک براء بن معرور سلمی بریدہ بن حصیب اسلمی بشر بن ارطات
قرشی بشر بن سعد انصاری بلال بن حارث التاء تمیم بن اوس دارانی تمیم
بن سولی المخراش الخزرجی تمیم بن یعار الخزرجی الثاء ثابت بن قیس الانصاری
خطیب ثابت بن ضحاک الانصاری ثعلبۃ بن غنم بن عدی الانصاری ثوبان حکمی
ثابت بن ہزال انصاری الجیم جعفر طیار برادر حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہما
جریر بن عبد اللہ بجلی جابر بن عبد اللہ انصاری جابر بن سعید غفاری جابر بن صخر
بن امیر انصاری جعفر بن ابی سفیان جابر بن مرہ عامری جنادۃ بن امیۃ ازدی
جنادۃ دوسی الحاء حمزۃ بن عبد المطلب سید الشہداء عم النبی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ
والسلام واخیہ من الرضاع حارث بن ہشام خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین
حراث بن خزیمۃ انصاری حکیم بن حرام قرشی حسان بن ثابت انصاری شاعر مداح پیغمبر
علیہ الصلوۃ والسلام حارث بن نوفل حارثۃ بن سراقۃ انصاری حارثۃ بن عمر انصاری
حارثۃ بن نعمان انصاری حجر بن عدی حنظلہ بن مالک غدیفۃ بن مالک غفاری
حذیفۃ بن الیمان صاحب سرہ علیہ السلام حصین بن حارث بن عبد المطلب حکم
بن سعید بن عاص بن امیۃ حویطب بن عبد العزی حارثۃ بن ابی حازم اصمری
الخاء خالد بن ولید قرشی مخزومی خفاف بن بدیہ خباب بن الارث خوات بن الجبیر

الدال وحیہ بن خلیفہ الذال ذوالبجاد بن عبداللہ بن عبدالسہم ذوالشمالین عمیر بن
عبد بن عمرو کہ او را ذوالیدین ہم گویند ذرعہ بن عامر اسلمی رض الراء ربیعہ بن اکثم
بن شجرۃ ربیعہ بن کعب بن مالک رافع بن خدیج انصاری رفاعۃ بن مالک بن عجلان
انصاری رفاعۃ بن عمر بن نوفل انصاری رکانۃ بن عبد یزید بن ہاشم بن
عبدالمطلب رویفع بن ثابت بن سکن الزاء زید بن حارثہ زید بن ثابت
انصاری زید بن ملحان زہیر بن عجرۃ زبرقان بن حصین بن بدر زہیر بن قیس
الشنوی السلوی زہرۃ بن خونہ بن عبداللہ زید بن صفوان زید بن ارقم بن زید زید بن حاطب
زید بن سہل انصاری السین سلمان فارسی سعد بن معاذ سہیل رومی سہل
بن عدی سہل بن قیس سلمۃ بن ثابت سعد بن سوید سلیم انصاری سہل بن
سعد سمرہ بن جندب سکران بن عمرو سنان بن ابی سنان سلمۃ بن عبداللہ
سلمۃ بن اسلم سعید بن عاص بن امیۃ سعید بن ثابت سعید بن ربیع سلمۃ بن عمرو
سلمہ بن مسعود سعید بن عدی سہیل بن حمان سوید بن سعد سعد بن عبادۃ سوید بن
نعمان سہل بن بیضا سہل بن حنیف الشین شیبۃ بن عثمان شرحیل بن
حسنہ شداد بن اوس انصاری الصاد صفوان بن امیہ صہیب بن سنان
ثورن صلۃ بن اشیم الضاد ضرار بن مقرن مزنی ضمام بن ثعلبۃ سعدی الطاء طائی
بن شہاب طفیل بن حارث طفیل بن عمرو طلحہ بن عقبۃ انصاری طلحہ بن اسحاق۔
الظاء ظہیر بن رافع بن اسحاق العین عباس بن عبدالمطلب عم النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم عمار بن یاسر عیسی عبداللہ بن ام مکتوم عمرو بن امیۃ ضمیری عامر
بن فہیرہ عبادہ بن خشخاش عبداللہ بن عمرو انصاری بدری عبداللہ بن قح۔
عبداللہ بن جبیر عمارۃ بن مخلد عمرو بن جموح عمر بن حمام بن جموح عتبہ بن ربیع عبید بن
معالی عبید بن تیہان عبداللہ بن سلمۃ عباس بن عبادۃ عبداللہ بن رواحۃ عبادۃ

بن صامت عروۃ بن مسعود ثقفی علاء حضرمی عبداللہ بن مسعود ہذلی عبداللہ بن زید
انصاری عکاشہ بن محصن اسدی عمرو بن الحق عباد بن لحان عبد بن امیہ بن وہب عبداللہ
بن سہل عبداللہ بن صعصعۃ عمارۃ بن حقیۃ عمرو بن اوس عمر بن معدیکرب عمرو عاص
عبادۃ بن بشیر عبادۃ بن الحرث عامر بن ثابت عائذ بن معویۃ عبدالرحمن قرطی عناب والد
سعید علی بن عاص عبداللہ بن انس عبداللہ بن ثابت عبداللہ بن سعید عبداللہ بن مالک
عبداللہ بن عتیک عمار بن اوس عمار بن حزم عمرو بن طفیل بن عمرو عبدالرحمن بن عبداللہ
عبدالرحمن بن حنبل عبداللہ بن بدیل عبدالرحمن بن خالد بن ولید عبدالرحمن بن ربیعہ
عبدالرحمن بن سماک عبدالرحمن بن عایذ عبداللہ بن انیس عمران بن حصین
عبداللہ بن عباس عبیداللہ بن عباس عبداللہ بن مغفل مزنی عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی عبداللہ
بن قرط ازدی عثمان بن عامر قرشی پدر حضرت ابوبکر صدیق کنیتش ابو قحافہ رضی اللہ عنہما عبداللہ
بن ابی حدرد عثمان بن ابی العاص عثمان بن طلحہ عقبہ بن عبید عرباض بن ساریہ عبید بن زید
عقیل بن ابی طالب اخ مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب عدی
بن حاتم طائی عمیر عوف بن مالک عدی بن عمیرہ عثمان بن مظعون عبداللہ بن قیس عبید بن
خلف قرشی عبداللہ بن حارث عبداللہ بن عمر بن خطاب وقد مضی اسمہ فی ذکر
اسماء اصحاب الصفۃ رضی اللہ تعالی عنہم عبداللہ بن زبیر عبداللہ سہل عمارۃ بن
عمارۃ بن عقبۃ عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن ابی اوفی **الفاء** فضیل بن عباس فیروز
دیلمی فضالہ بن عبید **القاف** قیس بن سعد انصاری قبیصہ بن ذویب قتادۃ
بن نعمان قثم بن عباس بن عبدالمطلب **الکاف** کعب بن عجرہ کلثوم الاوسی **اللام**
لبید عامری شاعر **المیم** محمد بن ابی بکر الصدیق مصعب بن عمیر معاذ بن جبل انصاری
مقداد بن الاسود محمد بن سلمہ معاویہ ابن ابی سفیان مسور بن مخرمۃ مقدام بن معدیکرب
مغیرہ بن شعبۃ مغیرہ بن سعد **النون** نوفل بن حارث نوفل بن معویۃ نعمان بن مقرن

نعیم بن اوس دارانی الواء واثلہ بن اسقع وَیدبن عقبة الھاء ہاشم بن عتبة الیاء یسار

ذکر الستة الباقیة من العشرة المبشّرة الّذین بایعوا تحت الشجرة

طلحہ بن عبداللہ زبیر بن عوام سعد بن ابی وقاص سعید بن زید عبدالرحمن بن عوف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنھم وعن سائر الصحابة اجمعین **تنبیہ** مخفی نماند کہ نسبت سلسلۂ علیہ حضرات طیفوریہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ صبغویہ صفویہ از حضرت خواجۂ کائنات مفخر موجودات رحمة للعالمین شفیع المذنبین خلاصہ موجودات اشرف مخلوقات حبیب رب العالمین سید ولد آدم اجمعین **احمد** مجتبی حضرت **محمد** مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰة واکمل التحیات بخلیفۂ اول و پیر و یمثل مقتدائی صغا و کبار ثانی اثنین اذھما فی الغار مقدم جادہ تحقیق حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وامیر المؤمنین امام العادلین واقف اسرار تنزیل محدث کلام الجلیل جناب فیضمآب خلیفہ مکرم فاروق اعظم صاحب الدعوة والاحتساب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وامیر المؤمنین امام الاورعین الذی استحییت منہ ملائکة الرحمن رفیق النبی فی الجنان ذی النورین والبرھان جامع آیات القرآن کمثل الترتیب لوح الرحمن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وامیر المؤمنین امام الاشجعین مولی العرب والعجم صاحب الفضل والکرم مظہر العجائب والغرائب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسیدہ ومنھم ومن الصدیق النقی بحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فائز گردیدہ چہ خدمت وے رضی اللہ عنہ باوجود دریافت صحبت حضرت خیر البریہ وبیعت خلفاء اربعہ مظہر کمالات صدیقیت شدہ واز خدمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ این نسبت علیہ بحضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنھم رسیدہ و

وازایشان باامام ہمام واجب التعظیم والتکریم مقتدائے خلائق حضرت امام جعفر صادق رضی
منتقل شدہ ونیز خدمت حضرت قاسم مذکور جد مادری امام مذبور راست رضی اللہ عنہما
لہذا خدمت امام فرمودہ ولدنی ابوبکر مرتین چہ مراد از تولید مرتین کہ ذکر یافتہ
یکی ولادت صوری است کہ بہ نسبت والدہ باو رسیدہ وثانی ولادت معنوی است
کہ بانتساب ولایت او فائض گردیدہ رضی اللہ عنہما واین نسبت عبارت از ولایت
ممتزج بکمالات نبوت است ومعبر بولایت صدیقیہ

بیان نسبت ثانیہ امام الخلائق جعفر الصادق رض کہ بواسطہ آبای کرام خود رضوان اللہ علیہم اجمعین مشرف شدہ اند بدین تفصیل

کہ حضرت وراازوالد ماجد خویش امام ہمام پیشوای اکابر حضرت محمد بن الباقر رضی اللہ
عنہ وایشان را از ماجد خود حضرت زین العبا امام سجاد رضی اللہ تعالی عنہ وآیشان راازوالد ماجد
خویش قرۃ عین بتول وولی ووارث نسبت نبی مجتبائی ثقلین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
وایشان راازامام المؤمنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب حضرت علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم وحضرت ویرا از جناب فیضمآب رسالت انتساب
صلی اللہ علیہ وعلی الہ الکرام وصحبہ العظام واین نسبت کنایہ از ولایت
خاصہ خالصہ غیر ممتزجہ است ودر ماده امام این ہر دو نسبت منتہی بودہ اند
کمثل مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ووی رضی
اللہ تعالی عنہ جامع ولایتین ومرجع طریقین گردیدہ وازاین اجتماع این
طریقہ رافوق بر سائر طرق اکابر ثابت شدہ وپیش طاق این بزرگواران
مرتفع گردیدہ مجمع البحرین آمدہ

فرد

ازاین افیون کہ ساقی درمی افگند	حریفان را نہ سرماند نہ دستار

وبعضے این نسبت ثانیہ را اول گفتہ واولی را ثانی قرار دادہ اند چنانچہ در شجرہ منظومہ خود حسبدن کہ از خلفاء مرشدی امام حضرت قیوم جہان قدس سرہ العزیز است نظم فرمودہ درینجا چندے فردے ازان ایراد مے رود۔ **نظم**

با امام سید جعفر دو نسبت شد قرین	از رسول حق و راین رہ بہ افراط کمال
آن یکی دادش بر اقلیم ولایت سروری	وان دگر بخشیدش از خوان نبوت صد نوال
اولین نسبت کہ ابواب ولایت بر کشود	از جناب والد خود یافت آن صاحب کمال
والدش باقر محمد از شہ زین العباد	او ز باب خود حسین مجتبی بے قیل وقال
آن شہنشاہ شہیدان از امیر المؤمنین	حیدر صفدر علی مرتضی تاج الرجال
رہبر شاہ ولایت شد شفیع المذنبین	صدر بدر رہبر دو عالم شمع بزم لایزال
آمدم اکنون بشرح نسبت ثانیہ اش	آنکہ بر قرب کمالات نبوت ہست دال
اخذ کرد از باطن قاسم کہ جد امّ اوست	آن امام المسلمین جعفر بفضل ذو الجلال
پیر او سلمان فارس مقتدای وقت خویش	یافت از صدیق اکبر بر تو صدق و کمال
افضل الاصحاب خیر الاولیا صدیق را	راہ نما خیر الرسل شد آفتاب بے زوال

مخفی نماند کہ چون حاشیہ حضرت مرشدی امام قیوم جہان قدس اللہ سرہ الاقدس در رسالہ منظومہ خود کہ در بیان کیفیت نسبت اکابر طریقہ اربعہ مسمی بچہار جوی نمودہ اند انتساب طرق اربعہ را بجناب فیضمآب اسد اللہ الغالب دادہ اند وجملہ طرق را از ایشان جاری واثبات کردہ اند وتحقیقات واضح فرمودہ فردے چند ازان نوشتہ می شود **ھذا ھو**

بشنو از من شمہ مصدوق حال	در بیان فضل آن صاحب کمال
این طرقہائی کہ با حق موصلند	واین سلاسل کہ با حمد مسندند
اصل این جوہا بحر مرتضی ست	اصل او دریائے نور مصطفی است
نقشبندی قادری وچشتیہ	سہروردی کبرویہ سلسلہ

دیماں

در میان اهل سنت ای پسر
قطب و غوث و فرد و ابدال ای اخی
واصلان و کاملان و مقتدا
سائر ارباب توحید و وجود
حق شناسان و معارف دستگاه
آنچه بودند و بیایند در جهان
این همه شاهان گدایان ویند
هر یکی شیر نیستان ویست
این سلاسل جمله با وی میرسند
سوی پیغمبر بالطاف اله
معدن انوار احمد مجتبی است

واین سلاسل نیست خالی از کفر
مبتدی و اوسطی و منتهی
عاشقان و عارفان و رهنما
جمله غوث و اصلان دریای شهود
مرشدان و هادیان و دین پناه
وآنچه هستند آشکارا و نهان
ریزه چین خوان الوان ویند
هر یکی ممنون احسان ویست
واین صدفها گوهر آن مظهر اند
هادی جزو و کل است آن دین پناه
مخزن اسرار سر مرتضی است

وحل این شبه سائل را باین عبارت فرموده اند و رفع آن کرده حقیقت معامله را اظهار نموده جائیکه فرموده اند. من كلامه المبارك ؎

گر کسی را شبه آید در نظر
که ابوبکر و عمر و عثمان هم
بیشتر بد بلک در آوان شان
صیقل دلهای عالم کرده اند
تو چرا گوئی که تنها از علی
چون ابوبکر از خلافت باز رست
هر که از صدیق فیض داشت او
کرد بیعت بعد ازان شد مستفید

این بیان را بهر سه یار دگر
کرده اند آزاد جانها را ز غم
فیض ارشاد و هدایت در جهان
گوی از چوگان عرفان برده اند
هست جاری در جهان فیض نبی
حضرت فاروق بر جایش نشست
با عمر هم نرد معنی باخت او
یافت قرب حق مرید اندر مزید

چونکه عثمان جانشین شد بعد زو | روی آورند جمله سوی او
جان او را قبله خود ساختند | بیعتش کردند فیض یافتند
آنچه صدیقی و فاروقی بُدند | چون عمر بگذشت عثمانی شدند
بعد ازان نوبت بحیدر چون رسید | حیدری گشتند از بهر مزید
با دل بے کره جانِ بے ملال | بیعتش کردند آن اهلِ کمال
مظهر انوار گشتند او همه | مصدر اسرار گشتند او همه
چون که شد بر صدق فرمان نبی | ختم ایام خلافت بر علی
لاجرم سوی نبی در هر طریق | او توسط گشت اندر هر طریق
زاین جهت ارشاد کل بر نام اوست | هر ولی را فرق بر اقدام اوست

چون بیان کیفیت نسبت باطنی جناب حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه نموده شد و معلوم گردید که مقتدای اکابر این سلسله علیه وجود شریف ولیست و عروة الوثقی این طریقهٔ جلیله ذات عُلیا صفات اوست پس ختم مقدمه اینجا قرار داد بتفصیل ذکر مناقب و مآرب و نپرداخت چه فضائل او اظهر من الشمس است که هر صغیر و کبیر و برنا و پیر از خصوصیات او باخبر اند و تکرار ذکر آن تحصیل حاصل **بیت**

در مکرر گفتنِ مضمون رنگین لطف نیست | کم دهد رنگ ار کسی بندد حنا بسته را

شروع در منتخبات نموده شد و احوال منتسبان وے بیان آمد که از انعکاس باطنی وے بهره ور شده چون کواکب هدایت نشان شبستان جهان از شعشعان انوارشان افروخته و سلسله ذهبیه را انجانه آفتاب رسانیده **فرد**

این سلسله از طلای ناب است | اینجانه تمام آفتاب است

منتخب اول در ذکر رسیدن این نسبت شریفه بحضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سره و مسمی شد بطیفوریه و این منتخب مشتمل بر پانزده تذکره است۔

تذکرہ اولی از منتخب اول

مخفی نماند کہ خدمت سلطان العارفین این نسبت شریف را از روحانیت سید الخلائق حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ یافتہ و مستفید گردیدہ و نام ایشان طیفور بن عیسیٰ است لہذا این طریقہ را مقدمین طیفوریہ نامند و ایشان مقتدائے اہل تصوف و پیشوائی ارباب توحید اند ایشان را در سائر صوفیہ شان عظیم است لہذا ملقب بسلطان العارفین اند و تفصیل احوال ایشان تطویل مے طلبد مختصر آنکہ صاحب جذب قوی بودہ اند و کلام مبارک ایشان سکر آمیز است فاما بعضے سخنان را کہ نسبت بایشان مے نمایند افترا است چنانچہ در نفحات خدمت مولوی جامی علیہ الرحمۃ در ذکر ایشان مے نویسد کہ شیخ الاسلام قدس سرہ گفت بر بایزید فراوان دروغہا بستہ اند می گویند کہ چون خدمت ایشان نماز می کردند قعقعہ از استخوان سینہ بیرون می آمدے و شنیدہ مے شدے از ہیبت حق و تعظیم شریعت و در حالت رحلت فرمودہ اند الٰہی ما ذکرتك الا من غفلۃ وما خدمتك الا من فترۃ ہرگز یاد نہ کردم ترا مگر از سر غفلت و ہرگز ترا نہ پرستیدم مگر از سر فترت این بگفتند و جان بجانان سپردند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ایشان را بعد از مرگ بخواب دیدند گفتند حال تو چیست فرمود کہ مرا گفتند ای پیر چہ آوردی گفتم درویشی بدرگاہ ملک شود ویرانہ گویند چہ آوردی گویند چہ خواہی و نیز در نفحات می آرند کہ در نیشاپور عجوزہ بود عراقیہ نام از در ہا سوال کردے از دنیا برفت بخوابش دیدند گفتند حال تو چیست گفت گفتند چہ آوردی گفتم آہ ہمہ عمر مرا بدین در حوالہ می کردند کہ خدا دہاد کنون می گویند چہ آوردی فرمودند راست می گوید از و باز شنوید این قطعہ شعر از کلام حضرت سلطان بایزید بسطامی است قدس سرہ السامی شعر

وَفَدتُ اِلَی الکَرِیمِ بِغَیرِ زَادٍ	مِنَ الحَسَنَاتِ وَالقَلبِ السَّلِیم
وَحَملُ الزَّادِ اَقبَحُ کُلِّ شَیءٍ	اِذَا کَانَ الوُفُودُ اِلَی الکَرِیم

وبعضی این شعر را بر کفن میت می نویسند در مدفن مبارک ایشان اختلاف است و در جا نہا متعدد تعین مے نمایند و آزانہا در بسطام کہ ولایت ایشان بودہ مشہور و معروف است و فقیر در موضعے قریب عبیک من تو ابع بلخ بزیارت مزار ایشان مستعد گردیدم و فیوض و برکات وہیبت و رقت بسیار آنجا مشاہدہ نمودم و آن موضع را ملقب بسلطان العارفین مے نمایند و بر تلہ مدورے مرتفع صورت قبر مبارک ایشان را ساختہ اند یُزَارُ وَیُتَبَرَّکُ بِہٖ رحمۃ اللہ علیہ وَعَلیٰ سائر السَّالِکِین

تذکرہ ثانی از منتخب اول در ذکر سلطان المشائخ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام مبارک ایشان علی بن جعفر است یگانہ عصر و غوث وقت خویش بودند و کسب کمال از روحانیت حضرت سلطان العارفین نمودہ اند چہ نسبت ولایت این ہر دو بزرگوار بعد از رحلت متبوع خود ہا بہ ثبوت پیوستہ و حضرت سلطان العارفین در فراست باطنی وارث نسبت معنوی خود ایشان را معلوم نمودہ بشارت دادہ اند چنانچہ خدمت مولوی رومی در مثنوی معنوی آن بشارت را بنظم کشیدہ تصریح فرمودہ اند **مثنوے**

بعد چندین سال می زاید شہے	میزند بر آسمانہا خرگہے
رویش از گلزار حق گلگون بود	از من او اندر مقام افزون بود
چیست نامش گفت نامش بوالحسن	حلیہ اش واگفت ابرو و ذقن

قدمت علی الکریم بغیر زاد ٭ من الاعمال والقلب السلیم وحمل الزاد اقبح کل شیء ٭ اذا کان القدوم الی الکریم

نسخہ ثانیہ ... در بر بسطام و در ... نقطہ

قد او هم رنگ او هم شکل او	یک بیک واگفت از گیسوی او
حلیه‌هائے روح او را هم نمود	از صفات و از طریق و جای و بود
حلیهٔ تن همچو تن عاریت است	دل بر آن کم نه که آن یغما عتاست

روزی باصحاب خود فرمودند که چه چیز بهتر بود اصحاب گفتند شیخا هم تو بگوی گفت
دلے که در وے همه یاد کردگار بود از وے پرسیدند که صوفی کیست گفت بمرقع
و سجاده صوفی نبود و برسوم و عادات صوفی نبود صوفی آن بود که نبود پرسیدند که
اخلاص چیست گفت هرچه برای حق کنی اخلاص است و هرچه برای خلق کنی ریا است و
فرمودند هرگز باکسی صحبت مدارید که شما گوئید خدا و او گوید چیزی دیگر و هم وے گفته که اندوه
طلب کن تا آب چشمت پدید آید که حق سبحانه و تعالی گریه بندگان را دوست میدارد
و هم وے فرموده که اگر سر وے بگوید و با آن حق را خواهد بهتر از آن بود که قرآن
بخواند و بدان حق را نخواهد و هم وے گفته که وارث رسول صلی الله علیه وآله وسلم
آن کس بود که بفعل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اقتدا نماید نه آن بود که
روئے کاغذ سیاه کند نزد وے گفتند که شبلی گفت آن خواهم که نخواهم
فرمود که این هم خواستنی است که وے گفته امروز چهل سال است که تا در یک
وقتم حق بدلم مے نگردد و بجز خود را می بیند شعر

ما بقی فی لغیر الله شئ	ولا فی صدری لغیره قرار

فرمود که چهل سال است که تا نفسم یک شربت آب سرد خواهد یا شربت دوغ ترش
می خواهد تا هنوز وے را نداده ام و وے گفته که روشن‌ترین دلها آن بود
که دران راه خلق را نبود و بهترین کارها آن بود که دران اندیشه مخلوق نبود و
حلال‌ترین نعمتها آن بود که نه بجهد تو بود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانیش
با حق بود و وفات ایشان سه‌شنبه عاشورا سنه ۴۲۵ خمس و عشرین و اربعمائة واقع شده

است

رحمة الله علیه

تذکرۂ ثالثہ از منتخب اول در ذکر حضرت شیخ ابوعلی فارمدی قدس سرہ العزیز

از جناب حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی این نسبت شریف بحضرت شیخ ابوعلی فارمدی قدس سرہما رسیدہ و آیشان نیز بحضرت خواجہ ابوالقاسم کرکانی صحبت داشتہ مستفیض شدہ اند و از اینجا طریقہ کبرویہ با نقشبندیہ جمع میشود رضی اللہ عن ارباب اما اسما نام ایشان فضل اللہ بن محمد است شیخ الشیوخ خراسان بودہ اند و متفرد بطریقہ خاصہ خود و در تذکر و موعظت شاگرد امام ابوالقاسم قشیری است انتساب او چنانچہ ذکر شد بدو طرف است ہم بشیخ بزرگوار ابوالقاسم کرکانی و ہم بشیخ عالیمقدار خواجہ ابوالحسن خرقانی است کہ پیشوای مشائخ و قطب وقت خویش بودہ است ابوعلی میفرماید کہ در ابتدای جوانی در نیشاپور بودم بطلب علم مشغول شنیدم کہ ابوسعید ابوالخیر از مہنہ آمدہ است و مجلس میگوید برفتم تا او را ببینم چون چشم من بر جمال وی افتاد عاشق وی گشتم و محبت این طائفہ در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسہ در خانہ خود نشستہ بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من پدید آمد وقت آن نبود کہ شیخ بیرون آید خواستم کہ صبر کنم نتوانستم برخواستم و بیرون آمدم چون بر سر چار سو رسیدم شیخ را دیدم با جمع انبوہ می رفت من ہم بر اثر ایشان بیرفتم بے خویشتن شیخ بجای در رفت و جمع ہم در رفت من نیز در رفتم و در گوشہ شدم چنانکہ شیخ مرا نمی دید چون بسماع مشغول شدند شیخ را وقت خوش شد و وجد بروی ظاہر شد جامہ شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامہ بیرون کرد و درپیش وے جامہ را پارہ مے کردند برای خود ہر کس قطعہ شیخ از آن می گرفت یک آستین با تریز از ہم جدا کرد و بنہاد و آواز داد کہ ای ابوعلی طوسی کجائی من جواب باز ندادم مرا نمی بیند و نمی داند مگر از مریدان شیخ کسے دیگر ابوعلی طوسی نام دارد

شیخ باز آواز داد جواب ندادم سیوم بار باز آواز داد جمعی گفتند مگر شیخ ترا می خواهد
پیش شیخ رفتم آن آستین و تریز بمن داد و گفت تو مارا چون آستین و تریزی آنجامه
آمدم
ببستم و خدمت کردم و جای عزیز بنهادم و پیوسته بخدمت شیخ می آمدم و مرا فائده و
روشنی ها از خدمت شیخ پدید آمد و حالها روی نمود چون شیخ از نیشاپور برفت من پیش استاد ابو القاسم
قشیری می آمدم در حالیکه پیدا می آمد با وی میگفتم و او میگفت برو ای پسر بعلم آموختن مشغول باش
روز بروز آن روشنائی زیاده میشد و سه سال دیگر به تحصیل علم مشغول بودم تا
یک روز قلم از محبره برکشیدم سفید برآمد برخاستم و پیش استاد امام رفتم و حال با
وی بگفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو بداشت تو نیز دست از وی بدار
بردار
کار را باش و بمعامله مشغول گرو برفتم و رختها از مدرسه به خانقاه آوردم و بخدمت استاد
امام مشغول شدم روزی استاد امام در گرمابه رفته بود تنها من برفتم و دلوے چند
آب در گرمابه ریختم چون استاد امام بر آمد و نماز بگذارد و گفت این که بود که آب
در گرمابه ریخت من با خود گفتم بیخردی کردم خاموش گردم دیگر بار هم بگفت جواب
ندادم چون سه بار گفت گفتم من بودم استاد امام گفت هرچه ابو القاسم بهفتاد سال
بودم
بیافت تو بیک دلو آب یافتی پس مدتے بمجاهده پیش استاد امام بنشستم یک
روز حالتے بر من افتاد و دران حالت گم شدم و آن واقعه باستاد امام بگفتم گفت
بوعلی روش من از اینجا فراتر نیست هرچه ازین فراتر بود راه فراز آن ندانم
من با خود گفتم مرا پیرے بایستے که مرا ازین مقام بالاتر بردے و آن حالت
زیادت میشد من نام شیخ ابو القاسم گرگانی شنیده بودم روے بطوس
نهادم جایگاه وے نمی دانستم چون بشهر رسیدم جاے او پرسیدم نشان
دادند رفتم با جماعتی از مریدان خویش در مسجد نشسته بود من دو رکعت نماز
تحیة المسجد بگذاردم و پیش وی در آمدم وی سر در پیش داشت سر بر آورد

وگفت بیا ای بوعلی تا چه داری من سلام کردم و بنشستم و واقعه‌ہائے خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم کرکانی گفت آری ابتدارات مبارک باد ہنوز بدرجه نرسیده اما چون تربیت بیابی بدرجه برسی باخود گفتم که پیر من اینست پیش او مقام کردم بعدازانکه مرا مدتے دراز بانواع ریاضیات و مجاہدات فرموده بود بر من اقبال فرموده عقد مجلس نمود فرزند خویش را بحکم من کرد و پیش ازانکه شیخ ابوالقاسم عقد مجلس فرماید شیخ ابوسعید از مهنه بطوس آمده بود و بخدمت وی رفتم گفت ای بوعلی زود باشد که چون طوطیکت در سخن آرند بسی بر نیامد که شیخ مرا عقد مجلس فرمود و سخن بر من کشاده گشت و نسبت علیه نقشبندیه را از خدمت خواجه ابوالحسن اخذ نموده کما مر رحمۃ اللہ علیہ:۔

تذکرہ رابعہ از منتخب اول در ذکر خواجہ امام حقانی حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از جناب حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ این نسبت عالیہ بحضرت خواجہ یوسف ہمدانی رسید و او از اولاد حضرت امام الائمہ ابوحنیفہ کوفی اند رضی اللہ عنہما که ایشان پسر خواجہ یعقوب بن خواجہ عبدالاحد بن عبدالباسط بن طہطم بن قالون بن محمد سمعیل بن امام اعظم معظم صوفی صافی ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ ازاینجا نسبت امام الائمہ که از خدمت مقتدا ر الخلائق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاصل نموده چنانکه فرموده اند لولا السنتان لهلک النعمان، و سال کامل ترک شغل ظاہر نموده بتعمیر باطن در خدمت امام ہمام مشغول شدند و ظاہر را بباطن جمع نمودند ازاینجا بانسبت نقشبندیه جمع میشود ولادت خواجه یوسف ہمدانی روز دوشنبه دویم صفر سنه ۴۳۰ چہارصد و سی بود درایام طفولیت رو بخدا آورده اند و علوم ظاہری را تحصیل نموده بخدمت حضرت شیخ بوعلی فارمدی شتافته اند و ازانجا عبدالواحد

سلوک

سلوک طریقت نموده اند و بزیارت خواجہ ابو الحسن خرقانی رض در صغر سن مشرف شدند
و سی و ہفت حج پیاده نموده اند و ہزاران ختم قرآن کرده اند و در ہر رکعتی از نماز شب
یک سیپاره قرآن ہمی خواندند و ہفت صد جزو کتاب از تفاسیر و حدیث و فقہ
و اصول و فروع در حفظ داشتند و دویست و سیزده شیخ کامل را ملاقات
کرده اند و مستفاد شده اند و ہفت ہزار بت پرست را مسلمان نموده اند و برای
قوت خود دہقانی یا کسب ہای دیگر بوقت حاجت میکردند و ہر سال چہل روز حساب
عوام می فرمودند تا سن ہفتاد و پنج سال متاہل نشدند و اکثر عمر شریف را در
مسافرت ہا گذرانیدند و آخرہا از ہمدان بسمرقند آمدند و ترویج نمودند و ہر ماه نوا اہالی
و علماء سمرقند را دعوت می کردند و مباحثہ علم شریعت می نمودند و اکثر با حضرت خضر
صحبت میداشتند و تیر خوب می انداختند و برای درد ہا و زخم چشم دار و ہا میدادند و خط خوب
بنوشتند و تعمیر و تملیک گاہی بپروختند و برای نیت امثال آن تعویذ می نوشتند و پختہ
بازار نمی خوردند و عمامہ کلان و آستین کوتاه و فراخ مے داشتند و در حجره شریف غیر از بوریا
و نمد و قراغند و دو بالش و ابریق چیزے نمی گذاشتند و تدریس میفرمودند و نوافل نماز
و روزه بسیار ادامیکردند و حکایات مشایخ با صحاب خود نقل میفرمودند و خدمت
مولوی جامی در نفحات بنویسند کہ اواخر در مرو ساکن شدند و از انجا بہرات آمدند
و چندگاه اقامت کردند و بعد ازان اہل مرو از ایشان التماس مراجعت نمودند و بمرو
آمدند و باز بہرات رفتند و بعد ازان عزیمت مراجعت بمرو کردند و در راه
فوت شدند و ہم آنجا کہ فوت شده بودند دفن کردند و بعد از چندگاه بمرو نقل
کردند شدند و فات ایشان روز بیست ہشتم محرم یاران رافرمود کہ آب گرم کنید و وصایا
نمودند و خلیفہ سیوم خود را کہ سلطان احمد یسوی باشند امر بخواندن بسوة فاطر و
و النازعات و یٰس کردند و این بیت بزبان مبارک می آوردند فہاد

در کوی تو عاشقان چنان جان بدهند	کانجا ملک الموت نگنجد هرگز

وحضرت خضر والیاس باجمعی از ابدال واولیا واقطاب حاضر شدند و فرمودند کہ غوث وقت راکہ حاضر است بہ پہلوی من دفن کنید بعد از تمام وصایا روح مبارک عروج فرمود وغوث موصی الیہ نیز جان بداد وکان ذلک فی شهور سنة ۵۳۵ھ خمس وثلثین وخمسمایة وعاش فی الدنیا خمسا وتسعین سنة مزار فیض آثار ایشان در مرو ظاهر ومشهور است یزار ویتبرک بہ رحمۃ اللہ علیہ از جملہ یاران صاحب کمال ایشان چہار بزرگوار بخلافت آنحضرت ممتاز بودند بدین ترتیب خواجہ عبداللہ برقی خواجہ حسن انداقی خواجہ احمد یسوی خواجہ جہان خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالی عنہم وسوای این چہار اصحاب باکمال حضرت بسیار بودند از ان جملہ خواجہ شاہ عانقری شیخ نظام الدین بایزیدی خواجہ محمد خواجہ گازرونی کلابادی خواجہ محمد شوخی خواجہ حلیم بن عانقری آبوموسی وامام یحیی وخواجہ اسحاق وامام سلمان عارف ترک وخواجہ مهلہ وخواجہ قرنش وخواجہ آدم سادواری وخواجہ رباط وغیرہ وچہار خلیفہ مذبور فوق بعد رحلت آنحضرت چنانکہ وصیت بود ارشاد خلائق نمودند واز زمان این بزرگواران این سلسلہ طریقہ خواجگان ملقب شد وایشان بخواجہ اولیا ملقب بودند بطریقہ کبرویہ ونیز مجاز بودند واز خلفاء اربعہ ایشان طرق جاری ماند وطریقہ مانحن فیہ از جناب خلیفہ چہارم خواجہ جہان خواجہ عبدالخالق غجدوانی کہ رئیس طریقہ خواجگان اند ماندہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ذکر اسم اصحاب چہار اصحاب کمال

تذکرہ مستحسنہ از منتخب اول در ذکر جناب خواجہ جہان خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالی عنہ

از جناب خواجہ اولیا این نسبت مبارک بخواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق

غجدوانی رسید و ایشان از اولاد حضرت امام مالک اند کذا فی الرشحات و از طرف مادر باد شاہزادہ
ملاطیہ بودند و اسم والد ایشان خواجہ عبد الجمیل است و ایشان در سن بیست و دو سالگی
بطلب خدا مشغول شدند روش ایشان در طریقت حجت است و مقبول ہمہ فرق علی الدوام
و در راہ صدق و صفا و متابعت سنت مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مجانبت و مخالفت
از بدعت و ہوا کوشیدہ اند و روش پاک خود را از نظر اغیار پوشیدہ اند ایشان را سبق ذکر
دل در جوانی از حضرت خضر علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بودہ و بران سبق مواظبت نمودہ
اند و خواجہ خضر ایشان را بفرزندی قبول کردہ و فرمودہ اند کہ در حوض آب در آئی
و غوطہ خور و بدل بگوی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چنان کردند و این
سبق را گرفتند و بکار مشغول شدند و کشادہا یافتند از اول حال تا آخر روزگار ایشان
بنزدیک ہمہ خلق محمود و مقبول بودہ بعد ازان بخدمت شیخ الشیوخ عالم ربانی عارف
سبحانی خواجہ امام ابی یعقوب یوسف ہمدانی قدس اللہ روحہ بہ بخارا آمدند و خواجہ عبد الخالق
صحبت ایشان را دریافتند و معلوم کردند کہ ایشان را ہم ذکر دل بودہ در صحبت ایشان
می بودند تا مدتے کہ بخارا بودند گفتند کہ خواجہ خضر علیہ السلام پیر سبق ایشانند و خواجہ — در آنجا
یوسف پیر صحبت و خرقہ بعد از خواجہ ابو یوسف خواجہ عبد الخالق بریاضت مشغول
شدند و احوال خود را پوشیدہ میداشتند و ولایت ایشان چنان شد کہ دریک وقت
نماز بکعبہ می رفتند و می آمدند و در شام ایشان را مریدان بسیار پدید آمد و خانقاہ و
آستانہ پیدا شد روزے در ایام عاشورا جمعی انبوہ بخدمت خواجہ نشستہ بودند و
ایشان در معرفت سخن میگفتند ناگاہ جوانی در آمد بصورت زاہدان خرقہ در بر و سجادہ
بر کتف در گوشہ بنشست حضرت خواجہ دروے نظر کردند بعد از ساعتے آن جوان
برخواست و گفت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ
اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ عزوجل سر این حدیث چیست

خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمودند کہ سرّ این حدیث آن است کہ زنار ببری و ایمان آری جوان
گفت نعوذ باللہ منہا کہ مرا زنار باشد خواجہ با خادم اشارہ فرمود خادم برخاست
و خرقہ از سر جوان برکشید در زیر خرقہ زناری پیدا شد آن جوان فی الحال آن زنار
را ببرید و ایمان آورد حضرت خواجہ فرمودند بیائید ای یاران بیائید تا ما نیز بموافقت
این جوان نو عہد زنار ہا قطع کنیم و ایمان آریم چنانچہ وے زنار ظاہری ببرید ما نیز
زنار باطنی کہ عبارت از پندار است ببریم تا چنانکہ وے آمرزیدہ شد ما نیز آمرزیدہ
شویم حالت عجیب بر یاران ظاہر شد و در قدمہاے خواجہ می افتادند و تجدید
توبہ می کردند روزے در پیش خواجہ مے گفت اگر خدائے تعالیٰ مرا مخیّر
گرداند میان بہشت و دوزخ من دوزخ را اختیار کنم چہ من در ہمہ عمر بر مراد نفس
بودہ ام در آنحال بہشت مراد نفس من بود و دوزخ مراد خدای تعالیٰ خواجہ این
سخن را ردّ کردند و فرمودند کہ بندہ را با مراد چہ کار ہر کجا گویند برو رویم و ہر کجا گویند
باش باشیم بندگی اینست نہ آنکہ تو میگوئی آن درویش گفت کہ شیطان را بر روندگان را
ہیچ دسترس باشد خواجہ فرمودند روندہ کہ بحد فناء نفس نہ رسیدہ باشد چون در خشم شود
شیطان بروے دست یابد اما آن روندہ کہ بفناء نفس رسیدہ باشد ویرا خشم نباشد غیرت
بود و ہر کجا غیرت بود شیطان بگریزد این چنین صفت آنکس را مسلّم باشد کہ روے
براہ حق دارد و خدا را عزّ و جلّ بدست راست گیرد و سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدست چپ گیرد و در میان این دو روشنائی راہ را سلوک کند روزی مسافری
از راہ دور بخدمت خواجہ آمدہ بود ناگاہ جوانے خوب صورت بخدمت خواجہ در آمد
و طلب دعا کرد خواجہ دعا فرمود آن جوان ناپیدا شد آن مسافر پرسید کہ این جوان
چہ کس بود خواجہ فرمودند کہ فرشتہ بود کہ مقام او در چہارم آسمان بود بسبب تقصیری
از مقام خود دور افتادہ بود و بآسمان دنیا آمدہ با فرشتگان دیگر گفت چہ کار کنم کہ حق تعالیٰ باز مرا

بہمان مقام رساند فرشتگان وی را اینجا نشان دادند و دعا در خواست کردیم باجابت مقرون شد بمقام خود باز رسید آن مسافر گفت خواجہ مارا بدعای ایمان مدد کنید باشد کہ از این دام گاہ شیطان جان بسلامت بریم خواجہ فرمودند کہ وعدہ آن است کہ بعد از ادای فرض ہر کس کہ دعا کند مستجاب شود تو بر کار باش و مارا بدعای خیر یاد کن بعد از فرائض ما نیز ترا یاد کنیم باشد کہ در این میان اثر اجابت ظاہر شود ہم در حق تو ہم در حق من و باللہ التوفیق :

تذکرہ سادس از منتخب اوّل در ذکر جناب حضرت خواجہ عارف ریوگری و خواجہ محمود انجیر فغنوی و خواجہ علی رامیتنی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

و از حضرت خواجہ جہان این نسبت بحضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ رسیدہ ہر چند سوای ایشان دیگر خلفای نیز داشتند خواجہ اولیاء کلان و خواجہ احمد صدیق و خواجہ سلمان کبیر و اقدم و اعظم خلفای ایشان خواجہ عارف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بودند کبیر و نسبت ارادت و سائط حضرات خواجگان نقشبندی ازاین جماعت بحضرت خواجہ عارف ریوگری است رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین و از ایشان این نسبت علیہ بحضرت مولٰنا خواجہ محمود انجیر فغنوی رسیدہ و ایشان صاحب حالات بلند و معاملات ارجمند اند رحمۃ اللہ علیہ و از حضرت مولٰنا محمود فغنوی این نسبت علیہ بحضرت مولٰنا خواجہ علی رامیتنی رسیدہ و لقب ایشان حضرت عزیزان است و ایشان را مقامات عالیہ و کرامات ظاہرہ بسیار بودند و مزار مبارک ایشان در خوارزم مشہور است یزار و یتبرک بہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ رحمۃ واسعۃ و ذکر این ہر سہ اکابر در یک تذکرہ مذکور گردید و ہر یکی از ایشان در وقت خود مرجع و مقتدای عالمیان بودند :—

رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

تذکرۂ بعض از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه محمد بابا سماسی رحمه الله تعالی علیه

و از جناب حضرت عزیزان این نسبت شریف بحضرت خواجه بابا محمد سماسی رحمه الله
علیه رسیده است و ایشان وحید عصر و فرید دهر بودند و خدمت حضرت خواجه
بهاؤ الدین را نظر قبول بفرزندی از ایشان بوده و ایشان اند که بار ها بر قصر هندوان که میگذشتند
و میفرمودند که ازین خاک بوی مردے می آید زود باشد که قصر هندوان قصر عارفان شود
تا روزے از منزل حضرت سید امیر کلال که از خلفای ایشانند بطرف قصر عارفان متوجه شدند
و فرمودند که آن بوی زیادت شده است همانا که آن مرد متولد شده است چون نزول
فرمودند از ولادت خواجه سه روز گذشته بود جد ایشان معامله بر سینه ایشان گذاشته مقابله
به نیاز تمام بخدمت خواجه محمد بابا بردند فرمودند که او فرزند ما است ما او را قبول کردیم
و توجه باصحاب کرده فرمودند که این آن مرد است که ما بوی او شنیده بودیم مقتدائے
روزگار شود و با میر کلال فرمودند که در حق فرزندم بهاؤ الدین تربیت و شفقت دریغ ندارے
و ترا بحل نکنم اگر تقصیری کنی امیر فرمودند مرد نباشم اگر در وصیت خواجه تقصیرے کنم
و حضرت خواجه بها والدین مے فرمودند که چون خواستیم که متاهل شویم جد من مرا
بحضرت خواجه محمد بابا فرستاد و بسماسی که برکت قدوم ایشان منازل برسد
چون بلقائے ایشان مشرف شدم اول کرامتے که مشاهده کردم آن بود که
دران شب در من نیاز و تضرعے پیدا شده بود برخواستم و در مسجد ایشان رفتیم
در آمدم و دو رکعت نماز گذارم و سر بسجده نهادم و تضرع و نیاز تمام نمودم
دران میان بر زبان من گذشت که الهی قوت کشیدن بار بلا خود و تحمل محنت
محبت خود مرا کرامت فرما چون بامداد بحضرت خواجه رسیدم فرمودند که
ای فرزند در دعا چنین مے باید گفت الهی آنچه رضائی تو دران است این بنده ضعیف

رابران دار بفضل خود اگر خداوند تعالی بحکمت خود بدوستے بلا فرستند بعنایت خود
آن دوست را قوت آن بار دہد وحکمت آن بر وے ظاہر گرداند باختیار طلب بلا
دشوار است گستاخی نباید کرد بعد ازان طعام حاضر شد چون بخوردیم قرصے بمن دادند
درخاطر من گذشت که اینجا سیر خوردیم وہمین ساعت بمنزل خواہیم رسید این نان مارا بچه کار آید
چون روان گشتند من در رکاب ایشان به نیاز تمام میرفتم واگر تفرقه در باطن پیدا میشد
میفرمودند که خاطر را نگاه می باید داشت و در راه بمنزل یکی از محبان رسیدند به بشاشت
ونیاز تمام پیش آمد چون نزول فرمودند دران فقیر اثر اضطرابے مشاہده نمودند
گفتند حقیقت حال چیست براستی باز نمائی گفت شیر شتر حاضر است ولی نان
نیست خواجه توجه بمن کردند فرمودند که آن قرص بیار که عاقبت بکار آمد ومرا بمشاہده
آن احوال یقین بحضرت ایشان زیادت شد رحمة الله علیه وعلی سائر السالکین

تذکره ثامنه از منتخب اول در ذکر حضرت سید امیر کلال رحمة الله علیه رحمة واسعة

و از خدمت حضرت خواجه بابا محمد سماسی این نسبت علیه بحضرت سید امیر کلال رضی الله عنهما
رسید وخدمت خواجه بہاؤالدین را نسبت صحبت وتعلم آداب سلوک طریقت وتلقین
ذکر از ایشان است روزی جمع عظیم بود خدمت امیر خواجه را طلبیدند روی بایشان کردند
وگفتند که فرزندم بہاؤالدین نقش حضرت خواجه محمد بابا سماسی را قدس سره در حق شما تمام
بجا آوردم گفته بودند آنچه تربیت در حق تو کردم در حق فرزندم بہاؤالدین بجا آوری
ودریغ نداری واشاره بسینه خود کردند وگفتند که پستان را برای شما خشک کردم
ومرغ روحانیت شما از بیضه بشریت بیرون آمد اما مرغ ہمت شما بلند پرواز افتاده
است اکنون اجازت است ہر کجا که بوی بمشام شما میرسد از ترک وتاجیک طلبید وطلبکاری
بموجب ہمت خود تقصیر مکنید وچنان آورند از حضرت خواجه که چون این نفس از خدمت امیر

ظاہر شدن و اسطہ ابتلا شد اگر ہمان سکوت بمتابعت امیر میبودم از ابتلا دور تر و بسلامت نزدیکتر
می بودم روزی حضرت امیر حضرت خواجہ گفتند چون استاد شاگرد را تربیت کند ہر آئینہ
خواہد کہ اثر تربیت خود را در شاگرد مشاہدہ کند تا ویرا اعتماد شود بر آنکہ تربیت من
در وی جایگیر افتادہ است و اگر خللی در کار شاگرد بیند آن خلل را با صلاح نماید آنگاہ فرمودند
کہ فرزند من امیر برہان حاضر است و ہیچکس دست تصرف بر وی ننہادہ است و تربیت
معنوی نکردہ است در نظر من تربیت وی مشغول شوید تا اثر آنرا مطالعہ نمایم و مرا بر صفت
شما اعتماد شود حضرت خواجہ بمراقبہ نشستہ بودند متوجہ خدمت سید امیر شدہ از غایت رعایت
ادب در امتثال آن امر متوقف گشتہ خدمت امیر فرمودند توقف نمی باید کرد حضرت خواجہ رح
امتثال امر ایشان کردند متوجہ باطن امیر برہان شدند و بتصرف در باطن وی مشغول شدند
و در حال آثار آن تصرف در باطن و ظاہر امیر برہان پیدا گشت و حالی بزرگ در وی پدید آمد
و اثر سکر حقیقی ظاہر شد و فرزندان ایشان بسیار اند خدمت امیر برہان و امیر شاہ و امیر حمزہ
اما خلفای ایشان حضرت مولانا عارف دیگ گرانی و مولانا جمال الدین کیشی و مولانا خواجہ
جمال الدین ہستانی و خواجہ یادگار و خواجہ شیخ درازدہی و شیخ شمس الدین کمال و
مولانا طاہر و مولانا محمد خلیفہ و مولانا بہاو الدین طوسی و پہلوان محمود حلاج سمرقندی
و شیخ بدرالدین برہانی و خواجہ محمود اسکنوی و شیخ امین شاہ کرمینکی و اعظم و اقدم ہمہ
ایشان خدمت حضرت خواجہ خواجگان بہاو الدین نقشبند بلاگردان رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین و نستغفر اللہ لہم لی وللمؤمنین امین برحمتک یا ارحم الراحمین؛

تذکرہ تاسعہ از منتخب اول در ذکر خواجہ خواجگان سید سیرات پیران حضرت خواجہ بہاو الدین نقشبند بلاگردان رضی اللہ تعالی عنہ

از خدمت حضرت سید امیر کلال نسبت خاصہ شریفہ بحضرت حضرت خواجہ بہاو الدین نقشبند سید

ونام مبارک ایشان محمد بن محمد البخاری است ابن سیّد محمد ابن سیّد جلال الدین ابن سیّد
برهان الدین خال ابن سیّد زین العابدین ابن سیّد قاسم ابن سیّد سفیان ابن سیّد برهان ابن
سیّد قلیج ابن سیّد محمود ابن سیّد ایلاال ابن سیّد نقی ابن سیّد صوفی ابن سیّد یحیی الیمن ابن سیّد علی اکبر ابن امام علی نقی امام
ایلاآن
حضرت حسن عسکری علیه وعلی آبائه الکرام التحیة والرضوان ولادت باسعادت آنحضرت
در ۷۱۸ سنه هفت صد و هجده بود وقبیل نوزده وایشان را نظر قبولیت بفرزندی از خدمت
خواجه بابا محمد سماسی است رحمة الله علیه وتعلیم آداب طریقت بحسب صورت از سیّد امیر
کلال نموده اند چنانکه گذشت وبعد ازان بامر حضرت سیّد کلال صحبت بقثم شیخ وخلیل
آتا که هر دو از مشائخ ترک بودند نیز نموده اند ومستفید شده وبمولانا عارف دیگ
گرانی که خلیفه حضرت سیّد امیر وهم پیره ایشان اند در سفر وحضر صحبت ها نمودند چنانکه
می فرمایند که هفت سال با مولانا عارف دیگ گرانی بودم که از اصل آگاهی یابم و
سه بار بسفر حجاز رفتم اگر مثل مولینا ناصیه ولا نامی یافتم هرگز بر نمی گشتم اما بحسب حقیقت
یا شبیه
ایشان اویسی بوده اند وتربیت از روحانیت حضرت خواجه عبد الخالق غجدوانی رح
یافته اند چنانکه می فرمودند که شبے در مبادی احوال وغلبات جذبات بر سر مزار متبرک از مزارات
بخارا رسیدم بهر مزار چراغے دیدم افروخته ودر چراغدان روغن تمام وفتیله یافتم اما فتیله را
اندک حرکتے بایست داد تا از روغن برون آید وبتازگی برافروزد ودر مزار آخرین متوجه
قبله نشستم دران توجه غیبتی افتاد مشاهده کردم که دیوار قبله شق شد وتختے بزرگ پیدا شد
وپرده سبز در پیش او کشیده وگرداگرد آن تخت جماعتے اند خواجه بابا را درمیان ایشان
شناختم ودانستم که ایشان از گذشتگان اند ازان جماعت یکی مرا گفت بر تخت خواجه
عبد الخالق اند وآن جماعت خلفاے ایشان اند وبهر یک اشارت کرد خواجه احمد صدیق
وخواجه اولیا کلان وخواجه عارف ریوگری وخواجه محمود انجیر فغنوی وخواجه علی رامیتنی
قدس الله ارواحهم وچون بخواجه محمد بابا سماسی رسید گفت ایشان را در حال حیات دریافتی شیخ

توانند و ترا کلاهی داده اند و ترا کرامت کرده اند که بلائی نازل شده از برکت تو دفع شود آنگاه آن جماعت گفتند گوش دار و نیک شنو که حضرت خواجه بزرگ سخنان خواهند فرمود که در سلوک راه حق سبحانه و تعالی ترا ازان چاره نباشد از آنجماعت در خواستم که بر حضرت خواجه سلام کنم و بجمال مبارک ایشان مشرف شوم پرده از پیش برگرفتند پیری دیدم نورانی سلام کردم جواب دادند آنگاه سخنانیکه بمبدأ سلوک و وسط و نهایت تعلق دارد بمن در میان آوردند و گفتند آن چراغها که بآن کیفیت با تو نمودند اشارت بود بشارت است ترا باستعداد و قابلیت این راه اما فتیله استعداد در حرکت می باید آورد تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه نمودند که در همه احوال قدم بر جاده امر و نهی و عمل بعزیمت و سنت بجا آری و از رخصتها و بدعتها دور باشی و دائما احادیث مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم و روی خود سازی و متفحص و متجسس اخبار و آثار رسول صلی الله علیه و آله وسلم و صحابه کرام رضی الله عنهم باشی و بعد ازین سخنان آن جماعت مرا گفتند شاهد صدق حال تو آنست که فردا علی الصباح فلان جا بروی و فلان کار کنی و تفصیل آن در مقامات ایشان مذکور است و گفتند بعد ازان متوجه نسف شو بخدمت سید امیر کلال قدس سره چون بموجب فرموده ایشان بنسف رفتم و بخدمت سید امیر کلال قدس سره رسیدم خدمت امیر الطاف فرمودند و التفاتها نمودند و مرا تلقین ذکر کردند و بطریق نفی و اثبات بطریق خفیه مشغول ساختند و چون در واقعه مامور بودم بعمل عزیمت بذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان سوال کرد که درویشی شما موروثی است یا مکتسب ایشان فرمودند بحکم جَذبَةٌ مِن جَذَباتِ الحَقِّ تُوازِی عَمَلَ الثَّقَلَین باین سعادت مشرف گشتیم و از ایشان پرسیدند که طریقه شما ذکر جهریه و خلوت و سماع میباشد فرمودند که نمیباشد پس گفتند که بنای طریقه شما برچیست فرمودند که خلوت در انجمن بظاهر باخلق و باطن با حق سبحانه و تعالی - فرد

از درون شو آشنا و از برون بیگانه وش ۔۔ اینچنین زیبا صفت کم میبود اندر جهان

آنچه حق سبحانه و تعالی می فرماید که رِجالٌ لا تُلهِیهِم تِجارَةٌ وَلا بَیعٌ عَن ذِکرِ الله اشارت

باینمقام است گویند که حضرت خواجه را هرگز غلام و کنیزک نبوده است ایشان را ازین سخن سوال کردند فرمودند که بندگی با خواجگی راست نمی آید کسی از ایشان پرسید که سلسلهٔ حضرت شما بکجا میرسد گفتند که از سلسله کسی بجائے نمیرسد و مے فرمودند که نفسهای خود را تهمت بنهید که هر که بعنایت حق سبحانه و تعالی نفس خود را ببدی شناخته باشد و مکر و کید او را دانسته نزد او این عمل سهل است از روندگان این راه بسیا بودند که گناه دیگر برا برخود نهاده اند و بار آن کشیده و می فرمودند که قوله تعالی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ اشارت بآن است که در هر طرفة العین نفی این وجود طبیعی مے باید کرد و اثبات معبود حقیقی مے باید نمود و شیخ جنید قدس سره میفرمودند که شصت سال است که ایمان آورده ام و در ایمان تازه کردن ام و میفرمودند که نفی وجود نزدیک ما اقرب طرق است لیکن بجز تبرک اختیار و دید قصور اعمال حاصل نمی شود و مے فرمودند که تعلق بما سوی رونده این راه را حجاب بزرگ است فرد

چو پیوند ها بگسلی واصلی	تعلق حجاب است بی حاصلی

اهل حقیقت ایمان را چنین تعریف کرده اند که اَلْاِیْمَانُ عَقْدُ الْقَلْبِ بِنَفْیِ جَمِیْعِ مَا تُوَلِّهُ الْقُلُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الْمَنَافِعِ وَالْمَضَارِّ سِوَی اللّٰهِ تَعَالیٰ و میفرمودند که طریقهٔ ما صحبت است و در خلوت شهرت است و در شهرت آفت است خیریت در جمعیت است جمعیت در صحبت بشرط نفی بودن در یکدگر و آنچه آن بزرگ فرموده است که نعاس المؤمن ساعة اشارت بآنست که اگر جمعی از طالبان از طالبان این راه که بایکدیگر صحبت دارند دران خیر و برکت بسیار است امید است که مداومت و ملازمت بر آن منتهی بایمان حقیقی شود و می فرمودند که طریقهٔ ما عروهٔ وثقی است و چنگ در ذیل متابعت مصطفے صلی الله علیه و آله وسلم زدنست و اقتدا بآثار صحابه کرام رضی الله عنهم کردنست و درین طریقه باندک عمل فتوح بسیار است اما رعایت متابعت سنت کاری بزرگ است و هر که ازین طریقهٔ ما روی بگرداند خطر دین دارد و می فرمودند که طالب می باید که در زمانی با دوستے

بانیست[1]

[1] قول حاشیه رضی الله تعالی عنه یعنی یک بار ایمان آورده ام یک ساعت ۱۲

از دوستان حق صحبت میدارد و واقف حال خود می باشد و زمان صحبت را با زمان گذشته موازنت کند اگر تفاوت یابد بحکم اِذَا اَصَبْتَ فَالْزِمْ صحبت آنعزیز را غنیمت داند و نیز می فرمودند لَآ اِلٰهَ نفی آلهه طبیعت است اِلَّا اللّٰهُ اثبات معبود بحق است جل جلاله مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خود را در مقام فَاتَّبِعُوْنِیْ درآوردن است مقصود از ذکر آنست که بحقیقت کلمهٔ توحید برسد و حقیقت کلمه آنست که از گفتن کلمه ماسوی الله بکلی نفی شود و بسیار گفتن شرط نیست و می فرموده اند که حضرت عزیزان علیه الرحمة والرضوان میگفتند که زمین در نظر این طائفه چون سفره ایست و ما می گوئیم که چون روی ناخن است هیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست و می فرموده اند که بسر توحید میتوان رسید اما بسر معرفت رسیدن دشوار است. وقتیکه خواجه بسفر مبارک حج میرفتند یکی از بزرگ زادگان خراسان را تعلیم ذکر کرده بودند در وقت مراجعت با ایشان گفتند که فلان کس سبق ذکرے که تعلیم گرفته بود کم مشغولی کرد فرمودند باکے نیست پس از وے پرسیدند که مارا هیچ خواب دیدی گفت آری فرمودند که این بس است ازین سخن معلوم میشود که هر کرا اندک رابطه باین عزیزان باشد امید که آخر الامر ملحق بایشان گردد و آن سبب نجات و رفع درجات وی شود شخصی در حضرت ایشان گفت که فلان کس رنجور است توجه خاطر شریف در بوزه می دارد فرمودند اول بازگشت دل خسته می باید تو آنگاه توجه خاطر شکسته از خدمت ایشان طلب کرامت کردند فرمودند که کرامت ما ظاهر است با وجود چندین بار گناه بر روی زمین میتوانم رفت و میفرموده اند که شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره را پرسیدند که در پیش جنازه شما کدام آیت بخوانیم فرمودند که آیت خواندن کار بزرگست این بیت خوانید

چیست ازین خوبتر در همه آفاق کار	دوست رسد نزد دوست یار بنزدیک یار

بازپس حضرت ایشان فرمودند در پیش جنازه ما این بیت خوانید **فرد**

مفلسانیم آمده در کوئے تو	شیئاً لله از جمال روئے تو

از خدمت مولٰنا جلال الدین خالدی رحمة الله علیه پرسیدند که نسبت سلوک و طریق خواجه

بهاؤالدین از متأخران مشائخ رحمهم الله تعالی بطریقه که مناسبت دارد فرمودند که سخن از متقدمان گویند و بیست سال زیادت است که تا این قسم ظهور آثار ولایت که بر خدمت خواجه بهاؤالدین بعنایت الهی ظاهر شده است بر هیچکس از مشائخ طریقت از متأخران نشده است خدمت مولوی جامی میفرماید که شیخ قطب الدین نام پیرے از اصحاب خواجه در زمان شریف تشریف آورده بود وے گفت که من خورد سال بودم حضرت خواجه مرا فرمودند که بفلان کبوترخانه رو و بچه چند کبوتر بیار چون کبوتربچگان می آوردم مرا خاطر بآن میل کرد که یک کبوتربچه زنده نگاه داشتم و بحضور خواجه آنها آوردم چون کبوتربچگان را پختند و بر حاضران قسمت کردند مرا ندادند و گفتند که فلان کس نصیب خود را زنده گرفته است و همت ایشان تمامی مصروف در ترویج شریعت و تخریب بدعت و عمل بعزیمت بود و توجه مبارک بامور معاش بقدر ضرورت و متهم داشتن عمل و نیت چنانکه این رباعی ایشان مشعر بر آن است **رباعی** -

گر طاعت خود نقش کنم بر نانے	وآن نان بنهم پیش سگے نادانے
وآن سگ سال گرسنه در گهدانی	از ننگ بر آن نان ننهد دندانے

و قوت نسبت و کشش و کوشش و اتباع سنت و اجتناب بدعت بنوعیکه مافوق آن متصور نباشد حضرت خواجه بیرنگ قدس سره در مثنوی مبارک خود در مدح ایشان می فرماید - **مثنوی**

ابوالوقت دو عالم قطب ارشاد	بهاؤالدین که شد دین از وے آباد
ز سنت در جنید افگند آشوب	بجا رو با بزیدش آستان روب
پئے تسکین مشتاقان دیدار	جمال مصطفی را آئینه دار
دران آئینه می بیند محقق	سواد من رانی قد رای الحق
فنا فی الله خواجه بس بلند است	بکن تاویل خواجه نقشبند است
خلیفه بود حق را در زمانه	نمودش برزخی وان درمیانه

از اتباع سنت هیچ امری نامرعی نمیگذاشتند و آنچه از اعمال مصطفوی می یافتند مبادرت می نمودند

حتی که روزی مسموع ایشان شد که جناب رسالت مآب با جماعت اصحاب خود رضی الله تعالی عنهم نان می پختند و هر یکی نان خود بر تنوری می بست بدست خود آنسرور صلی الله علیه وسلم نان مبارک خود بدست مقدس بر تنوری بست نان تمامی جماعت یاران پخته شد رضی الله عنهم و نان مبارک آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم خام ماند چه بممسوس مقدس او صلی الله علیه وآله وسلم آتش اثر نداشت خدمت حضرت خواجه اتباعاً لسنته صلی الله علیه وآله وسلم با اصحاب خود بهمین روش نانها پختند نان ها همه یاران پخته شدند و نان حضرت خواجه رضی الله تعالی عنه ناپخته ماند زهی مرتبه اتباع که تا کجا یک جهتی می آرد خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه می فرمایند (میفرمودند) که تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب وافر است و اینمقدمه دلالت بر انتهای کمالیت متابعت ایشان مینماید مر آنسرور را صلی الله علیه وآله وسلم دستگیری بیکسان پیشه عام ایشان (همت) و مشکل کشائی در ماندگان خاصه آن آستان عالی شان در این معنی خواجه اعظم کشمیری رح قصیده در شجرات الخلد بنظم کشیده چند فردی ایراد میرود **مثنوی** -

رقم زد سیدی از اهل عرفان | زحال سالکی موفور ایقان
که نام پاک او خواجه ضیا بود | دلش روشن ز اسرار خدا بود
که یکشب بود سرگرم شکر خواب | بدشت محشرش بردند بیتاب
چو دید آشوب صحرای قیامت | همه محشر بغوغای ندامت
روان جمعی سوی فردوس اعلی | بدوزخ خلق دیگر بی سر و پا
همه کفار را سوی جهنم | همی بردند با صد محنت و غم
در آن آشوب یک هندو نژادی | ز کار دین و دولت نامرادی
ز رفتن جانب دوزخ ابا کرد | پی تخلیص خود بس ماجرا کرد
گره نگشود از کارش وسائل | شده کفرش ز دار الخلد حائل
در آنحالت ز جوشش آمد بفریاد | بگفتا با تن زار و دل داد

غم و رنجی

بدنیا گر غمی رنجی مرا بود / کفیلم خواجهٔ مشکل کشا بود
بناز خواجه‌ی دادم همیشه / رسیدی او بفریادم همیشه
قبولم بود دین او بتحقیق / زبس حاجت روائیهای تدقیق
مرا نازش درین محشر همین است / پناه من بهای ملک و دین است
ندا آمد ز درگاه الهی / که شد هر چند عمرش در تباهی
چو از خاصان من نام بزرگی / براه نقشبندی بس سترگی
شفیع آورد دادیش رهائی / تعجب نیست از شان الهی
ازین حالت لسبی از اهل محشر / نمودند از تاسف دست بر سر
که ای کاش اندر آن دنیای مردود / ز ما هر یک غلام خواجه‌ی بود
بلی این نقش در دل خوش نشست است / که او مشکل کشائی کار بسته است

خدمت ایشان عنایت میکردند که مسلمانی و انقیاد احکام و رعایت عمل بعزیمت و دور بودن از رخصتها بقدر ضرورت همه نورها و صفاها و رحمت است و واسطه وصول بدرجات ولایت است بمنازل و مقامات اولیاء الله از پرورش این صفتها میرسد و این همه دور افتادگیهای از آن است که خود را دور میدارند و اختیار بر خود زیاده می کنند و گرنه قصور در فیض الهی جل شانه نیست از سید امیر کلال رحمة الله علیه ذکر کردند که ایشان تمثیل مینمودند که تا نم تعلقات دور نشود کوزه وجود شائستهٔ آن نگردد که او را در خمدان تصرف در آورند و باز چون کوزها را در خمدان در آورند بعضی ازان درست می آید و بعضی دران خمدان شکسته این نسبت ظهور ارادت ازلی است باینهمه آنرا که شکسته بیرون آمده است فی الجمله امید است که دیگر باره او را آرد و سازند و با گلی دیگر یار کنند و بار دیگر بخمدان بزنند تا باشد که این بار درست بیرون آید و فرموده اند که حضرت سید امیر در آخر حیات سه شبانه روزی بقبله متوجه بودند و با کسی سخن نمی گفتند بعد ازان بسخن آمدند و شکر گفتند و فرمودند که مقصود از این توجه آن بود که شناخته شود که این در را القبول باز کنند یا برد و الحمد لله

بقبول کشوند وفات حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ روز دوشنبہ سیوم ماہ ربیع الاول سنہ احد و تسعین و سبعمایۃ بودہ است قدس اللہ تعالی روحہ وافاض علینا فتوحہ آمین مدت عمر شریف مبارک ایشان ہفتاد و دو سال در مادہ تاریخ ایشان حضرت خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ می فرماید قطعہ

بہاؤ الحق والدین طاب مثواہ	امام ملت و شیخ جماعت
چو میرفت از جہان این بیت میخواند	براہل فضل و ارباب بلاغت
بطاعت قرب ایزد میتوان یافت	قدم در نہ گرت ہست استطاعت
بدین دستور تاریخ وفاتش	برون آر از حروف قرب طاعت

و نیز خادمت حضرت مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ فرمودہ فرد مادہ تاریخ اینست فرد

منزل و ماوای اوچون بود قصر عارفان	قصر عرفان زان سبب آمد حساب رحلتش

واصحاب باکمال ایشان بسیار اند اما خلفای کاملین ایشان ہمین چہار اند اول و اقدم ایشان خدمت غواص بحار انوار خواجہ علاؤ الدین عطار عطر اللہ تعالی تربتہ و دوم خدمت امام اولیاء و اتقیا خواجہ محمد پارسا سوم حضرت قطب ربانی خواجہ علاء الدین غجدوانی چہارم مقتدای حضرات نقشبندی خدمت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہم اجمعین در این عدد چہار خلیفہ نیز متابعت سنت آمد و اولاد مبارک ایشان نیز از دختر ماند و این نیز سنت نبوی نصیب روزگار ایشان شد

تذکرہ عاشرہ از منتخب اول در ذکر حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

نام مبارک ایشان محمد بن المحمد البخاری است از کبار اصحاب و کمل خلفای حضرت خواجہ بہاؤ الدین اند و خدمت حضرت خواجہ در ایام حیات خود حوالہ تربیت بسیاری از طالبان بایشان میکردند و می فرمودند کہ علاؤ الدین خیلی بار بر ما سبک کردہ است لاجرم انوار ولایت و آثار آن علی الوجہ الاتم الاکمل از ایشان بظہور پیوست و بیمن صحبت و حسن تربیت ایشان بسیاری از طالبان از پایگاہ بعد نقصان بہ پیشگاہ قرب و کمال رسیدہ و مرتبہ تکمیل کمال

یافتہ

مادہ تاریخ ارواد
ف ر ب ط ا ع ت
۸۰ ۲۰۰ ۲ ۹ ۱ ۷۰ ۴۰۰
قصر عرفان
۱۰۰ ۹۰ ۲۰۰ ۷۰ ۲۰۰ ۸۰ ۱ ۵۰
۷۹۱

یافته اند بعضی از کلمات قدسیه ایشان در قید کتابت می رود منها سابقه عنایت ازلی الٰهی را
می باید دید و از امید واری بآن عنایت بعلّت و طلب آن عنایت لحظه غافل نمی باید
بود و از استغنا خودرا نگاه می باید داشت و اندک غضب حق سبحانه بزرگ می باید
شمرد و ترسان و لرزان می باید بود از ظهور استغنای حقیقی تعالی شانه منها خاموشی از
سه صفت باید که خالی نبود یا نگاهداشت خطرات یا مطالعه ذکر دل که گویا گشته باشد
یا مشاهده احوال که بر دل بگذرد منها خطرات مانع نبود احتراز از آن دشوار باشد
اختیار طبعی که مدت بیست سال در نفی آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت
اما قرار نیافت خطرات منع کردن کار قوی است و بعضی بر آنند که خطرات را
اعتباری نیست اما نباید گذاشت که متمکن گردد که بتمکین آن شده در مجاری فیض
پدید آید بنا بر آن دائم متفحص احوال باطن باید بود و خود را به نفس زدن تهی کردن دل
ظاهرًا با مرشد در حضور یا در غیبت برای نفی خطرات است که تمکن یافته است
در باطن و سبب آنست که هر معنی در لباس صورت بود هر وقت خود را به نفس زدن
از خطرات موانعی که تمکن یافته تهی می باید کردن منها در خود رفتن است و از خود رفتن
واصل در راه معتبر این است و علامت در خود رفتن از خود رفتن است غیبت از خود و حضور با حق سبحانه
و تعالی بقدر عشق است و نتیجه محبت مفرط است حسن هر که بیشتر غیبت از خود و حضور با معشوق
بیشتر و چون ملک و ملکوت بر طالب پوشیده شود و فراموش گردد فنا است و چون هستی
سالک هم بر سالک پوشیده شود فنا در فنا بود و منها بعد از هر نمازی از پنج وقت
نماز و بعد از مذاکره علم بیست بار کلمه استغفار را گفتن مدد است در سعی و توجه که ذکر
کرده شد منها صیقل بر روی آئینه باید بد سنه آئینه یا بر پهلو یا بر پشت فائده
نمی دهد در این زمان بذکر خفیه که مشغول اند بعد و میگویند نه بدل مقصود بسیار گفتن نیست
در یک نفس سه کرت گویند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ طرف راست آغاز کنند و بر دل فرو آرد

محمد رسول الله از جانب حبیب بیرون آرد بے مجاهده نمیشود پیش از صبح و بعد از شام
در خلوت و فراغت از خلوت شیخ عطار میگوید رحمة الله علیه فرد

صد هزاران قطره خون از دل چکید	تا نشان قطره زان یافتم

یا در یک نفس سه کرت گوید یا هجده اگر نتیجه ندهد از سر گیرد و منها حضرت خواجه نقشبند رح
می فرمودند طریقه مراقبه از طریقه نفی و اثبات اعلی و اقرب است بجذبه و از طریقه مراقبه
بمرتبه وزارت و تصرف در ملک و ملکوت میتوان رسید و اشراف بر خواطر و بنظر موهبت
نظر کردن و باطن را منور گردانیدن از دوام مراقبه است از مراقبه ملکه دوام جمعیت
خاطر و دوام قبول ته نها حاصل است و این معنی را جمع و قبول می نامند وفات حضرت
ایشان بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه دوازدهم رجب سنه اثنین وثمان مائه
بوده است و روضه مبارک ایشان در دیه چغانیان است نور الله تعالی با نواره
وشرفنا بزیارته وخدمت شیخ مولنا نظام الدین خاموش از خلفای ایشانند

تذکره احد عشر از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه محمد پارسا رحمة الله علیه

نام مبارک ایشان محمد بن محمود الحافظ البخاری است ایشان نیز از کبار خلفای
حضرت خواجه بزرگ اند قدس سره حضرت خواجه بزرگ در حق ایشان فرموده اند با حضور صحاب
خود بایشان خطاب کرده اند که حقے و امانتے که از خلفاء خاندان خواجگان قدس سرهم باین ضعیف
رسیده است و آنچه در این راه کسب کرده است آن امانت را بشما می سپریم چنانکه برادر دینی مولانا
عارف با سپردو قبول ے باید کرد و این امانت را بخلق حق سبحانه می باید رساند ایشان تواضع
کردند و قبول نمودند و در مرض اخیر در غیبت ایشان در حضور اصحاب و احباب در حق
ایشان فرمودند که مقصود از ظهور ما وجود او است و راه برد و طریق جذبه و سلوک
تربیت کردم اگر مشغول میشود جهانی از و منور میشود و در محلی دیگر صفت ترجیح بنظر موهبت

ع بُرْخُ بالضم با موحده وسکون را مهمله وخاء معجمه برخ اسود بنده زرخریده در زمان موسی علیه السلام ۱۲ انتخاب

او را کرامت کرده اند و قصه برخ رض در کتاب قوت القلوب مذکور است و در محلی دیگر او را بنظر موهبت نفسی بخشیده اند تا هرچه گوید آن شود و در محلی دیگر فرموده اند هرچه آدمی گوید حق تعالی آن کند بحکم حدیث صحیح اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ لَاَبَرَّهٗ میگویم که بگو او میگوید و در محلی دیگر ایشان را تلقین ذکر خفیه فرمودند و ایشان را اجازت دادند بعمل بموجب آنچه داند از دقائق و حقائق آداب طریقت و تعلیم آن الی غیر ذلک من التشریفات التی لا تعد و لا تحصی سنه اثنین و عشرین و ثمان مائة بنیت طواف بیت اللّٰه الحرام و زیارة نبیه علیه الصلوة و السلام از بخارا بیرون آمدند از راه نسف بصغانیان و ترمذ و بلخ و هرات بقصد زیارات مزارات متبرکه روان شدند همه جا سادات و مشائخ و علماء مقدم شریف ایشان را مغتنم شمردند و باعزاز و اکرام تمام تلقی نمودند خدمت مولوی جامی علیه الرحمة در نفحات اظهار مینمایند که چون از ولایت جام میگذشتند پدر ایشان با جمعی از نیازمندان خدمت مولوی را که هنوز عمر شریف ایشان پنج سال تمام نشده بود بر دوش برداشته بقصد زیارت بیرون شدند چون بخدمت ایشان رسیدیم یکی از نیازمندان مرا بامر والد بر دوش گرفته پیش محفهٔ محفوف ایشان داشت و ایشان التفات نمودند و یکسیر نبات کرمانی عنایت فرمودند امروز از آن شصت سال گذشته است هنوز صفای طلعت منور ایشان در چشم من است و لذت دیدار مبارک ایشان در دل من همانا که رابطهٔ اخلاص و اعتقاد که این فقیر را نسبت بخاندان خواجگان قدس اللّٰه تعالی اسرارهم واقع است ببرکت نظر ایشان بوده باشد و امید میدارم که بیمن همین رابطه در زمرهٔ محبان و مخلصان ایشان محشور شوم بمنه و جوده بر اصل سخن رویم می آمدند که چون به نیشاپور رسیدند بواسطه حرارت هوا و خوف راه در میان اصحاب سخنی میگذشت فی الجمله فتوی بعزیمت راه یافت دیوان مولانا جلال الدین رومی قدس سره را بتفاول کشادند این ابیات بر آمد فردیات

بصغانیان

رو یدای عاشقانِ حق باقبالِ ابد ملحق	روان باشید ہمچون مہ بسوی برج مسعودی
مبارک باد تا این راہ بتوفیقِ امان اللہ	بہر شہری و ہر جائی بہر دشتی کہ بپوئی

از اینجا این مکتوب بنجار فرستادہ بودند **ھذا مکتوب الشریف** باسمہ سبحانہ نوشتہ شد این مکتوب در روزی کہ بیرون آمدہ شدہ بود از نیشاپور صانھا اللہ و جمیع بلاد المسلمین عن الآفات والمخافات و آن روز یازدہم بود از جمادی الآخر سنہ ۸۲۲ اثنین وعشرین وثمان مایۃ در حال صحت و سلامت و رفاہیت و شوق تمام بفضل و کرم الہی جل ذکرہ و قوت قلب و قوت یقین بہ فیض و فضل نامتناہی بحکم اشارات و بشارات کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہ وآلہ وسلم یَتَفَاءَلُ وَلَا یَتَطَیَّرُ و قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْقَ بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ یَرَاھَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰی لَہٗ وھذا حدیث متفق علی صحتہ یا نَبِیَّ الھدی حدیثک غوثی واعتصامی ببابک والتجائی والتھابی و چون در کنف صحت و سلامت بمکہ محترمہ رسیدند و ارکان حج تمام کردند ایشان را مرضے عارض شد چنانکہ طواف وداع در عماری کردند و از آنجا متوجہ مدینہ شدند و در راہ اصحاب را طلبیدند و املا فرمودند کہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جاءنی سید الطائفۃ جنید قدس سرہ فی ضحوۃ یوم السبت التاسع عشر من ذی الحجۃ سنہ اثنین و عشرین وثمانمائۃ عند انصرافنا من مکۃ المبارکۃ زادھا اللہ تکریما و برکاتہا و نحن نسیر مع الرکب وانا بین النوم والیقظۃ فقال رحمۃ اللہ علیہ فی زیارتہ و بشارتہ القصد مقبول و حفظت ھذہ الکلمۃ و سررت بہا ثم استیقظت من الحال الواقعۃ بین النوم والیقظۃ الحمد للہ علی ذلک ہمان ان کلمات دیگر ہم بعبارت عربی املا فرمودند کہ ترجمہ آن این شود کہ این کلمہ واحدہ کہ سید الطائفہ واقع شد کلمہ ایست جامعہ تامہ و بشارتے ہست شاملہ عامہ مارا و اولاد مارا و اصحاب و احباب حاضر و غائب مارا زیرا کہ قصد

درین مشاعر عظام و ادعیه که کرده شد بهر موقف و مقام مصالح دینی و دنیوی همه آن بود و آن قصد بمقتضائی این بشارت مقرون بقبول والحمد لله سبحانه حمداً طیباً مبارکاً و یوافی نعمه و یکافی مزیده کرمه روز چهارشنبه بیست سیوم ذی الحجه بمدینه رسیدند و از حضرت رسالت پناه صلے اللہ علیه و آله وسلم بشارتها یافته آن مسوده املا را طلبیدند تا بر آن زیادت کنند چون مطالعه کردند فرمودند که همین هاست و زیادت ننوشته اند و در روز پنجشنبه بجوار رحمت حق سبحانه و تعالی پیوستند مولانا شمس الدین رومی و اهل مدینه و قافله بر ایشان نماز گذاردند و شب جمعه دران منزل نزول فرمودند در جوار قبه شریفه امیر المومنین عباس رضی الله عنه و شیخ زین الدین خوافی رحمة الله علیه از سنگے سفید تراشیده آورده است و لوح مزار ایشان ساخته و آن از سائر قبور ممتاز است فقیر راقم گوید که مرتبه اول این فقیر در سنه مائتین و اثنا عشر بعد الالف که بزیارت حرمین الشریفین مستسعد شده بودم بزیارت ایشان رسیدم آن سنگ موجود بود چون بار دیگر در سنه الف و مائتین و خمس و عشرین باز مشرف شدم آن سنگ را ندیدم همانا که وهابیه که مسلط شده بودند بر داشته باشند می آرند که خدمت خواجه ابو نصر پارسا چنین می فرمایند که وقتیکه والد من فوت می شد ببالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر شدم روی مبارک ایشان کشادم تا نظری کنم چشم بکشادند و تبسم نمودند و قلق و اضطراب من زیادت شد به پایان پائے ایشان آمدم و روی خود بر کف پائے ایشان نهادم پای خود بالا کشیدند و تاریخ وفات ایشان سنه اثنین و عشرین و ثمانمایة یوم الخمیس و اربع و عشرین من شهر ذی الحجة الحرام کما مر رضی الله تعالی عنه-

تذکره اثنی عشر از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه مولانا یعقوب چرخی رحمة الله علیه

نسبت شریفه نقشبندیه از حضرت خواجه بزرگ بحضرت مولانا یعقوب چرخی رسیده همانا که موجب

خوافی

فرمودہ حضرت خواجہ بزرگ بایشان کہ ای یعقوب آنچہ از من بو رسیدہ است بمردم برسان شعر
ازاین نسبت علیہ بادو بعد از وفات حضرت خواجہ بزرگ بصحبت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رح
رسیدہ اند و صحبتہا نمودہ و از وی مے آرند کہ می فرمودند اول بار کہ بصحبت خواجہ بزرگ
قدس سرہ رسیدم فرمودند کہ ما بخود کاری نیکنیم خدمت مولانا فرمودہ اند کہ ہرگز شبے برمن
ازان سخت تر نگذشتہ بود کہ در فکر آن بودم کہ این در برمن بقبول بکشایند یا رد کنند
چون بامداد و پیش ایشان رفتم فرمودند کہ قبول کردند اما تو بصحبت خواجہ علاء الدین رح
خواہی بود بعد ازان من بولایت بدخشان افتادم و خدمت خواجہ علاء الدین بعد از وفات
خواجہ بزرگ بچغانیان آمدند و متوطن شدند پس کسی پیش من فرستادند کہ حضرت خواجہ
فرمودند کہ در صحبت ما خواہی بود پیش ایشان رفتم و مادام حیات ایشان در صحبت
ایشان بودم خدمت مولوی جامی علیہ الرحمۃ از زبان الہام ترجمان حضرت خواجہ
عبید اللہ احرار قدس سرہ در نفحات چنان ذکر می نماید کہ فرمودند کہ در ہرات بودم
کہ مرا داعیہ خدمت مولانا یعقوب پیدا شدہ متوجہ ولایت چغانیان شدم بہ محنت
و مشقت بسیار آنجا رسیدم ہمانا کہ آن راہ اکثر پیادہ رفتہ بودند چون بصحبت ایشان
مشرف شدم بروی مبارک ایشان اندک بیاضی کہ موجب نفرت طبیعت می باشد
بود بامن در لباس سیاست و درشت گوئی ظاہر شدند و چندان سیاست نمودند
و درشت گفتند کہ نزدیک بود کہ باطن ما از ایشان منقطع شود و مرا یاس تمام
حاصل گرد و بسیار محزون و مغموم شدم بار دیگر کہ بمجلس ایشان رسیدم برمن بہ
صفت محبوبی چنان ظاہر شدند کہ ہرگز ہیچکس را چنان محبوب ندیدہ بودم و با
من لطف بسیار نمودند و خدمت مولوی مینویسند کہ در حینیکہ خواجہ احرار این نقل
می فرمودند در نظر فقیر بصورت عزیزی در آمدند کہ مرا رابطہ و ارادت و محبت
تمام بآن عزیز بود و چندگاہ بود کہ از دنیا رفتہ بود فی الحال خلع آن صورت کردند مرا

تصور آن شد کہ شاید کہ آن ہمین در خیال من بودہ باشد بعد ازان از بعضی ہمراہان شنیدم کہ وی ہم آن را مشاہدہ کردہ بود عقیدہ فقیر آنست آن خلع و لبس صورت بشعور و اختیار ایشان بودہ اثبات این معنی را کہ از خدمت حضرت مولٰنا یعقوب نقل کردند خدمت حضرت مولانا یعقوب می فرمودند کہ طالبی کہ بصحبت عزیزی می آید چون خواجہ عبید اللہ می باید آمد چراغ مہیا ساختہ و روغن و فتیلہ امادہ کردہ ہمین کہ کو گردی بآن میباید داشت خدمت خواجہ عبید اللہ فرمودند کہ خدمت مولٰنا یعقوب و شیخ زین الدین خوانی رحمہما اللہ تعالیٰ پیش مولٰنا شہاب الدین شیروانی ہم سبق بودند روزی حضرت خواجہ عبید اللہ قدس سرہ از حضرت مولوی جامی رح پرسیدند کہ شیخ زین الدین مذبور بحل وقایع و تعبیر منامات مشغولی می نمایند و درین باب اہتمام تمام دارند گفتند آری چنان است حضرت خواجہ ساعتی از خود غائب شدند و طریقہ ایشان چنان بود کہ ساعۃً فساعۃً از خود غائب می شدند چون حاضر شدند این بیت را خواندند

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم	نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

این رباعی از مقولہ مبارک ایشان است. رباعی

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند	لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی از کشتن مگریز	مردار بود ہر آنچہ او را نکشند

و این فرد نیز از مقولات مبارک ایشان است بیت

ای بندہ بمن گریز خود را یلہ کن	گر شاہ جہان نگردی آنگہ گلہ کن

تذکرۂ ثالث عشرہ از منتخب اول در ذکر سرچشمہ بحار اسرار خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ

این نسبت علیہ نقشبندیہ از حضرت مولانا یعقوب چرخی بحضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ

مخفی نماند کہ اکثر آبا و اجداد و اقربائی پدری و مادری حضرت ایشان ارباب علم و عرفان و اصحاب ذوق و وجد بودند و شیخ عمر باغستانی رح جد اعلی مادری ایشانند و شیخ عمر مذکور بشانزدہ واسطہ بعبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرسد ۱۲ رشحات القدس

رسیده و خدمت خواجه احرار از آبای کرام فاروقی اند و والده ماجده ایشان از سادات
حسینی است از احفاد شیخ خاوند طهور اند و بشیخ عمر باغستانی هم نسبت دارند
ایشان بعد از اتمام تحصیل علوم در ریاضات شاقه و حصول بعضی کمالات اخذ طریقه علیه
از خدمت مولٰنا یعقوب کرده اند کما اشار بدو باعلی مرتبه کمال و اکمال رسیده اند و
ترویج و تکمیل طریقه علیه بسیار فرموده اند و ارشاد ایشان اتم و اکمل آمده و عالم عالم
تشنه لبان بوادی ناکامی از بحر مواج فیوض و برکات ایشان کامیاب و
سیراب شدند و خدمت ایشان در اول عمر صوی بکمال داشتند و آزان حظ
وافر برداشته او اسط و او اخر مظهر اسم الغنی شدند و مثل ایشان کم کسی درین طریقه بغنای
ظاهری رسیده باشد وجود شریف ایشان سرچشمه فیوض ظاهری و باطنی ربانی بوده چنانکه برکات
باطنی ایشان عالمی را منور ساخته احسانهای ظاهری ایشان نیز اهل عالم را ممنون گردانیده
جوبهای آب که از انهار بر آورده اند در اکثر بلاد ماوراء النهر و خراسان امید است که تا ماه
قیامت کشت ظاهری اهل عالم را سیراب دارد و فیوض باطنی ایشان کذلک الی یوم القیام
ارباب باطن را شاداب و منور گردانیده از زوال و خلل محفوظ باشد بیان فیاضی ظاهری و
باطنی ایشان از قید تقریر و احاطه تحریر بیرون است **فرد**

بحر اگر آوری در کوزهٔ
چند گنجد قسمت یک روزهٔ

از ملفوظات ایشان است برخورداری از حیوهٔ کسیر است که دلش از دنیا سرد باشد
و بذکر حق سبحانه و تعالی گرم حرارت قلبش نگذارد که محبت دنیا گرد حریم دل گردد
تا چنان گردد که اندیشه اش جز حق سبحانه و تعالی از هیچ چیز نباشد فیض نخستین را مظاهر
کثیر است هر چه موجود است او را از تجلی ذاتی نصیب است که آنرا خاص میگویند
این وجه را انجذاب بحق سبحانه و تعالی واقع است بحسب دوام توجه اگر بتاثیر اسم الهادی
از تصرف اسم المضل نجات یابد بدوام انجذابش بذات مقدس از خود بکلی نیست

شده باشد بهیمن ملحق گشته غیر از حق سبحانه و تعالی نه بیند و نداند والعیاذ بالله اگر به تاثیر ام المضل طریقه مستقیم انجذاب بذات گم کند گرفتار خود گشته جز خود نه بیند و جز خود نداند همه آن کند که ظلمتش بر ظلمت افزاید و همیشه محجوب و ممنوع از شهود وحدت گردد و نه او را رقت در طاعت باشد بلکه طاعت نیز نباشد همه عذاب های دنیوی و اخروی و صوری و معنوی را مستعد و مهیا گردد و خلاصی ازین بلیه را اسباب است از توبة النصوح و مباشرت اعمال صالح بهترین آنکه از سر صدق بخدمت طائفه که بمحبت ذاتی از خود رهائی یافته اند قیام نماید و بتمامی خود را در ایشان گم کند رزقنا الله و ایاکم و آنی که پیر کیست پیر آن کسی است که آنچه مرضی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم نیست ازان غیبت شده باشد و آنچه نه از وست صلی الله علیه و آله و سلم نمانده بلکه او و بائیست او از و تمام گم شده باشد و او آئینه شده باشد که جز اخلاق و اوصاف نبوی صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم در و هیچ نباشد و درین مقام بواسطه اتصاف بصفات نبوی مظهر تصرفات حق سبحانه و تعالی گشته و تصرف الهی در بواطن مستعدان تصرف کرده تمام از خود خالی شده و بمراد حق سبحانه و تعالی ایستاده بیت

ازبسکه در کنار همیکرد آن نگار	بگرفت بوی یار رها کرد بوی طین

و مرید آنکه بتاثیر آتش ارادت بالکل سوخته باشد و از شرارت او هیچ نمانده و تصرف دل و در آئینه پیر جمال مراد دیده روی از مجموع قبله ها گردانیده و قبله و جمال پیر گشته و در بندگی او از آزادی فارغ آمده و سر نیاز جز بر آستانه پیر نینداخته و اعراض از مجموع کرده سعادت خود را در قبول او دانسته و شقاوت خود را در رد او بلکه رقم نیستی بر ناصیه وجود کشیده و از تفرقه شعور بود عز خلاص گشته بیت

آنرا که در سرای نگاریست فارغست	از باغ و بوستان و تماشای لاله زار

منها بدانکه افضل اذکار ذکر لا اله الا الله است زیرا که این کلمه طیبه مرکب از نفی و اثبات ست

حجابے که بنده را حاصل شده است بواسطهٔ انتقاش صور کونیه است در دل و درین
انتقاش اثبات غیر او است و نفی حق پس قرب حاصل نشود بی رفع حجاب و آن آنست
که اثبات حق و نفی غیر او چنانکه مفهوم شد بکند پس اگر مبتدی خواهد که مشغول شود باید باین
عمل راه کوتاه کند و حصر کند حیوٰة خود را بر نفسی که وی در آن است و درین نفس که وی را
آخر انفاس خود داشته است بذکر لا اله الا الله بدین طریق مشغول شود که در لا اله
هر چه غیر او است از دل دور کند و در الا الله حق جل و علا را به محبوبی و معبودی ملاحظه
کند چنانکه هر بار که کلمهٔ لا اله الا الله را گوید بدل گوید که نیست هیچ معبودی مگر الله باید که
چنان مشغول شود که هیچ وقت ترک نکند و در همه حال باین مشغول باشد اگر ناگاه غافل شود
چنان شود که مردی گوهری با قیمت گم کند ناگاه یادش آید که چه حال شود او را نیز همان حال
شود و شدن این حال دلیل است بر متاثر شدن دل او از ذکر و چون بدان مداومت
کند بدرجه رسد وصال ایشان بیست و نهم [۲۹] شهر ربیع الاول سنه [۸۹۴] هشتصد و
نود و چهار بود فرزندان گرامی ایشان خواجه عبد الله و خواجه محمد یحیی و خدمت خواجه
عبد الله هفت پسر داشتند خواجه عبد الهادی و خواجه شهاب الدین محمود و خواجه
عبد الحق و خواجه عبد العلیم و خواجه عبد الشهید و خواجه ابو الفیض و خواجه محمد یوسف
و این هر هفت بزرگوار صاحب کمال و تکمیل بوده اند و فرزندان ایشان نسلاً بعد نسل بر
مسند ارشاد متکی بودند و فرزند دویم حضرت خواجه احرار که خواجه محمد یحیی اند سه پسر داشتند
خواجه ذکریا و خواجه عبد الباقی که هر دو بوالد بزرگوار خود شهید شدند و خواجه امین که فرزند
سیوم خواجه یحیی شهید اند حضرت ظهیر الدین بابر بادشاه از سمرقند همراه خود بکابل و هند
آورده اند الی الیوم اولاد ایشان در کوهستان کابل اند خلفای خواجه احرار قدس سره سوای
فرزندان مبارک ایشان چهل [۴۰] کس اند بیست [۲۰] کس از ایشان را صاحب رشحات ذکر کرده و
بیست [۲۰] باقی را صاحب نسمات مذکور نموده و درینجا بذکر اسامی آن بزرگواران اکتفا میرود

فرزند

خدمت مولٰنا سید حسین مولٰنا قاسم مولٰنا میر عبد الاول مولٰنا جعفر مولٰنا برہان الدین
ختلانی مولٰنا لطف اللہ ختلانی مولٰنا شیخ مولٰنا ابو سعید اوبہی مولٰنا محمد قاضی مولانا خواجہ علی تاشکندی
شیخ حبیب بخاری تاشکندی مولٰنا نور الدین تاشکندی مولٰنا زادہ انزائی ہندی مولٰنا
خواجہ ترکستانی مولٰنا اسماعیل فرنگی مولٰنا اسماعیل شاماسی مولٰنا اسمٰعیل ثالث و بیست
بزرگ راکہ صاحب نسمات مذکور ساختہ است بدین تفصیل اند اول خدمت مولٰنا فخر الدین
علی کہ مصنف رشحات است و شیخ عبد اللہ او بہی سر پلی و مولٰنا سید عمادی و حافظ جلال الدین
و خدمت حضرت مولٰنا زاہد وخشی و خواجہ تاج الدین کاشغری آمیر عبد اللہ یمنی شیخ عیان عیون
کازرونی مولٰنا اسماعیل شیروانی و خواجہ خراسانی و سید بابا و خواجہ امیر مولی بخاری مولانا
عبد الوہاب سمرقندی عم زادہ مولٰنا عبد اللہ سرپلی مذکور و خواجہ مصطفےٰ مولٰنا نجم الدین و
مولانا موسی مولٰنا میر قباد ہروی مولٰنا درویش سرپلی و ہر کدامی را ازین خلفای فرزندان
و خلفای صاحب کمال ماندہ ذکر آنہا بتطویل مے انجامد ختم این تذکرہ بعبارتی کہ خدمت
مولوی جامی در آخر ذکر ایشان در نفحات الانس مودہ اند کردہ می آید میفرمایند کہ از ذکر
احوال و اقوال خوانوادہ خواجگان و بیان روش و طریقہ ایشان بہ تخصیص خدمت
خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و خلفای و اصحاب ایشان قدس اللہ اسرارہ معلوم شد
کہ طریقہ ایشان اعتقاد اہل سنت و جماعت است و اطاعت احکام شریعت و
اتباع سنن سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و دوام عبودیت کہ عبارت
است از دوام آگاہی بجناب حق سبحانہ و تعالی بیمزاحمت شعور بوجود غیری پس
گروہی کہ نفی این عزیزان کنند بواسطہ آن تواند بود کہ ظلمت بدعت ظاہر و باطن
آنہا را فرو گرفتہ است و رمد حسد و عصبیت دیدہ بصیرت آنہا را کور ساختہ لاجرم
انوار ہدایت و آثار ولایت ایشان را نہ بینند و این نابینائی خود را بہ جحود و انکار آن انوار
و آثار کہ از مشرق تا مغرب گرفتہ است اظہار کنند ہیہات ہیہات نظم

طائفہ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند	کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبتشان	میبرد وسوسہ خلوت و فکر چلہ را
قاصری گر زند این طائفہ طعن قصور	حاش للہ کہ برآرم بزبان اینگلہ را
ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند	روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

نور انفاسہ الشریف رحمۃ اللہ تعالی

تذکرۂ رابع عشرة از منتخب اول در ذکر جناب مولٰنا زاہد وحشی رحمۃ اللہ علیہ و ذکر مولٰنا درویش کہ خلیفہ ایشان و خواہر زادہ ایشان ہست و ذکر حضرت خواجہ امکنہ ذکر این سہ بزرگوار در یک تذکرہ نمودہ شد رضی اللہ عنہم

و نسبت علیہ حضرات نقشبندیہ از حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ بحضرت مولانا زاہد وحشی رسیدہ است و خدمت ایشان از وحش اند و وحش موضعی است از توابع حصار و ایشان از اقارب مولٰنا یعقوب چرخی اند و قبل از وصول خدمت حضرت خواجہ احرار تعلیم بعضی اذکار و اخذ بعضی فیوضات از دیگر خلفائی حضرت مولٰنا مستفاد شدہ بودند اما تسکین اضطراب ایشان نمیشد تا بعنایت اللہ سبحانہ بخدمت حضرت خواجہ بندگان احرار رسیدند و اخذ نسبت علیہ نمودند و ایشان بہ علاقہ قرابت مولٰنا یعقوب چرخی قدس سرہ تا بیرون شہر سمرقند صانہا اللہ عن الآفات استقبال نمودند و باکرام و اعزاز تمام با خود بشہر آوردند و خدمت مولانا مدتہا در خدمت حضرت خواجہ احرار ماندند و از ایشان بکمالات علیہ و نہایات شریفہ فائض شدند و تصرفات و جذبات جناب ایشان بین الانام مشہور است و بعد از ایشان این نسبت علیہ در سائر خلفائی و اقربای بحضرت مولٰنا درویش کہ خواہر زادہ ایشان بودند رسید

فرمودند

ذکر مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ خدمت مولانا محمد درویش در علوم ظاہر پایہ مولویت داشتند و جامع بودند در جمیع علوم عقلیہ و نقلیہ در احادیث بسیار شغل ایشان بود و تمام عمر مبارک را در تدریس احادیث بسر بردند و بعد از خال عالی مقدار خود قایم مقام ایشان شدند و نسبت نقشبندیہ احراریہ را اجرا نمودند و اکثر عمر بزاویہ خمول و عزلت بسر بردند ذکر تصرفات و خرق عادات ایشان زاید از تحریر است و در نسمات و غیرہ کتب برخی از ان مکتوب خلفای ایشان بسیار اند از آنجملہ خواجہ بزرگ کمند سبزی و خواجہ محمد رضا و مولانا شیخ محمد خلوتی و ذکر غیرہ منتسبان ایشان بطویل می انجامد لہذا بہ ذکر فرزند حق پسند ایشان کہ اقدم و اعظم ہمہ اند اکتفا رفت

ذکر جناب مولانا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و از جناب حضرت درویش محمد این نسبت عزیز بفرزند ایشان حضرت خواجہ امکنگی فائض شد و ایشان مظہر آیات بیّنات مصدر فیوض و برکات اند و تمامی عمر مبارک را بذکر احادیث نبوی و نشر اخلاق مصطفوی بسر بردند و تفقد احوال صادر و وارد می نمودند و در آخرہا اکثر این قطعہ بزبان مبارک میگذشت **قطعہ**

زمان تا زمان یاد مرگ آیدم	ندانم کنون تا چہ پیش آیدم
جدائی مباد امرا از خدا	دگر ہر چہ پیش آیدم شایدم

و عمر مبارک شان از حد و د تسعین گذشتہ در سنہ ہزار و ہشت و قبیل ذہ رحلت نمودند و بوصال ایزد منان مشرف شدند فرزند ایشان حضرت خواجہ ابو القاسم است کہ صاحب کمالات و مرجع بریات بودند و در مکاتیب قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخدمت ایشان مکتوبی مرسل شدہ مشتمل بر نصائح ضروریہ این راہ و خلفای حضرت خواجہ امکنگی بمعہ فرزندان ایشان دہ نفر اند ذکر اسمار ایشان نمودہ می آید خدمت خواجہ ہاشم کہ ولد خواجہ بزرگ کمند سبزی است

و خواجه محمد یحیی ولد خواجه محمد صابر و خواجه احمد مشهور بخواجه عمک و مولنا محمد سعید و حاجی عبدالعزیز و حاجی خیرالدین و مولانا صوفی علی آبادی و خواجه لطیف کمند بادامی و اعظم و اقدم همه سند آرای نقشبندی مشعل افروز مجددی خدمت حضرت محمد باقی قدس الله تعالی اسرارهم و نورنا بانوارهم :

تذکرهٔ خامس عشر ۱۵ از منتخب اوّل در ذکر محی الدین خواجه محمد باقی ملقب بخواجه بیرنگ رضی الله عنه

قبلهٔ انفسی و آفاقی	بزم خاص شهود را ساقی	[illegible]
خضر جان بخش راه مشتاقی	خواجهٔ ما محمد الباقی	

این نسبت علیه از خدمت حضرت مولنا خواجگی امکنگی قدس سره بحضرت خواجه محمد الباقی رسیده و ولادت کثیر السعادت آن حضرت در بلده فاخره کابل صانها الله تعالی عن الآفات والتزلزل در شهور سنه ۹۷۱ احدی وسبعین وتسعمایة و چون خدمت ایشان بحد تعلیم رسیدند تحصیل علوم از خدمت مولینا صادق حلوائی که از اکابر مدققین آن عصر بودند نمودند و بمصاحبت ایشان سفر ماوراء النهر فرمودند در آن سفر با وجود صغر سن ذوق درویشی بهم رسانیده اند و صحبت اکثر درویشان دریافتند و بملازمت هر یک بقدر استفاده ماندند و از هر جا فوائدی حاصل روزگار ایشان آمد امّا از علوّ استعداد و مسکن اضطراب ایشان نمی شد منها مدتی بخدمت خواجه عبیدالله که خلیفه مولنا لطف الله بودند بسر بردند و باز بملازمت افتخار شیخ یسوی رسیدند باز کسب کمال از جناب امیر عبدالله بلخی نمودند لیکن تسلی تمام نمی یافتند و در اضطراب می بودند تا در معامله بشرف زیارت حضرت خواجه بزرگ رضی الله عنه مشرف شدند و تلقین از آنحضرت یافتند و کذلک نیز از روحانیت خواجه عبیدالله احرار قدس سره اعانتها یافتند و ابواب فتوح باطنی نصیب روزگار ایشان شد و در تقیید اذکار و افکار طریقه علیه شدند و در هین مابین کشمیر را بقدوم مبارک خود رشک فردوس برین نمودند و چندی آنجا بخانقاه

وقت را

نمی گشت

شیخ بابا والی که مجاز از طریقهٔ خواجگان عالی بود می بودند و باز بهندوستان تشریف فرما شدند در آنجا شوق از دیاد فواید بر ایشان غلبه کرده و باشاره ارواح طیبهٔ خواجگان بولایت ماوراءالنهر رسیدند و در این مرتبه غنچهٔ امید ایشان از مهب وصال و زبدهٔ بدرجات کمال بالیدن آغاز کرد و گلبن دل مبارک ایشان چون بستان جان صفا کیشان گل گل شگفت بیت از آن نسیم که از فیض صبح گاه وزید ؛ هزار غنچه شگفت و بهر کلاه رسید بخت توفیق ایشان رخت سفر بمنزل خواجگان نهاد یعنی بشرف صحبت مولنا اعظم مظهر کمالات اتم خواجگی امکنگی مشرف شدند اخذ کمالات جدیده و تصحیح معاملات قدیمه فرمودند و دیدند آنچه دیدند و رسیدند بجائیکه رسیدند و باندک فرصت به نسبت خاصه نقشبندیه مشرف شدند و از خدمت ایشان مجاز گردیدند چنانکه اصحاب خدمت مولنا خواجگی از سرعت کمال و اکمال ایشان متحیر ماندند و عرق غیرت بجنبانیدند که مایان را عمرها است که در این آستان بانواع ریاضیات و خدمات مشغول ایم اما ابفقدر فیاضی که باندک مدت بایشان نمودند بعمرها نصیب روزگار ما نشد حضرت مولانا از این کنکاش باخبر شدند و فرمودند کار ایشان را تمام نموده برای تصحیح نزد ما آورده بودند لاجرم هرکه بچنان آید چنین رود و خدمت مولنا شبانروز لیلا و نهارا در خلوت بایشان صحبت داشتند و بر بعضی از فواید زوائد اطلاع داده فرمودند که کار شما بعنایت الله سبحانه و تربیت روحانیت اکابر بانجام رسیده و شما را باز بهندوستان باید شد که سلسلهٔ علیه را در آنجا رونق عظیم بدید آرند و مستفیدان عالی مقدار از یُمن تربیت شما بروی کار آیند پس حضرت خواجه بامر مبارک حضرت مولنا و اشاره ارواح طیبهٔ اکابر زلال آسا بکام لب تشنگان بیداء هندوستان افتادند و زمانه بهزاران زبان مترنم این مقال گشت بیت

سبز نمودند
باخبر گردیده فرمودند
چنان

شکر شکن شوند همه طوطیان هند	زین قند پارسی که به بنگاله میرود

چون بهندوستان رسیدند سالی در بلده فاخره لاهور ماندند و بسا علماء و فضلاء آن بلده شریفه
از ایشان مستفاد شدند و از آن جا متوجه دهلی گردیدند در قلعه فیروزآباد که بس منزلی است
عالی بغایت دلکشائی و مشرف بدریای مشتمل در نهایت لطافت و صفای سکونت
اختیار نموده ند و تا زمان ارتحال ازین دار ملال بجائی دیگر انتقال نمودند بیت

زہے طالع بقعۂ باصفا	کہ در وی سکونت کند اولیا

شیوۂ مرضیه آنحضرت قدس سره همگی ستر احوال و اخفاء کمال و خمول و انزوا و تورع و اتقا بوده
و از غایت انکسار و دید قصور اعمال و اتهام نیات که ایشان داشتند چه بیان نماید و
در تعظیم و تکریم سادات و علمای بمبالغه می نمودند و در جزوی و کلی علمیات بفقهائے
متورع رجوع می فرمودند چون طالبی به آستان ایشان مشرف میشد از غایت انکسار همها
امکنه خود را دور میداشتند و عذرها می نمودند اگر آن طالب صادق بودی و هیچ وجه ایشان
واگذار نشدی مصداق این مقاله قطعه

ازین در ندار یم روی گذر بیان نمک های این می کسار	اگرچه از دو عالم گذر کرده ایم حواله بریش جگر کرده ایم

و چون رسوخ طلبے دیدند لاچار بحکم اِذَا اَتَیْتَ لِیْ طَالِبًا کُنْ لَہٗ خَادِمًا در آغوش
عنایت و کنف تربیتش میکشیدند گویند جوانی از خراسان غریب شده مدتها در مزار فائض
الانوار خواجه قطب الدین بختیار قدس سره بسر می برد و از روحانیت ایشان طلب اشاره
بوجود راه نمائی کامل میکرد بعد از رسیدن خواجه بدهلی مبارک آن جوان را در واقعه نمودند
که بزرگے از طریقه علیه نقشبندیه اکنون بدهلی رسیده خدمت او را لازم باش حسب الامر
بخدمت ایشان رسید واقعه را معروض داشت فرمودند که این مسکین خود را شایان آن نمی بیند
دیگرے خواهد بود آن برنا بزاویه خود باز گشت شب دیگر وی را گفتند که آن بزرگ همان است
که بخدمتش رسیدی و انکسار او دیدے فرداش آن جوان چنان آمد که باز نگشت و بعز

قبول مشرف شد طوبی له از خدمت خواجه حسام الدین احمد می آرند که چون آنحضرت الحاح نمودند و با جماعت یاران فرمودند که باطراف تردد کنند مگر کسی را یابند که شایان خدمت باشند و این فقیر را نیز اعلام کنند که بخدمت او شتابم باشد که زخم خود را مرهمی یابم چون تو کید بسیار نمودند توقف را دور از ادب دانسته متوجه آگره شدم و بعد از رسیدن آن شهر حیران و سراسیمه بودم که چه چاره سازم با خود می گفتم که باستان ایشان رفته معروض دارم که امتثال امر نمودم چنان کسیکه میفرمودند نیافتم درین حین براهی می گذشتم که از سرای سرود دلربای بگوش هوشم رسید چون نیک استماع نمودم قوال این بیت سعید سعدی شیرازی قدس سره می خواند - بیت

تو خواهی آستین افشان و خواهی اسن اندر کش	مگس هرگز نخواهد رفت از دکان حلوائی

سماع این بیت وامان بر اخگرم زد سر از پا نشناخته بخدمت ایشان رسیدم و گفتم آنچه دیدم و شنیدم تفصیل فروتنی و انکسار ایشان را در کتاب نسمات الانس و زبدة المقامات باید دید این منتخب گنجایش آن ندارد و طریقه مرضیه آنحضرت آن بود که هر کرا مے پذیرفتند نخست توبه اش میدادند اگر عشق آن طالب را بخود مشاهده می نمودند بطریق رابطه نگهداشت صورت مبارک خود به حقیقت جامعه اش امر میکردند و بسیار کشائش از این احضار و نگاهداشت صورت شریف پدیدار می گشت آورده اند که خواجه برهان نام بزرگے از خواجهای ده بیدی که از اکابر خود نسبت فیوض داشت چون بخدمت ایشان ارادت آورد و طلب افاده و استفاده نمود ایشان وی را بنگاهداشت صورت مبارک اشارت فرمودند او در تعجب شد و با محرمان خود گفت این شغل مناسب جمعی است که اول قدم درین راه نهاده باشند مرا ایشان کرم نموده بمراقبه عالی تر از آن اشاره نمایند دوستانش گفتند امتثال امر باید نمود چون عقیدت درست داشت لاچار بنگاهداشت صورت مبارک پرداخت دو روزی نرفته بود

که آن صورت او را فرو گرفت و نسبت عظیم بر وی استیلا نمود تا غلبهٔ سکرش بجای رسید
که با وجود تمکین و کبر سن مقدار دو ذراع از زمین میجست و هر سوی خود را بدیوار و اشجار
میزد تا آنکه چندی از جوانان او را گرفته بودند قوت ایشان بنگاهداشت او وفا نمیکرد
تا دید آنچه دید آما بیشتر طالبان را بذکر دل بطریق مقرر اکابر دلالت می نمودند و جمعی را
بذکر نفی و اثبات و بعضے را بذکر اسم ذات عز اسمه از غایت سریان نسبت آنحضرت جمعی
بمجرد دیدن ایشان بیهوش میشدند و مجذوب مغلوب میگردیدند گویند که یکبار خطیب
بر منبر بوده نظرش بر جمال ایشان کشود صیحه زد و از منبر بزیر افتاد آورده اند که شبے
از شبهای ماه مبارک رمضان حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بدست
خادمی فالوده برای ایشان فرستادند آن خادم از ساده دلی بدروازه خاص رفته حلقه بدر زد
حضرت خواجه خود بدروازه مبارک تشریف آوردند ظرف را از دست او گرفته فرمودند که
از کجائی گفت خادم شیخ احمدم فرمودند که چون خادم شیخ احمدی بامائی بمجرد مراجعت آن خادم
را جذبه فرو گرفت فریاد کنان افتان و خیزان خود را بخدمت حضرت ایشان رسانید
آنحضرت فرمودند حالت چیست بشورش تمام گفت که همه جا چه در حجر وچه در شجر و زمین و
آسمان نورے بی کیف و بیرنگ بی غایت و بی نهایت می بینم که بیان آن نمی توانم کرد
حضرت ایشان فرمودند البت حضرت خواجه مقابل این بیچاره شده اند فردا ش بحضرت
خواجه رسانیدند تبسم فرمودند بیت

بروز حشر شهیدان چو خون بها طلبند	تبسمے کن و خاموش کن زبان همه

گویند که عسکری بخدمت ایشان آمده بود ایشان بتقریب طهارت از مسجد بیرون شدند
خادم آن سپاهی عنان اسپ را گرفته ایستاده بود حین تنحنح استبرا نظر کیمیا اثر بر آن
خادم افتاد چون ایشان به مسجد رسیدند خبر آوردند که خادم عسکری را جذبه و بیخودی بخاک
افگنده و میان اسپان چون گوئی هر طرف غلطان است از قبل شام تا پاسی از شب در

نشان

اضطراب بود بناگاه بشور رسید و روی بیازار نهاد و همچنان بصحرا بیرون رفت و دیگر هیچ کس از وی خبر نیافت زهد و استغنای ایشان از امتعه دنیوی تا بحدی بود که در مجلس شریف ایشان سخن از امور دنیوی نمیگذشت بعضے توانگران که از اهل ارادت بودند التماس مے نمودند که کفافی برای یومیه فقرای معین نمایند ایشان در حق جمعی که نسبت معنوی با ایشان درست کرده بودند رضا نمیدادند و بادون ایشان مجوز می داشتند از غایت تنفر که ایشان را ازاین ممر بود بوقتیکه عزم سفر حجاز کردند عبدالرحیم خان مخاطب بخان خانان که از محبان ایشان بود چون آن خبر یافت لک روپیه که عبارت از صد هزار روپیه باشد جهت خرچ راه از زاد و راحله در ویشان ایشان فرستاده عرض نمود که بقبول آن بر من منت نهید خدمت ایشان روی درهم کشیدند و فرمودند که بحج رفتن چون منی گوارای آن نیکند که آن همه سیم و زر مسلمانی را صرف خود کنم نپذیرفتند و باز گردانیدند و بی تقیدی ایشان از مسکن و ملبوس و ماکول تا بحدی بود که اگر یک طعام غیر مرغوب را چندین روز پی درپی بخدمت ایشان حاضر میکردند نمیفرمودند که طعام دیگر کنید و کذلک اگر جامه چندی در بدن مبارک بودی که چرکین شدی طلب دیگر جامه نمیداشتند و نیز هرچند در خانه تنگ و تیره می بودند یا آن مسکن کهنه شدی یا از خاک و خاشاک پر گشتی از آن جا که غرق لجه تسلیم و رضا بودند اظهار تنظیف و تنویر و تعمیر آن نمی نمود ایام ایشان با وضو و صرف عبادت و تکثیر طاعت میگذشت و شبها که بعد از اداے نماز عشای بحجره تشریف فرما میشدند و مراقب می نشستند چون ضعف اعضا غلبه میکرد و برخواسته تجدید وضو می نمودند و دوگانه ادا کرده باز می نشستند باز چون اعضا بدرد و ضعف می آمد چنان می کردند اکثری شب براین می گذشت احتیاط در لقمه تا بحدے بود که هدیه که میرسید بحکم حدیث نحن لا نرد الهدیه رد نمی کردند اما آنرا خرچ نمیکردند بل از محل اطیب قرض حسنه می گرفتند و در بدل آن آنرا میدادند که بحکم فقها آن درجه دیگر در

حلیت پیدا می کند و تاکید تمام می فرمودند که پزندهٔ طعام بوضو باشد بل از ارباب حضور و صفا باشد
و هنگام طبخ با حرف بیهوده نپردازد و می فرمودند از لقمه که بحضور و احتیاط خورده شود
دودی می خیزد که مجاری فیض را می بندد و ارواح طیبه که وسیلهٔ فیض اند مقابل قلب شوند
و همه مریدان را برین احتیاط ترغیب می نمودند و کذلک در همه امور عمل ایشان بعزیمت اولی
بود و از انجا که در کتب احادیث بقرارت فاتحه خلف امام تاکید رفته چند روز بر آن آمدند
که فاتحه خلف امام قرارت نمایند درین اثنا امام الائمه سراج الامة ابو حنیفه کوفی رح
را در معامله دیده اند که قصیده غرا در مدح خود می خوانند که ازان این مضمون مستفاد
می گردد که چندین اولیا کبار در مذهب من بوده اند بعد ازین واقعه ترک آن نموده اند
علو همت ایشان آن بود که از بدایت احوال تا نهایت کمال به هیچ یک از احوالات بلند
و مکاشفات ارجمند سر همت ایشان فرو نمی آمد در عین بحر یافت دم از نایافت زده
خشک لب می بودند و این رباعی شریف ایشان نیز دلالت برین مدعا می کند رباعی

در راه خدا جمله ادب باید بود	تا جان باقی است در طلب باید بود
دریا دریا اگر به کامت ریزند	کم باید کرد و خشک لب باید بود

شیخ تاج که از خلفای ایشان بوده فرموده که روزی در حجره خاص ایشان بودم ایشان
را بغایت مغلوب و مستهلک دیدم در حکایة شدم اما آثار شعور بکلام خود در ایشان نیافتم
بیشتر گفت و گو سؤال در میان آوردم تا بعد از ساعتی چند بتکلم آمدند بعد ازان فرمودند
که فلان کس امروز عجب رسیدی که کلمینی یا حمیرا ماشدی که در حیرت و نیستی و دهشت
عجب فته بودم هم ازین غلبه تفرید ایشان بود که سر بشیخی و صحبت در نمیدادند ایام توجه
ایشان تربیت درویشان بدو سال نکشید چون حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه
بکمال و اکمال رسیدند ایشان خود را از صحبت و تعلیم ارباب ارادت باز کشیدند و یاران را
حواله ایشان نمودند چنانچه تفصیل آن در احوال حضرت مجدد الف ثانی رض بیاید انشاءالله تعالی

گزیدند ف

وخوو انزوا اگیرشدند بشیوه قطب آفاق ابو علی دقاق قدس سره بدرو واندوه سر
بگریبان نیستی وکشیدند وخبرنماز بجماعت بمسجد حاضر نمی شدند هرکه ایشانرا میدید
از حدیث مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَيِّتٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ
اِلٰى اِبْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ یاد میکرد مع ذلک از هیبت و وهشت دیدار ایشان هرکه هرکجا می بود نقش
دیوار میشد بیت

هیبت این مرد صاحب لق نیست	هیبت حق است این از خلق نیست

بمجرد دیدن ایشان بمصداق خبر اذا راو ذکر والله بظهور می رسید نار وزیکه عبور
ایشان بیکی از قرای که سکنه آن هنود بودند بوقوع پیوست بمجردی که نظر آن جماعت بر
ایشان افتاد باهم دیگر میگفتند که این عجب مرویست که از دیدن او خدا بیاد ما آمده
وبا این همت گاه گاه از جوش قلق واضطراب تنها در کوچه و بازار میگذشتند و در
سایهٔ دیواری بخاک می نشستند با اینهمه نیستی های وحیرت سرموی در امور شرعیه
والتزام عزیمت فتوری نمی رفت وسماع ورقص را درآنجا چه بار ووجد و تواجد
را کجا مجال تا حدیکه روزی در حضور ایشان یکی از درویشان بجهر الله گفت
فرمودند با او بگوئید که ادب مجلس ما دانسته به مجلس ما بیاید مصرعه

ای تو مجموعه خوبی زکدامت گویم

مرتبت ف

شاهد عظیم بر علو همت وحال ایشان همین بس است که در مدت دو سال که بر مسند شیخی
بوده اند درین فرصت قلیله چه مردم که از خوان دولت ایشان روزمند گردیده اند
وچه آثار برکات درکشور هندوستان از ایشان انبساط گرفت واین سلسله
شریفه نقشبندیه که دران دیار غریب بودند رونج تام یافت خدمت مولانا

قاضی ف

هاشم در زبدة المقامات در ذکر ایشان مینویسد که فاضلی با این حقیر گفت
که بعضی شیخان بزرگ صاحب حال وقال هفتاد سال درمسند شیخی کردند معلوم است
که از ایشان چه ماند وکه ماند شاهد بزرگی خواجه شما همین است که بس جهل سالگی رفتند

ودو سالی شیخی نمودند و عالمی را بهره ور گردانیدند امید است که تا ما دام قیام ساعت فیوض و برکات ایشان پاینده و باقی باشد اشاره که باویسی بودن ایشان بالا رفته بود از کلام مبارک ایشان که در مثنوی خود بنظم آورده اند اشعار میرود مثنوی

شنیدستم که مشتاقان درگاه — طلبگاران سر لی مع الله
خصوصا کاشف سر نهانی — ابوالقاسم چراغ گرگانی
بخلوت در هدایتگارش این بود — انیس خاطر افکارش این بود
که بوده ورد جان نام اویسش — که باشد شربی از جام اویسش
اویس آسا ازان بحر عنایت — مگر بی واسطه یابد عنایت
کنیم من کین هوس گیرد دماغم — بیابد نور ازین سودا چراغم
دل از ذکر اویسم شاد گردد — دماغم زین هوس آباد گردد
درین راه قدر خود چندان ندانم — که در دل نخل این سودا نشانم
زبانم زین تلفظ گرچه بند است — دلم هیچواست صید این کمند است
دل اندر شرم و جان سرگرم این است — که جانان رحمة للعالمین است
قبولش گر بیابد در افادت — هم استعداد بخشد هم سعادت
درین سودا در دیگر گشایم — روم از جانب دیگر بیایم
شفیع آرم روان دوستانش — مدد خواهم ز روح پیروانش
ببوبکر و عمر عثمان و حیدر رض — باهل بیت و اصحاب پیمبر
بصدق و سوز پور بوقحافه — بعلم و دانش ختم الخلافه
بشام هجرت و تاریکی غار — بآن خوش عنکبوت عنبرین تار
بجوری کز قریش و اقربا دید — بآشوب که دشت کربلا دید
بدار و گیر حرب بدر و خندق — بروز فتح نور حصحص الحق

دارو نیز هوش

رضی الله عنهم

صلی الله علیه وسلم

بآن شب کز سرای امّهانی	رسیده در مکانی لامکانی
به بیرون رفتن آزاده زین ده	بسبحان الذی اسری بعبده
بدیدی آنچه می بائست دیدن	به بیچون گفتن و بیچون شنیدن
بفقری کز خودش درویش هست است	سری الفقر فخری پیش هست است
بآدم کاو در روز شفاعت	کنی تدبیر مشت بی بضاعت
که این غافل کشاید چشم زین خواب	ازان حجره عنایت پرورش یاب
نهد در قرن اول آشیانه	اویس ثانیش خوانند زمانه
ز آسیب زمانه فارغ البال	به بینم ماضی و مستقبلش حال
من ارچه دورم از بخت سیه دل	تو حال سرمدی داری چه مشکل
شناسائی نیست دریای قدم را	ید طولی است دریای کرم را
مرا گرچه سراسر کار خام است	تمامم دان که این سودا تمام است

بتطریق است

در اوائل و اواسط آنحضرت مستغرق بحر توحید وجودی بودند هرچند در اواخر ازان مقام ترقی نموده بوحدت شهود پیوسته اند اما از رباعیات ایشان معنی وحدت وجود مستفاد میشود و بعضی رباعیات ایشان را خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه شرح نموده از توحید وجودی صرف نموده بتوحید شهودی برده و بعضی رباعیات که بطرز رساله املا نموده اند و مسمی بسلسلة الاحرار کرده اند تبرکا چند رباعی را زینت این اوراق مے نمایم **رباعی**

چون ظاهر علم پرده مقصود است	وین هستی خیال سربسر نابود است
از نقش و همی بسوی بی نقش برو	وانگه نظاره کن که حق موجود است

رباعی

هر جنس تو نهریست زانهار نقوش	شد ظاهر و باطن تو در کار نقوش

برخیز جمال نقشبندی بطلب	کاسان شودت شکست باز نقوش

رباعی

چون نقش نهاده رو به بی نقش آری	زان لوح وجود نسخه بر داری
نوری بیرنگ ترجمانش گردد	زنهار که دل بترجمانش نسپاری

رباعی

آن بیرنگی چو پرتو انداز شود	بس راز نهفته را که غماز شود
هر جا نوریست برکشد جمله بخود	وانگاه پی انکشاف هر راز شود

رباعی

گویند که چون رسد دل بکمال	گردد دل و جان ز ترجمان فارغ بال
چشم از هر سو سرمهٔ مازاغ کشد	گوش از هر جانب شنود بانگ تعال

رباعی

ای گشته بهر نموده بیهوده گرو	این است مقام کنت سمعه بشنو
در نیست نمونه که بس بیطرف است	بنشین بهر طرف مرو در رنگ دو

یک لحظه سری بجیب هستی درکش	ایضاً	حرف انا گوی را خطی در برکش
گر مرد رهی بنامرادی خو کن		یعنی که نگار نیستی در برکش
وین سکهٔ من که بنام فقر است	ایضاً	این روشنی از نور تمام فقر است
برخیز ره خواجه احرار بگیر		کان راه ز سرحد مقام فقر است

در ابتدای از فحوای کلام ایشان بطرف وحدت وجود میل معلوم می‌شود در آخر تنزه نام نموده اند و فرموده اند که از برکت صحبت شیخ احمد معلوم شد که توحید کوچهٔ تنگ است شاهراه دیگر است فرد

کمال طفل هنرمند زینت پدر است	شود ز آب گهر نام ابر نیسان سبز

والدهٔ ماجدهٔ ایشان از سادات حسینی اند از قانتات نساء همواره به نیاز و شکستگی و التجا

دایماً

وهمیشه مشغوف خدمت فقرا چنانچه خدمت طبخ خانقاه متعلّق حضرت خواجه خود میکردند مخفی نماند که بعد از حضرت خواجه بزرگ این سه اشخاص درین طریقهٔ علیه عدیم الامثال بوده اند همانا که اشاره حضرت خواجه بمثنوی مبارک خود باینمعنا نموده اند جائیکه میفرمایند مثنوی

زاین پیش بخطهٔ بخارا — بودی چو حیات آشکارا
آئینهٔ ارجمند می بود — نی نقش نه نقشبندی بود
امروز درین خرابه منشین — این مشت خیال را فرو چین
اینجا تنم ارچه اوفتاده است — جان سر بهمان زمین نهاده است
دارم بهمان زمین سروکار — من نیز بخاری ام برفتار
ساقی می نقشبند پیش آر — من صید توام کمند پیش آر
هرچند کمند عنبرین بوی — آن نیست که آورد بمن روی
آهوی ختن شکار دارد — بالاشهٔ خر چه کار دارد
عطار که نقشبند ثانیست — در حلقهٔ آن کمند فانیست
آن رشته که پارسا لقب بود — در پیچش آن کمند آسود
آن خواجهٔ بندگان آزاد — سر در خم این کمند بنهاد
من چون هوسی چنین بیارم — من خود سگ این سه یار غارم
خوش آنکه سه یار چار گردد — قصر ادب استوار گردد
خشتی گردم که این نکو قصر — آید بکمال خود درین عصر
در بزم زلال باده نوشان — خوانندم ختم می فروشان

چون عُمر شریف ایشان از حد واربعین متجاوز شد قرین بآن مبشر برفع علاقهٔ جسمانی شدند شوق وصل عریانی دامنگیر ایشان شده ترک اختلاط مردم می نمودند دست مبارک از کارخانهٔ شیخی کشیدند و مقدمهٔ ارشاد و فیض رشاد را باسرِ خا

بحضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه گذاشتند مستعد بلقاء الله و منتظر برفیق اعلی نشستند تا آنکه این رباعی دران آوان بزبان مبارک ایشان گذشته رباعی

صحرانشین ز سیل حذر کن که آشتین	ترمیکنم بگریه و افسرده می روم
آن گلبنم ز باغ تو کز یک نسیم لطف	نشگفته ام هنوز که پژمرده میروم

ذکر وصال آنحضرت روز شنبه بیست و پنجم جمادی الثانی سنه ۱۰۱۲ یکهزار و دوازده که سن مبارک از چهل متجاوز شده مشرف بلقاء الله شدند و محبان عقیدت سرشت را اسیر دام حسرت و حیرانی گذاشته تاریخ وصال ایشان را یکی از محبان قطعه نظم آورده قطعه

مقدمه

نظم

ذاتے که بدوست بود باقی	و از خود همه فانی الصفت بود
بر خالق خویش جملگی عشق	بر خلق تمام عاطفت بود
وی تشنه لب بسال وصلش	خوش گفت که بحر معرفت بود

بحر معرفت
سنه ۱۰۱۲

و نیز از حروف نقشبند وقت یافته شده و روضه متبرکه ایشان در دهلی کهنه جوار قدم رسول علی صاحبه الصلوٰة والسلام والتحیة واقع شده تا آنکه در کلام خود اشارة باین نموده اند جائیکه میفرمایند مثنوی

نقشبند وقت
سنه ۱۰۱۲

در دیده کشم قبول خود را	خاک قدم رسول خود را
ای خاک مدینه در کجائی	در دیدهٔ من چرا نیائی
ای مردم چشم دور بینا	وی چشم چراغ نور بینا
دریاب غم اشیانه را	بنواز سیاه خانه را

فرزندان گرامی ایشان دو اند خدمت خواجه عبید الله و خواجه عبد الله از ایشان در سن رضاع مانده بودند بحسن خدمت خواجه حسام الدین احمد که متکفل ایشان شده بودند چون بمرتبه تدریس رسیدند از علوم معقوله و منقوله بهره کامل یافتند چنانچه پایه علمیت ایشان از عرائض که بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه نوشته اند

معلوم می

معلوم است کہ بعبارت تازی در کمال بلاغت املا فرمودہ اند و بعضی از آنہا راہ خدمت مولانا
ہاشم قدس سرہ در زبدۃ المقامات درج نمودہ نزد ذکر والد ایشان فی الجملہ بعد از فراغ
علوم ظاہری بطلب معاملہ باطنی بحسب وصیت والد بزرگوار خود بخدمت سراسر
سعادت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف شدند و کسب طریقہ
علیہ والد خود نمودہ بدرجات علیا فایز شدند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض
رعایت ایشانان در ہر امور زاید التحریر میفرمودہ اند از خلفای جناب حضرت خواجہ
بیرنگ بدون جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت حضرت
شیخ تاج و شیخ الہ داد و خواجہ حسام الدین احمد این سہ بزرگوار بہ نسبتی کہ خدمت
خواجہ بیرنگ قدس سرہ حاصل نمودہ بودند اکتفا فرمودہ و باقی خلفای مبارک ایشان
بموجب امر مرشد خود بل بسابقہ موہبت بآنچہ حاصل روزگار ایشان بود مکتفا نشدہ
بسعی از دیاد بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شتافتند و یافتند
آنچہ یافتند و معاملہ خود را از ابنای جنس بالا بردند پیش طاق ایشانان بر نفع گردید منفعہا

هنیئاً لارباب النعیم نعیمها	وللعاشق المسکین ما یتجرع

انشاء اللہ تعالیٰ ذکر سہ از آنہا در منتخب ثانی نزد ذکر اسمای خلفای حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواہد نمود۔

منتخب ثانی از منتخبات سبعہ منقسم بر سیزدہ ۱۳ تذکرہ در احوال جناب محبوب سبحانی قطب ربانی غوث یزدانی قیوم رحمانی کاشف اسرار سبع المثانی واقف رموز مقطعات فرقانی و متشابہات قرآنی حضرت مجدد الف ثانی لا زال اسمہ کالاسم المبارک الذی بشر بہ عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ

والسّلام الشیخ احمد ابن الشیخ عبد الاحد الفاروقی الکابلی السرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ذکر آباء و اجداد و نسب ایشان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم تذکرہ اولیٰ از منتخب ثانی در ذکر نسب حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ نسب مبارک حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخلیفہ ثانی امیر المومنین و امام الاعدلین الناطق بالحق والصّواب حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرسد بدین ترتیب کہ اسم مبارک ایشان شیخ احمد ابن شیخ عبد الاحد ایشان ولد شیخ زین العابدین ایشان ولد شیخ عبد الحی ایشان ولد شیخ محمد ایشان ولد شیخ حبیب اللہ ایشان ولد شیخ قطب الاقطاب غوث العلین حضرت امام رفیع الدین ایشان ولد شیخ نصیر الدین ایشان ولد شیخ سلیمان ایشان ولد شیخ یوسف ایشان ولد شیخ اسحاق ایشان ولد شیخ عبد اللہ ایشان ولد شیخ شعیب ایشان ولد شیخ احمد ایشان ولد شیخ یوسف ایشان ولد شیخ سلطان شہاب الدین علی المعروف بفرخشاہ کابلی الفاروقی ایشان ولد خواجہ نصیر الدین ایشان ولد خواجہ محمود ایشان ولد خواجہ سلیمان ایشان ولد خواجہ مسعود ایشان ولد خواجہ عبد اللہ الواعظ الاصغر ایشان ولد خواجہ عبد اللہ الواعظ الاکبر ایشان ولد خواجہ ابو الفتح ایشان ولد خواجہ اسحاق ایشان ولد خواجہ ابراہیم ایشان ولد خواجہ ناصر الدین[1] ایشان ولد حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایشان ولد

[1] مخفی نماند کہ تمام نسب مبارک تا امیر المومنین رض از روی انتخاب سی و دو نفر میشوند لیکن درینجا پسر حضرت عبد اللہ را ناصر نام مقرر نمودہ اند و این تعین را از زبدۃ المقامات مولٰنا ہاشم کشمی نقل کردہ اما مولٰنا بدر الدین سرہندی در حضرات القدس بجای ناصر سالم نام این حضرت عبد اللہ ابن عمر رض نوشتہ و ہمین اسم سالم را در کتب حدیث در اولاد صلبی حضرت عبد اللہ یافتہ شد پس ازین تقریر معلوم شد کہ آنچہ مولٰنا بدر الدین قدس سرہ نوشتہ اند بر صواب خواہد بود اکنون ناصر نام در اولاد ایشان ظاہرا یافتہ نشدہ مگر اینکہ احتمال لقب دارد کہ ہمان سالم ملقب بناصر باشند لکن این ہم

حضرت

حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین :۔

تذکرہ ثانیہ از منتخب ثانی در ذکر سلطان شہاب الدین فرخشاہ فاروقی کہ از اجداد مبارک حضرت مجدد الف ثانی اند رضؓ و در تذکرہ اولیٰ این منتخب اسم مبارک ایشان نوشتہ شد با ذکر امام رفیع الدین کابلی و در ذکر حضرت امام رفیع الدین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم و رضؓ

اما بعد مخفی نماند کہ از جملہ اجداد کبار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد از جناب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما این دو بزرگوار یعنی حضرت سلطان شہاب الدین علی و حضرت امام رفیع الدین قدس سرہما از جملہ اولیا کملین اند حضرت سلطان شہاب الدین علی لقب ایشان فرخشاہ است و خدمت ایشان قبل از سلوک صوفیہ والی کابل بودہ اند از قبل سلاطین غزنویہ و قیل بعد از زوال سلطنت غزنوی ایشان از کابل خروج نمودہ اند و سلطنت بایشان مقرر شدہ و خدمت ایشان مرارًا بہندوستان با عساکر و افواج قاہرہ جہت جہاد کفار و ترویج اسلام و توہین اصنام تشریف فرما شدہ اند و با فتح و فیروزی بغنایم بسیار بکابل مراجعت نمودہ اند آخر الامر عنایات الٰہی شامل حال و قرین احوال ایشان شدہ توجہ ایشان را از امور سلطنت گردانیدہ شوق و ذوق خود را نصیب روزگار ایشان نمودہ قبلہ توجہ ایشان را بسلوک طریقہ علیہ حضرات چشتیہ مصروف داشتہ و از اکابر آن طریقہ عالی مستفید گردیدند و بدرجات کمال و اکمال مشرف شدند و عالمی از سرچشمہ فیض ایشان سیراب و کامیاب گردیدند ایشان بعد از ترک سلطنت و قبول فقر در کوہستان کابل سکونت اختیار فرمودہ اوام حیات بہ فیاضی خلق مشغول بودند و بعد از رحلت

درہمان سرزمین آسودند امروز آن موضع بدرہ فرخشاہ معروف ومشہور است قبر مبارک را
را زیارت گاہ عالی ساختہ اند قبلہ توجہ آن نواحی مزار ایشان است یزاد و بتبرك بہر
الحال برادر این راقم حروف شاہ ضیاء الحق سلمہ اللہ تعالیٰ ابقاہ واوصلہ الی غایۃ میان
ما تیمناہ تعمیر مزار فیض آثار ایشان نمودہ ومسجد وخانقاہ عالی را معمور ساختہ خود
بتربیت طلاب آن نواحی دران خانقاہ مبارک مشغول است وسکونت خود را در
آنجا مقرر نمودہ ایزد تعالیٰ ہمین برکات ایشان او را باعلی مراتب کمال واکمال ممتاز دارد بیت

این دعوت را نگاہ تہلیل		آمین آمین کناد جبریل	

ونسب عارف اکبر حضرت شیخ فرید گنج شکر قدس سرہ الانوار نیز بایشان اتصال میابد

ذکر امام رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ جد ششم حضرت مجدد الف ثانی اند

وخدمت ایشان جامع بودند در علوم ظاہری وباطنی واقتباس انوار کمال از شمع صحبت حضرت سید
جلال الدین بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ملقب بسید مخدوم جہانیان بود نمودہ اند وخدمت
امام رفیع الدین را آباد وامام نماز وخلیفہ ایشان بودہ اند آوردہ اند کہ چون حضرت
مخدوم جہانیان از ولایت بخارا بکابل تشریف فرماشدند حضرت امام رفیع الدین را
از آنجا راہمراہ خود بہند وستان آوردہ اند چون خدمت ایشان بقریہ براس کہ پنج شش
کروہ است از سہرند رسیدند مردم آن قریہ از خدمت ایشان التماس آن داشتند
کہ چون خدمت ایشان بدہلی برسند بہ پادشاہ وقت کہ مرید ایشان است بفرمایند
کہ بیشہ سہرند را شہری آباد نماید کہ آن بیشہ موحش ومسکن شیر وسباع است
رعایای اطراف آن سرزمین برسانیدن مالیہ سلطان بلدہ سامانہ کہ بعد مسافت دارد
عسر تمام می کشند خدمت ایشان قبول استدعا نمودند ومتوجہ دار الخلافہ شدند

لہ جد بزرگوارش مشہور بفرخشاہ زمام حکومت کابل درکف داشت وپدر والا گہر شیخ موسوم بکمال الدین سلیمان در عہد شہاب الدین غوری از کابل بہ ملتان آمدہ قضا قصبہ گہوتوال کہ نزدیک ملتان است یافت ۱۲ نقل من تاریخ فرشتہ

لہ رونق مجوی ۱۲

غلبجائی

و چون بکنور که دو منزل است از دہلی رسیدند سلطان فیروز شاہ که از سلاطین افاغنه بوده است استقبال ایشان نموده بقریه مذکور آمده بشرف ملاقات ایشان مستعد گردید خدمت ایشان مسئول آنجماعه را بسلطان رسانیدند و سلطان فرموده ایشان را سعادت خود دانسته قبول نمود و حکم فرمود که دران سرزمین شهری بنا کنند خواجه فتح الله را که برادر حضرت امام رفیع الدین بودند و از مقربان سلطان تعین نمود که با دو هزار سوار رفته دران سرزمین باشد و بانصرام آن مهم اقدام نماید چون خواجه فتح الله آمده شروع در تعمیر آن قلعه کرد روز باهتمام تمام آنچه بنا می یافت در شب منهدم می شد علی الصبح باز تعمیر مے نمودند بدستور سابق منهدم مے یافتند چون این مقدمه را بعرض سلطان رسانیدند خلیفه علاج آن را بحضرت مخدوم جهانیان حواله نمود خدمت ایشان امام رفیع الدین را فرمودند که شما رفته متوجه احوال کیفیت این واقعه شوید چنانچه برادر شما از طرف سلطان مامور بتعمیر است از جانب ما شما آمر باشید و خشتی از دست مبارک خود بایشان دادند و فرمودند که بدست خود در بنای قلعه گذارید چون خدمت ایشان بامر مرشد خود بدان سرزمین رسیدند و خشت را در بنای قلعه گذاشتند و متوجه کیفیت آن حال شدند معلوم نمودند که خدمت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر قدس سره را از نادانستگی به بیگار گرفته بودند چه ایشان خود را پوشیده بودند و کسی ایشان را نمی شناخت و از غیرت باطنی بنای قلعه را هر شب منهدم میساخت خدمت امام رفیع الدین شیخ مذکور را دریافته عذر تقصیر برادر خود خواست شیخ فرمود که رفیع الدین بپاس خاطر تو این شهر چند روز آباد باشد و الا نه تا قیام قیامت آبادی این را نمیگذاشتم بعد از این چون قلعه مذکور بانصرام رسید سلطان فرمود که این قلعه بتصرف حضرت امام رفیع الدین آباد شده است خدمت ایشان آنجا سکونت نمایند و محصولات آنرا صرف فقرا خود کنند از آن روز سکونت حضرات اسلاف مجددیه

کس

دران بلده سهرند مقرر شد خدمت ایشان مدت حیات خود آنجا بودند و بعد رحلت
تربت شریف ایشان بیرون شهر نمودند هرچند الحال قبر مبارک ایشان دراندرون شهر
شد از کثرت آبادی خدمت مولانا هاشم در زبدة المقامات می نویسد حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه فرخنده شبی بزیارت تربت حضرت امام رفیع الدین شدند
و مدت تمام محاذی صدر امام برپای مراقب ماندند بعضی مخلصان معروض داشتند که اگر
بنشینند خوب باشد ایشان به نشستن توجه نفرمودند و زمانی به تربت والده معصومه خویش
رحمها الله تعالی که دران مقبره منوره است نیز خاموش ایستاده اند فردای آن شب خدمت
خدمت مخدوم زاده متکلم برجاده مخزن الاسرار والعلوم خواجه محمد معصوم الانوار
سری تشکر فاز زیارت شب بیان نمودند مجمل آن اینست که حضرت بعد از مراجعت
فرمودند که چون محاذی روضه امام ایستادم از حق سبحانه وتعالی ملتمس آن شدم که
الهی از جمیع این گورستان عذاب را مرتفع کن آواز رسید که هفته عذاب از ایشان
بردارند باز ملتجی شدم که رحمت ترا نهایتی نیست در مغفرت بافزای حکم شد که ماهی عذاب
مرفوع گردد باز بیش تضرع نمودم بکرم خاص نوازش فرمودند و بکلی بخشیدند فردای نمودند
آن روز بمقبره که والد و جد ایشان مدفون اند رفتند بخاطر مبارک آنحضرت مضمون حدیث
معروف گذشت که چون عالمی بمقبره بگذرد تا چهل روز عذاب آن مقبره را بردارند بمجرد این
خطور ملهم شدند که بقدوم تو تا قیامت عذاب ازین مقبره برداشتم بیت

بدین خوبی و رعنائی تو از هر در که باز آئی	دری باشد که از رحمت بروی خلق بگشائی

تذکرهٔ ثالثه از منتخب ثانی در ذکر والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی خدمت شیخ مخدوم عبد الاحد قادری الچشتی با ذکر شیوخ ایشان قدس الله تعالی اسرارهم

لقب ایشان حضرت مخدوم است و خدمت ایشان را در عنفوان جوانی و اوان تحصیل علوم

ظاهری بناگاه دست شوق این راه گریبان گیر دل شده بخدمت مطہر النفوس شیخ عبد القدوس قدس سرہ برد و آنجا بکمند ارادت او در آمدہ تلقین اذکار فرا گرفت چون از خدمت شیخ التماس سکونت خود بر آن آستان خواست و طلب مصاحبت بدان درویشان کرد شیخ فرمود قدم عزیمت بر تحصیل علوم دین و شریعت نہادہ بعد از تحصیل اینجا مراجعت نمائی و بتحصیل معاملہ کمر ہمت بہ بند کہ درویش بے علم را چندان تمکین نیست و چون حضرت مخدوم این شنود و ملاحظہ کبر سن شیخ نمود زبان مسئلت بکشود و گفت ترسم کہ اگر پس از انصرام واتمام علوم بدین عتبہ علیہ شتابم این گرامی صحبت در نیابم شیخ فرمود چون مرا نیابی بفرزندم رکن الدین شو و از وے بجو آنچہ می جوئی حسب الامر شریف باز بر تحصیل علوم مراجعت فرمود قضارا پیش از تمامی تحصیل او عمر گرامی شریف شیخ وی رخت تمامی کشید

مصرعہ آن نامہ سوز دل باتمام رسید پس حضرت مخدوم بعد از فراغ اکتساب فنون علوم از منقول و معقول و سیر و سیاحت بعضی بلاد بحکم اشارۃ آن بشارت بخدمت شیخ رکن الدین قدس سرہ شد و خدمت او نمودہ و وصیت والد ماجد خود ملاحظہ علو استعداد و طریق شفقت و عنایت بیشتر نمودہ و نظرات تربیت را دربارہ ایشان دریغ نداشت و چون از موائد فوائد خویش بہرہ ور کرد و خرقۂ خلافت از دو طریقہ مبارکہ قادری و چشتی قدس اللہ تعالی اسرار اہلہا پوشانید و بتلقین و تربیت طلاب امر فرمود و اجازت نامہ بغایت عالی در بلاغت معانی و فصاحت الفاظ نوشت و آن نامۂ گرامی را کہ نگارش نمود این است بسم اللہ الرحمن الرحیم

و فد الخیر والاقبال موعدا	و کوکب المجد فی الافق الاعلی سعدا
بشرے تراکہ دولت دارین رو نمود	ایجاز وعدہ کرد نقابے ز رخ کشود
در آسمان رفعت شمسی بر آمدہ	نورے از ان بتافت اندر جہان نمود

الحمد للہ الذی خلق الآدم علی صورتہ وکرمہ بجلائل فنن واجری فلک النسبۃ بین

انبیائہ۔ و اولیائہ۔ و تقدم احسانہ علی منتہ۔ و آخر شکرہ علی نعمتہ۔ وھو الاول۔ والاخر۔ والظاھر والباطن لا موخر لما قدم۔ ولا مقدم لما اخر۔ ولا معلن لما ابطن۔ ولا مخفی لما اظھر۔ وتمت ھمم اولیائہ۔ عن الرکون۔ الی الاکوان عارا۔ واعتلقت الجنان بارا۔ فدارت علیھم بکرۃ وعشیۃ کاس المحبۃ من کوثر محبوبھم دارا۔ کلما جن علیھم اللیل جعل قلوبھم من شوق لقاء الخلیل نارا۔ وتفیض اعینھم من الدمع مدرارا۔ لیلا ونھارا۔ ویشتغلون بذکرہ سرا وجھارا۔ و یتمتعون بمناجات المحبوب اعلالا واسرارا۔ ویطوفون حول سرادقات الوحدۃ افکارا۔ لا یزال منھم فی کل زمان من یعرف فی وجھہ نضادۃ العرفان۔ وھو عطشان وحیران۔ لہ فی فضاء العشق والولہ طیران غایۃ مطلوبہ لقاء الرحمان۔ ونھایۃ مقصودہ رضاء المنان فینظر فی اقطار الارض آثارہ ویظھر فی الآفاق انوارہ۔ لسانہ ناطق بالحق وھو داع الی الرب للخلق لیخرجھم من الظلمات الی النور۔ ویقربھم ویحببھم الی اللہ الغفور۔ والصلوۃ والسلام علی من ھو خیر خلقہ واحبائہ وخاتم انبیائہ۔ واصفیائہ وھو رسول الرحمۃ وصاحب الشریعۃ الغراء والطریقۃ الزھراء والحنیفیۃ البیضاء وعلی الہ وخلفائہ الاربعۃ واصحابہ الکرام البررۃ **اما بعد** فان اللہ عوالی اللہ العلام من اوثق دعائم الاسلام والایمان واکرم مناھج العمل والاحسان علی ما ورد فی الخبر عنہ علیہ الصلوۃ والسلام والذی نفس محمد بیدہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان احب عباد اللہ الی اللہ الذین یحببون اللہ الی عبادہ ویحببون عباد اللہ الی اللہ ویمشون فی الارض بالوعظ والنصیحۃ کما قال اللہ تعالی قل ھذہ سبیلی

الفضل

یحببون اللہ الی العباد یحببون العباد الی اللہ ۱۲

ادعو

ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی انما یکون برعایۃ اقوالہ وافعالہ واحوالہ ثم ان الاخ الاعز الرضی والصاحب المرضی المتوجہ الی رحمۃ رب العلمین المتوکل الی مالک یوم الدین اخانا العالم الشیخ عبد الاحد بن زین العابدین لما صح قصدہ ولبس الخرقۃ منا وتفقہ بالعلم واشتغل بالذکر والفکر شغلاً کاملا اجزنا لہ اجازۃ بالباس الخرقۃ للطالبین کما اجاز لنا شیخنا وابونا شیخ الاسلام قطب الاقطاب الشیخ عبد القدوس قدس اللہ سرہ العزیز وھو من شیخہ شیخ الاسلام الشیخ محمد عارف وھو من شیخہ وابیہ الشیخ احمد عبد الحق وھو من شیخہ الشیخ جلال پانی پتی وھو من شیخہ الشیخ شمس الدین ترک پانی پتی وھو من شیخہ الشیخ علاء الدین علی احمد صابر وھو من شیخہ الشیخ فرید الحق والدین مسعود اجودھنی من شیخہ قطب الحق والملۃ والدین خواجہ قطب الدین بختیار اوشی وھو من شیخہ خواجہ معین الدین سنجری وھو من شیخہ الشیخ عثمان الهارونی وھو من شیخہ ووالدہ سید السادات محی الدین ابی نصر وھو من شیخہ ووالدہ سید الحسب والنسب ابی صالح وھو من شیخہ حاجی شریف زندنی وھو من شیخہ الشیخ مودود چشتی وھو من شیخہ الشیخ ابی یوسف چشتی وھو من شیخہ ابی محمد چشتی وھو من شیخہ ابو اسحاق شامی وھو من شیخہ الشیخ علی الدینوری وھو من شیخہ الشیخ ھبیرۃ البصری وھو من شیخہ الشیخ سلطان البلخ ابراھیم الادھم وھو من شیخہ فضیل بن عیاض وھو من شیخہ الشیخ عبد الواحد بن زید وھو من شیخہ الشیخ حسن البصری وھو من شیخہ الشیخ امیر المؤمنین وامام المسلمین علی المرتضی کرم اللہ وجھہ وھو من حضرت الرسالۃ الرفیعۃ القدسیۃ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم وھو من اللہ تعالی عز وجل وایضا اخبرلہ

دامت برکاته و زیدت درجاته بالباس الخرقة المبارکة القادریة المحققة لمن یطلبها و یراه اهلا و مستحقا لها کما اجازنا بالباس الخرقة للطالبین استاذ علماء المشرق و المغرب علامة الوری علم الهدی المحقق المدقق الکامل المکمل سید السادات امیر سید ابراهیم معین الحسنی الحسینی الایرجی القادری وهو من شیخه الشیخ بهاؤ الدین الانصاری الحسنی الحسینی القادری وهو من السید السند الشیخ احمد الحلبی القادری وهو من شیخه و والده سید السادات سید موسی القادری وهو من شیخه و والده سید عبد القادر وهو من شیخه و والده سید السادات سید حسن وهو من شیخه و والده سید السادات محی الملة والدین ابی نصر وهو من شیخه و والده سید الحسب و النسب سید السادات ابی صالح وهو من والده السید الجید السند المستند عبد الرزاق وهو من والده سید السادات قبلة ارباب الکرامات قطب الکونین غوث الثقلین محی الحق و الشریعة و الطریقة و الحقیقة ابی محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی الله تعالیٰ عنه و قدس الله تعالی روحه وهو من شیخه الشیخ ابی سعید المخزومی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی الحسن القرشی الهنکاری وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی فرج یوسف الطرسوسی وهو من شیخه شیخ الاسلام عبد الواحد بن عبد العزیز الیمنی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی بکر الشبلی وهو من شیخ الاسلام سید الطائفة الصوفیة جنید البغدادی وهو من شیخه شیخ الاسلام سری المفلس السقطی وهو من شیخه شیخ الاسلام معروف الکرخی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی سلیمان داؤد الطائی

وهو من امام علی موسی رضا وهو من ابیه الامام جعفر الصادق
وهو من ابیه الامام محمد ن الباقر وهو من ابیه الامام زین العابدین
وهو من ابیه الامام السعید الشهید حسین وهو من ابیه امام المسلمین
وامیر المؤمنین اسد الله الغالب علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ
عنه وعن اولاده واحفاده وانصاره وهو عن سید المرسلین
امام المتقین خاتم النبیین المبعوث رحمة للعالمین محمد ن
النبی الامی الامین صلی الله تعالیٰ علیه وبارک علیه وآله الطیبین
الطاهرین و وصّینا له دامت برکاته ان یشتغل بالعلوم
الصوفیة واوراد المشائخ واعمالهم راعیا حقوق الشرع
من الاصل والفرع ممتثلا لاوامر الله تعالیٰ ومجتنبا
لنواهیه ومتادبا بآداب الصوفیة حق الادب وان لا یتردد لارباب
الدنیا واصحابها وان لا یحضر فی مجلسهم لطلب الدنیا وان یحب
اولاد الشیخ واقربائه ویراعی حقوق ادابهم کما قال الله تعالیٰ
لحبیبه صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ
اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی وان یشتغل بالله اشتغالا باطنا معرضا
عن غیر الله کما قال الله تعالیٰ لحبیبه صلی الله علیه وآله وسلم وَاذْکُرِ
اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا زاهدا فی الدنیا راغبا الی العقبیٰ
ثابتا علی السعادة والسخاوة من غیر التفات الی رسوم اهل
البطالة وان یجعل الوحدة والعزلة راس ماله فانها متمسک ارباب
الصدق والصفا فان استطاع ان یستتم اوقاته علی ملازمة
بالخلوة فهو اولیٰ واحری وان لم یتیسر له ذلک فیجعل لنفسه نصیبا

منها و ینبغی ان لایکون سنتہ خالیۃ عن خلوۃ او خلوتین فان کان ھکذا فھذا العزیز نائب عن یدنا و بین الناس خلیفتنا فیرحم اللہ من اکرم و عظم من اکرمناہ و عظمناہ و اھان اللہ من اھانہ فاسئل اللہ العظیم المنان ان یکون الاخ المشار الیہ مرضیا عند اللہ و محبوبا عند الناس اللھم بلغہ الی منتہی مطالب الصدیقین و اوصلہ الی اعلی درجات العارفین الکاملین المکملین بحرمۃ النبی و آلہ و صلی اللہ علی حضرۃ خیر خلقہ و آلہ و صحبہ اجمعین من الفقیر الحقیر المجیز المرخص رکن الدین بن عبد القدوس اسمعیل الحنفی کتبہ و حررہ فی سنۃ تسع و سبعین و تسعمأۃ بنزولہ السلام علی من اتبع الھدی انتہی :-

ذکر اکابرے کہ حضرت مخدوم از صحبت آنہا مستفید شدہ اند

اول حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہ العزیز

و ایشان از اکابر شیوخ ہندوستان اند از فرزندان شیخ صفی الدین کہ در اصول و فروع علوم از فحول محققین بود و صاحب تصانیف مفیدہ سکر و شورش قوی داشت وجد و سماع کثیر با وجود کثرت جذبات و وفور غلبات در اتباع سنت سنیہ بغایت متیقن و در التزام عزایم امور سخت متمکن آورا کتابے است مسمی بہ انوار العیون مرتب علی سبعۃ فنون کہ در ہر فن اسرار عالی بر صحائف املا آوردہ و آورا مکاتیب است بس حلاوت بخش در مکتوبے مے نویسد کہ شیخ ما سید محمد گیسو دراز زبان دراز کرد از حیرانی و گفت کہ او سبحانہ و تعالی ورا و الورا است اگرچہ این سخن نیز باشد اما جویندہ را جان نیز باشد کہ در طلب او طالب باز ہمہ ورا الورا باید شد محققان گفتہ اند کہ نہایت رجوع بسوی بدایت

است و چون بدایت را بدایت نیست نهایت را نهایت نبود که خدای را جل شانه نهایت نبود و طالب را نهایت بی نهایت باید تا در نهایت رجوع بسوی بدایت آید مومنان خدای عز و جل را در بهشت بینند نه آنکه خدا در بهشت باشد تعالی الله عن ذلک علوا کبیرا اما طالب را در بهشت باید شد و از بهشت باید شد چون مانی الجنة سوی الله روی نماید و را الورا و تحت الثرا یک جا آید چه جای ورا الورا است و در اکثر مکاتیبش از انکسار و افتقار و خوف خاتمه می نویسند هیهات هیهات تا عقبه ابهام فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ در پیش است کجا خواب و خور و گرا فراز و آرام در کیش است بیت

کس می ندهد نشان ز آب و گل من	حل می نشود در این جهان مشکل من
از هیبت این دو راه خون شد دل من	تا خود بکدام راه بود منزل من

جای دیگر نگارد فرد

در کوی بتان رفت همه عمر دریغا	چون برهمن پیر به بتخانه بماندم

آخر وزو

عمر باخر رسید مرگ و سفر عاقبت در پیش آمد زاد آن که علم و عمل بر متابعت سید المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم است بدست بنامد و خوف و حیرت آن فرا گرفت که امام مسلمانان ابو حنیفه کوفی رضی الله تعالی عنه می فرماید اکثر ما یسلب الایمان عند النزع ندانم دران وقت دشواری و زمان بیقراری چه پیش آید جای در تصحیح فرزند نخست خود شیخ حمید الدین نوشته اند ای فرزند فرصت عزیز است و روز و شب در تحصیل علوم بجد و جهد کوشش بلیغ نمای که وقت تحصیل علوم همین است و دوام طهارت و ادای فرائض و سنن با تعدیل ارکان با خضوع و خشوع بر وجهی که صاحب شرع خبر کرده است لازم گیر که استقامت این کار سعادت دو جهانی و دولت دو جهانی و برکات و رحمت بی شمار است بدانکه مقصود از علم عمل است

کہ فرد از عمل پرسند نہ از بسیاری علم و مقصود از عمل اخلاص و محبت حق تعالیٰ است
لیسئل الصادقین عن صدقہم کہ شامل خواص و عوام است و مقصود از اخلاص محبت
محبوب است کہ معبود برحق است و موجود مطلق اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ انتہی کلماتہ الشریفہ خدمت شیخ از این دار پر ملال انتقال
بآن سال نمودہ کہ شیخ اجل مبین آنست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ :-

ذکر شیخ خواجہ رکن الدین - قدس سرہ العزیز

فرزند دویم و خلیفہ اول حضرت شیخ عبدالقدوس اند بعد از والد خود بر سجادہ ارشاد
بنشست با وجودیکہ از والد خود باعلی درجات کمال رسیدہ بود از خدمت سید ابراہیم
الایرجی القادری نیز طریقہ علیہ قادریہ را اخذ نمود چنانکہ در ارشاد نامہ حضرت مخدوم
ذکر نمودہ و خدمت او صاحب اسرار و احوال عالیہ بودہ و تصانیف شایستہ دارد
از آن جملہ است مجمع البحرین محتوی بر اسرار علوم دینی و یقینی و نیز او را مکتوبات
کثیر البرکات است و ریکی از مکاتیب خود بیکے از محرمان راز نوشتہ و اَمَّا بِنِعْمَۃِ
رَبِّکَ فَحَدِّثْ للّٰہ الحمد والمنۃ کہ در دیدہ مشہودی نماندہ بجز خدا معہذا اجزا فکار
و عجز بیش نہ و بجز حیرت و درماندگی کیش نہ بیت

تشنہ از دریا جدائی مے کنم		بر سر گنجے گدائی مے کنم

شیخ رکن الدین را بر حل بعضے کلمات سکریہ والد خویش تحقیقات است از آنجملہ
است کہ والد ماجدش روزی در اثنای سماع در زبان راندند کہ خدا داند ما کجا ئیم
باز فرمودہ اگر گوئی خدا اند اند شاید شیخ رکن الدین می نویسد مراد از علم الٰہی تعین علمی است
اجمالی یا تفصیلے کہ بوحدت و واحدیت معبر اند شیخ در آن وقت فوق تعین علمی بودہ خدمت
شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ در سنہ ثلث و ثمانین و تسعمایۃ از این جہان رفتہ

مضجع او با سائر اخوانش در جنب والد بزرگوار او است الا شیخ احمد ولد شیخ عبد النبی
شہید صاحب کتاب سنن الہدی کہ در شاہ آباد آسودہ و انتقال او در سنہ اثنین وسبعین
سنہ ۹۷۲ وتسع مایۃ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

ذکر شیخ جلال الدین تہانیسری

از اعاظم خلفای شیخ عبد القدوس اند و خدمت حضرت مخدوم را بعلاقہ ہم پیرہ گی بایشان صحبت ہای شائستہ و مجالس شگرف بودہ و از علم ظاہری بہرہ تام داشت و استغراق و استہلاک تمام تا گویند کہ بسا بودے کہ برائے اداے نماز مریدانش آمدہ برائے افاقت شیخ بآواز بلند
سنہ ۹۸۹ حق حق می گفتند تا از سکر بصحو می آمد عمر دراز یافت بعد از نود و پنج سالگی در سنہ تسع وثمانین وتسع مایۃ بآخرت شتافت در بلدہ خود مضجع یافت رحمۃ اللہ علیہ و خدمت او را رسائل مفیدہ است و مکاتیب شگرف۔

ذکر ملاقات حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ بحضرت شیخ کمال کہتلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم را در آوان مجالست حضرت شیخ جلال ملاقات بحضرت شاہ کمال رو بداد روزی حضرت مخدوم با شیخ جلال صحبت داشت کہ مردے بصورت اہل سپاہ بآن خانقاہ در آمد بحضرت شیخ معانقہ نمود و در انجمن بنشست شیخ او را از سپاہ دانستہ از احوال شاہ و سپاہ پرسید وی ازاین پرسش در شورش در آمد و گفت شیخا اگر مسکینے از مسکینان این راہ جہت اقتباس انوار اللہ باین خانقاہ آید شما را لایق نیست از احوال شاہ و سپاہ پرسیدن اگر خواہش این اخبار دارید بر راہ گذر بنشینید و از روندگان بجوئید شیخ از غایت بردباری طریق معذرت پیش گرفت حضرت مخدوم آثار جذبہ از و فہمیدہ چون او از محفل شیخ بیرون شد در عقب او شدند با او اظہار محبت و اخلاص نمودند از منزل و مسکن او پرسیدند آن عزیز نیز

بالفت و بشاشت پیش آمده اظهار احوال خود و منزل و ماوای باز نمود و فرمود سکونت فقیر بیشتر بقصبه پایل است و پایل از نواح سهرند است حضرت مخدوم بعد از چندے آنجا شدند و خدمت شیخ کمال ذوی الاکمال را آنجا یافتند و صحبت های گرم بهم رسید و فیما بین این دو بزرگوار الفت بسیار رو نمود تا بحدے که شاه کمال مذکور مع عیال و اطفال به منزل جنت مشاکل حضرت مخدوم می آمد و چندی گذرانیده باز به مسکن خود مراجعت نمودی فے الجمله فوائد بسیار از مجالست و مصاحبت شاه کمال نصیب وقت ایشان شد و غرائب معاملات و عجائب خرق عادات از و مشاهده نمودند خدمت شاه کمال را چونکه ویسی بودند نسبت ظاهری بشیخ فضیل داشت که به نُه واسطه بشیخ الجن والانس جناب شاه عبد القادر جیلانی رضی الله تعالی عنه میرسید بدین تفصیل آرادت شیخ فضیل بسید گدا رحمان ثانی بود او را بسید شمس الدین عارف و او را بسید گدا رحمان اول و او را بسید ابو الحسن و او را بسید شمس الدین صحرائی و او را بسید عقیل و او را بسید برهان الدین و او را بسید عبد الوهاب و او را بسید شرف الدین و او را بسید عبد الرزاق و او را بوالد ماجد خود امام الفئتین غوث الثقلین رضی الله تعالی عنه و قدس الله سره الاقدس و شاه کمال اکثرها از شوریده سرے و آشفته حالی بجزائر و مفاوز بسر بردے و دران بوادی چون احتیاج طعامش شدی بناگاه دران بیدا شهری پیدا شدی و ساکنان آن شهر او را هر چه تمامتر باعزاز و اکرام بمنازل خویش بردندے و ضیافت نمودندے و شیخ ان طعام و شراب آنها تناول کردے و شب بمصداق ابیت عند ربی بامکنه ایشان غنودی بامدادان که شیخ بیدار شدی نه از آن شهر نامی دیدی و نه نشانے یافتی و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه از والد خود نقل نموده اند که خدمت شاه کمال چون در بیان معارف و تبیین اسرار می در آمد دقائق در میان مے آورد که با وجود

قوت عملیت مستعان کامل احوال را بعد از تامل و تفکر بسیار بمرور ایام بفهم می درآمد بیت

ارباب فنا زنده بجای دگر اند	بیرون ز دو کون در جهان دگر اند

و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه فرموده اند که چون نظر کشفی سر داده می شود بعد از حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین از مشائخ علیه قادریه چون شیخ کمال اقل قلیل بنظر می درآید چون عمر مبارکش از ثمانین تجاوز نموده در تاسع عشر از جمادی الآخر ۹۸۱ احدی و ثمانین و تسع مایه راه وصل بر رفیق اعلی یافت و در قصبه کهتل از قرای تابعه سرهند است خواب گاه یافت رحمة الله سبحانه علیه رحمة واسعة۔

بعد از وی خدمت شاه سکندر نواسه او و وارث نسبت او شد صاحب حالات بلند و معارف ارجمند بود و حضرت مجدد الف ثانی رض فرمایند که جانب آفتاب میتوان بفراغت نظر کردن اما بر دل شاه سکندر از غلبه نور نظر را راه نیست شاه مذکور در سنه ۲۳ ثلث و عشرین بعد الالف از جهان رفت رحمة الله سبحانه بیت

چمن را تر و تازه آراستند	چو شبنم نشستند برخاستند

خدمت حضرت مخدوم سیاحت بسیار نموده اند و بسا بزرگان را یافته اند و مستفاد شده و آیشان در این سیر و سیاحت عهد نموده بودند که در هیچ جا از علمیت خود و یا از نسبت خود اظهار ننمایند و همه جا طالب باشند نه مطلوب و از هر که آثار بدعت بینند با وصحبت ندارند و در اسفار خود بسی علماء عامل و عرفاء کامل را دریافته اند از آنها چیزی بیان شود منها چون گذر ایشان بر تهاس افتاده شیخ الهداد مردی بود بغایت معمر و عزیز صحبت های عزیزان یافته و بنام شهرت او را آنجا یافتند با وی صحبت نمودند وی فرموده هر راه را نهایت نیست الا راه حق را عز و جل که آنرا نهایت است و خدمت ایشان از آن کلام بغایت متعجب می بودند و در معنی آن متفکر چه خلاف صریح بجمیع مشایخ که منازل الوصول لا ینقطع ابد الابدین

بروطاس رهتاس

خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض میفرمایند که حل این معنی آن چنان بخاطر مے آید که هیچ چیز را ذات نیست چه حقائق همه اشیا جز وجوه واعتبارات نیست و نه اند و وجوه واعتبارات را غایت نیست بخلاف راه وصول با و سبحانه که منتهی بذات اقدس او گردد و زیرانکه چون عارف را بسیر محبوبی و اجمالی بمحض عنایات از سیر صفات و شیونات بگذرانند آنجا همه وجوه واعتبارات مفقود کروند و سیراو بذات بحت منتهی گردد و بعد ازان سیر در راه ماند و دست ادراک از دامان آن کوتاه پس آن سیر لا ینقطع ابد الابدین گفته اند سیر اسماء وصفات است که سیر تفصیلی است و غایة ندارد و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض از والد ماجد خود نقل مے فرمودند که روزے در مجلس ذکر اره برمی کشیدند شیخ الهداد نیز حاضر بود بعد از فراغ آن مر اصحاب را فرمود که ذکر برائے تصفیه دل وانجلائے آنست که دل نیست مگر آئینه که زنگی بروی نشسته است او را صیقلے باید کرد تا روشنی پذیرد و آن خود بذکر خفیه میسر است نه آنست که دل آهنی باشد که مارا بر نیک بر و باید زد یعنی برای ضربت و شدت ذکر نباید کرد حضرت مخدوم می فرمودند که در سیاحت خویش ببلاد بنگاله بشهرے رسیدم که در آنجا درویشے بود شیخ برهان نام داشت و در یکی از مساجد با جیائے لیالی بسر میبرد شبها از فرط بے قراری بگریه و زاری می بود و او در مهربانی بمن اظهار کردی و گفتے بیا تا چند گاه با هم بگذرانیم اما از جهت آنکه امرے از امور بدعت را مرتکب بود دلم پذیرائی صحبت او نه گشت و آن درویش اکثر شعرے از شعرهای هندی همی خواندے واشک احزان از دیدگان فشاندے مضمون آن شعر این بود که حیرت دارم از لطافت معشوق که اگر گوئی از بس نزاکتش موی را آنجا گنجانی نیست شاید و اگر از بسے انبساط وانساع او گوئی عالمها در و گم است نیز درست آید بیت

گوئیند

نمکدانی بہ تنگی چون دلِ مور | نمک چندان کہ در عالم فتد شور

ذکر سید علی قوام علیہ رحمۃ الملک العلام الی یوم القیام

وہم خدمت مخدوم راگذاری بشہر جونپور رفتہ شد و آنجا فواید صحبت سید علی قوام اودریافتہ قدس سرہما و آو بزرگے بود صاحب شکر و وجد و سماع و خوارق ظاہرہ و کرامات باہرہ ذوالتوکل والتبتل والانقطاع در سلسلہ خواجہ معین الدین سنجری مرید شیخ بہاؤالدین جونپوری کہ بستہ واسطہ بشیخ نصیر الدین محمود میرسید رحمۃ اللہ سبحانہ از وی می آرند کہ سید الانام را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمنام دید کہ فرمود علی دھل بر در خود می زنی و از خلق خبری نمی گیری گفت یارسول اللہ اگر اہل دل است از آن تست و اگر دور است ہم از آن تست علی بیچارہ درمیان کیست فرمود برای خلق دعا کن کہ دعائی تو برای ایشان مقبول است توفی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۹۵۰ھ خمسین و تسعمائۃ بالجملہ حضرت مخدوم صحبت بسیاری از اہل معرفت و علوم را دریافت از اسفار عنان مراجعت بوطن برتافت تا زمان انتقال ازاین دار پرملال در بلدہ مبارکہ سرہند بود ہموارہ شبہا را بہ گریہ و زاری و طاعات و عبادات بسر بردے و روزہا بر مستفیدان کتب متداولہ از معقول و منقول بی تعطیل و فتور برسبیل تحقیق و تدقیق بیان می فرمودند و در جمیع علوم علامہ تحریر بود چنانچہ علماء عصر و فضلای وقت ایشان را باستاذی قبول داشتند و از سحاب افاضہ اش سیراب و شاداب بودند می فرمودند کہ چون در دقایق بزدوی غور نمودہ می آید محسوس مے گردد کہ در جنب علو اجتہاد و وقت استنباد سراج الامۃ امام الائمۃ سائر مجتہدین کالتلامیذ اند و نیز بمصداق خبر لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من الدنیا و مافیہا ارباب سلوک باطنی از خدمت کثیر البرکت ایشان بدرجات کمال و اکمال میرسیدند و شاگردان

درس و بیان کتب صوفیه علیه را چون تعرف و عوارف المعارف و فصوص الحکم وغیره
در غایة علو همتی افراشت لبا ارباب شوق و اصحاب ذوق که بقصد ات
و استماع این کتب در خدمت عالی او از دور و نزدیک طرف بستندے و از میمنت افاده او
بمقاصد بیوستندے قدوة المشایخ جناب شیخ میرک در بلده لاهور گذشته است
از تلامذه و مجازان ایشان است حضرت او را نا آگاهی در اسرار ارباب توحید وجودی مرتبه
علیا داشت و در حل دقائق شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رض از فرط علم و غلبه حال الله طولی
داشت در مشرب او بود با آنکه مقتضیات هجوم این علوم و حالات بیشتر سکریات
و شطحیات است اما از علو فطرت و فرط تمکین و بلندی همت بل محض صیانت
حضرت عز اسمه و جل ذکره بر طبق کلام ثمرة الالهام شیخ ربانی ابو سلیمان دارانی
که ربما یقع فی قلبی النکتة من نکتة القوم ایاما فلم اقبل منه
الا بشاهدین عدلین الکتاب والسنة و حالیکه مخالف کتاب
سنت بودے خواه از خویش یافتے خواه از غیر شنیدے بر آن اعتبار ننهادے
و اعتدا و نفرمودے هذا علم صحة الاحوال و صدا اقت الاقوال و خلوص
الاعمال رحم الله تعالی اربابها رحمة واسعة و رحم عبدا قال
امینا آخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه منقولست
که از والد خود رحمة الله علیه نقل میفرمودند که ایشان مدتے جویان بودند ملاقات
شیخ عبد الغنی را که درویشے بود در شهر سونپته بس معمر و بزرگ
بجهت استماع سازے که از او بایشان رسیده بود که پیر او که جد مادری او بوده
قریب هنگام احتضار او را بایکی از درویشان شوریده کار بنزد خویش خواند تا القائے
نسبتی نماید و اعطائے نعمتی فرماید چون بخدمتش حاضر شدند سرّے از حقیقت
این معامله بزبان راند که بمجرد استماع آن سرّ آن درویش شوریده است از

جان.

از جان بشست و شیخ عبد الغنی هم چنان حیران و سراسیمه جان بر جای ماند خدمت مولانا هاشم علیه الرحمة می فرماید بیت

چه راز بود که شب ان تو بر زبان بگذشت	که روز عمر بسامان ترجمان بگذشت
بگوش صید ندانم زبان تیغ چه گفت	که در سماع در افتاد و همرهان بگذشت

ارادة الله سبحانه خدمت شیخ عبد الغنی را بجهت مهمی از سرهند عبور فرا پیش آمد در کاروان سرای نزول نمودند و حضرت مخدوم از قدوم میمنت لزوم او مطلع شدند بدان کاروان سرای شدند و خدمت شیخ را یافتند بعد از موانست و مجالست خلوتی درخواستند و التماس اظهار و ابراز آن راز نمودند و آن سر سربدار را از ایشان جستند فرمودند که همین مسئله که ما برانیم حال و مشرب ما است ایما از انکه این همه می نماید واحد حقیقی است که بعنوان کثرت نمودار گشته لیکن چون آن درویش را لوحی بود ساده و این ساز مفاجا بگوشش رسید تحمل آن را برنتافته و براه هلاکت شتافت شیخ عبد الغنی چون اهل آن و صاحب تمکین بود بر جاے بماند حضرت مخدوم فرمودند گاه باشد که پیش از ظهور حقیقت توحید بر کماهی بعضی مبتدیان و متوسطان را از استیلای محبت که از اقتضای آن استیلای آن است که غیر محبوب را نیز در نظر محب محبوب میدارند کثرت موهومه مستبقنه را بکسوت وحدت هویدا میگردانند چنانکه در شهرے براهے میشدم درویشی را دیدم که از حال خود میگفت که وقتی در شهرے بودم و براهی میرفتم ناگاه نظرم بر یکی از نساء جمیله افتاد که بطرف بام خویش خرامش مے نمود بمجرد دیدن او از خود شدم و او خود مخفی و مستور گشت من دران حالت چون درخود نگریستم لباس او را بهمان رنگ و صورت و کمیت و کیفیت بر خویش یافتم چنانکه از نظاره گیان شرمگین گشتم و خویش را کناره جستم مصرعه در عشق چنین بو العجبی ها باشد خدمت ایشان فرمودند چگونه اشیای متعدده متکثره

نکته

بر

عین واحد حقیقی بود که کثرت موهوم است یعنی حضرت حق سبحانه ظلال اسماء وصفات خود را از مرتبه
حس و وهم بقدرت کامله ثبوتی والبقای بخشیده عالم نامیده اما در خارج بحقیقت موجودی نیست
جز ذات وصفات حقیقیت او سبحانه وموهوم چگونه عین موجود حقیقی بود وتحقیق این مبحث در
مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه در مواضع متعدده
بتدقیقات عالیه وتمثیلات واضحه نگارش یافته من اراد الاطلاع بها تفصیلا
واجمالا فلیرجع الیها علماً وحالاً بالجمله خدمت حضرت مخدوم ایام حیات
خود را باتباع سرور کائنات علیه افضل الصلوة والتسلیمات بسر می بروند که سنتی از سنن
عادیه را هم ترک نمی نمودند تا بجای که مهما امکن ازار لنگ کردندی ونعلین ذوقبالین
در پای آوردندی وهمه لباس مبارک را از کتب تحقیق نموده متابعت فرمودندی
پس از طاعات مسنونه ودعوات ماثوره بعضی وظائف واوراد بعضی مشائخ قدس الله
ارواحهم را نیز از دست ندادندی چون منافی عزیمت نمیدانستند وخدمت حضرت
مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه می فرمودند این درویش را توفیق عبادات
نافله از والد بزرگوار خود است چنانچه تفصیل آن مذکور گردد انشاء الله تعالی
هرچند سلوک از سلاسل دیگر نموده بودند و از برکات آن طرق مستفید گشته شده
اما غایت اشتیاق ونهایت اخلاص بسلسله علیه حضرات نقشبندیه اظهار می نمودند
وخدمت حضرت مجدد الف ثانی از زبان والد خود می فرمایند که چنان معلوم
ما گردیده که مرکز این دائره وشاهراه این بادیه بدست طائفه علیه نقشبندیه افتاده
ونسبت اینها فوق همه نسبتها ظاهر میگردد ومی فرمودند که باوجودیکه از رسائل و
کتب این طریقه بر اوضاع واطوار واسرار ایشان اطلاع دست داده است و
حظها وافر گرفته ایم واز نسبت شریفه بهره ها یافته اما همواره خواهان آنیم که یکی از فرا
کارشناسان وراه نمایان این سلسله را حق سبحانه بدیار ما رساند یا ما را بدیار آنها

بردتا از برکات صحبت وے اقتباس انوار این اکابر نمایم خدمت حضرت مجدّد الف ثانی رض
میفرمایند کہ چون من بشرف صحبت خواجہ یعنی خواجہ بیرنگ مشرف شدم و از فرط محبت
و آرزومندی کہ حضرت مخدوم را بود بصحبت اکابر نقشبندیہ معروض داشتم فرمودند
کہ مارا نیز شوق دیدن ایشان بسیار بودہ چون بسرہند رسیدیم خبرے از ایشان
گرفتم ماناکہ یکی از قرای آن حدود تشریف بردہ بودند و خدمت حضرت مخدوم را در
علوم دینی کتب شائستہ و در اسرار یقینی رسائل خجستہ اند از انجملہ کتاب کنوز الحقائق
و رسالہ اسرار التشہد کہ بسا نکات عالیہ را دران بقلم بیان آوردہ اند نفع اللہ
سبحانہ الطالبین بہا برشناسندگان جوہر سخن ہویدا است کہ آن ہمہ مفاض
از حضرت واہب العطیات است و جناب او ماموربدان نگارش و املا است
چنانکہ خود در عنوان آن رسالہ شریفہ این معنی را نگارش مے نمایند آنجاکہ میفرمایند
ہذہ اسرار التشہد فی معراج النبی صَلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم افاض
اللہ سبحانہ علینا بفیضہ القدیم و فضلہ العمیم فابرزتہا امتثالا
لامر المفیض الحکیم ہرچند این رسالہ بزبان تازی است اما خدمت مولانا
ہاشم علیہ الرحمۃ در زبدۃ المقامات برخے از آنرا ترجمہ نمودہ بزبان پارسی اینجا
نیز از ان ترجمہ قدرے ایراد میرود طلب معراج کہ متضمن رویت است بہ لسان استعداد
آنحضرت ست علیہ الصلوۃ والسلام از غیر سوال بلفظے زیرانکہ دعا بہ لسان استعداد الزم
و اتم است مر استجابت را لہذا موسی علیہ السلام ممنوع گشت از رویت با سوال
لفظی زیراکہ پیش از استعداد آن طلب نمود در معنی التحیات درہمین مقالہ میفرمایند
التحیّات لِلّٰہِ وَالصّلوات والطیبات فی اظہار الکمال بصفات
الجمال و نعوت الجلال لجمیع الانواع و بجمیع الاعتبارات للذات
المستجمع لجمیع الکمال المنزہ عن النقص والزوال فاتربا عتبار

چنانچہ فرمایند

قولی وفعلی وحالی امّا القولی فکاظہار الانسان عظمۃ الحق سبحانہ وکماله باللسان وامّا الفعلی فکامتثال الاوامر واجتناب النواهی باتیان الاعمال البدنی والافعال الحسنی من العبادات انواع الخیرات واستعمال کل عضو فیما خلق له ابتغاء لوجه الله تعالی وامّا الحالی فکاشتغال القلب والروح بکسب الکمالات العلمیة والعملیة والتخلق باخلاق الالٰهیة فان الانسان مامور بان یصیر الکمالات ملکة نفسه کما ورد فی الحدیث تخلقوا باخلاق الله هذا بالنسبة الی مقام الفرق واما بالنسبة الی مقام الجمع فالقولی کذکره سبحانه تعریفات ذاته بکمالات صفاته فی ضمن الحروف والکلمات فی الکتب المنزلة والفعلی فکاظهار جماله وجلاله من الغیب الی الشهادة ومن الباطن الی الظاهر ومن العلم الی العین والحالی کتجلیته سبحانه وظهوره علی نفسه بالفیض المقدس او باعتبار الذاتی والصفاتی والافعالی فالذاتی کذکر الحق سبحانه بصفة وجوب الوجود وانه منزه عن الکل وسائر فی الکل بالکل ای بحدیة تجمع جمیع کمالاته واسمائه وصفاته بحیث لا مفاصلة فی الاشیاء کلها اعلاها واسفلها من هذه الحیثیة اصلا والصفاتی کذکره سبحانه بصفة العلم او بصفة القدرة والافعال کتعظیمه سبحانه باللسان او بالجنان بصفة الخالقیة والرازقیة اوغیر ذلک من الاسماء والصفات الفعلیة والمعتبر عند العرفاء المحققین الثناء الذاتی فانه شامل لجمیع وجوه التعظیم واوصاف الکمال بخلاف الثناء لاسماء الوصفیة الفعلیة فانه یوجب التحدید والتقیید اگر شوق علوم ایشان دامنگیر شود بس در رساله مبارکه رجوع نمائی واین مختصر

حاصل کل آن نتوان شد و نیز در موضعی از مواضع این کتاب قلمی مینمایند که سرّ آنست که این ثناء التحیات للہ الخ بود از آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بر قرب فرائض محمول است که حق سبحانہ فاعل بود و بندہ آلت نہ بر قرب نوافل که بندہ فاعل بود و حق تعالی آلت لانہ لما تم فقرہ علیہ الصلوۃ والسلام وارتفع من البین استحال ان یستند الیہ شئ فما یظہر منہ فانما ہو من اللہ سبحانہ لکمالہ کقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا احصی ثناء علیک الخ وان الحق ینطق بلسان عمر و یمکن ان یجعل من قرب النوافل بتنزلہ الیہ وارخاء لہ نفسہ فی البین انکسارا لہ واظہارا للعجز بیت

تمام اینجا کسی دان کز تمامی	کند با خواجگی کار غلامی

او یجعل وجود الموہوب لہ من الحق سبحانہ بدل وجودہ ووجودہ مضافا الیہ وان کان من الحق سبحانہ مبالغۃ فی تنزیہ او باعتبار مقام الدوران فی المقامات الثلثۃ من قرب النوافل والفرائض والجمع بینہما من غیر تقیید بواحد منہما وھذا المقام او دنی المختص بنبینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و در خاتمہ این رسالہ شریفہ بقلم مبارک آوردہ اند که مرا بر دل بعون اللہ تعالی چنان می آید که امر بقرأت تشہد در آخر نماز تذکیر و ایذان است بر آنکه نماز معراج مؤمنین است پس سزاوار آن است که معراج مؤمنان نیز در و متضمن باشد چیزے را که در معراج او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظہور پیوستہ از احوال عظیمہ و تشریفات علیہ رزقنا اللہ سبحانہ وتعالی جرعۃ من کاسہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلطفہ و امر بصلوۃ بعد از تشہد بر آن سرور سید البشر اعلام است بر آنکه معراج مؤمنین بمتابعت او است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ادای حق نعما است که رسیدہ مسلمین را باین ہدایت و متابعت او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تنبیہ است

بنبینا

برآنکه چون آنحضرت شرکت بخشیده امت را به تشریفات معراج فینبغی لهم الصلوٰۃ علیه فی معراجهم و نیز ایما است برانکه اگرچند کمال امت بنهایت مرتبه اکمال عروج نماید بیرون نمی رود از ربقه متابعت او علیه الصلوٰۃ والسلام و نمیرسد نهایت ایشان ببدایت مقام او و سر ایشانست تحت اقدام او فرد

ازاین تفخر اگر سر بفرق قدین کشم		کم است گر تقدم مثل سرم بباید جای	

ایضاً اشارتست الی ان منتهی معراجهم الی النبی علیه الصلوٰۃ والسلام و منتهی معراجه صلی الله علیه وسلم الی الله سبحانه وتعالیٰ ذو العظم الآثرے انه علیه الصلوٰۃ والسلام اثنی علی الله سبحانه فی الابتداء بقوله التحیات لله الخ و المؤمنون امروا بالصلوٰۃ علیه علیه التحیات والتسلیمات فی منتهاهم بعضے فواید که حضرت مجدد الف ثانی رح از والد خود حضرت مخدوم رضی الله تعالیٰ عنه بیان نموده اند تحریر می یابد از زبان والد می فرمودند که یکبار شیخ جلال الدین پیش شیخ رکن الدین رفته بود و خدمت شیخ رکن الدین آن کلام صاحب تعرف را که عارف از رویت و مشاهده او سبحانه درین نشا بچشم سر و چه بچشم سر جز ایقان بهره ندارد و درمیان نهاد و شیخ جلال الدین گفت این سخن مبنی بر ستر اسرار است اما این توجیه شیخ رکن الدین را خاطر نشین نشد حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه می فرمودند که من از خدمت والد پرسیدم که آخر شما و شیخ رکن الدین آنرا چگونه توفیق داده اید و برچه تقریر نهاده اید فرمودند سالها بسیار گذشته بخاطر نمانده اما آنچه الحال بردل می آید آنست که در مقام اتحاد همین یقین است پس چنانکه هرکس را ابخود می باشد چه شهود و اثنینیت میطلبد و مشاهده مغایرت می خواهد منها حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه در مکتوبے از مکاتیب قدسی آیات خویش نگارش فرموده اند که از والد بزرگوار خود رحمة الله علیه شنیده ام که اکثر از گروههای هفتاد و دو ملت که بضلالت رفته اند و راه راست گم کرده منشاء آن دخول در طریقه صوفیه است

فرمایند

تعین

که کار را بانجام نارسانیده غلطها کرده اند و بضلالت رفته منها هم حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبی بقلم مبارک می آرند که حضرت والد بزرگوار قدس سره می فرمودند که در علم سلوک رساله دیده ام که آنجا نوشته که در ماکولات مراعات اعتدال نمودن و حد وسط نگاه داشتن در وصول مطلوب کافی است و با این مراعات هم احتیاج بذکر و فکر نیست خدمت مولانا هاشم قدس سره در کتاب خود می نویسد که فقیر خود از زبان حضرت مخدوم زادهای عالی و عمین بزرگوار ایشان شنیده ام که روزی یکی از مخلصان حضرت مخدوم بحجره افول و زاویه خمول ایشان در آمده می بیند که آن جناب مقتول و مقطوع افتاده اند آن مخلص نوحه کنان و خاک برسر ریزان بیرون برآمد دیگران را خبر کرده چون آن هر دو یار بان حجره شدند خدمت ایشان را حی و سالم دیدند و جالس و مراقب یافتند حیران شده سر در قدم مبارک ایشان گذاشتند پس حضرت مخدوم بآنها فرمودند که تا بحیات اینجهان باشیم افشای سر نکنید یاران از سر آن پرسیدند فرمودند که بیان را در پیرامون آن راه نیست ولیکن بزبان حال این ابیات عارف رومی قدس سره العزیز مترنم ساختند غزل

دشمن خویشیم ای یاران که ما را می کشد — غرق دریاییم ما را موج دریا می کشد
نیست عزرائیل را بر عاشقان او را رهی — عاشقان را دست او هم عشق مولی می کشد
تشنگان نعره زنان یا لیت قومی یعلمون — خفیه صد جان میدهد دلدار پیدا میکشد
بس کنم چون من نگویم سر قتل عاشقان — زانکه منکر خویش را از خشم و صفرا می کشد

چون زبان قلم بحرف شهادت کبری گویا شد اکنون جای آن است که بیان ذکر موت صغری نماییم چون حضرت مخدوم رحمة الله علیه جمازه حیات را بدروازه سنین ثمانین رسانیده و بزبان نبوی صلی الله علیه وسلم ابناء آن عتقاء الله اند نفس نفیس ایشان ندای ارجعی را شنیده اجابت فرمود کان ذلک فی السابع عشر و

سبع بعد الالف رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بیرون شہر سرہند لاقبل گروہی از شہر مذبور جانب شمال آسودند تاریخ وصال ایشان را چنین یافتہ نظم نمودہ اند رباعی

آن شیخ کہ بود اعلم اندر ہر فن	۱۰۰۷	جانش گہری ست از ازل را معدن
چون شیخ زمانہ بود در علم و عمل		تاریخ وصال آن بگو شیخ زمن

از خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می آرند کہ ایشان فرمودند کہ زمان احتضار والد بزرگوار خود حاضر بودم دران سکرات ناگاہ بزبان مبارک راندند کہ سخن ہمان است کہ شیخ بزرگوار فرمود گمانم آن شد کہ مراد ایشان حضرت شیخ محی الدین ابن عربی باشد باستفہام معروض داشتم کہ شیخ ابن عربی فرمودند نہ شیخ ما شیخ عبد القدوس گفتم آن کلام کدام است فرمودند آن سخن اینست کہ گفت حقیقت او سبحانہ ہستی مطلق است اما کسوت کونی خاک در چشم محجوبان می افگند و در محجوب میدارد و بعد ازان معروض داشتم کہ مرا بامری دلالت نمائید و وصیت فرمایند کہ بران باشم فرمودند کہ ترا بر ہمین سخن وصیت میکنم و ہم از خدمت ایشان می آرند کہ چون بارہا والد مرا از زبان مبارک می گذشت کہ محبت اہل بیت حضرت خاتمیت علیہ و علیہم الصلوٰة و التحیة را در حرز ایمان و حسن خاتمہ مدخلی عظیم است ہنگام نزع ایشان من آن را فریاد ایشان دادم فرمودند الحمد للہ والمنة کہ سرشار آن محبت ایم و غرق آن دریاے نعمت فرد

الٰہی بحق بنی فاطمہ		کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

خدمت حضرت مخدوم مطابق شیخ خود حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمہ ہفت پسر داشتند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی فرزند چہارم اند۔ مرکز آن دائرہ خدمت حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمة درانجا رمزے بیان فرمودہ اند کہ آن حضرت رابع آمد کہ در مراتب حساب مرتبہ رابع مرتبہ الف است و خدمت آن حضرت مجدد الف اند و آنحضرت آفتاب فلک ولایت اند و نور ہدایت

شش

شمس کہ از انوار دیگر کواکب اعظم وانور است جای او فلک رابعہ آمد و برادران ایشان ہمہ فاضل وصلح و با نسبت بودند یکی از اخوان حضرت مجدد الف ثانی شیخ شاہ محمد نوزدہ سال از ایشان بزرگتر بودہ تربیت از والد ماجد خویش یافتہ از علم ظاہر و نسبت باطن پدر بزرگوار حظ وافر گرفتہ و از زبان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ می آرند کہ از زبان والد خود قدس سرہ شنیدم کہ بارہا فرمودی کہ شاہ محمد در قال و حال تلمیذ رشید ما است خدمتے و در عنفوان جوانی در حیات والد شریف خود رحلت نمود رحمہ اللہ سبحانہ رحمۃ واسعۃ و از حضرت مجدد الف ثانی روح اللہ روحہ العزیز می آرند کہ فرمودند کہ در وقت احتضار این برادر حاضر بودند ناگاہ تبسمی کرد موجب آن پرسیدم گفت حقیقۃ محمدے علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام بر من منکشف شد و مشاہد آنم الحمد للہ علی الاحسان دیگر از برادران ایشان شیخ محمد مسعود رحؒ بود کہ بعد از والد تلقین ذکر از خدمت حضرت خواجہ بیرنگ نیز یافتہ و مستفیض گردیدہ دیگر از برادران ایشان شیخ غلام محمد و دیگر شیخ مودود کہ در مکاتیب قدسی آیات بنام مومی الیہما مکاتیب متعددہ وارد شدہ از آن جملہ این مکتوب بشیخ مودود نوشتہ اند در آن وقت کہ بجہت تحصیل ما یحتاج دنیوی بار باب غنا رجوع نمود مکتوب شریف ای برادر وفقنا اللہ سبحانہ وایاک فرصت حساب بسیار قلیل و عذاب ابدی متفرع بر آن حیف باشد اگر کسے این فرصت را در تحصیل امور لا طائل صرف نماید و ملتزم آلام مخلد گردد ای برادر مرحوم از اطراف و جوانب در رنگ مور و ملخ میریزند و شما قدر دولت خانگی را ناشناختہ در طلب دنیای دنیہ بذوق می دوید و بشوق خواہان حصول آنید الحیاء شعبۃ من الایمان حدیث نبوی است علیہ

من الصلوة افضلها ومن التسلیمات اکملها ای برادر این نوع اجتماع
اہل اللہ واین قسم جمعیت للہ وفی اللہ کہ امروز در سرہند میسر است اگر گرد عالم گردید
معلوم نیست کہ عشر عشیر این دولت پیدا آرید وشمہ ازان ما جرا حاصل کنید وشما
اینچنین دولت را مفت از دست داوید واز جواہر نفیس بجوز و مویز در رنگ
طفلان اکتفا نمودید مصرعہ شرمت بادا ہزار شرمت بادا، آی برادر تا وقت
دیگر شاید فرصت ندہند واگر دہند این اجتماع بر پا نگذارند آنزمان علاج چیست
وتدارک آن بچہ بود تلافی بچہ چیز حاصل آید غلط کردہ اید وخطا فہمیدہ اید بلقمہ ہای
چرب وشیرین مفتون نشوید وبلباس ہای نفیس ومزیب فریب نخورید کہ نتائج آن
غیر از حسرت وندامت چہ در دنیا وچہ در آخرت ہیچ نیست بواسطہ رضا طلبی اہل
وعیال خود را در بلا انداختن واختیار عذاب اخروی نمودن از عقل دوراندیشی
دور است حق سبحانہ وتعالی عقل دہاد وتنبیہ کناد ای برادر دنیا کہ در
بیوفائی مثل است وآہل دنیا کہ در دنائت وخست مشہور حیف باشد کہ کسی عمر
گرامی خود را درپے بی وفا وخسیس صرف نماید وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ

تذکرہ رابعہ از منتخب ثانی در ذکر ولادت صوری جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

منقول است کہ حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کہ والد ایشان اند چون ہموارہ
بسیاحت وانقطاع میل داشتند وبہا جرت میگذرانیدند اکثر در بلدان و
بقاع غربت بسر مے بردند چنانکہ در ذکر ایشان رمزی ازان گذشتہ چندگاہ
در سکندرہ کہ قریب پاتادہ است از قصبات مشہورہ ہندوستان بطریق
نشر علوم شرعی واوای عبادات سنیہ اقامت داشتند چون انوار صلاح
وآثار معرفت وذکا بر جبین مبین ایشان لائح ولامع بود روزی عورتے از

اعیان آن بلدہ مبارکہ در صلاح و خداطلبی از مشہورات اشراف آن دیار بود بفراست صادقہ کہ متصف بود بحکم اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ بمشاہدہ کمال ایشان کہ ظاہر از احوال ایشان بود التماسی نمود کہ من در کنار تربیت خود خواہری دارم کہ از کان جواہر عفت در صدف عصمت است میخواہم کہ در حبالہ عقد شما منتظم گردانم وامید دارم کہ این التماس پذیرای قبول افتد چون حلاوت تفرید و ذوق تجرید بر باطن عالی ایشان غالب بود فی الحال بقبول لب نکشادند و عذر خواستند چون التماس باہتمام پیوست و موافق تقدیر و رضا خداوندی بود بر منصۂ قبول رسیدہ اورا در عقد خود منتظم ساختند و چندگاہ آن جا بسر بردند چنان مشہور است کہ آن عفیفہ از مردم ترین کہ قوم مشہوراند در افاغنہ بودہ والعلم عند اللہ ایزد تعالی و تقدس از برکت نیکو گمانے و خجستہ نیتی این مخدرہ آسمان عصمت جواہرا ورا مطلع بیضا و صدف دُرّ یکتا گردانید یعنی چون حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ بزرگے را از ان عفیفہ بظہور آورد این قصہ شباہت تام دارد بقصۂ حضرت ثابت والد امام امام ابیحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ بزرگے از اتقیای کوفہ بملاحظہ کثرت ورع و تقوی ایشان صبیہ طاہرہ خود را بعقد وے در آورد چنانچہ در کتب مسطور است حق سبحانہ آنجا ہمین گمان نیک او ثمرہ چون سراج الامۃ امام الائمۃ رضی اللہ عنہ بوجود آورد و اینجا بعنایات او تعالی چون

آن

این قطب ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ظہور یافت طلوع این آفتاب ولایت و ولادت این اختر برج ہدایت در حدود سنہ ۹۷۱ احدی و سبعین و تسعمایۃ وقوع یافتہ

خاشع
سنہ ۹۷۱

بیت	زہے دولت مادر روزگار		کہ پوری چو تو پرورد در کنار

کہ کلمہ خَاشِعْ بیان آن سال سعادت اقبال مینماید تولید ایشان واقع در شہر سرہند شدہ

بیت	سرہند مگو کہ رشک طور است		خار و خس او ہمہ ز نور است

آن بلد شریفه از اماکن مشہورہ بلدان ہندوستان است و مرکز آن کشور برکت نشان
در ایام طفولیت ہر کہ ایشان را می دید (کریمہ) یکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ
نَار بزبان حال و قال می کشود خدمت شاہ کمال قادری کہ ذکر شریفش گذشت انظار خاصہ
در حق ایشان مرعی میداشتند گویند کہ در ایام کودکی خدمت ایشان را ضعف قوی روی
دادہ و معاملہ بیاس کشید چنانکہ والد ماجد ایشان از غایت بی آرامی ایشان را بر کنار کشیدہ بخدمت
شاہ کمال بردہ التماس دعای صحت ایشان نمود خدمت شاہ بجذبۂ شورش تمام بزبان مبارک راندکہ خاطر
جمع دارید کہ این طفل عمر دراز خواہد یافت عالم و عامل عارف کامل خواہد شد و نیز برکات آن شیخ بزرگوار بوالد
ایشان ہر انفاس بشارت اساس در حق ایشان فرمودہ خدمت ایشان در سن ہفت
ہشت سالہ بودند کہ شیخ کمال ازاین جہان انتقال نمودہ و حلیہ مبارک
شیخ را کماہو بیاد داشتند مشہور است کہ روزی در ایام طفولیت والد ماجد ایشان
حضرت شاہ کمال را مہمان داشتند ایشان را برداشتہ بخدمت شیخ آوردند تا شیخ
التفات دعا در حق ایشان نماید حضرت شیخ ایشان را در بغل خود گرفتہ انگشت مبارک را
در دہان ایشان گذاشتند ایشان در گریہ شدند حضرت شیخ بدست چیزی داشتند کہ
در آن آثار بدعت بود حضرت شیخ تبسم فرمودہ آن شئی[۱] را از دست مبارک دور کردند
فی الحال ایشان انگشت را چوشیدند[۲] خدمت شیخ فرمودند کہ با بابس قدری برای اولاد
ماگذار و روی بحضرت مخدوم کردہ فرمودند کہ این طفل تو بسیار متشرع و ملتزم سنت
خواہد بود و سخن حق را ہرگز وا نگذارنخواہد شد دیدی کہ مارا نیز دلالت بانداختن آن شئ
بدعت نمودہ جزاہ اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء نسبت ما را تمام کشید لاقدری
برای اولاد ماگذاشت ؛؛

[۱] مراد از شئی کہ بدست مبارک شیخ کمال موصوف بود انگشتری طلا بود کہ در شرع لبس آن ممنوع
است ہکذا فی الرسائل المشتملۃ علی مناقب المجددیۃ ۱۲ [۲] چوشیدن در لغت کلات بلوچی مکیدن را گویند ۱۲

تذکرہ خامسہ از منتخب ثانی در شدن ایشان بدبیرستان و رسیدن ایشان بکمال علوم عقلیہ و نقلیہ رضی اللہ تعالی عنہ

بالجملہ چون سن مبارک ایشان لائق بدرس شد والد ماجد ایشان اول خدمت ایشان را بحفظ قرآن شریف مشغول نمودند و در اندک مدت از حفظ فارغ شدہ بہ تحصیل علوم پرداختند از خدمت والد ماجد خود اکثرے علوم را حاصل نمودند بتوجہ چند روزے فتح کلی و ملکہ شافی بایشان روداد چنانچہ عبارات دقیقہ را حلہا بتحقیق مے فرمودند و بر بعضی مواضع کتب دقیقہ بعبارات دلکش کشا دمشکلات را تحریر مے نمودند و بعضے علوم را از نزد علمای کبار آن روزگار نیز حاصل نمودند بعدہ بسیالکوٹ رفتہ بنزد محقق مدقق مولنا کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کہ از فحول دانش وران متورع بودہ واز باطن نیز صاحب نسبت قوی و استاد مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ بودہ بعضے کتب متداولہ معقول را خواندند و بعضی کتب احادیث بنزد شیخ یعقوب کشمیری علیہ الرحمۃ گذرانیدہ و خدمت شیخ یعقوب از خلفای بزرگ شیخ معظم قطب مکرم شیخ حسین خوارزمی کبروی قدس سرہما بودہ و در حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما در نزد کبار محدثین آنجا تصحیح حدیث نمودہ بود و نیز خدمت ایشان بعد از جلوس مسند ارشاد اجازت تفسیر واحدی را با جمیع مؤلفاتش چون بسیط و وسیط و اسباب نزول و نیز تفسیر قاضی بیضاوی را با جمیع مصنفاتش چون ثلاثیات و منہاج الاصول و غایۃ القصوی و غیرہما و صحیح امام بخاری با جمیع مؤلفاتش چون ثلاثیات و آداب مفردہ و افعال العباد لہ و تاریخ و غیر ذلک و مشکوۃ تبریزی و شمایل ترمذی و جامع صغیر سیوطی و قصیدہ بردہ شیخ بوسعید بوصیری و نیز روایت حدیث مسلسل را کہ ذکر شود مع الاسناد از

عالم ربانی قاضی بھلول بدخشانی رحمہ اللہ تعالی علیہ کہ از مخلصین و مریدین ایشان بودہ یافتہ بودند و قاضی مذکور را اجازت این کتب مذکورہ را بآن حدیث مسلسل از شیخ معظم عبد الرحمن بن فہد داشتہ کہ او و آبائی او در بلاد معظمہ عرب از کبار محدثین بودہ اند و خانہ ایشان اباعن جدٍ بیت الحدیث بود چون بیان اسناد ہمہ کتب مذکورہ بتطویل می انجامد از آن ہا اسناد اجازت مشکوۃ را با سند آن حدیث بتحریر می آرد
اَمّا الحدیث المسلسل بالاولیۃ قال الشیخ عبد الرحمن بن فہد سمعتہ من لفظ سیدی و والدی عبد القادر بن عبد العزیز بن فہد ومن لفظ سیدی وعمی حافظ جار اللہ بن فہد وھو اول حدیث سمعتہ منہما قالا حدثنا بہ والدنا الحافظ عزیز الدین عبد العزیز بن فہد وھو اول حدیث سمعنا منہ قال حدثنی بہ جدی الحافظ الرحل تقی الدین ابن محمد بن فہد الھاشمی العلوی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ جمع من المشائخ الاعلام اجلھم العلامۃ برھان الدین الابناسی سماعا من لفظہ وقاضی الحاجات ابو الحامد الطبری بقراتی علیہ بحرم شریف مکہ وھو اول حدیث سمعتہ منہما قالا اخبرنا بہ الخطیب صدر الدین ابو الفتح محمد بن المیدومی وقال الابناسی وھو اول حدیث سمعتہ منہ وقال المطری وھو اول حدیث رویتہ عنہ قال اخبرنا بہ الشیخ نجیب الدین عبد اللطیف الحرانی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا بہ الحافظ ابو الفرح ابن الجوزی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا بہ ابو سعید اسماعیل بن ابی صالح النیشاپوری وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنا ابو طاھر محمد بن محمش الزیادی وھو اول حدیث سمعتہ منہ

قال حدثنا به ابوالحامد احمد البزار وھو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا
به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم العبدری وھو اول حدیث سمعته منه
قال حدثنا به سفیان عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو
بن العاص عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما از رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراحمون یرحمهم الرحمن تبارک وتعالی
ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء واما اسناد مشکوۃ المصابیح
که کتابیست نسبت بدیگر کتب مسطوره متداول ومشهور وباجابت واسناد محتاج
تراز دیگر کتب وحدیث و وسائط اسناد بمؤلفش کمتر از وسائط کتب دیگر این است
که ذکرمے یابد از حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ تا شیخ عزیز الدین رح
بن فهد همان سند است که در حدیث گذشته محرر گشت لیکن شیخ عزیز الدین
بن فهد مشکوۃ راهم از شیخ تقی الدین بن فهد الهاشمی اجازت دارد وهم از
شیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی رحمهما اللہ تعالی قال الشیخ تقی الدین ح
اخبرنا به عالیا الشیخ امام شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرهی
اخبرنا به العلامة امام الدین علی بن مبارک شاہ الصدیقی الساوجی
المعروف بخواجه وقال شیخ الاسلام ابن حجر اخبرنا به العلامة القوی
قاضی الاقضیة محمد بن محمد بن یعقوب الفیروزابادی الشیرازی
الصدیقی الشافعی قال اخبرنا به الحافظ جلال الدین حسین
اخبرنا به مؤلفه ناصر السنة ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ
الخطیب التبریزی قال الساوجی قرءة واجازة وقال الاخر
اذنا فقط بعد از اخذ این اجازت ایشان فرموده اند که محسوس گردید که مراد اهل در
طبقه محدثین کردند وخدمت ایشان بفرزندان گرامی خود وخواجه محمد هاشم

کشمی بدخشانی این ہمہ اجازت دادہ اند رضی اللہ عنہم اجمعین چون خدمت ایشان
از استفادہ علوم منقول و معقول و فروع و اصول فارغ شدند رخت بمسند
افادہ کشیدند و مدتہا طلبہ علوم را از برکات خویش بہرہ ور گردانیدند و بعضی رسائل
شریفہ بتازی و فارسی در غایت بلاغت و فصاحت تصنیف فرمودند کہ از آنجملہ است
رسالہ رد شیعہ می آرند کہ در آن وقت ابو الفضل مرجع فضلای بودہ لاچارہ
خدمت ایشان نیز گاہے بہ مجلس او می شدند و وی بر وفور فضائل کثیرہ ایشان
اطلاع یافتہ تعظیم ہای و رعایت ہامی نمودند و زے ایشان در مجلس فضلا باو نشستہ
بودند و وی زبان توصیف فلاسفہ کشودہ و علوم ایشان را بسیار ستودہ آن قدر مبالغہ
نمود کہ عادۂ میشد بتوہین علما دین جملہ علما حاضر مجلس از ہیبت و شوکت او ملاحظہ
نمودہ خاموش بودند و یارائی لب کشودن نداشتند ایشان از جنون اسلام تحمل نمودند
و فرمودند کہ امام غزالی قدس سرہ در رسالہ المنقذ عن الضلال برنگاشتہ
است کہ از علومی کہ فلاسفہ خود را واضع آن میدانند آنچہ بکار می آید چون الہیئات و حکمت
و نجوم و ہیئت و طب آنرا از کتب انبیا ما تقدم و کلام ایشانان سرقہ نمودہ اند آنچہ
زادہ طبع ایشان است چون ریاضی و امثال آن بچہ کار دین می آید ابو الفضل
شنیدہ متغیر گشت و گفت غزالی نامعقول گفتہ حضرت ایشان نیز از استماع اینحرف
متغیر شدہ فرمودند اگر ذوق صحبت باہل علم داری ازاین حرفہای نامعقول دور
از ادب زبان نگاہدار و از آن مجلس برخواستند و برفتند چندروز بہ مجلس حاضر
نشدند تا او معذرت خواستہ بعذر تمام طلب نمود و نیز در روزہے کہ علمائے
بمجلس فیضی برادر او برای اعانت تفسیر او کہ بحروف بی نقط می کرد حاضر میشدند
رفتہ اند چون ایشان را دید خوش شدہ گفت خوب رسید بد موضعی از تفسیر
پیش آمدہ کہ آن را بحروف غیر معجمہ تاویل و تفسیر نمودن متعسر شدہ من بسیار دماغ سوختم

اما عبارت دل خواه بدست نیامد خدمت ایشان با آنکه تحریر عبارات بی نقط نورزیده بودند در ساعت مطالب کثیره در کمال بلاغت برنگاشتند که فیضی و علمای مجلس در حیرت رفتند و همه بکمال فضیلت ایشان قائل شدند. غرض از نوشتن این حکایات آنکه آثار حمیّت و غیرت ایشان در ایام قبل از ارشاد بر مردم فضلاء آن وقت مستولی بود و همه بفضائل ایشان قائل و منقاد اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؛

تذکرۂ سادسہ از منتخب ثانی در ذکر توجہ حضرت مجدد الف ثانی بجسب نسبت باطنی و سلوک نمودن ایشان

می آرند که چون خدمت ایشان در علوم ظاهر مرتبه کمال حاصل نمودند و دران وقت کسی را یارای مقاومت و مباحثه با ایشان نماند و طلاب ایشان نیز بدرجات فضیلت ممتاز شده میل خاطر عالی بجسب سلوک باطنی آمد و دران آوان ایشان را جهت بعضی مهمی اراده سفر آگره شد و بدان طرف تشریف فرما شدند و مدت مدید آنجا اقامت ورزیدند والد ماجد ایشان از کمال محبت که نسبت بایشان در سائر فرزندان داشتند از مفارقت ایشان بے آرام شده توجه باگره فرمودند و بملاقات ایشان رسیدند و تسلے حاصل نمودند یکی از فضلای آن دیار از آمدن حضرت مخدوم مطلع شده بزیارت ایشان آمد بعد از ملاقات کثیر الافادات عرض نمود که باعث باین توجه ایشان را چه بود فرمودند که شوق ملاقات فرزند دلبند شیخ احمد سلمہ دیگر چون وے را بنا بر بعضی ضروریات نزد ما آمدن میسر نمود ما آمدیم مصرعہ

یوسف نرود بکنعان یعقوب برون آید

فی الجملہ ایشان بوالد ماجد خود بوطن مراجعت نمودند مصداق این فرد بیت

یار در خانہ و ما گرد جہان می گردیم	آب در کوزہ و ما تشنہ لبان میگردیم

بعد التزام خدمت و صحبت والد بزرگوار خود نمودند و ہمگی در اقتباس انوار باطنی ایشان شدند و نسبت ہای عالیہ و فوائد متعالیہ نصیب روزگار ایشان آمد و بدرجات کمال و اکمال رسیدند از خدمت والد خود ارشاد طریقہ عالیہ حضرات قادریہ و چشتیہ رضی اللہ تعالیٰ عن اہالیہما حاصل کردند و از توجہ حضرت مخدوم بمراتب کمال بدیشان رسید چنانکہ خود در رسائل و مکاتیب تصریح بآن نمودہ اند از انجملہ است آنکہ در فقرہ نخستین از رسالہ مبداء و معاد نوشتہ اند کہ این درویش را مایۂ نسبت فرویت از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے کہ جذبہ قوی داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ بود و نیز این درویش را توفیق عبادات نافلہ خصوصاً ادای صلوٰۃ مددی از پدر روی است و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود کہ در سلسلہ چشتیہ بودند حاصل شدہ بود انتہی کلامہ الشریف المعالی مراد ایشان از ان عزیز کثیر الجذبۃ والخوارق خدمت شیخ کمال قادری است کہ ذکر شدہ از عزیز دیگر کہ در سلسلہ چشتیہ فرمودند شیخ عبد القدوس مذبور رحمہما اللہ سبحانہ اند و خدمت ایشان بیواسطہ والد خود نیز از انظار کثیر الآثار حضرت شاہ کمال کماحقہ بہرہ نسبت قادری یافتہ بودند چنانچہ می آرند کہ بعد از رسیدن ایشان بخدمت حضرت خواجہ بیرنگ اخذ طریقہ نقشبندیہ روزے در مراقبہ یاران نشستہ بودند کہ خدمت شاہ سکندر نبیرہ حضرت شاہ کمال قدس سرہما آمدہ خرقہ حضرت شاہ کمال کہ از طریقہ قادریہ داشتند بردوش حضرت مجدد الفثانی انداختند خدمت ایشان چشم کشادہ شاہ را دیدند ایستادہ و خرقہ مبارک بردوش خود افتادہ بتواضع تمام برخاستہ معانقہ نمودند شاہ مذکور فرمودند کہ چند مرتبہ حضرت جد شریف خود را در معاملہ میدیدم کہ میفرمودند کہ خرقہ ما را بفلان برکہ مراد حضرت شما باشد آنامرا خرقہ مبارک را برآوردن

خصوصاً بکسی دادن و نشوار بود از این امر قاعد بوده ام لیکن چون تبا کید مامور شدم ناچار امتثال امر نمودم خدمت حضرت مجدد الف ثانی آن خرقه را پوشیده بحرم سرای مبارک تشریف بردند و بعد از مدت بیرون آمدند و بمحرمان اسرار فرمودند که بعد از پوشیدن خرقه حضرت شاه کمال قضیه عجیب روی داده و آن اینست که چون خرقه را پوشیدم حضرت شیخ الجن والانس سیّد عبد القادر الجیلانی رضی الله تعالیٰ عنه را دیدم که با خلفای کبار خود تا حضرت شاه کمال رح حاضر شدند حضرت غوث ربانی دل مرا در تصرف خود در آوردند و به انوار و اسرار نسبت های خاصه منوّر گردانید و من غرق لجه آن انوار و اسرار و احوال گشتم و در غواصی آن دریا درآمدم چون چند ساعت بر این معامله برفت هم در غلبات آن احوال ناگاه بردلم خطور نمود که تو مربای اکابر نقشبندیه بودی و ملاک امر تو نسبت های آن بزرگان بود اکنون صورت دیگر گرفت بمجرد این خطور دیدم که مشائخ سلسله علیه نقشبندیه از خواجه جهان خواجه عبد الخالق تا حضرت شیخ ما حضرت خواجه باقی بالله قدس الله اسرارهم در رسیدند و برکار من در مشاجره افتادند اکابر نقشبندیه قدس الله اسرارهم فرمودند که این مربای ماست و از تربیت ما بذوق حال و کمال و اکمال رسیده شمارا باوجه دخل است اکابر قادریه گفتند در طفولیت ما را باو نظری بوده و چاشنی از خوان نعمت ما ربوده اکنون نیز خرقه ما پوشیده بیت

زبهار آمده چون شمع و چون گل		گرفته جنگ با پروانه بلبل	

در این مباحثه بودند که جماعت از مشائخ کبرویه و چشتیه در رسیدند رح بمشارکت کل مصالحت نمودند بعد از ان حظ وافر و نصیب کامل از نسبتین شریفین در باطن خود دریافتم لاجرم خدمت ایشان از سلاسل دیگر نیز مرید میگرفتند و شجره آن مشائخ میدادند کلاه و دامنی نیز و اگر طالبی از سلاسل دیگر ذکر طلب می نمود تعلیمش میکردند و به نسبت آن ها تربیت میکردند روزی یکی از طالبان صادق از ایشان ذوق نسبت شریفه علیه قادریه

نمود ایشان فرمودند به صحبت حاضر میشده باش آن طالب حاضر میشد خدمت ایشان
خود را به نسبت آن اکابر داشته افاضهٔ احوال بروی می فرمودند چون دو سه ایام برین گذشت
اصحابی که ریزه چینان خوان نعمت نقشبندیه بودند در احوال خود بستگی یافتند یکی از ایشان دل تنگ
شده عرض حال نمود که دو سه روز است که قبض در احوال خود می بینم باعث آن ندانم که چه تقصیر
رفته است دیگری نیز مثل آن معروضداشت خدمت ایشان تبسم نمودند و فرمودند که
هیچ تقصیرے از شما بوقوع نیامده بل سر این بستگی آنست که شما از ما اقتباس انوار نسبت
اکابر نقشبندیه رح می نمایند و ما خود را درین دو سه روز جهت افاضهٔ طالبی از طالبان نسبت علیه
قادریه رض بر آن نسبت میداریم و دریچهٔ القای او کشوده ایم ناچار شما را بآن مناسبتے نیست
معطل مانده اید و متخلل گشته چون ما به نسبت خواجگان رجوع نمائیم بستگی شما بکشاید همچنان شد
که فرموده بودند و نیز چنانکه گذشت نسبت چشتیه از والد خود یافته بودند اما از راه تقوی و التزام
متابعت سنت مصطفی صلوات الله علیه و آله از سرود و تواجد وغیرها که مرسوم این سلسله علیه است
احتراز می فرمودند هرچند خاطر عاطر ایشان مائل بسفر حجاز بوده اما از جهت رعایت خدمت والد
خود و اخذ فیوضات ایشان جائے نمی رفتند می آرند دران ایام وقتی ایشان را ضعفے قوی رو داده
والد مخدوم زادگان دوگانه نماز حاجت گذارده متوجه قبله شده بگریه و زاری افتاد در آن اثنا
بخواب رفت میبیند که قائلی میگوید که خاطر جمع دار که ما را باین مرد کارے عظیم فرمایش است
که هنوز از هزار یکی بظهور نیامده لاجرم خدمت ایشان بزودی از آن بیماری شفا یافتند
بعد از چند گاه ازان بخدمت خواجه بیرنگ شدند و آن عالم تمام را باحوال اکمل هم آغوش گردانیدند
و آن جدول احوال سابق را بقلزم کمال و اکمال جمع ساختند نادر زمان خود قطب دوران و پناه
جهانیان شدند در فصل الخطاب خدمت خواجه محمد پارسا رضی الله عنه می نویسند و کذلک
دیگر محققین در معنی إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ که علما سه گروه اند بعضی بعلم ظاهر
عالم اند و بعضی بعلم باطن و برخے بعلم باطن و هم بعلم ظاهر و قسم ثالث بس نادر بود اگر در هر قرنے

یکی ہم باشد برکت او بہ مشرق و مغرب رسد قطب وقت او بود و عالمیان در پناه دولت او باشند انتہی کلامہ الشریف چون ذکر حضرات قادری درینجا شده لازم آمد که شمه از جناب حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قطب الخافقین قیوم الفئتین حضرت شاه سیّد عبد القادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی الله تعالی عنه مذکور سازم و آنرا نمک این خوان و گل سر سبد این بستان نمایم اللّٰهم انفعنا به و اوصلنا بکمال العبودیة بحرمته آمین یا رب العلمین :-

تذکرہ سابعہ از منتخب ثانی در ذکر بعضی احوال حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین کریم الطرفین شیخ الجن و الانس جناب سیّد عبد القادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد است علوی بوده و حسنی و از جانب مادر نبیره شیخ ابو عبد الله صومعی است نام مادر ایشان ام الخیر امة الجبار فاطمه بنت شیخ عبد الله صومعی وی گفته است که چون فرزند من عبد القادر متولد شد هرگز در روز رمضان شیر نخورد یکبار هلال رمضان جهت ابر پوشیده شد از مادر جناب وی پرسیدند فرمود امروز عبد القادر شیر نخورده است آخر معلوم شد که آنروز از رمضان بوده است و ولادت کثیر السعادت ایشان در ۴۷۱ سنه احدی و سبعین و اربعمائة بوده است و وفات مبارک ایشان در ۵۶۱ھ سنه احدی و ستین و خمسمائة ایشان فرموده اند که خورد بودم روز عرفه بصحرا بیرون میرفتم دنبال گاوی گرفتم جهة حراست آن گاو روی باز پس کرد گفت یا عبد القادر ما لهذا خلقت و ما بهذا امرت ترسیدم و باز گشتم و بر بام سرای خود برآمدم حاجیان را دیدم که در عرفات ایستاده بودند پیش مادر خود رفتم و گفتم مرا در کار خدا تعالی کن و اجازت ده که ببغداد بروم و بعلم مشغول شوم

و صالحان را زیارت کنم از من سبب آن داعیه را پرسیدند باوی گفتم بگریست و برخاست
و هشتاد دینار بیرون آورد که میراث پدر من مانده بود چهل دینار را برای برادر من گذاشت
و چهل دینار را در زیر بغل من در جامهٔ من دوخت و مرا اذن سفر کرد و مرا عهد داد بر صدق
در جمیع احوال و به وداع من بیرون آمد و گفت ای فرزند برو که برای خدا تعالی از تو بریدم
و تا قیامت روی ترا نخواهم دید من با قافلهٔ اندک بجانب بغداد توجه نمودم چون از همدان
بگذشتم شصت سوار بیرون آمدند و قافله را بگرفتند و هیچ کس مرا تعرض نکرد ناگاه یکی از
ایشان بر من گذشت و گفت ای فقیر چه داری گفتم چهل دینار گفت کجاست گفتم در جامهٔ
من دوخته است در زیر بغل من گمان بردند که مرا استهزا می کند مرا بگذاشت و برفت و دیگری
بمن رسید همان پرسید همان جواب شنید او نیز مرا بگذاشت و برفت و هر دو پیش مهتر ایشان
بهم رسیدند آنچه از من شنیده بودند باوی بگفتند مرا طلبید بر بالای تلی که اموال قافله را قسمت
میکردند پس گفت با خود چه داری گفتم چهل دینار در جامهٔ من دوخته است در زیر بغل من
فرمود تا جامهٔ من بشگافتند و آنچه گفته بودم یافتند و گفت ترا چه بر این داشت که اعتراف
کردی گفتم والدهٔ من مرا عهد داده بر صدق و راستی و من در عهد وی خیانت نمی کنم پس مهتر
ایشان بگریست و گفت چندین سال است که من در عهد پروردگار خود خیانت کرده ام
و بدست من توبه کرد پس اصحاب وی گفتند که تو در قطع طریق مهتر ما بودی اکنون در توبه هم
مهتر ما باش همه بر دست من توبه کردند و آنچه از قافله گرفته بودند باز دادند اول تائبان بر دست
من ایشان بوده اند و خدمت ایشان در ثمانین و اربعمائه به بغداد رسیدند و بعد تمام تحصیل
علوم مشغول شدند اول بقرات قرآن بعد از آن بفقه و حدیث و علوم دینیه پیش بزرگان که
دران زمان متعین بودند و باندک روزگارے از اقران خود فائق شدند و از اهل آن زمان
ممیز گشتند و در سنه ۵۲۱ احدی و عشرین و خمسمائه مجلس وعظ نهادند و خدمت
ایشان از کرامات ظاهر و احوال و مقامات عالی بوده است خدمت حضرت مولوی جامی علیه الرحمة

در نفحات این ذکر نموده اند و نقل از امام یافعی نیز می آرند و فی تاریخ الامام الیافعی رحمۃ اللہ علیہ
واما کراماتہ فخارجۃ عن الحصر وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمۃ
ان کراماتہ تواترت او قریب من التواتر ومعلوم بالاتفاق انہ لم یظہر
ظہور کراماتہ لغیرہ من شیوخ الآفاق خدمت ایشان میفرمودند کہ پانزدہ
سال در یک برج بنشستم و با خدا تعالیٰ عہد کردہ بودم کہ نخورم تا نخورانند و لقمہ در دہان
من ننہند و نیاشامم تا مرا ننیاشامانند یکبار چہل روز ہیچ نخوردم بعد از چہل روز شخصی
آمد و قدری طعام آورد و بنہاد و برفت نزدیک بود کہ نفس من بر بالای طعام افتد از بس
گرسنگی گفتم واللہ کہ از عہدی کہ با خدا تعالیٰ بستہ ام برنگردم شنیدم کہ در باطن من کسی
فریاد می کند بآواز بلند میگوید الجوع الجوع ناگاہ شیخ ابو سعید مخزومی قدس سرہ بمن
بگذشت آواز بشنید گفت این آواز چیست ای عبدالقادر گفتم این قلق و
اضطراب نفس است اما روح بر قرار خود است در مشاہدہ خداوند خود گفت
بخانہ ما بیا و برفت و من در نفس خود گفتم بیرون نخواہم رفت ناگاہ ابو العباس
خضر علیہ السلام در آمد و گفت برخیز و پیش ابو سعید برو رفتم دیدم کہ
ابو سعید بر در خانہ خود ایستادہ است و انتظار می برد گفت ای عبدالقادر آنچہ من گفتم بس نبود
کہ خضر را نیز می بایست گفت پس مرا بخانہ در آورد و طعامیکہ مہیا کردہ بود لقمہ لقمہ در دہان
من نہادتا سیر شدم بعد از ان مرا خرقہ پوشانید و صحبت وی را لازم گرفتم الشیخ ابو محمد
عبدالقادر بن ابی صالح بن عبداللہ الجیلی لبس الخرقۃ من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی المخزومی وھو لبسہا من ید الشیخ ابی الحسن علی
بن محمد بن یوسف القرشی الہنکاری وھو لبسہا من ید الشیخ ابو الفرح
الطرطوسی وھو من ید الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی
وھو من ید الشیخ ابی بکر الشبلی قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم و ہم خدمت ایشان

فرمودہ اند کہ وقتی در مناجات میبودم شخصے پیش آمد کہ وی را ہرگز ندیدہ بودم گفت صحبت میخواہی گفتم آرے گفت بشرط آنکہ مخالفت نکنی گفتم نکنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم یک سال برفت پس باز آمد من ہمان جا بودم ساعتی نزدیک من بنشست و برفت و برخاست وگفت از اینجا نروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد و با خود نان و شیر آورد گفت من خضرم مرا فرمودند کہ با تو طعام خورم آنرا بخوردیم گفت برخیز و بغداد برو و باہم بغداد آمدیم مخفی نماند کہ جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ راھہائے وصول را کہ بجناب قدس خداوندی جل شانہ موصلند دو راہ فرمودہ اند راہی فرمودہ اند کہ بقرب نبوت تعلق دارد و راہی دیگرے را اثبات نمودہ اند کہ بقرب ولایت تعلق دارد اول مخصوص بانبیا و صحابہ و از سائر مومنین اقل قلیل را ازان راہ بار فرمودہ اند و ہر کہ را ازان راہ بردند بے توسل و واسطہ خواہد بود کہ حیلولیت یکی دیگرے را نخواہد بود و راہ دوم راکہ بقرب ولایت متعلق گفتہ اند آنجا حیلولیت را اصل عظیم داشتہ اند و آن راہ را بعد از سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخصوص بجناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم داشتہ و بعد از ایشان ائمہ اثنا عشر را دارث آنراہ فرمودہ بعد از ایشان ہر کرا فیض وصول رسیدہ بتوسط ایشانان بود یعنی دیگری را تسلیم آنراہ بالاصالہ نشدہ و چون نوبت بجناب شیخ الجن و الانس حضرت شیخ عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ رسید آنراہ مفوض بایشان شد تا مادام قیام ساعت آنراہ را مفوض بایشان فرمودہ اند و خود را در آن راہ نائب ایشان قرار دادہ اند و راہ وصول حضرات نقشبندیہ غیرہ خال خالی را حتی کہ حضرت مہدی موعودؑ را از راہ اولی فرمودہ اند خود را باصالت و بالذات نیز قابل آن راہ اول قرار دادہ اندکہ بالاصالت است و تبعیت را آنجا احتیاج نیست اگر تفصیل این مدعا خواستہ باشند در مکتوب صد و بست و سیوم ۱۲۳ از جلد ثالث مکاتیب شریف کہ ختم آن جلد ہمان مکتوب قرار یافت مطالعہ نمایند پس در اولیاء کرام وجود شریف ایشان را شان عظیم است کہ اظہر من الشمس است للہ الحمد والمنۃ کہ این فقیر ہر چند از آباء از اولاد

حضرت مجدد الف ثانی ام اما از جانب امّہات نسبت غلامی بایشان دارم چہ والدہ والد و والدہ جدّ فقیر ہر دو از اولاد ایشان اند و ازان امید واری عظیم دارم بیت

اگرچہ خود گلستان باغ و راغ نہ ام	ہزار شکر کہ فارغ ازان دماغ نہ ام

تذکرۂ ثامنہ از منتخب ثانی در ذکر دریافت حضرت مجدد الف ثانی شرف صحبت حضرت خواجہ بیرنگ را و اخذ طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم:

مے آرند کہ خدمت ایشان را شوق طواف بیت اللہ و زیارت روضہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وصحبہ وسلّم ہمیشہ دامنگیر بودہ از جہت پاس کبر سن والد بزرگوار خود رحمۃ اللہ علیہ آن داعیہ را در تعویق مے انداختند تا آنکہ در سنہ سبع بعد الالف والد ماجد ایشان ازاین دار پرملال انتقال اختیار نمودند و سفر آخرت گزیدند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ خدمت ایشان را چون موانع نماند در سنہ ثامن بعد الالف متوجہ سفر سعادت اثر یثرب وبطحا شدند چون بدار الاولیاء دہلی رسیدند مولٰنا حسن کشمیری کہ یکی از فضلای آن وقت و آشنای ایشان بود از قدوم حضرت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ ایشان را اطلاع گردانید کہ بزرگے از طریقہ علیہ حضرات خواجگان درین بلدہ رسیدہ بسیار عزیز الوجود است صاحب کمال حال و قال اگر ایشان رفتہ ملاقات نمایند امید کہ حظّ وافر نصیب وقت گردد چون خدمت ایشان از والد ماجد خود شوق دریافت اکابر طریقہ نقشبندیہ شنیدہ بودند و در دل مبارک ایشان نیز میل بود آن دلالت را موجب سعادت دانستہ بصحابت مومی الیہ بخدمت حضرت خواجہ شدند و خدمت خواجہ بہ بشاشت تمام تلقی نمودند و از قصد ایشان پرسیدند ایشان عزمی کہ داشتند بعرض رسانیدند باآنکہ شیوہ مرضیہ حضرت خواجہ نبود

که کسی را از طلاب بنفس نفیس دلالت بر اخذ طریقه از خود یا التزام صحبت خود نمایند یا از منزل
این سفر مبارک بسکونت خانقاه معلّی خود اشارة فرمایند اما از آنجا که نظر عالی بر استعداد و قابلیت
ایشان افتاد از عادات خویش تجاوز نموده فرمودند هر چند اراده سفر مبارکی در پیش دارید اما چند
روز میتوان بفقرا صحبت داشت لااقل ماهی یا هفته چه مانع باشند حسب الامر اختیار بودن
هفته نمودند و در آن هفته بملازمت ماه دو هفته می رسیدند و دو روزی بر آن نرفته
که آثار کشش و تصرف حضرت خواجه در ایشان اثر کرد و بر آن شدند که اخذ طریقه علیه نموده
شغلی حاصل کرده و آنرا زاد راه قرار داده بسفر مبارک اثر روند بیت

بگیرم زاد ره این سراغ	ز شور آبه اشک و از قرص داغ

این را بحضرت خواجه معروض داشتند خدمت ایشان بی آنکه امر باستخاره نمایند یا تاملی فرمایند
چنانکه داب مبارک ایشان بوده نکرده مصرعه از دوست یک اشاره از ما بسر دویدن
فی الفور بخلوت عالی برده بذکر دل امر نمودند توجهات عالیه بکار بردند که همدران لحظه دل حق
منزل ایشان بذکر خفیه آشنا گردید و باهم ذات گویا شد بیت

محبت با دل تفتیده الفت بیشتر گیرد	چراغی را که بر سر دود باشد زود تر گیرد

آرام والتذاذ و حلاوت تمام روی نمود یوماً فیوماً آناً فآناً ترقیات عالیه و عروجات متعالیه
بظهور پیوست تا دیدند آنچه دیدند و رسیدند بدانچه رسیدند بشوق طواف خانه کعبه بیشدند در اثنای
این راه وصول بصاحب خانه میسر شد حضرت خواجه ایشانرا در خلوت خواسته رازی که چندین
مدت که در دل داشتند درمیان آوردند که چون مرا حضرت مولانا بزرگ خواجه امکنگی قدس سره
امر نمودند که بهند وستان شو تا این سلسله شریفه را آنجا از تو رواجی پدیدار شود فقیر خود را شایان
این معنی ندیده توضع نمودم امر باستخاره فرمودند و آن استخاره دیدم که گویا طوطی بسر شاخی نشسته
و ما در دل خود نیت کردیم که اگر آن طوطی از سر شاخ آمده بر دست ما بنشیند ما را گشایش ها درین سفر
خواهد روی نمود بمجرد این خطور آن طوطی پرواز نموده آمده بر دست ما نشست و ما آب دهان خود در

سفارا وکردیم وآن طوطی در دہان من شکر ریخت فردای آن شب واقعہ را بعرض حضرت مولانا خواجگی قدس سرہ رسانیدم فرمودند کہ شمارا ازو دنیز متوجہ ہندوستان باید شد کہ طوطی جانور ہند است در ہندوستان از داماں شما عزیزی بوجود آید کہ عالمی ازو منور گردد مدتیست کہ اکابر انتظار او می برند شمارا نیز ازو بہرہ رسد لاچار متوجہ ہندوستان شدم و بہر منزل جویای آن طوطی می بودم چون بشہر سرہند رسیدم در واقعہ نمودند کہ تو در جوار قطب فرود آمدہ و از حلیہ آن قطب نیز آگاہ گردانیدند صباح آن شب بدریافت درویشان وگوشہ نشینان آن بلدہ رفتم جماعت را دیدم کہ نہ ایشانرا برآن حلیہ یافتم ونہ آثار وعلامت قطبیت از ہیچ یک معائنہ نمودم گفتم شاید کسی از اہل این شہر قابلیت این معنی داشتہ باشد کہ بعد ازین بہ ظہور آید ہمان روز کہ شمارا دیدم ہم حلیہ شما موافق یافتم وہم نشان آن قابلیت در شما مشہود گشت ونیز فرمودند کہ چون بنواحی سرہند رسیدم دشت وصحرای آنجا پر مشعل دیدم کہ آن را نیز اشارہ بمعاملہ شما میدانم بالجملہ آنچہ در دو سہ ماہ بعنایت اللہ از یمن تربیت خواجہ باقی باللہ درحق ایشان بہ ظہور رسیدہ قلم زبان وزبان قلم از تحریر وتقریر عاجز وقاصر شمہ ازان کلام معجز نظام خود ایشان کہ بتحریص طالبے بر نگاشتہ اند تبرکا ایراد مے رود مصرعہ

برحال تو ہم حال تو برہان ودلیل

کلامہ العالی

این درویش را چون ہوس این راہ پیدا شد عنایت خداوندی جل شانہ ہادی کار او گشتہ بخدمت ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایۃ فی البدایۃ والی السبیل الموصل الی درجات الولایۃ مؤید الدین الرضی شیخنا وامامنا محمد ن الباقی قدس سرہ کہ یکی از خلفای کبار خانوادہ حضرات اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم بودہ اند رسانیدند وایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم نمودند وبطریق معہود توجہ نمودند تا التذاذ او تمام رسن

پیدا شد و از کمال شوق گریہ دست داد بعد از یکروز کیفیت بیخودی روی نمود یک دریای محیط دیدم و
صور و اشکال عالم را در رنگ سایہ دران دریا می یافتم و این بیخودی رفتہ رفتہ استیلائی پیدا کرد و امتداد
کشید و گاہے تا یک پہر روز می کشید و گاہے تا دو پہر روز می کشید و بعضی اوقات استیعاب شب
مینمود چون این قضیہ را بعرض حضرت ایشان رسانیدم فرمودند کہ نحوی از فنا حاصل شدہ است
و از ذکر گفتن منع فرمودند و بنگاہ داشت آن آگاہی امر نمودند بعد از دو روز مرا فنای مصطلح
حاصل شد بعرض رسانیدم فرمودند بکار خود مشغول باش بعد ازان فنای فنا حاصل شد چون بعرض
رسانیدم فرمودند کہ تمام عالم را یکی مے بینی و متصل واحد مییابی عرض کردم بلی فرمودند کہ معتبر در
فنای فنای آن است کہ با وجود دیدن آن اتصال بی شعوری حاصل شود و در ہمان شب
فنائی فنا باین صفت حاصل شد بعرض رسانیدم و حالتی کہ بعد از فنائی حاصل شدہ بود
نیز بعرض رسانیدم و گفتم کہ من علم خود را نسبت بحق سبحانہ حضوری می یابم بعد ازان نورے کہ
محیط ہمہ اشیا است ظاہر گشت و من آنرا حق دانستم جلّ و علا و آن نور رنگ سیاہ داشت
بعرض رسانیدم فرمودند کہ حق مشہود است جل سلطانہ اما در پردہ نور نیز فرمودند کہ این انبساط
کہ دران نور مینماید و در علم است بواسطہ تعلق ذات جل شانہ باشیا متعددہ کہ بالای و پست
واقع شدہ اند منبسط می نماید نفی انبساط باید کرد و بعد ازان آن نور سیاہ منبسط رو بانقباض
آورد و تنگ شدن گرفت تا آنکہ بنقطہ کشید فرمودند آن نقطہ را ہم نفی باید کرد و بحیرت آمد ہمچنان
کردم آن نقطہ موہوم ہم از میان زائل شد و بحیرت انجامید کہ دران موطن شہود حق سبحانہ خود
بخود است چون عرض رسانیدم فرمودند کہ ہمین حضور حضور نقشبندیہ است و نسبت نقشبندیہ
عبارت از این حضور است و این حضور را حضور بے غیب نیز می گویند و اندراج النہایۃ
فی البدایۃ نیز در این موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مر طالب را در طریق در رنگ
اخذ کردن طالب است در سلاسل دیگر اذکار و اوراد را از پیر تا بر آن عمل نماید مصرعہ
قیاس کن ز گلستان من بہار مرا؛ و این درویش را این نسبت عزیز الوجود

بعد از دو ماہ چند روز از ابتدای زمان تعلیم ذکر حاصل شدہ بود و بعد از تحقق شدن این نسبت فنای دیگر کہ آنرا فنای حقیقی گویند حاصل گشت و دل را آن قدر وسعت پیدا شد کہ تمام عالم را از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خردلہ قدرے نبود بعد ازان خود را و عالم را و ہر فرد عالم را بلکہ ہر ذرہ را حق مے دیدم جل و علا بعد ازان ہر ذرہ عالم را و افراد آنرا و عین خود دیدم و خود را عین ہمہ اینہا تا آنکہ تمام عالم را در یک ذرہ گم یافتم بعد ازان خود را بلکہ ہر ذرہ را آن قدر منبسط و وسیع دیدم کہ تمام عالم را بلکہ اضعاف عالم را در ان گنجایش تا شد بلکہ خود را و ہر ذرہ را نورے یافتم منبسط کہ در ہر ذرہ ساری است و صور و اشکال عالم در ان نور مضمحل و متلاشی بعد ازان خود را بلکہ ہر ذرہ را مقوم تمام عالم یافتم چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ مرتبہ حق الیقین در توحید ہمین است و جمع الجمع عبارت ازین مقام است بعد ازان صور و اشکال عالم را تامی چنانکہ اول حق مے یافتم این زمان موہوم دیدم و ہر ذرہ را کہ حق مے یافتم بے تفاوت و بے تغیر ہمان ذرہ را موہوم یافتم بغایت حیرت دست داد و دراین اثنا عبارت فصوص کہ از پدر بزرگوار علیہ الرحمۃ شنیدہ بودم بیاد آمد کہ فرمودہ است ان شئت قلت انہ ای العالم حق وان شئت قلت انہ خلق وان شئت قلت انہ حق من وجہ وخلق من وجہ وان شئت قلت بالحیرۃ بعدم التمیز بینہما این عبارت فی الجملہ مسکن آن اضطراب گشت بعد ازان در ملازمت ایشان رفتہ عرض حال خود کردم فرمودند کہ ہنوز حضور تو صاف نشدہ است بکار خود مشغول باش تا تمیز موجود از موہوم ظاہر شود عبارت فصوص را کہ مشعر بر عدم تمیز بود خواندم فرمودند کہ شیخ بیان حال کامل نکردہ است عدم تمیز ہم نسبت بعضی ثابت است حسب الامر بکار خود مشغول گشتم حضرت حق سبحانہ وتعالی بہ محض توجہ شریف حضرت ایشان بعد از دو روز تمیز در موجود و موہوم ظاہر گردانید تا موجود حقیقی را از موہوم متخیل ممتاز یافتم و صفات و افعال و آثار کہ از موہوم می نمایند از حق سبحانہ یافتم در خارج جز بکذات موجود ندیدم چون این حالت

رابعرض اشرف رسانیدم فرمودند کہ مرتبہ فرق بعد الجمع ہمین است و نہایت سعی تا اینجا است پیش ازاین آنچہ در نہاد استعداد ہر کسی نہادہ اند ظاہر مے شود این مرتبہ را مشایخ طریقت مقام تکمیل گفتہ اند انتہی کلامہ الشریف و بعد ازاین کلام دقایق علیہ از واردات احوال فقیر بقلم آوردہ اند کہ خوانندگان کلام مبارک ایشان را پوشیدہ نخواہد بود واین معاملہ مذکورہ کہ سالکان را بسالہا دست ندادہ ایشان را بسیر محبوبی و مرادی در اندک فرصت بحصول پیوستہ و حضرت خواجہ قدس سرہ می فرمودند کہ ایشان را از محبوبان مرادان اند واین سرعت سیر ایشان از آنست کہ دران ایام کہ ایشان بخدمت حضرت خواجہ رسیدند خدمت ایشان بیکے از مخلصان مکتوبی نوشتہ اند و آنجا قلمی نمودہ اند شیخ احمد نام مردے است از سرہند کثیر العلم و قوی العمل روزے چند فقیر با و نشست و برخاست کردہ عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمودہ بآن ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا ازو روشن گردد الحمد للہ تعالی احوال کاملہ او مرا بیقین پیوستہ واین شیخ مشار الیہ برادران و اقربا دارد ہمہ مردم صالح و از طبقہ علما و چندے را دیدہ ام عالی گوہر ملازمت کردہ از جواہر عالیہ انستہ استعداد ہای عجیب دارند فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ ایست انبتہ اللہ نباتا حسنا فقرا آباء اللہ و لہای عجیب دارند انتہی کلامہ اللطیف حضرت خواجہ قدس سرہ چون ایشان را کامل و مکمل یافتند محامد قولی و فعلی بجا آوردند در ساعتے کہ مشتری کسب سعادت از ید ایشان را خلعت اجازت کاملہ پوشانیدند و بسرہند کہ وطن مالوف ایشان بود رخصت نمودند جمعی از طالبان صادق خود را در خدمت ایشان تعین فرمودند پس خدمت ایشان بانعام فراوان بوطن آمدند چون شاہباز بلند سیر ابوسعید ابو الخیر از خدمت شیخ الاقطاب ابو العباس قصاب آملی قدس سرہما چنانچہ فرمودہ اند کہ باز آمدیم با صد ہزار خلعت و فتوح بامر حضرت خواجہ خود بتربیت طالبان مشغول شدند در اندک مدت جمع غفیر از سرچشمہ فیوضات ایشان شاداب شدند در آن اثنا ناگاہ مستر شد آن را وداع نمودہ صحبت را خواستند کہ بدولت مبدل کنند از آنجا کہ ہمت والای ایشان بآنچہ

حاصل وقت ایشان شده اکتفا نا نموده در طلب مطلب ما فوق بود و بعضی اصحاب غرض و ارباب غبطه آنرا شنیده بعرض حضرت خواجه قدس سره بنوعی دیگر رسانیدند چون این معنی مسموع مبارک شد این عریضه به پیر بزرگوار خود مرسل داشتند **عریضه**

از آن روز که از ملازمت برآمده بواسطه میل بفوق الفوق بمقام ارشاد چندانی مناسبت ندارد چند گاه خود همت آن بود که در گوشه خزیده شود و مردم در صحبت هیچو ببر و شیر در نظر می آمدند عزم عزلت مصمم شده بود اما استخاره موافق نمی آمد عروج در مراتب قرب بغایت الغایت هرچند غایت ندارد میسر شده و می شود می برند و می آرند کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ بر مقامات جمیع مشائخ الی ماشاء الله تعالی گذرانیده **بیت**

گلی بر دند زین دهلیزه لیست	بدان درگاه والا دست بر و ست

درین میان اگر توسط روحانیات مشائخ را تعداد می نمایم بطول انجامد بالجمله از جمیع مقامات اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیدند از عنایات چه نویسد قبل من قبل بلا علة چندان وجوه ولایت و کمالات آنرا نمودند که چه در تحریر آرد و در شهر ذی الحجه در مدارج نزول تا مقام قطب فرد آوردند و این مقام مقام تکمیل و ارشاد است اما هنوز چیزها از متمم و مکمل از برای همین مقام در کار است تا کی میسر شود امر آسان نیست که میسر شود بلکه این وجوه مخصوص بمرادان است مریدان اینجا قدمگاه ندارند نهایت عروج آخر او تا بدایت مقام اصل است بیشتر افرادهم گذرانده اند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وجه توقف در مراتب تکمیل و ارشاد این است و عدم نورانیت بواسطه ظهور ظلمت غیب است چیز دیگر نیست مردم از تخیلات خود چیزهای پزند اعتبار نباید کرد **فرد**

در نیابد حال پخته هیچ خام	پس سخن کوتاه باید والسلام

در اندیشه این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب است آن جماعه را فهر باید که از احوال این خستند بال نظر خیال خود بپوشند جمال نظر را محال و دیگر بیار است **بیت**

من گم شده ام مرا مجوئید		از گم شده گان سخن مگوئید	

از غیرت خداوندی جلّ سلطانه باید اندیشید امرے راکه حق سبحانه وتعالی کمال او
مے خواہد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب است وفی الحقیقة معارضه است باو تعالی
انتهی کلامه الشریف فی الجملة مطلبی راکه می جستند بمحض کرم عطا فرمودند آن گاه بافاضهٔ
طلاب بازگشتند چنانچه دریکی از مکاتیب شریف نگارش فرموده اند که حاصلش اینست که چون
خواجهٔ من مرا بکمال واکمال مصطلح این طائفه علیه رسانیده اجازت دادند ومرا فی الجملة آنوقت
درکمال واکمال مصطلحه حاصل خود تردّدی بود آنرا بکرامت دریافته فرمودند که تردّدی دران راه
نباید داد که ازان تردّدی درکمالیت مشائخ لازم آید حسب الامر شریف شروع در تعلیم طریقت
رفت ودرمسترشدان کارسنین بساعات محسوس گشت درین میان باز علم بنقص خود پدید آمد
آنان راکه پیرامون من می تنیدند جمع کرده حدیث نقص خود گفتم و وداع خواستم آما طالبان اینمعنی را
محمول بر تواضع داشته ازآنچه داشتند برگشتند بعد از چندگاه حضرت حق سبحانه وتعالی احوال
منتظره رامحصل گردانید انتهی ما اخذنا من کلامه المبارك بار دوم بشوق دریافت
ملازمت حضرت خواجه عالی شان از سرهند بدهلی شدند مدتها درخدمت پیر بزرگوار خود بسر
بردند صحبت هائے شگرف گذرانیده ومعامله را باضعاف مضاعف رسانیده بنوعی رعایت
ادب پیر بزرگوار بجاے آوردند که فوق آن متصور نباشد خدمت حضرت خواجه
محمّد هاشم کشمی درکتاب زبدة المقامات می نویسند که این فقیر از زبان خواجه
حسام الدین احمد شنیده ام که باوجود علو مرتبت وکثرت فضیلت که ایشان رابود در
کمال رعایت اداب حضرت پیر دستگیر خود هیچ کس ازمیان اصحاب چون ایشان
نبود لهذا بیش از دیگران برکات نصیب روزگار ایشان شد روزی حضرت خواجه مرا
بطلب ایشان فرستادند همین که برسیدم وگفتم که حضرت پیر دستگیر طلب ایشان دادند مجرد
استماع این خبر رنگ رخساره ایشان متغیر شد چون تغیر چهرهٔ خائفان از غایت خشیت اضطرابی

قریب بر عشرہ در ایشان پدیدار گشت من با خود گفتم سبحان اللہ آنکہ می شنیدم ع
نزدیکان را بیش بود حیرانی: بہ چشم خود دیدم خدمت ایشان در رسالہ
مبدء و معاد رقم نمودہ اند کہ ما چہار کس بودیم در ملازمت حضرت خواجہ ہر یکے
را اعتقاد علیحدہ بود و معاملہ جدا این فقیر بیقین میدانست کہ مثل این صحبت و اجتماع
و مانند این تربیت و ارشاد بعد از زمان آنسرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام
ہرگز بوجود نیامدہ است و شکر این نعمت بجا می آورد کہ اگرچہ بشرف صحبت خیر البشر
علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام مشرف نشدیم بارے از سعادت این صحبت
محروم نماندیم و ہر کدام را باندازہ اعتقاد بہرہ رسید ہم چنان خواجہ قدس سرہ لوای
نسبت ہای عالیہ خود را بر فرق فرقدان سای این فاروقی نژاد افراشتند کار خانہ ارشاد
بایشان حوالہ داشتند یاران جہت مند خود را بصحبت ایشان دادہ رخصت وطن نمودند ایشان ہم بہ تربیت
بلاتردد و با فاضات سالکان باب اللہ مشغول بودند احوالات عظیمہ خود و ترقیات
یاران را بزبان قلم عرضداشت ہا بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند چنانچہ افتتاح دفتر
اول بآن عرائض سنّت مقرر رفتہ کما لا یخفٰی علٰی ناظریھا ہم چنین حضرت
خواجہ بزرگوار احوال یارانی کہ در حضور شریف در دہلی بودند غائبانہ از ایشان کیفیت
احوال آنہا را از ایشان می پرسیدند کہ توجہ نمودہ ترقیات و قابلیات ہر یکے را معلوم
فرمودہ از سرہند بایشان رقم نماید روزے یکی از خلّص اصحاب حضرت خواجہ قدس سرہ
بتضرع تمام التماس نظرات عنایات خاصہ نمودہ فرمودہ اند کہ انشاء اللہ تعالیٰ چون جناب
شیخ احمد از سرہند اینجا بیایند التماس کنیم کہ در حق تو توجہات خاصہ نمایند و در اندک فرصت
ترا بمقامات عالیہ رسانند کذلک دقایق علوم طریق و درجات مقام بعضے ارباب معرفت
را نیز از ایشان استفسار میفرمودند و آنجناب حسب الامر معلوم نمودہ بعرض میرسانیدند
چنانکہ این مکتوب حضرت خواجہ قدس سرہ کہ بایشان در ود یافتہ ایمای باین معنی دارد

مکتوب عالی. مسند ارشاد اوسع و انور باد مسودہ رسالہ کہ در طریق خواجگان تمام شدہ خواجہ برہان کحل البصر مشتاقان گردانید الحمد للہ والمنہ سبحانہ بغایۃ عالی است و لطیف لیکن بخاطر میرسد کہ التماس نمودہ می آید کہ قدرے در احوال حضرت خواجہ احرار قدس سرہ تفتیش فرمایند شاید کہ امور دیگر ہم ظاہر شود ہمان روز کہ بمطالعہ آن لطیفہ غیبیہ مشرف شد در آن اثنا انفاس خاطری کہ دست چپ یعنی عالم ارواح بایشان تعلق دارد چون حاضر شد بجہت ضعف حافظہ متردد گشت کہ مشار الیہ بود لیکن ظن آن غالب بود کہ اشارۃ بحضرت خواجہ بود دیگری در طبقہ ائمہ دیدہ شود ممکن کہ چیزی ظاہر گردد دیگری از سخنان ایشان معنی عظمی مفہوم میشود و این نیز از بعضی خواب ہای یافتہ شدہ کہ ایشان بحسب خلقت نہایت در بدایت مدارج مخلوق شدہ اند چہ عجب اگر فوق نقطہ علم و زیر مقام وحدت علیا کہ قابلیات مطلقہ است مخلوق باشند تکرم نمودہ آنجا ہم دیدہ شود ایضا در حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نظر بینند کہ داخل آن مقام شدہ بنزول آمدہ اند یا از راہ دیگر بکنارہ آمدہ اند شاید کہ مخلوقیت فوق نقطہ بسبب عدم تقرر در آن مقام شدہ باشد باری البتہ عنایت فرمایند و نیک تفتیش نمایند کہ خیلی خاطر نگران است التماس دیگر آنکہ در باب فنائے بشریت نیز توجہی فرمایند کہ از غیر مقام فنا فی اللہ نیز مقامے دارد یا منحصر است در داخل شدن ہمین مقام از جملہ جماعتے کہ در فوق این مقام مخلوق شدہ اند ظاہر نیست کہ ہمچنان محفوظ باشند و حاجت بحسب ظہور فنای بشریت نداشتہ باشند ایضا جماعتے کہ در زیر ہمان وحدت محو شدہ باشند و اگرچہ از راہ جذبہ قیومیت یا غیر آن رفتہ باشند نیز از عود بوجود و بشریت محفوظ باشند ایضا یک نظرے در خانہ جبرئیل کہ مقام انبیاست صلوٰۃ الرحمن علی نبینا و علیہم نیز بکنند کہ در آنجا نیز مقامی خود بود کہ از عود مذکور ایمن گردانند ایضا در مقام فنا فی اللہ نیز نظرے بفرمایند کہ شاید غیر از این راہ ظاہر تفصیل راہ دیگرے ہم داشتہ باشد و بعضی عزیزان از آن راہ داخل شدہ باشند باقی احوال آن

متوقف ایشان را ہنوز معلوم است چہ نویسیم چندان آسامی و علامات مقامات ما را معلوم نیست
و تغیرات را چہ نوع توان نوشت انشاء اللہ تعالی آنچہ مرضی ست ہمان شود محمد صادق
و جمیع برادران و اعزہ نیازمندی قبول فرمایند انتہی مکتوب العالی این استفسار ہا و
نوازشہا کہ از خواجہ والا مرتبت باین خلیفہ عالی منزلت بجاے رسیدہ معلوم نیست
در دیگر جا واقع شدہ باشد خدمت خواجہ علیہ الرحمۃ از کمال تعطش کہ داشتند چنانچہ این
دو بیت ازان نشان میدہد **قطعہ**

بس تشنہ و بس خرابم ای دوست ہر جا کہ ترشح تو بینم	در حسرت یکدم آبم ای دوست در العطش ایم ای دوست

بر آن آمدند کہ احوالات تازہ کہ از خصائص مقتضای استعداد حضرت ایشان بہم رسید
بطریق روایت عالی از سافل کہ بعضی اساتذہ محدثین از تلامذہ خود اخذ حدیث نمودہ اند
خدمت حضرت خواجہ آن احوال تازہ را ازین نائب عالی مقدار خود اخذ نمایند و
بایشان اظہار ما فی الضمیر فرمودند ایشان ہمگی تواضع شدہ براہ معذرت رفتند کہ مبادا
مورث ترک ادب گردد چون الحاح حضرت خواجہ بیایہ کمال شد کہ عدم امتثال امر منجر
بملال می شد لاجرم خدمت ایشان الامر فوق الادب دانستہ باداب تمام و تواضع
و احترام تمام توجہ بحصول آنچہ پیر بزرگوار ایشان می خواستند گماشتند بعنایت اللہ سبحانہ آن
مطلب بحصول پیوست و حضرت خواجہ بمخلص اصحاب رمزی ازین ماجرا در میان نہادہ
بودند چنانکہ خدمت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ بر نگاشتہ است کہ خدمت شیخ تاج الدین
رحمۃ اللہ علیہ میگفت کہ آنچہ در مکاتیب شریفہ حضرت خواجہ کہ بطرف حضرت
مجدد الف ثانی می نوشتہ اند لفظ عزیز متوقف اشارہ بحال خود داشتند کما قدم فی
مکتوب قریبا و آنچہ در عرائض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بطرف حضرت خواجہ
لفظ مذکور کہ احوال عزیز متوقف چنان و چنین مراد آن وجود ذی جود حضرت خواجہ ست

که با مر ایشان از حال مبارک ایشان خبرمے داده اند بالجمله معامله که حضرت خواجه قدس سره
با ایشان داشتند و شیوه نیازمندی که اظهار می نمودند بیقین آن چنان بود که مریدی نسبت
به پیر بزرگوار خود بجا آرد منها در حضور خود سر حلقه مریدان خود ایشان را گردانیده بودند و
خود چون سائر مسترشدان بآن حلقه آمده داخل می شدند و چون از حلقه یا از مجلسی که ایشان
می بودند حضرت خواجه می برخاستند چندین کام بشیوه قهقری می نهادند بغایت ادب و
یاران را نیز تو کید می کردند که در حضور ایشان مراتعظیم نکنند آنچه مشایعتی که بما می کردید بخدمت
ایشان نمایند و می فرمودند که باطن خود را نیز در حضور ایشان متوجه ماندارید از زبان حضرت
میر محمد نعمان قدس سره می آرند که دران ایام که این فقیر در بندگی حضرت خواجه صفا
کیشان بسر میبردم همه یاران خود را فرموده بودند که بخدمت حضرت مجدد الف ثانی
مشغولی نمایند و الفاظ گذشته را به تو کید امر می نمودند باین فقیر خطاب نموده فرموده بودند که
میان شیخ احمد آفتابی اند که مثل ما هزاران ستاره در ضمن ایشان کم اند از کمل اولیای
متقدمین خال خالی اگر مثل ایشان گذشته باشند بعده باعتقاد تمام بخدمت ایشان رسیدم
مؤید این مقوله از مکاتیب حضرت خواجه قدس سره دو رقیمه دو شاهد عدل ایرادمی رود:
رقیمه اولی حق سبحانه باعلی مرتبه کمال رساند و للارض من کاس الکرام
نصیب آنچه حقیقت حالت است نوشته می شود پیر انصار قدس سره می فرمودند که من
مرید خرقانی ام لیکن اگر خرقانی دراین وقت می بود با وجود پیری اش مریدی من میکرد هرگاه صفت
آن بی صفتان این باشد گرفتار آن آثار صفات چرا جان فدائی لوازم طلب گاری نکنند
و هر کجا بوی بمشام ایشان رسد در پی آن نروند اکنون تامل و احتمال ما نه از استغنا و
بے نیازی است موقوف باشاره است بیت

گر طمع خواهد ز من سلطان دین	خاک بر فرق قناعت بعد زین

باری نسخه حال و اراده ما این است خدائی عزوجل بر آنچه می باید مهتدی گرداناد و از عجب و

پندار مخلصی بخشا دبقیة المقصود جناب سیادت مآب امایر صالح نبیشاپوری سلمہ اللہ تعالی
اظہار طلب نمودند چون وقت مقتضی این نبود و تضییع اوقات ایشان دادن از مسلمانی
نہ نمود لاجرم بہ صحبت شما فرستادہ شد انشاء اللہ تعالی بقدر استعداد بہرہ مند کردند
و توجہ و لطف کامل یابند والدعا رقیمہ ثانیہ۔ اللہ تعالی فقرا و
مساکین درماندہ را از برکات برگزیدگان بدرمانے برساند مدتی نیست کہ عرض نیازمندی
بدرگاہ ولایت پناہ نکردہ ام آری این یک کلمہ را قاصدان صادق حامل می تواند
شد الحمد للہ از این قسم خود صورت می نہ بند د دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرت
شما نوشتن بغایت بیشرمی است و حکایات و اوضاع صوریہ بسیار بے جا۔
الغرض ما را حد خود باید دانست و از فضول احتراز باید کرد والدعا۔ انتہی رقیمتہ
اللہ بفقر بالجملہ این سلوک معاملہ کہ درمیان این پیر و مرید قدس سرہما بظہور رسیدہ
کم کسی شنیدہ و از عجائب روزگار است و موجب حیرت اولوالابصار و ہم شاید فنا
اتم و تعطش اکمل خواجہ بزرگوار و ہم گواہ علو مرتبہ کہ مصداق مالاعین رأت ولا
اذن سمعت درحق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ بیت

فریاد حافظ اینہمہ آخر بہرزہ نیست	ہم قصہ عجیب حدیث غریب ست

در سفر سیوم کہ ایشان بزیارت پیر بزرگوار خود بدہلی آمدند بمجرد خبر قدوم ایشان حضرت
خواجہ عالی نشان باستقبال تا دروازہ کابلی کہ از منزل شریف قریب سہ تیر پرتاب راہ باشد
پیادہ تشریف آوردند و درمیان سفر فرمودند کہ آثار ضعف بدن بسیار ظاہر میشود و امید
حیات کم تر ماندہ و فرزندان گرامی خود را خواجہ عبید اللہ و خواجہ عبد اللہ کہ ہر دو
شیرخوارہ بودند در حضور مرضعات طلب فرمودند از ایشان التماس توجہ درحق آن دو
نور دیدہ نمودند و ایشان در حضور پیر بزرگوار بامر مبارک توجہات عالیہ درحق پیرزادہا
خود فرمودند چنانچہ اثر توجہ در اطفال بحضرت خواجہ معلوم شد و نیز بفرمودہ آنحضرت درحق

والدات آنہا غائبانہ توجہ نمودند و چندان فقرات مدحیہ از زبان مبارک حضرت خواجہ درحق حضرت امام ربانی دیدہ شد کہ اگر کتابے جمع شود توان شد چندی را از ان تیمناً آوردہ
منہا روزی فرمودند کہ ایشان از کمل محبوبان و مراد انند منہا فرمودہ اند کہ امروز در زیر فلک از این طائفہ علیہ چون ایشان نیست منہا بزبان مبارک راندہ اند کہ
بعد از صحابہ و کمل التابعین و مجتہدین چون ایشان معدودی چند از اخص خواص منظر
می داشتند منہا فرمودہ اند کہ ما در این سہ چہار سال شیخی نکردیم چند روز بازی کردیم اما
الحمد للہ والمنۃ این بازی ما و دکان پردازی ما بی فائدہ نشد چون ایشان بروی کار
آمدہ منہا فرمودہ اند کہ این تخم را از بخارا و سمرقند آوردیم و در زمین برکت آئین سرہند کشتیم
چنانچہ جناب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ در آخر مکتوب بیان طریق باین
مضمون کلام خواجہ قدس سرہ ایما نمودہ اند ھذا ھو بیان طریقے کہ حضرت حق سبحانہ این حقیر را
بآن ممتاز ساختہ از بدایت تا نہایت بنیادش نسبت نقشبندیہ است کہ متضمن اندراج النہایۃ
در بدایت است و برین بنیاد عمارت ہا ساختہ اند و کوشکہا بنا فرمودہ اند اگر این بنیادنمی بودے معاملہ
تا باینجا نمی افرود تخم از بخارا و سمرقند آوردہ در زمینی کہ مایہ اش از خاک یثرب و بطحا است کشتند
و بآب فضل سالہا آنرا سیراب داشتند و بہ تربیت احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار
بکمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید انتہی مے آرند کہ بعد از ارتحال حضرت خواجہ
باقی باللہ قدس سرہ درمیان مسودات مکاشفات خاصہ مسودہ مسعودہ بر آمد کہ آنجا
چہار دائرہ کشیدہ بودند و در یک دائرہ ولایت بفتح واو رقم نمودہ و در دائرہ دوم ولایت
بکسر واو و در دائرہ سیوم کمال باطنی و در دائرہ چہارم کمال مطلق و در باب ہر یکی از
دوائر اربعہ را از اخص خواص بعد صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین ۔:۔
در حواشی آن دائرہ موافق مرتبہ آنان بنوعیکہ در غیب از کشف بلاریب معائنہ گردید

یعنی در صفحہ ۱۵۵ آن مذکورہ دوائر موافق مرتبہ آنہا نوشتہ است ملاحظہ فرمائید ۱۲

رقم فرمودہ درمیان ہمہ آنہا و از دہ تن از رؤسای ایشان در ہر دائرہ بوجہ اکمل داخل دیدہ اند وحضرت ایشان یعنی خدمت حضرت مجدد الف ثانی را نیز داخل و از دہ در ہر دائرہ یافتہ اند

دائرہ کمال باطنی

زیرا ین مقام خواجہ علاؤ الدین بلند تر از خواجہ احرار مشائخ چشتیہ ہم محاذی خواجہ علاؤ الدین از سلطان المشائخ قدری فرو تر شیخین سہروردیہ از مقام اول اندک فروتر متصل بدائرہ لیکن سرہا محاذی مشائخ چشتیہ ابن عربی تا اکثرے فخذ کاتب و شیخ احمد زیر مقام متصل بدائرہ قدری فرو و تا اربعین کاتب تا کتف تا آخر تا پارہ از فخذ شیخ احمد تا آخر مثل ہمین انتہی کلامہ ۱۲ من خلاصۃ المعارف تصنیف سید آدم بنوری قدس سرہ
ثم اعلم ان ہذا اسرار غامضۃ من کلام حضرت قطب الولایت شیخ شیخنا و مولٰنا خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ ۱۲

دائرہ معرفت مرتبۂ ولایت بفتح واو من اللاہوت والسیر فی اللہ وغیرہ من مراتب القرب

خواجہ احرار در معرفۃ وجہ الافتراق من النقشبندیہ فان ہم فیہما اقدم الراسخۃ وحظہم اوفرۃ وجہ الافتراق من الچشتیۃ فی الولایۃ بکسر الواو ومقامات السلوک وکلہم من الفریقین من خلص عباد اللہ واخص اولیائہ ۱۲ **خلاصۃ المعارف**

دائرہ تکمیل بکمال مطلق ای الکرامۃ عند اللہ

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ وحضرت شیخ محی الدین ابن عربی حضرت خواجہ خواجہ کان پیر پیران خواجہ نقشبند و خواجہ محمد پارسا و خواجہ علاؤ الدین عطار وحضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین آمین ثم آمین ۱۲
حضرت غوث الثقلین داخل تماما و کمالا ومشائخ اربعہ نقشبندیہ تمام داخلون والمتأخرین من مشائخہم تحت ہذا المقام متصلین بمحیط الدائرۃ بل مقدم رؤسہم داخل فیہ مولانا محمد قاضی ملا خواجگی خواجہ کلان شیخ تاج مرزا حسام الدین وجمع من اصحابنا ید خلون تحت ہذا المقام بتوفیق اللہ تعالی الا الشیخ احمد فانہ الی الصدر داخل فی المقام وبالمآل الی مقدم الفخذ وکذا الکاتب بادنی زیادتہ حالا ومآلا شیخین سہروردیہ الاول الصدر والثانی القریب من السرۃ مشائخ خمسۃ چشتیہ الی مقدم الفخذ والمتاخرین من اہل التوحید الصوری منہم تحت ہذا المقام کانوا خارجین من کمالہ ومن تحت مقام الکمال ۱۲ **خلاصۃ المعارف**

دائرہ تکمیل بالکمال المقید بالفناء والبقاء

مشائخ اربعۃ نقشبندیہ داخلون تماما والغوث والختم ایضا والمشائخ الخمسۃ الچشتیۃ الی ما بین الصدر والسرۃ شیخین سہروردیہ الاول الی مقام الصدر والثانی الی مؤخرہ الشیخ احمد و الکاتب داخلان تماما فی التکمیل قد بقی من القدماء خارجین عن الدائرۃ ۱۲ **خلاصۃ المعارف** تصنیف سید آدم بنوری قدس سرہ

دائرہ کمال مطلق

خواجہ بزرگ داخل قریب پارسا نیز داخل لیکن نیق خواجہ احرار تا ساق سلطان المشائخ شیخ نظام الدین قدس سرہ تا نصف فخذ شیخ نصیر الدین ایضا تا ساق لیکن باریک شیخ الشیوخ تا کتف شیخ بہاء الدین تا قریب ناف لیکن از دور نزدیک شیخ نصیر الدین حضرت غوث الثقلین تام داخل شیخ محی الدین عربی تمام داخل بلند شیخ نجم الدین کبری تا کتف شیخ علاؤ الدولہ تمام داخل سید میر علی ہمدانی تا ناف شیخ احمد بالفعل تا سر داخل ...

... بالمآل تمام کاتب بالفعل نزدیک بکتف بالمآل تمام داخل شیخ تاج و مرزا حسام الدین تا اربعین کاتب قدرے از سر بالمآل تمام سر لیکن ہر دو یک گز فوق شیخ الہداد نزدیک پا این دو بالفعل و بالمآل آن دو وخیلے فاین ۱۲ خلاصۃ المعارف رحمۃ اللہ علیہ

بعد از مرخص شدن ایشان درین مرتبه سیوم از پیر بزرگوار خود بوطن که ملاقات آخر ایشان با ایشان بود رضی الله تعالی عنهما چون بسرهند رسیدند چندی آنجا ارشاد نموده بامر و اشاره متوجه بلدهٔ فاخرهٔ لاهور شدند اکابر آن بلده مقدم محترم ایشان را غنیمت شمرده و از خواص و عوام و علمای و فضلای و صلحای آن دیار که تفصیل آن بتطویل می انجامد در سلک ارادت آن غوث الانام درآمدند و صحبت گرم شد و حلقهٔ شغل اتساعی پذیرفت بالجمله در اثنای این فیاضی ناگاه خبر جانکاه واقعه رحلت حضرت خواجه بایشان رسید آرام دلها به بی آرامی مبدل شد و شربت شیرین آن صحبت با مذاق همه تلخ گردید ایشان متوجه دهلی مبارک شدند و بزیارت روضه متبرکه مشرف و عزاپرسی مخدوم زادگان و همشیره ها نموده اند و اصحاب حضرت خواجه شکستگی دل رمومیان از برکت تربیت صحبت ایشان طلب نمودند و لوازم ارادت و نیاز و ابتهال و افتقار چنانچه بحضرت خواجه بزرگوار بجای آوردند بتقدیم رسانیدند و جمهور ایشان از صغار و کبار بیعت نمودند ایشان بحکم وصیت پیر بزرگوار خود و التماس یاران دل افگار مدتی آنجا اقامت فرمودند و بتفقد احوال آنها پرداختند چنانچه باز نضارت ارشاد و طراوت و سرگرمی حلقه بمثابه که در حیات مبارک حضرت خواجه باقی بالله قدس سره بود از سر نو تازگی پذیرفت آراد الله تعالی سکونت ایشانرا آنجا بعضی یاران جهة بعضی موانع مصلحت نیافتند خدمت ایشان بحکم العود احمد بوطن معاودت فرمودند پس هر سال الی مدت حیات ایام عرس حضرت خواجه که در ماه جمادی الآخراست از سرهند آمده عرس ایشان را تدارک نموده بانجام رسانیده تفقد احوال مخدوم زادگان نموده و خدام روضهٔ منوره را نواخته باز بسرهند تشریف فرمایشدند

اللّٰهم لا تحرمنا من برکاته

تذکره تاسعه از منتخب ثانی در ذکر بعضی حوالات بلند و معاملات ارجمند تعریف و تجدید و ما یناسب ذالک ایشان

وهم شیرها

بآن کرامات در کشر اولیا ممتاز بودند

مخفی نماند که حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه را در اولیای این امت شان عظیم است و مراتب والا که خال خالی را بآن ممتاز کرده باشند هر چند زبان کتابت ز تبیان آن عاجز و حوصله کاتب از تعداد آن قاصر اما بحکم من لم یدرک کله لم یترک کله بیان بعضی ازان معاملات بزرگ و مراتب شگرف می نماید بگوش هوش استماع باید کرد چون ایزد تعالی و تقدس ایشان را مجدد الف ثانی و منور هزار دوم گردانیده وجود شریف ایشان را قائم مقام پیغمبر اولو العزم ساخت بیان او آنکه سنه الف را ایزد تعالی و تقدس بقدرت کامله خود در تغیر امورات تاثیری عطا کرده و عادة الله جاری شده که بعد مضی مدت مذکور در امورات دینی و معاملات ظاهری تغیری کلی واقع شود لهذا بر هر الفی پیغمبر اولو العزم با شریعت جدید مبعوث می شد و خلق را از بادیه ضلالت بشاهرات هدایت دعوت می فرمود چنانچه نور ارشاد و هدایت او از محیط عرش تا مرکز فرش شامل حال عالم و عالمیان میبود هر چند باندازه قرب زمان او و بعد او در عالم فتور راه می یافت ایزد تعالی نبی دیگر را مبعوث ساختی تا بمتابعت کتاب و شریعت او ترویج و تجدید اسلام نمودی تا دوره الف اول با تمام رسید بقرب الف دوم باز تغیر و فتور و تفریق کلی در دین اسلام افتادی و ظلمت کفر در عالم مستولی شدی چنانکه اکثر آن امم پرستش اصنام و آلهه باطله گرفتار شدندی آنگاه بعنایت بی غایت الهی در عین غلبات ظلمت کفر و ضعف نور اسلام بر سر الف پیغمبر اولو العزم با معجزات ظاهر و برهان باهر و دلائل روشن و حجت محکم بعالم مبعوث می نمود تا فرو رفتگان ورطه کفر را بساحل ایمان و اسلام ارشاد و هدایت می فرمودند هر کرا سعادت ازلی نصیب بوده قبول دعوت ایشان می نمود و از زلال خوشگوار ایمان و اسلام کام جان شیرین میساخت و آنکه از شقاوت ازلی قبول دعوت ایشان ابا می کرد و از دولت ایمان و خلعت اسلام محروم می ماند ایزد تعالی

انتقام او بر ہر قابل عقوبت فانتقمنا منهم پیدا دگرفتا عذاب و عقاب ارین میکرد کما قال
الله تعالیٰ فمنهم من ارسلنا علیهم حاصبا ومنهم من اخذته الصیحة ومنهم
من خسفنا به الارض ومنهم من اغرقنا وما کان الله لیظلمهم ولکن کانوا
انفسهم یظلمون بر سر اصل سخن رویم که چون پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم مبعوث شد و خاتم
النبیین آمد حضرت حق سبحانه و تعالی دعوت او را کامل گردانید و دوره او را تا مادام
قیام ساعت باقی داشت و نبوت و رسالت و انزال کتب و ملک باو ختم فرمود لاجرم بحکمت
بالغه خود علمای امت شریف او را حکم انبیای بنی اسرائیل داد و ہدایت و ارشادی که بانبیاء
تعلق داشت کرامة له بوجود مسعود علمای عامل و عرفای کامل امت او متعلق گردانید چنانچه جناب
نبوی صلی الله علیه و آله وسلم در اخبار خود ازین معنی باخبر گردانید علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل فرمود و حدیث نفیس ان الله یبعث علی راس کل مائة سنة
من یجدد لها دینها و چون سنه ہزار از رحلت خواجه ابرار صلی الله علیه و آله وسلم گذشت و در
سنه مذکور ہمان خاصیت الوف ماضیه تبعا ورنها دبود لاجرم فتور کلی در دین و اسلام و بدا
و انوار سنت رو بانقباض آورد و ظلمت رسوم کفر و بدعت روز بروز شهرت و اشتعال
پذیرفت چندانکه انواع فتور در دین پیدا شد حضرت حق سبحانه و تعالی از کمال
کرم و عنایت خود از امت او که خیر الامم ست . بر سر الف ثانی عالمی عارفی تام المعرفتی
و قوی العملی را قایم مقام پیغمبر اولو العزم گردانید و آنچه مضمون حدیث شریف
مثل امتی کمثل مطر لا یدری اولهم خیر ام آخرهم . بوجود مسعود شریفش ثابت
گردانید چه آخرین امت متعلق بمضی الف بود و ایشان را خلعت فاخره تجدید پوشانیده مجدد
الف ثانی گردانیده تازه شد از و شریعت مطهره غرا و تایید یافت ملت شریفه حنیفیه بیضا
سرسبز گشت اشجار یقین و گلگل شگفت چمن بهارستان دین بیت

	از و تازه دین گشت بعد از ہزار		بعالم نبی گوئی آمد دوبار	

این معنی را بآن حضرت الهام فرمود و بجرات بافشای آن امر نمود چنانکه خود در مکتوبی بآن ایما فرموده اند پس صاحب این نعمت عظمی را باید که بخصوصیات علیا ممتاز بود بیت

هزار سال بباید که تا باغ جهان — ز شاخ صنعت حق چون تو گل بیار آید
بهر قران و بهر قرن چون توئی نبود — بروزگار بسی گرچه شهریار آید

بدین مدعا اشارتے از قلم محترم ایشان رفته آنجا که نگارش نموده اند ای فرزند این آن وقت است که در امم سابقه درین طور وقتی که پر از ظلمت است پیغمبر اولو العزم مبعوث می گشتند و ابنای شریعت جدیده می کردند و درین امت که خیر الامم است و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیه و علی اله الصلوة و التسلیمات علماء را مرتبه انبیای بنی اسرائیل داده اند و بوجود علماء از وجود انبیای کفایت فرموده اند لهذا بر سر هر مائة از علمای این امت مجددی تعیین مینمایند که احیای شریعت فرماید علی الخصوص بعد از مضی الف که در امم سابقه وقت بعثت اولو العزم است و بهر پیغمبر دران وقت اکتفا نموده اند درینطور وقت عالمی عارفی تام المعرفتی ازین امت درکار است که قائم مقام پیغمبر اولو العزم امم سابقه باشد. بیت

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید — دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می کرد

ای برادر آنقدر فرق که در پیغمبر اولو العزم تا پیغمبر است آن قدر فرق در مجدد مائة تا مجدد الف است بلکه اضعاف آن

نبی نیست لیکن برنگ نبی — بجوشند زکوشش هزاران ولی
نگین گشت در حلقهٔ اولیا — چو در انبیا خاتم الانبیا
شفیق گر بباید شود بوسعید — یزید ار بباید شود بایزید

در مکتوب دیگر بعد ازین ایما بتائید این مدعا نموده اند که ای برادر این سخن امروز بر اکثر خلائق گران است و از افهام اینها دور اما اگر بر سر انصاف بیایند و علوم و معارف یکدیگر را موازنه کنند و صحت و سقم احوال را بمطابقه آن ملاحظه نمایند و تعظیم و توقیر شریعت و نبوت را به بینند که در کدام یکی زیاده تر است شاید از استبعاد بر آیند

دیده باشند که فقیر در کتب رسایل خود نوشته است که طریقت وحقیقت خادمان شریعت اند ونبوت افضل از ولایت اگرچه ولایت آن نبی باشد ونوشته که کمالات ولایت رابکمالات نبوت هیچ مقدارے نیست کاشکے حکم قطره داشتے نسبت بدریائے محیط وامثال این بسیار رقم نموده خصوصا در مکتوب بیان طوق که بنام فرزندیست آنجا ملاحظه نمایند مقصود ازاین گفتگوی اظهار نعمت حق است سبحانه وترغیب طالبان این طریقت نه تفضیل خود بر دیگران معرفت خدا جل وعلا برآنکس حرام است که خود را از کافر فرنگ بهتر داند تکیف از اکابر دین

قطعه

دلے چون شه مرا برداشت از خاک
سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم که ابر نو بهاری
کند از لطف بر من قطره باری
اگر بر روید از تن صد زبانم
چو سوسن شکر لطفش کے توانم

انتهی کلام الشریف خدمت حضرت مولانا هاشم که از اعاظم خلفاء مبارک ایشانست در زبدة المقامات می نویسند که مرا در دل خطور میکرد که اگر یکی از اعاظم علمای وقت این معنی را که حضرت سبحانه ایشان را مجدد الف ثانی ساخته مسلم میداشت تائید تام میبود تا روزی با این خطره بخدمت ایشان رسیدم باین فقیر خطاب نموده فرمودند مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی که در علوم عقلیه ونقلیه وتصانیف علیه چون او فی الحال در دیار هند نمی نماید بما نوشته بود وتبسم نموده فرمودند یکی ازان فقرات مدحیه آن بود که مجدد الف ثانی این از خوارق آنحضرت بوده که خطره اورا دریافته مقصد خطره اورا باو بیان نمودند وتسلی کلی دادند می آرند که مولوی عبد الحکیم علیه الرحمة شبے حضرت مجدد الف ثانی را بخواب دیده بود که این آیت مبارک باو خواندند قل الله ثم ذرهم بعد از دیدن این واقعه بخدمت ایشان آمده مرید شد وتعلیم طریقه گرفت واز مخلصان حقیقی گشت وپیش از این واقعه میگفت که من اویسی

حضرت مجدد الف ثانی ام پس خداوند این مرتبہ را کہ مجدد الف باشد لابد خصائص عالی
و مراتب متعالی است ہر چند تمام آن خصائص و مراتب نمی توان ایراد نمود اما چندی از اینہا را
رونق دہ این اوراق می گردانم و باللہ التوفیق منہا ظاہر شدن استعداد قطبیت
ایشان بر پیر بزرگوار ایشان قبل از رسیدن آنحضرت بخدمت آن خواجہ صفا کیشان
بچندین سال منہا نور عالم افروز ایشان را ہم پیش از ظہور معاملہ ایشان بچندین مدت
بصورت مشعل با شمع عظیم کمامر منہا بر نگاشتن آن خواجہ عالی شان در بدایت
سلوک ایشان بمخلصی کہ فلان بدان ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا از و منور گردد منہا باز
فرمودن بیکی از مخلصان در حین التماس و کہ چون ایشان بیایند التماس نمائیم کہ کار تنرا
بنہایت رسانند منہا حصول بشارت مرتبہ مرادیت و محبوبیت مر ایشان را از خواجہ
صفا کیشان منہا سرعت سیر و سلوک ایشان بحدیکہ در عرصہ دو نیم ماہ بکمال و اکمال
رسیدند منہا نوشتن پیر بزرگوار ایشان بسوی ایشان کہ مدتیست کہ عرض نیاز مندی
بدرگاہ ولایت پناہ نکردہ ایم منہا تحریر نمودن آن مرشد عالی مقدر با ایشان کہ سخن در ویشان
بحضرت شما نوشتن بغایت بیشرمی است منہا رقم فرمودن آن خواجہ کہ ما را حد خود باید
نگاہ داشت و از فضول احتراز باید نمود منہا تمیق نمودن آن مقتدای جہان —

مصرعہ وللارض من کاس الکرام نصیب

منہا چہ شد کہ مشعلہ مجددی از فتیلہ باقی باللہ جست منہا نگارش فرمودن
آن قدوۃ الاولیاء با ایشان کہ شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ فرمودہ من مرید خرقانی ام
اما اگر خرقانی درینوقت بودی با وجود پیری اش مریدی من می گردی یعنی حال ما و شما چنین ست
منہا نوشتن کہ اہمال ما نہ از روی استغنا است موقوف اشارتیست منہا تحقیق نمودن
پیر مبارک ایشان احوالات خود و مخلصان حضور خود را از ایشان منہا از ہمہ عجوبہ تر
استفاضہ نمودن آن پیر بزرگوار از ایشان کما اشیر الیہ فی التذکوۃ الثامنۃ من

ھٰذا المنتخب منہا فرمودن آن خواجہ عالی شان کہ ایشان آفتابی اند کہ مثل ماہزاران ستارہ درضمن ایشان گم اند کما مر دیگر خصائص عالی کہ خود ایشان چہ بتقریر و چہ بتحریر صریحاً اشارۃ وکنایۃ اشارت بآنہا فرمودہ اند منہا بعدازافاضہ پیر بزرگوار ایشان نسبتہای عالیہ خودرا بایشان وہمہ مشائخ طرق خودرا حوالہ بایشان وایشانرا بمقامات عالیہ خود و ملہ برون وازخلص نسبتہای خود عطا فرمودن چنانچہ در رسالہ مبدء ومعاد مذکور ہست منہا آنکہ نسبتہای ولایت و اقتباس کمالات نبوت راکہ بربعضے اولیای رحمہم اللہ تعم بعض دون بعض جلوہ گردانیدہ اند ایشانرا ہمہ آن نسبتہای نواختہ اند وبمعارف ہریکی سرافراز ساختہ چنانکہ بزبان مبارک فرمودند کہ از کمال عنایات او سبحانہ درحق این بندہ وکمترین اینست کہ ہیچ گونہ ازاین راہ نماند الاکہ این حقیر رابرآن عبور داوندازنسبت علیہ سریان ومعیت واحاطہ وحدت وتشبیہ وتنزیہ واسرار اینجہانی وآن جہانی وجوبی وامکانی علیحدہ علیحدہ بمحض کرم بہرور گردانیدند منہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ المقدس ایشانرا علم سمٰوت آموختہ چنانکہ در عرائض بخدمت حضرت خواجہ قدس سرہ معروض داشتند منہا حضرت خضر و الیاس علیہما السلام بایشان ملاقات نمودہ ازحقیقت حیات وممات خود بیان نمودہ اند چنانچہ ایشان در مکتوبے بآن تصریح نمودہ اند منہا کہ ایشانرا در مبادی سلوک روحانیت ابوالعباس خضر علیہ السلام بعلوم لدنی نواختہ بود چنانچہ اشارہ بآن تصریح در مبدء ومعاد فرمودہ اند منہا آن ہست کہ حضرت خاتمیت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والتحیۃ ایشان را مجتہد علم کلام ساختہ چنانچہ بیان آن در مکتوبی نمودہ اند وبرناظران علوم ایشان صدق اینمدعا مستور نیست منہا ازآن جملہ است کہ خدمت ایشان روزی در حلقہ مراقبہ بودند وبانکسار ودید قصور اعمال رفتہ کہ ندائی دررسید کہ غفرت لک ولمن توسل بک بواسطۃ او بلا واسطۃ الی یوم القیمۃ وباظہار آن امر فرمودند در

رسالہ مبدء و معاد رقم زد و قلم مبارک شدہ منہا روزی بر روح یکی از فرزندان متوفی طعامی
پختہ در آن اثنا بخاطر مبارک رسیدہ مضمون آیۃ انما یتقبل اللہ من المتقین کہ در
من اتقا کجا و چگونہ امید قبول باشد ناگاہ ندا رسید انک من المتقین منہا
مے فرمودند کہ ہرگز من خود بہ تہجد برنخاستم بلکہ ہمیشہ مرا باذن و اعلام و صدا و امثال آن در
ثلث آخر شب بیدار کردہ اند یکبار چنانکہ بیدار سازند بیدار شدم گفتم من کیستم کہ بخود برخیزم
و بہ بندگی و طاعت او تعالی آویزم باز سر را بخواب نہادم لمحہ نہ رفتہ بود کہ از ہر طرف
آواز و اعلام برخاست ثلث آخر شب بیدار کردند منہا حضرت مجدد الفثانی را
مبشر گردانیدند بر آنکہ بر ہر جنازہ کہ تو بنماز آن حاضر شوی آن میت مغفور است منہا
بر مقبرہ کہ ایشان برای اموات طلب آمرزش نمودند ملہم شدند بر آنکہ عذاب از اہل آن مقبرہ
برداشتند چنانکہ دو شاہد براین مدعا در ذکر حضرت امام رفیع الدین کہ از اجداد
مبارک ایشان است ذکر یافتہ منہا آنکہ ایشان را بشارت دادند کہ با آنکہ این
علوم کہ تو گفتہ و تحریر نمودہ ہمہ از ما است و تا خصوصا علومی کہ دران نحوی از تردد
داشتند بخوصیت و صدق آنرا وا نمودند و حقیقت آنرا معلوم فرمودند منہا فرمودند
کہ شریعت را دیدم کہ در کوچہ ما فرود آمدہ چنانچہ کاروانے در سرائے فرود آید منہا
فرمودند کہ در وہ آخر ماہ رمضان بعد از تراویح کسلے در خود یافتم رفتم کہ بر فراش خود تکیہ کنم
وقت اضطجاع از غلبہ کسل فراموشم شد کہ پہلوی راست خود را اول بر زمین نہم چنانکہ
مسنون است بر پہلوی چپ تکیہ نمودم بعد از دراز کشیدن بیادم آمد کہ ترک سنت شد
نفس از کاہلی چنان معقول ساخت کہ از روی سہو و نسیان شدہ لیکن مرا خوف
ترک سنت شد لاجرم تمام برخواستہ بہ پہلوی راست اضطجاع نمودم متعاقب آن عمل از
کرم الہی غیو مناف و انوار نامتناہی بظہور رسیدند و ندا در دادند باین قدر کہ رعایت نمودی ترا
در آخرت از ہیچ وجہ عذاب نکنم و بسبب این رعایت خادم کہ پای تو می مالید آن را نیز آمرزیدم

منها از آن جمله است که در عشرهٔ آخر رمضان فرمودہ اند که امروز معامله عجب گذشت بر عرش خود تکیه کرده بودم چشم فراخابیده که احساس نمودم که بر آن عرش من دیگری آمده نشست چه مے بینم که سید اولین و آخرین است صلی الله علیه و آله وسلم فرمودند آمده‌ام تا برای تو اجازت نامه نویسیم و تا حال برای کسی چنین ننوشته‌ام دیدم که در متن آن نامه الطاف عظیمه که تعلق باین جهان داشت ثبت نمودند و بر ظهر آن عنایات کثیره که متعلق بآن عالم بود رقم فرمودند چنانکه اینمعنی را در مکتوبے از مکاتیب دفتر ثالث است نگارش فرموده اند و آین مکتوب شریف بدست خط مبارک که دران دیگر فوائد زوائد ازاین است بعینه نزد این فقیر است که آن را تعویذ جان و حرز امان می انگارم منها ایشان را از جناب نبوی بشارت رسید که فردا چندین هزار کس را به شفاعت تو بخشند خدمت مولنا هاشم علیه الرحمة می نگارد که فردای آن روز که ایشان را این بشارت رسیده بود بشکرانه آن طعامی کردند و قصه را بازنمودند منها در رسایل خود نوشته اند که الحمد لله الذی جعلنی صلة بین البحرین و مصلحا بین الفئتین چه این عبارت در جای ثبت شده که ایشان در کلام صوفیه اکرام و علمای عظام تطبیق داده اند جدال فریقین را راجع بتفاوت لفظی نموده اند و در معنی موافق ساخته بنوعیکه هیچ شبه نمانده آنجا این عبارت املا فرموده اند خدمت مولانا هاشم مذکور قدس سره مے نویسند که میان این فقیر و عالمی که در آنوقت مرجع بوده مشاجرتے واقع شد او گفت که این قسم معاملات عظمی که شیخ تو ادعائے کند مے بائیست که از سرور دین و دنیا در رنگ مهدی موعود در حق او حدیثے روایت میشد باو گفتم که علم جمیع احادیث بما و شما ثابت نه از کجا معلوم شود که حدیث دراین باب وارد نشده آن عزیز گفت جمع الجوامع شیخ سیوطی نزد من حاضر است و کم حدیثی ازوے خارج باشد بیا تا هم در باب فضایل این امت جستجو کنم تا دیده شود که

حدیثے درین باب بر آید که دلالت کند مدعائی ایشان را مردو متوجه شده کتاب
راکشادیم در باب فضائل این امت حدیثے که دلالت تمام داشت بمدعاے
ایشان بر آمد وآن حدیث اینست یکون فی امتی رجل یقال له صلة یدخل
الجنة بشفاعته کذا وکذا من باین فاضل گفتم که این حدیث اشاره بحال
ایشان است وآیشان خود راصله فرموده اند وعبارت مذکوره وبشارت سرور
دنیا و دین باین راست می آید گفت احتمال دارد و خاموش شد این مقدمه را
بآن حضرت رسانیدم تبسم نمودند وشکرانه آنرا بر زبان آورده در حق این بنده
التفات ها فرمودند منها خدمت ایشان را بانوار و برکات هفت درجه متابعت
حضرت خاتمیت علیه الصلوٰة والتحیه مشرف گردانیدند تحقیق آن هفت
درجه با حصول آن دولت در حق ایشان در مکتوب پنجاهم از دفتر ثانی مکتوبات قدسی آیات
ثبت یافته خوانندگان آن از آنجا پی بعلو درجه ایشان خواهند برد منها
از آن جمله است که خناس را وسواس به محض کرم از سینه بے کینه ایشان بیرون کرده
اند چنانکه فرموده اند که در نماز ضحے بودم دیدم که بلای عظمی ناگاه از سینه من بیرون رفت
بعد از آن مرئی شد که آشیانه او را نیز از سینه من دور کردند ظلمات کثیره که در نواحی آن بود از آنها اثرے
نماند و انشراحی عجیب سینه را روداد معلوم کردند اینکه از صدر تو بیرون شد
خناس است که پیغامبر علیه الصلوٰة والسلام باستعاذه از آن مامور گشته بود
ونیز وانمودند که خطراتے که در اصول دین پیدا می شوند منشاء آنها همین خناس است که در صدر
آشیانه دارد و هر وقت نیشها میزند منها شرک خفی را از عبادات ایشان بر داشتند میفرمودند
که چندر روز دیدیم قصور اعمال بر نهجی استیلای نموده که چون در نماز در فاتحه بلفظ ایاك نعبد
میرسیدیم حیران میشدیم که اگر این لفظ را بخوانم که بمفهوم آن متحقق نیَم پس در اثنای قرات
مصداق کلمه لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفعَلُونَ باشم واگر نخوانم بے آن نماز درست نیست

تا آنکہ حضرت حق سبحانہ وتعالی بہ محض کرم شرک را از عبادت من برداشت و نعمت الا للہ الدین الخالص بہ ظہور پیوست الحمد للہ علی ذلک منہا آنکہ ایشان را از غایۂ اتباع آنسرور و رسوخ علم و عمل با مام اعظم ابو حنیفہ کوفی و امام مکرم شافعی مطلبی و کبار تلامذہ ہر یک رضی اللہ تعالی عنہم فنای و بقای بہم رسیدہ چنانچہ فرمودہ اند در حلقہ صبح بودم ناگاہ یک گونہ فنای مخصوص رو داد کہ تعیّنی کہ مرا بود برفت تا مدتے کشید تا بعد از نماز عصر آن روز دیدم کہ امام الائمہ ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالی عنہ با جمیع از شاگردان و جمیع علمای مجتہدین مذہب خود گرد من مجتمع اند و مرا احاطہ نمودہ و بعضے از اساتذہ امام مذکور چون ابراہیم نخعی نیز بنظر در آمدند آنگاہ دیدم کہ نور امام و نور ہر یک از ائمہ کرام در من در آمد و من بآن انوار ایشان تعیین بقا یافتم و تمامہ متجسم از ان انوار شدم و نور ہر واحدی را جدا جدا اجزای خود میدیدم بعد از دو سہ روز از این معاملہ ہمان قسم تعیین و بقا با امام شافعی رح و تلامذہ و علمای مذہب او بہ ظہور رسید دیدم کہ علمای حنفیہ از من بیرون آمدند و امام شافعی رح با تلامذہ و مجتہدین مذہب خود در من در آمدند و مانند طائفہ اولی انوار ایشان اجزای من شد بعد از ساعتی چند دیدم کہ انوار حنفیہ بسنن سابق باز آمد و الحال خود را با انوار فریقین متحقق مے یابم بعدہ فرمودہ اند در ان وقت چنان مشہود گردید کہ حق از این ہر دو امام ہمام بیرون نیست آنچہ از حنفی ماندہ شافعی گرفتہ و از ایشان تجاوز نمودہ دو حصہ تام ابو حنیفہ رح مسلم است و ثلث بطرف ثانی رحمہما اللہ تعالی منہا و ہم از انجملہ است آنکہ مشایخ نقشبندیہ و مشایخ قادریہ را قدس اللہ اسرارہم بر سر ایشان مشاجرت رفت تا آنکہ مشایخ طرق دیگر رح رسیدہ صلح دادند کما مر منہا فرمودہ اند کہ ہر کہ داخل طریقہ ما شدہ و خواہد شد تا قیامت بواسطہ و غیر واسطہ از رجال و نسا ہمہ را بنظر در آوردند و اسم و نسب و مولد و مسکن او را بما دانانیدند اگر خواہم ہمہ را یک بیک بیان نمایم مثنوی

بی شگاف روزن و دیوارہا	مطلع باشند بر اسرارہا

بلکہ پیش از زادنِ تو سالہا	دیدہ باشند ترا با حالہا
عارفان کہ جام حق نوشیدہ اند	رازہا دانستہ و پوشیدہ اند

منہا برایشان ظاہر گردیدہ اند کہ در ہند انبیائی بودہ اند علی نبینا وعلیہم السلام کہ بعضی سہ تن وبعضی دو تن گردیدہ اند وایضا قبور متبرکہ بعضی از این انبیا راکہ درآن دیار آسودہ اند نیز بایشان نمودہ اند وانوار آنرا مشاہدہ فرمودہ منہا احوال تال مشایخ جبل ومشرکان فطرت رسل کہ نزد ما نزدیہ این جماعت در دوزخ خواہند بود ونزد اشعریہ برخلاف آن بایشان مکشوف گردانیدند کہ بعد از بعثت واحیار اخروی آنہا را درمقام حساب داشتہ باندازہ جریمہ معاتب ومعذب خواہند ساخت واستیفای حقوق نمودہ در رنگ حیوانات غیر متکلف ایشانرا نیز معدوم مطلق ولاشی محض خواہند فرمود ودر مکتوب دو صد و پنجاہ ونہم [۲۵۹] از جلد اول این قصہ مسطور ست وچنان برنگاشتہ اند کہ این مسئلہ را چون در محضر انبیائی کرام علیہم الصلوۃ والسلام عرض نمودہ آمد ہمہ تصدیق فرمودند ومقبول داشتند والعلم عند اللہ سبحانہ منہا آنکہ ایشان را از اسرار قضا مبرم ومعلق مطلع گردانیدند وحکمی از احکام یک قسم قضای مبرم را بالتماس ایشان پذیرفتند منہا ایشان را از علمای راسخین گردانیدند وآز کاشفان اسرار مقطعات قرآنی ورموز متشابہات فرقانی چنانکہ نگارش نمودہ اند کہ این فقیر تا مدتہا سر متشابہات را مفوض بعلم حضرت حق سبحانہ میساخت وعلمای راسخین را غیر از ایمان بمتشابہات نصیبے یافت وتاویلات کہ بعضی علمای صوفیہ بیان کردہ اند آنہارا لائق آن متشابہات نمے دانست وآن تاویلات را از اسرار یکہ قابل استتار باشند تصور نمیکرد چنانچہ عین القضات از الف لام میم الم خواستہ کہ بمعنی دوست کہ لازم عشق ست وامثال آن آخر کار چون حضرت حق سبحانہ بمحض فضل شمہ از تاویلات متشابہات را برین فقیر ظاہر ساخت وجدولی از دریای محیط برین مستعد امسکین کشادہ گردانید دانست کہ علمای راسخین را از تاویلات متشابہات ومقطعات نصیب وافراست وتفصیل آن در زبدۃ المقامات

بلکہ بیش از زاد ن تو سالہا	دیدہ باشند ترا با حالہا
عارفان کہ جام حق نوشیدہ اند	رازہا دانستہ و پوشیدہ اند

منہا بر ایشان ظاہر گردیدہ اند کہ در ہند انبیائی بودہ اند علی نبینا و علیہم السلام کہ بعضی سہ تن و بعضی دو تن گردیدہ اند و ایضا قبور متبرکہ بعضی از این انبیا راکہ در آن دیار آسودہ اند نیز بایشان نمودہ اند و انوار آنرا مشاہدہ فرمودہ منہا احوال مآل مشاہیق جبل و مشرکان فطرت رسل کہ نزد ماتریدیہ این جماعت در دوزخ خواہند بود و نزد اشعریہ برخلاف آن بایشان مکشوف گردانیدند کہ بعد از بعثت و احیاء اخروی آنہا را در مقام حساب داشتہ باندازہ جریمہ معاتب و معذب خواہند ساخت و استیفای حقوق نمودہ در رنگ حیوانات غیر متکلف ایشانرا نیز معدوم مطلق و لاشئی محض خواہند فرمود و در مکتوب دو صد و پنجاہ و نہم از جلد اول این قصہ مسطور است و چنان برنگاشتہ اند کہ این مسئلہ را چون در محضر انبیای کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام عرض نمودہ آمد ہمہ تصدیق فرمودند و مقبول داشتند وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ سُبْحَانَہٗ منہا آنکہ ایشان را از اسرار قضاء مبرم و معلق مطلع گردانیدند و حکمی از احکام یک قسم قضای مبرم را بالتماس ایشان پذیرفتند منہا ایشان را از علمای راسخین گردانیدند و از کاشفان اسرار مقطعات قرآنی و رموز متشابہات فرقانی چنانکہ نگارش نمودہ اند کہ این فقیر تا مدتہا ستر متشابہات را مفوض بعلم حضرت حق سبحانہ میساخت و علمای راسخین را غیر از ایمان بمتشابہات نصیبے نیافت و تاویلات کہ بعضی علمائے صوفیہ بیان کردہ اند آنہا را لائق آن متشابہات نمیدانست و آن تاویلات را از اسرار یکہ قابل استتار باشند تصور نمیکرد چنانچہ عین القضات از الف لام میم الم خواستہ کہ بمعنی در دست کہ لازم عشق است و امثال آن آخر کار چون حضرت حق سبحانہ بمحض فضل شمہ از تاویلات متشابہات را برین فقیر ظاہر ساخت و جدولی از ان دریای محیط بر زمین استعداد این مسکین کشادہ گردانید دانست کہ علمای راسخین را از تاویلات متشابہات و مقطعات نصیب وافر است و تفصیل آنرا در زبدۃ المقامات

وکتب ایشان باید جست آن منتخب حامل تفصیل نمیتواند شد اورده اند که بعد انحامات مخدوم زادگان از اطلاع
این اسرار منقطع امتوجه شدند باظهار یک حرف ازان اذن یافتند آنرا بیان نمودند و سامعان را بود ند
و مخدوم زادہ گان را منع از اظہار آن نمودند منها ایشانرا در سیر مقامات صغری جامع گردانیدند میان قطب
ارشاد و قطب افراد و آن مرتبه از نوادر است منها بر ایشان مشارب و تمیز کمالات ولایات انبیاء علیهم
الصلوات والتحیات و کذلک طالبانے که بر قدم پیغمبرے از پیغمبران اند مکشوف گردانیدند و تفاوت
اقدام هر یکے را دران مشارب وا نموده چنانکه می فرمودند که فلان در ولایت موسویست
نزدیک نقطه مرکز و فلان قریب دائره و امثالها و این نیز از نوادر است چنانچه می آرند که شیخ
نجم الدین کبری قدس سره را علم بمشرب خود نبود و با وجودیکه قطب زمانه و مقتدای اولیاے
وقت خود بود چون خواست که معلوم او شود یکی از مریدان را بنزد بزرگے که باین علم ممتاز بود
فرستاد آن بزرگ در اثنای تفتیش حال ازان طالب پرسید که جهود کما چون است
آن مرید ازاین حرف دل تنگ بحضرت شیخ خود باز گشت از آنچه شنیده معروض
داشت شیخ بتواجد برخاست و گفت مقصد ما بحصول پیوست و معلوم شد که ما
بقدم کلیم الله علیه السلام بوده ایم که جهود امت او را گویند منها حضرت
حق سبحانه ایشان را بمحض کرم قدرتے و قوتے عطا نموده بود و تصرف بخشید
که یکی را از ولایتی و مشربی که در آن بود بولایتی که فوق آن بود می رسانیدند چنانچه
به مخدوم زاده بزرگ قدس سره رقم نموده اند که شمار ابعد از ولایت موسوی
بولایت محمدی آورده شد منها تعین وجودی و تعین حسی که تا غایة الحال
عارفی بآن لب نه کشوده بر ایشان ظاهر گردانیدند و باسرار و انوار آن مرتبه علیا
ایشان را مشرف ساختند منها ایشانرا با سرار معاملات قلوب خمسه نواخته اند
خصوصاً بمرتبه علیا که بقلب خامس متعلق است و آن از مقامات شکر فست چنانچه در
فقره از فقرات رساله مبدء و معاد بیان فرموده اند فاذا ابلغ العارف

الاتم معرفۃً والاکمل شہوداً ہٰذا المقام العزیز وجودُہٗ الشریف رتبۃ یصیر ذٰلک العارف قلباً للعوالم کلّہا والظہورات[لہ] جمیعاً وھو المتحقق بالولایۃ المحمدیۃ والمشرف بالدعوۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ فالاقطاب والابدال والاوتاد داخلون تحت دائرۃ ولایتہ والافراد والاحاد وسائر فرق الاولیاء منذ رجون[۲] تحت انوار ھدایتہ لما ھو النائب مناب رسول اللہ والمھدیٰ بھدی حبیب اللہ وھٰذہ النسبۃ الشریفۃ العزیزۃ وجودھا مخصوصۃ باٰحاد المرادین ولیس للمریدین فی ھٰذہ الکمال نصیب ھذا ھو النہایۃ العظمی والغایۃ القصوی لیس فوقہ کمالٌ ولا اکرمُ منہ نوالٌ لو وجد بعد الوف سنۃ مثل ھذا العارف لاَغتُنِمَ ویسری برکتہ الی مُدۃٍ مَدیدۃ واٰجالٍ متباعدۃ وھو الذی کلامہ دواء ونظرہ شفاءٌ والحضرۃ المھدیُ سیوجد علی ھٰذہ النسبۃ الشریفۃ من ھٰذہ الامۃ الخیّرۃ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وحصول ھٰذہ الدولۃ القصوی منوطۃ باتمام طریقی السلوک والجذبۃ تفصیلاً مرتبۃ بعد مرتبۃ واکمال مقام الفناء الاتم والبقاء الاکمل درجۃ بعد درجۃ ھذا لایتیسر الا بکمال متابعۃ سید المرسلین وحبیب ربّ العالمین علیہ وعلی اٰلہ من الصلوۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا الحمد للہ الذی جعلنا من متابعیہ والمسئول من اللہ سبحانہ کمال متابعتہ والثبات علیہ والاستقامۃ علی شریعتہ یرحم اللہ عبداً قال اٰمیناً وھٰذہ المعارف من الاسرار الدقیقۃ والرموز الحقیقۃ ما تکلم بہا احد من اکابر الاولیاء وما اشار الیہا واحد من اعاظم الاصفیاء استاثر اللہ سبحانہ ھذا العبد

[۱] ای القلب الخاص ۱۲

[۲] ای الذین بدلوا اراداتہم بارادۃ اللہ تعالیٰ ۱۲

لہ قولہ والظہورات ای فہو المجتہد ومن وصل الی ہذا القلب فہو مجتہد لا اتباع علیہ لاحد من اہل زمانہ الان ہو متبع سید باشہدی فی وقتہ اعلم ۱۲

بهذه الاسرار وافشاءها بصدق تجبیبه علیه وعلی اٰله الصّلٰوة والسّلام
ولنعم ما قال فی الشعر الفارسی بیت

اگر بادشہ بر در پیرزن	بیاید تو ای خواجہ سبلت مکن

لیس قبوله تعالی معلقا بشیٔ ولا مسببًا بسبب یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ؕ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؕ وصلّی اللّٰه علیٰ سیدنا محمد واٰله وصحبه وسلم وبارك علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکة المقربین وعلی عباده الصالحین والسلام علی من اتبع الهدیٰ والتزم متابعة المصطفیٰ علیه الصلوٰة والسلام منها[1] ایشان را الهم ساختند که دنیای ترا آخرت گردانیدم جناب حضرت عروة الوثقیٰ قدس سره العزیز مکتوبے در معنی این کلام نوشته اند که بعضی تنعمات این نشان فانیه که موجب تنقیص درجات اخرویه است درحق ایشان چنین بود که نعیم دنیا حکم نعیم آخرت پیدا کرد ونیز هرچه در دنیا مشهود گردد بلی شائبہ ظلیت نیست و آن نشار تاب آنکه بے ازاله این شائبه جلوه گر شود ندارد مگر انسهود دین و دنیا را این دولت عطا فرموده بودند حضرت مجدد الف ثانی را از غایت کمال اتباع آنسرور اگر از الوش خوان آن حضرت صلّی اللّٰه علیه وسلم نصیبه داده باشند میشاید چه هر کمالے که پیغمبرے را بود کمّل تابعان او را از آن نور نصیبے رسد و ایشان نیز بآن نصیبه در بعضی مرقومات خود اشارتها نموده اند ونیز می تواند بود که مراد از این فرموده ایشان آن بود که هرچند مشهود عارف اکمل باشد امّا تا در قید حیات اینجهانی است مقید حبل الخیال است و خلاصی بکلی از قید خیال در این نشا محال چنانکه مولٰنا رومی قدس سره قریب احتضار می فرمود مثنوے

[1] من مقالات العلیه خواجه مجدد الف ثانی رح ۱۳۶

من شوم عریان زتن او ازخیال	تا خرامم در نهایات الوصال

مگر آنکه فردے را از کمال کمل تابعان انبیا علیهم الصلوٰة والسلام بطفیل ایشان بهره رسید باشد
چه خلاصی از قید خیال در این نشاء در ولایت انبیا است که باصل الاصل
متعلق است منها ایشان را از اسرار انوار حقیقت قرآنی و حقیقت کعبه ربانی
و حقیقت بیت المقدس بهره فراوان بخشیدند کما یفهم من مکاتیبه المتعددة
منها ایشان ماوراء آفاق و انفس معامله نموده اند که انفس نزد آن چون آفاق است
بیان مجمل آن در رساله مبدء و معاد نموده و مفصل بتفصیل در مکتوب چهل سیوم
از جلد دوم فرموده اند و معامله کالرویة را در آن اثبات نموده اند و رقم کرده که این
دولت عظمی است که بعد از زمان اصحاب رضی الله تعالی عنهم اجمعین
کم کسے باین مستسعد گشته است هرچند این سخن مستبعد مے نماید و مقبول اکثری
نمیگردد اما اظهار نعمت عظمی مے نمایم کو نه اندیشان قبول کنند یا نه این نسبت فردا
بروجه اکمل در حضرت مهدی علیه الرضوان ظهور خواهد یافت منها آنکه
حق سبحانه ایشان را بحق الیقین مشرف ساخته که حق الیقین دیگران نزد آن علم
الیقین است چنانچه این معنی را در مکتوب چهارم از جلد دویم بیان نموده اند
و فرموده که از این حق الیقین چه گوید اگر گوید که فهم کند و چه دریابد این معارف از حیطه
ولایت خارج است ارباب ولایت در رنگ علمای ظواهر در ادراک آن عاجز اند و در
درک آن قاصر این علوم مقتبس از مشکوٰة انوار نبوت اند علی صاحبها الصلوٰة و
والسلام والتحیة که بعد از تجدید الف ثانی به تبعیت و وراثت تازه گشته اند منها
با ایشان راهی که ورای جذبه و سلوک است نموده اند آنرا براه اقتباس نبوت تعبیر فرموده اند
و بیان آن در مکتوب یکصد و سیم از جلد اول کرده اند منها ایشان را بکمال متابعت
سید انبیا بمقامیکه فوق مقام رضا است مشرف گردانیده آنرا به محبت ذاتی
تعبیر نموده اند و آن بسیا عزیز الوجود است که کسی از اولیا بآن اشاره نفرموده اند

منہا ایشان را درجات ولایۂ ثلاثہ صغرٰی وکبرٰی وعلیا کہ ولایت اولیا وانبیا وملائکہ است
منکشف گردانیدند ومحقق ساختند بدان چنانچہ در مکاتیب علیہ مبیّن ومشرح است
منہا ایشان را بمحض الطاف خزینہ رحمت گردانیدند چنانکہ در مکتوب سیصد وپانزدہم ۳۱۵
از دفتر اول بیانے یافتہ منہا بایشان معلوم گردانیدہ اندکہ از ایشان تا ظہور مہدی
آخر الزمان چون ایشان دیگرے باین کمال بظہور نخواہد آمد منہا در رسالہ
مبدء ومعاد نگارش فرمودہ اندکہ در اوائل حال مے بینم کہ در مکانے طواف
می کنم وجمع دیگر نیز دران طواف بامن شریک اند وبطوی سیر آن جماعت تا
حدیست کہ تامن یکدورہ طواف را بانجام می رسانم آنجماعت دو سہ قدم مسافت
قطع میکنند دران اثنا معلوم می گردد کہ اینمکان فوق العرش است وجماعت
طواف کنندگان ملائکہ کرام اند علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام وَاللّٰہُ
یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ منہا ایشان را
بتجدید الف ثانی مبشر گردانیدند چنانچہ ذکر یافت واین ہمہ خصائص آن بیان
شد وخدمت مولانا ہاشم از جملہ خصائص پنج خاصیہ عظیمہ را در عبارت
تازی در کتاب خود ذکر کردہ است وآن این است الاولی مندرجۃ فی
دعائہ الشریف الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ بین البحرین ومصلحًا
بین الفئتین وھی مرقومۃ فی المکتوب السادس من الجلد الثانی والثانیۃ
وصولہ قدس سرہ بمقام المقربین الذین مرتبتھم فوق اصحاب الیمین کما ان
اصحاب الیمین فوق اصحاب الشمال بالمرتبۃ العلیا وھذا مسطورۃ
من قلمہ الشریف فی المکتوب الاربعین من الجلد الثانی والثالثۃ کلامہ
سبحانہ وتعالی معہ قدس اللہ سرہ شفاھا وذلک للافراد الانبیاء
علیہم الصلوٰۃ والطیبات وقد یکون ذلک لبعض الکمّل من متابعیھم

بالتبعیۃ والوراثۃ واذا کثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم سمی محدثا
کما کان امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اشارۃ باین است آنچہ
در بیاض خاص خود حضرت عروۃ الوثقی مرقوم فرمودہ است کہ حضرت مجدد
الف ثانی را رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوراثت جد مبارک ایشان فاروق اعظم
محدَّث بفتح دال گردانیدند الحمد للہ علیٰ ذلک والرابعۃ مندرجۃ
فی المکتوب التاسع والسبعین من الجلد الثالث وھی انہ سبحانہ
اعطی لہ قدس سرہ ذاتا قیوما للعالم الذی ھو اعراض مجتمعۃ الخ
والخامسۃ فی المعرفۃ التی یتعلق باصلہ ان طینتہ من بقیۃ طینۃ
نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کطینۃ النخلۃ من بقیۃ آدم علیہ السلام
و از خصائص عظمیٰ آن است کہ قریب بایام وصال فرمودند کہ ہر کمالیکہ در نوع
بشر ممکن است مرا عطا فرمودند بوراثت و تبعیت سید البشر علیہ الصلوٰۃ
والسلام بدان محقق ساختند واگر خواہم آنرا بمقدمات معقولہ معقول مستمعان
نمایم بہیچ بیان فرمودند کہ مستمعان معلوم نمودند منہا می فرمودند کہ نسبت
خاصہ ما تا انقراض این نشاء در فرزندان ما خواہد ماند منہا از ہمہ عجب تر
از خصائص ایشان آنکہ حق سبحانہ ایشانرا باوجود تبعیت و وراثت بہ نصیبی
از اصالت ممتاز گردانید چنانکہ تفصیل آن در مکاتیب علیہ مندرجہ است
مصرعہ۔ قلم اینجا رسید سر بشکست ؎ بیت

گر بگویم شرح این بیحد شود	مثنوی ہشتاد من کاغذ شود

اگر عالمی عارفی بانصاف در مکاتیب لطیفہ و رسائل ایشان عبور فرماید
بیش از این بخصائص ایشان پے برد ہمین مقدار کہ بیان نمودہ شد نیز بسیار
است او عیان و قبول از خوانندگان و شنوندگان درکار بیت

راز جز با رازدان انباز نیست	راز اندر گوش منکر راز نیست

اگر بیش ازین شوق استماع احوال مبارک ایشان از قسم معارف علیہ و کمالات سنیہ و خصوصیات عالیات و نکات نادرات راجویان باشند پس بمقامات مولنا ہاشم علیہ الرحمۃ کہ مسمی بزبدۃ المقامات است یا بحضرات القدس کہ جمع مولانا بدر الدین است کہ ہر دو اکابر از جملہ خلفای جہت سند ایشان اند رحمہما بہما رجوع نمایند تا تفصیل احوال ایشان و کیفیت مقال و الای نشان معلوم گردد کہ این حقیر درین منتخب از گلشن بگلی و از خرمن بدانہ اکتفا نمودہ

تذکرہ عاشرہ از منتخب ثانی در ذکر بعضی عبادات یومی و لیلی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ

خدمت حضرت مولنا ہاشم علیہ الرحمۃ در مقامات خود می نویسند کہ از زبان الہام ترجمان حضرت مجدد الفنانی رض شنیدم کہ بتقریبے می فرمودند عمل و کار ما چہ باشد ہر چہ با عطا کردہ اند بمحض فضل و صرف کرم میدانیم اگر مثلا امری بہانہ کرم باشد آن متابعت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم خواہد بود کہ مدار کار خود را بدان میدانم ہر چہ با دادہ اند از راہ این اتباع دادہ اند جزئیا و کلیا و ہر چہ ندادہ اند آن بسبب نقصی در متابعت کہ از راہ بشریت رفتہ باشد ہست و فرمودہ اند کہ یک روز بسہو در آمدن بخلا اول پای راست نہادم آن روز چندین احوال بر من بستہ شد می آرند کہ خدمت ایشان روزے بسرعت جہت غلبہ بول بہ متوضا شدند و باز بسرعت تمام بیرون آمدند آب طلب داشتہ دست مبارک شستہ باز بہ متوضا شدند بعد از فراغ از متوضا کہ بیرون تشریف فرما شدند عنایت نمودند کہ تقاضائے بول استیلای نمود بسرعت بمتوضا در آمدم و نشستہ بودم کہ نظرم بر پشت ناخن افتاد کہ نقطہ سیاہی برو بود کہ

برای امتحان قلم نهاده بودم بآن نقطه سیاهی که از اسباب کتابت حروف قرآنی است لائق
و برعایت ادب مطابق ندیدم باوجودیکه از غلبه تقاضای محنت داشتم لیکن آن محنت
بپیش این محنت ترک ادب حقیر نمودی بیرون آمده آن نقطه سیاهی شستم و باز آمدم آورده
اند که روزی بخادم فرمودند که چند قرنفل حاضر کن خادم شش قرنفل حاضر آورد در عتاب
رفته فرمودند ای نیک صوفی ما آن قدر نشنیده که اَللّٰهُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ این رعایت از
مستحبات است مردم مستحب را چه دانسته اند مستحب دوست داشته اوست سبحانه و تعالی اگر دنیا
و آخرت را بیک عملی که دوست داشته حق عز و جل باشد بدهند هیچ نداده باشند فرموده اند
که ما برعایت مستحبات تا بآن حد توجه داریم که وقت شستن روی قصد میکنیم که اول آب بر
خد یمین رسد که آنهم از مستحبات است می آرند که از ایامی که تمام بصوم نمودند چون پرسیده
شد از سبب آن فرمودند که قضای احتیاطی روزهای این رمضان است که در آن روز
استنجا شده باشد و فرمودند که والد ماجد ما علیه الرحمة مهما امکن در روز رمضان استنجا نمی کردند
اگر بضرورت واقع میشد آنرا قضای داشتند نعم السلف و نعم الخلف می آرند که
یکی از حکام عهد که در کار ایشان زردی داشت از اقضی القضاة وقت که همسایه حضرت
بود در خلوتی پرسید که شما مردم عالم اید و صادق القول و صاحب دیانت از حال عزیزیکه
همسایه شما است بگوئید فرمود که احوال باطنی این طائفه از دریافت ما دور است امّا این
انقدر میگوییم که مشاهده اطوار این بزرگوار ما را با طوار اولیا ما تقدم یقینی دیگر بخشید زیرآنکه چون
ریاضات عجیبه طاعات کثیره کمل متقدمین را در کتب میخواندیم بخاطر میگذشت شاید محبّان
ایشان بمبالغه نوشته باشند چون اوضاع این عزیز را دیدم آن تردد برخاست و نویسندگان
احوال آنچنانکه داریم که هنوز کم نوشته اند الحق چنین بود که این عالم منصف بحق منصف فرمود جزاه الله
خیرا می آرند از درویشی که خدمات آب وضو و مصلی و ما یتعلق بامور العبادات حواله او بود
می فرمود که من تمام روز همان ساعت قیلوله ایشان و در شب ثلث دوم فرصتی بکار خود می یابم و در آن

این دو وقت مرا از استیعاب طاعات آن حضرت فرصتی نیست همچنین اصحاب خود را به کثرت و دوام ذکر و
مراقبه و حضور تحریص می فرمودند و میگفتند که این دار دار عمل است و مزرع کشت کار حضور باطن را
با رعایت آداب و اعمال ظاهر جمع ساخته در کار باشند بالجمله عمل مبارک ایشان در صیف و شتا
و سفر و حضر آن بود که نصف اخیر غالباً و گاه ثلث آخر شب بر خاسته ادعیه مسنونه آنوقت را
خوانده وضو در کمال اسباغ و احتیاط می نمودند و بران نبودند که دیگری در وضو آب بدست
مبارک ایشان ریزد و در آب وضو آن قدر احتیاط بظهور میرسید که فوق آن متصور نباشد
استقبال قبله را در ان رعایت میکردند اما در وقت شستن رجلین بسوی شمال یا جنوب منحرف
میشدند و مسواک را در هر وضو و وضو را در هر نماز لازم میداشتند الا ماشاء الله تعالی
و هر عضوی را سه بار تمام می شستند و هر بار بدست آب از ان عضو چکیده می افشاندند که احتمال — چکیده
تقاطر نمی ماند نه در عضو مغسوله و نه در ید غاسله و چنان می نمودند که چون در طهارت و نجاست
غاسله وضو اختلافست هر چند فتوی بر طهارتست اما عمل بر احوطی نمودند و در غسل هر
عضوی کلمه شهادت و درود را نیز با ادعیه ماثوره دیگر که در کتب احادیث چون تکمله مشکوة
و بعضی کتب فقه و عوارف آمده می خواندند و بعد از ادای وضو گوشه چشم حق بین بجانب
آسمان کرده دعائیکه آنوقت ماثوره است می خواندند و متوجه تهجد میشدند و با طمانیت و حضور و
جمعیت تمام در طول قنوت تهجد ادا می نمودند بمرتبه که طاقت بشری بی تائید الهی جل شانه در
ادای آن عاجز و قاصر است و در اوائل احوال بیشتر در تهجد و ضحی و فیئ زوال تکرار قرأت سوره یس می فرمودند
چنانکه گاهی قراءة آن سوره بهشتاد مرتبه در کل آن صلوات می کشید و گاهی کم و گاهی زیاده و در اواخر
بیشتر در نمازها به ختم قرآن مجید اشتغال مینمودند بعد از ادای تهجد بخشوع و استغراق تمام خاموش و مراقب
می نشستند و پیش از صبح بدو سه ساعت ساعتی بر طبق سنت می غنودند تا تهجد بین النومین بظهور
انجامد و باز پیش از دمیدن صبح بیدار شده بنماز فجر می پرداختند و سنت بامداد را در خانه ادا
نموده در میان سنت و فرض تکرار کلمه سبحان الله و بحمده سبحان الله بطریق خفیه میکردند و وقت

فرض بمسجد آمده با یاران ادای نماز می فرمودند و تا وقت اشراق با اصحاب خود حلقه زده مراقب می نشستند آن گاه نماز اشراق را بطول قرأت چهار رکعت بدو سلام ادا فرموده به تسبیحات وادعیه ماثوره که در آن وقت است می پرداختند بعدازان بحرم رفته لحظه از احوال مستورات واطفال خبر میگرفتند وآمورے راکه بمعاش تعلق داشته می فرمودند بعدازان بخلوت میشدند و بقرأت قرآن مجید مشغول میشدند بعد ادای تلاوت طالبان را احضار میفرمودند و کیفیت احوال استفسار میفرمودند بعده خلص اصحاب را طلب نموده باسرار خاصه لب مے کشودند واز استماع سامعان را ازخود ربوده القای نسبت واعطای نعمت می نمودند و هر یک از یاران را بموافق حال وملائمت استعداد یاری دلالت میکردند و بر حال فائض شده اطلاع مے بخشیدند و بعلو همت و اتباع سنت و دوام ذکر و حضور مراقبه واخفای حال تاکید میکردند ومیفرمودند که اگر بتمام دنیا و مافیها یک فعل مرضی او سبحانه وتعالی معلوم کرده بمقتضای آن عمل میسر شود غنیمت عظیم دانند و حکم آن دارد که کسی به خزف ریزه چند جوهر نفیس خراج عالم را بخرد و بجان لاطائل روح بدست آرد ومیفرمودند در ترغیب تکرار کلمه طیب لا اله الا الله که کاش در جنب این کلمه طیبه تمام عالم حکم قطره میداشت نسبت بدریای محیط این کلمه طیبه جامع کمالات ولایت و نبوت است و مردم تعجب دارند که بیک گفتن این کلمه طیبه چگونه دخول جنت میسر شود ومحسوس ومشهود این فقیر شده که اگر تمام عالم را بیک گفتن این کلمه بخشند و به بهشت فرستند گنجائش دارد و اگر برکات این کلمه را قسمت کنند تمام عالم همه را ابدالآباد معمور و سیراب گرداند و نیز فرمودند که حصول برکت وظهور عظمت این کلمه باعتبار درجات قائلان است هرچند گوینده عظیم تر برکت وعظمت آن بیشتر و این مصرعه بر زبان مبارک می راندند مصرعه

یزیدك وجهه حسنا اذا ما زدته نظرا

عورات

میبودند

خذف

صحبت ایشان بیشتر به خاموشی میگذشت یاران ایشان را از غایت هیبت و کمال خشوع و ادب که می بود زہرہ انبساط نداشتند و تمکین ایشان بمرتبه بود که با وجود ورود این احوالات عظیمه ہرگز آثار تلوّن بر ایشان ظاہر نمیشد چون ضحوۃ الکبری میشد ہشت رکعت نماز در خلوت ادا نموده باز بحرم تشریف می بردند و بآن جماعت طعام تناول نموده خود بنفس نفیس توجه فرموده بهمه فرزندان و درویشان یک یک از ہرچه پخته شده بود می رسانیدند و اگر از متعلقان کسی حاضر نبوده قسمت او را می گذاشتند بعد از تناول طعام ادعیه ماثوره که دران وقت آمده می خواندند و در اخیر ایام عزلت گزیدند و اغلب صائم می بودند و طعام در ہمان خلوت خانه تناول میکردند و قرأت فاتحه چنانچه بعد از طعام معمول است از ایشان کمتر دیده شد که در احادیث صحیحه نیامده است و ہر روزے که مفطرے بودند یکبار پیش از نیم روز طعام تناول میکردند و آن بغایت قلیل مع ذلك می فرمودند که چه توان کرد بحکم اقتضای آخر الزمان در گرسنگیها کمال اتباع آن سرور دین و دنیا صلی الله علیه و آله و اصحبه وسلم میسر نمی شود میفرمودند امرے که عارف را از ملکیت به بشریت نزدیک می سازد ہیچ چیز چون خوردن نیست گاه تہجد صورت مثالیه ک. درات آن بنظر می درآید و طعام را به خشوع و حضور تمام تناول می فرمودند یاران را نیز آنوقت بحضور و خشوع تاکید می نمودند وقت طعام زانوی یسار خوابانیده یمین را بران می نہادند و گاه در غیر مجالس دیده میشد که ہر دو زانو برداشته اکل میفرمودند بعد از تناول طعام لحظه چند به حکم سنت قیلوله میکردند و موذن ایشان در اوّل وقت ظہر اذان می گفت بعد از شنیدن اذان بلا اہمال متوجه وضو میشدند و بسنت زوال می پرداختند و می فرمودند که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم از زمان بعثت تا زمان رحلت از دنیا سنت زوال ترک نفرموده اند قرأت دران گاه از طوال مفصل میبود و گاہے

از قصا بعد ازان چہار رکعت سنت دیگر میگذاردند بعد از فراغ نماز ظہر نشستہ از حافظ جزوی یا کم و بیش می شنیدند و اگر درسے بود مے فرمودند و اگر حافظ حاضر نبودی خود بخلوت تلاوت میکردند و نماز عصر اول وقت بعد از خروج مثلین ادامی فرمودند و چہار رکعت قبل از عصر سنت ترک نکردہ اند بعدہ قریب بوقت غروب با یاران بسکوت بطریق مراقبہ مے گذرانیدند و دراین حلقہ ہای فجر و عصر باطنا متوجہ احوال مسترشدان میشدند و نماز مغرب را اگر غیم نبودی در اول وقت ادا کردہ بعد از ادای فرائض ہمان جلسہ سہ بار کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الخ مے خواندند و در اواخر فصل بین السنۃ و الفرائض زیادہ از خواندن اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ نمی نمودند بعد از ادای دو رکعت سنت اوابین با دعیہ ماثورہ کہ در آنوقت آمدہ می پرداختند و اوابین را شش رکعت میگذارانیدند و گاہ چہار رکعت میگذاردند و میفرمودند کہ بعضے شراح حدیث گفتہ اند کہ مراد از شش رکعت کہ در حدیث شریف آمدہ ہمراہ دو رکعت سنت خواہد بود و سورہ واقعہ را غالبا دران می خواندند و نماز عشا را بعد از زائل شدن بیاض افق کہ نزد امام اعظم رح شفق عبارت از وہست ادامی نمودند و چہار چہار رکعت قبل و بعد از فرض عشا سنت زوائد سوای دو رکعت مؤکدہ میخواندند قرأت در چہار رکعت سنت آخرین الم سجدہ و سورۃ تبارک و قل یا ایہا الکفرون و قل ھو اللہ احد می فرمودند و گاہ دران چہار رکعت چہار قل خواندہ می شد و بعد از ادای وتر اگر در چہار رکعت مذکور قرأت سورہ نمی شد سورہ الم سجدہ و سورۃ الملک می خواندند و سورۃ دخان را نیز اول شب می خواندند و یاران را بخواندن این سورہ درآنوقت دلالت می فرمودند و در رکعت اولی از وتر سبح اسم و در ثانیہ قل یا ایہا الکفرون و در ثالثہ سورہ اخلاص می خواندند و با قنوت حنفی رح قنوت شافعی رح ضم سے کردند بعد از ادای وتر دو رکعت نشستہ ادا میفرمودند

ودر رکعت اولی اذا زلزلت و در ثانیہ قُل یا می خواندند و در اواخر بطریق ندرت این دو رکعت ادا می یافت و می فرمودند کہ فقہا را دران قیل و قال است و تو سجدہ کہ بعد از وتر متعارف شدہ نمیکردند و میفرمودند کہ بعضی علمای بر کراہت آن فتوی دادہ اند و وتر را گاہ اول شب گاہ آخر شب ادا می کردند و در اول شب اگر ادا نمودہ بودند در آخر شب تکرار نمی کردند و می فرمودند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فرمودہ اند کہ در یک شب دو وتر نباشد بعد از ادای صلوۃ عشا و وتر زود بہ مضجع رفتہ می غنودند و قبل از اضطجاع آیات و ادعیہ ماثورہ را می خواندند و میفرمودند کہ بیداری بعد از عشا بیداری آخر شب را فتور می اندازد و در روز و شب اکثر صلوات می خواندند خصوصاً شب جمعہ و روز جمعہ و شب دوشنبہ و روز دوشنبہ و در اواخر یاران را در شبہای جمعہ جمع کردہ ہزار بار درود می فرستادند بعد از ادائی آن درود ساعتی مراقب شدہ بانکسار تمام دعا می کردند رسالہ دعائے ماثورہ جمع نمودند بار رسالہ صلواۃ کہ جناب کہ جناب شیخ الجن والانس محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ ترتیب دادہ اند میخواندند و نماز جمعہ بمسجد جامع و عیدین بہ مصلی حاضر میشدند و ظہر را نیز بعد از ادای نماز جمعہ احتیاطا می گذاردند و در روز عید اضحی تکبیرات را در راہ بلند می گفتند و احیانا بنابر فتوی مضمرات پست و در عشرہ ذی الحجہ بصیام و قیام و خلوت وکثرت عبادت و تبتل میگذرانیدند و دران عشرہ موئی و ناخن نمیگرفتند جہتہ تشبہ بحاجیان چنانچہ مستحب است اما آنچہ در روز عرفہ مردم می کنند نمی کردند و در آن عشرہ ہر روز و شب قرائۃ سورۃ والفجر می فرمودند وکذلک در باقی آن شہر نیز قرأت آن سورہ مذکورہ میکردند و صلوۃ کسوف و خسوف میگذاردند و نماز تراویح را در سفر و حضر بجمعیت تمام ادا میفرمودند و ختمہای قرآن مکرر میخواندند

ودران

و در این ایام خود ده ختم یا سه ختم می کردند و در میان هر تراویح گاهی بسکوت و گاهی بادعیه آن وقت که آمده است می پرداختند و در غیر رمضان نیز ختمهای مکرر در هر ماه مینمودند و ختم احزاب که معمول شده نمی فرمودند که در مسنون بودن آن سخن است وقت تلاوت از سیمای ایشان چنان معلوم می شد که اسرار حقائق قرآنی و برکات آیات فرقانی برایشان فائض می گشت فرموده اند که عزیزی فرموده که بدستخط حضرت مولانا یعقوب چرخی نوشته دیده شد که در ختم احزاب بیت

فاتحه انعام و یونس گیر طه ای همام	عنکبوت انگه زمر یس و اقعه دان والسلام

در سفرها نیز در محفه نشسته تلاوت قرآن می نمودند و می آرند که گاهی چهار جزو گاهی سه گاهی کم و بیش در محفه تلاوت می کردند و اکثر بر محفه دثار میکشیدند تا نظر بر عورات مردم نه افتد تسبیح رکوع و سجود در اکثر پنج یا نه یا یازده در حالت انفراد میرسانیدند که در نماز رعایت سنن و مندوبات و آداب نماز حضور قلب مے نماید این رعایت ها همه ذکر است که لہٗ یاد کرد آمر است سبحانه و توجه باو و نیز می فرمودند که مردم بهوس ریاضتها و مجاهدها مے نمایند هیچ ریاضت و مجاهده برابر رعایت اداب نماز نیست لاسیما نمازهای فرض و واجب و سنن و آدائی نماز بنوعیکه مے فرمودند بس مشکل است و لهذا حق سبحانه می فرماید اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ دو رکعت نماز تحیه مسجد و تحیه وضو را ترک نمیکردند و در رنگ سنن مؤکد سنن زوائد در سفر و در حضر بے تکلف ادا میکردند و در آنکه زیادتی و نقصان در عمل و فعل ماثوره در ظهور نیاید احتیاط بلیغ بجا می آوردند و بجز تراویح هیچ نماز نفل را بجماعت ادا نمیکردند و بنماز استخاره شروع در کارهای می نمودند و گاهی باستفتای قلب و دعای مسنون اکتفا داشتند اما در هر مهم کلی و جزوی استخاره لازم داشتند و گاه چند مهم را بیک استخاره جمع مے کردند و آنها را دران تعداد مینمودند و اگر در مهم اول استخاره فراموش شدے بوقت یاد تدارک آن مے فرمودند و در تشهد

و در وقت اشاره بمسبحه

اشارہ سبابہ نمی کردند و می فرمودند کہ اگرچہ ظاہر بعضی احادیث دلالت مینماید و نیز بعضے روایات حنفیہ ہم در جواز آن آمدہ است اما چون نیک تتبع نمودہ آمد احوط و مفتی بہ ترک آن معلوم شد کہ بسیاری از علمای حرام و مکروہ ہم گفتہ اند چون امری میان حل و حرمت دائر شود ترک آن اولی است و نیز عمل حنفیہ در روایات بر اصل و ظاہر الروایۃ است و امام محمد اتیان آن از در اصل ذکر نکردہ بل در نوادر آوردہ و در آخر جلد اول مکتوبے درین باب آوردہ اند و گاہے در بعضی نوافل احتیاطاً بعمل آوردہ اند فاتحہ بعد از ادای فرض برای ارواح گذشتگان و برای مہمات دین و دنیا چنانچہ مشہور شدہ نمی خواندند کہ فقہا آن را مکروہ داشتہ اند و بعد ادای نماز فجر و عصر دست بر داشتہ دعا می کردند اما در سہ نماز دیگر غالباً نمی کردند و فاتحہ خلف امام را مستحسن نمے شمردند و خلف بر و فاجر نماز جائز می داشتند در بر بر و فاجر نماز می گزاردند و عیادت مرضی مے نمودند و ادعیہ ماثورہ بر مریض مے خواندند و در رفع مرض بعضی مرضیٰ توجہ می گماشتند و بسی امراض بتوجہ آن مظہر فیاض مرتفع مے گردید و بہ زیارت قبور میرفتند و باستغفار و دعوات ماثورہ اعانت می نمودند و نیز بتوجہ خاص متوجہ احوال موتی میشدند و اوائل چون بزیارت پیر و پدر بزرگوار خود میرفتند دست بر قبر مبارک میرسانیدند کہ فقہا تجویز آن نمودند و اواخر ترک آن عمل کردند کہ منع نیز درین باب آمدہ و بالجملہ تقبیل قبور را مستحسن نمید اشتند اما استعانت از موتی تجویز می نمودند و اجابت دعوت می فرمودند مگر آنکہ در مجلس منکرات می بود و ذکر جہر را جز در مواضع معدودہ مشروعہ کتکبیرات التشریق وغیرہا تجویز نمی کردند و حالیکہ سر موی مخالفت بشریعت و ادای اہل سنت و جماعت می داشت قبول نمیکردند و می فرمودند کہ احوال تابع شریعت است نہ شریعت تابع احوال کہ شریعت قطعی است بوحی ثابت شدہ و احوال ظنی است از کشف والہام ثبوت یافتہ و می فرمودند کہ عجب است در بعضی درویشان خام ناتمام کہ

فاتحہ بعد ادای فرائض برای مہمات

کشف خود را اعتبار نموده بانکار و مخالفت این شریعت باهره اقدام می نمایند و حال آن که حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام با آن مرتبه علیا اگر زنده بود غیر از متابعت این شریعت نمی کرد و این تهیدستان بے سر و برگ را چه رسد و رای علمای ماتریدیه را بر رای اشعریه می گزیدند و می فرمودند که این بزرگواران از مداخلات فلسفیه دور اند و باقتباس نور نبوت نزدیک تر و خواص بشر را از خواص ملک و نبوت را از ولایت افضل میگفتند اگرچه ولایت آن نبی باشد و صحو را بر سکر ترجیح میداد ند و ولی عشرت را بر ولی عزلت بهتر می دانستند و جمیع اصحاب را بر جمیع اولیای امت فضل میداد ند و منازعات و مشاجرات اصحاب را بر محامل نیک صرف می نمودند و آن از اجتهاد و رای می دانستند و از هوا و هوس که مناسب شان ایشان نیست دور می داشتند و طریقه نقشبندیه را بر طرق سائر مشائخ فضل میدادند و این طریق را طریق اصحاب کرام میدانستند بعلاقه این اندراج النهایة فی البدایة میدانستند و می فرمودند که اہل این طریقه فرموده اند که نسبت ما فوق همه نسبتها است از آنکه طریقه ایشان در متابعت سنت است و رعایت عزیمت فوق دیگر طرق است لاجرم نسبت ایشان بر فوق نسبت سائر طرق باشد و رخصت ها که بعضی متاخرین این طریقه بر خلاف طریق مبارک حضرت خواجه بزرگ و خواجه علاؤ الدین عطار و خواجه پارسا قدس الله اسرارهم احداث نموده اند نمی پسندیده اند۔ و شیخ محی الدین ابن عربی قدس سره را بزرگ میدانستند و نیک یاد میکردند و میگفتند که با وجود این محبت که مرا بشیخ است قدس سره بعضے علوم کشفی شیخ را نمی پسندم و حق بر خلاف آن معلوم می شود اما چون این خطای کشفے است در رنگ خطای اجتهادی از مواخذه دور است و لیکن مقلد مجتهد مخطی چون مجتهد خود ماخوذ نیست بخلاف مقلد صاحب کشف خطاکه او در پیروی آن کشف خطا ماخوذ است که

کشف یکی بر دیگری محبت نبود و دراین ایام ارشاد نیز درس بعضی کتب دینی چون بیضاوی
و صحیح بخاری و مشکوة و عوارف و بزدوی و هدایه و مواقف می فرمودند
و طلبه را بر تحصیل علوم دینی تحریص می نمودند و تحصیل علوم را بر سلوک طریق صوفیه مقدم
میداشتند و چون سفرے کردند در ایام مسنونه سفرے کردند و مقید بساعات نجومیه
نمودند و می فرمودند که نحوست ساعات بعد از ولادت آن سرور علیه الصلوة والسلام
مرتفع شده بنا بر این حدیث که الایام ایام الله والعباد عباد الله و دیگر ادعیه
ماثوره که دران ایام آمده می خواندند و همچنین در منازل و فرود آمدن ادعیه ماثوره
را ترک نمیکردند و نیز دعوات ماثوره را در پوشیدن لباس و نوشیدن آب و
تناول طعام و دیدن ماه و آئینه بعمل مے آوردند تفصیل ادعیه مذکوره بایراد
آنها در رساله یومی و لیلی ایشان باید طلبید اینجا اختصار رحکایت آنزفت
حضرت ایشان کثیر الحمد و استغفار بودند و بنعمت قلیل هم شکر فراوان
بزبان می آوردند باندک ترک ادب استغفار کثیر می نمودند و اگر بلیه میرسید میگفتند
که شامت اطوار ماست اما بلیه را صابون بسیار جنایات می دانستند و زینه
بساعروجات میفرمودند روزی یکے از ایشان پرسید که باعث که سلطان وقت از
ادب تجاوز نموده آزار شما داده چه بود فرمودند که باعث افعال بد ما بود و این آیة
برخواندند مَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ و با این همه کثرت
عمل و دید قصور اعمال بر ایشان استیلاے تمام داشت و بارها بر آن دلالت می نمودند
و می فرمودند که عمل صالح را معجب چنان نابود مے سازد که آتش هیمه را باید که
قبایح خفیه خود را در نظر آرد و حسنات را متهم دارد بل از اتیان آن حسنه شرمنده گردد
و در ایام حبس یکے از دوستان ایشان عریضه نوشته از قبض حال و ملامت خلق شکایت نموده
ایشان در جواب این رقیمه مرسل داشتند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ

نحوست ساعات بعد از ولادت آنسرور مرتفع شده

مخلصان

الذین اصطفی صحیفہ شریفہ کہ ارسال فرمودہ بودند رسید از جفا و ملامت خلق نوشتہ بودند این
خود جمال این طائفہ است و بمنفعل زنگار ایشان باعث قبض و کدورت چرا باشد و اول
حال کہ این فقیر باین قلعہ رسیدہ محسوس میشد کہ انوار ملامت خلق از بلاد و قری در رنگ
سحابہائے نورانی پے در پے میرسید و کار از حضیض باوج میرسانید سالہا بتربیت جمالی
قطع مراحل می نمودند الحال بتربیت جلالی قطع مسافت می نمایند در مقام صبر باشند در
مقام رضا باشند و جمال و جلال را مساوی دانند نوشتہ بودند کہ از وقت ظہور
فتنہ ذوق ماندہ است و نہ حال باید کہ ذوق و حال مضاعف باشد کہ جفائے محبوب
از وفائے او بیشتر لذت بخش است چہ بلا شد کہ در رنگ عوام سخن کردہ اند و دور
از محبت ذاتیہ رفتہ اند بر خلاف گذشتہ جلال را پیش جمال انگارند ایلام را
زیادہ از انعام تصور نمایند زیرا کہ در جمال و انعام مراد محبوب مشوب بمراد خود است
و در جلال و ایلام خالص مراد محبوب است و خلاف مراد خود اینجا وقت و حال ورائے
وقت و حال سابق است شتّان ما بینہما انتہی کلامہ الشریف :-

تذکرہ حادی عشر از منتخب ثانی در ذکر بعضی علوم و معارف و اسرار و خوارق و کرامات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وتصرف

مخفی نماند ہر کہ از خوان الوان ایشان چاشنی دیدہ و از مکاتیب و رسائل والائے
ایشان بہرہ یافتہ بعلو مراتب و معارف ایشان بردہ باشد کہ ہر یک لجۂ اسرار
شریعت و حقیقت است بحکم کلام مرتضوی کرم اللہ وجہہ قائلہ - کہ
المرء مخفی تحت لسانہ ناچار بعلو مرتبت و سمو منزلت صاحب آن مقال خواہند برد

لطایف

لطائف نو عیان ست بین شکر ریزی	کہ در کلام تو قدر تو می توان دیدن

خدمت حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ می نگارند کہ عالمی عالمے در توصیف

مقولات ایشان میگفت که کتب و رسائل قوم تصنیف است یا تالیف تالیف آن است که سخنان مردم را بسیاق و سیاق نیکو جمع کنند و تصنیف آنکه علوم و نکات واردات خود را از مهارت علمی و علو فطرت که بظهور رسیده باشد خواه بالهام ربانی خواه بکشوف صادقه جلوه گر شده باشد در نگارش آرند مدتها بود که از میان اهل روزگار تصنیف رفته بود و همین تالیف مانده بود الا بندرت که بعضی مؤلفان در تالیفات خود از زاده طبع و علم خویش حرفی می آرند اکنون انصاف این است که در این جزو زمان تصنیف متین زیبا رسائل و مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی است که هرچند بران عبور نمودیم از دیگران آن جا نقل ندیدیم الا بندرت و ضرورت بیشتر ش کشوفات و ملهمات خاصه این بزرگ دین است و همه عالی و نازنین و بر وفق شرع متین جزاه الله عن الطالبین خیر الجزاء و نیز نگارش نموده که یکی از فضلای وقت و عرفای زمان میگفت که دریافت مذاق اهل این زمانه شایان ادراک دقائق حقائق این بزرگوار نیست این عزیز بایستی در پیشین روزگار بودی تا پایهٔ کلام او را قدر دانستندی و متناظران سخن او را باستشهاد ایراد نمودندی و نیز گفت که مزاج اهل وقت با سخنان ایشان چون قصهٔ آن گروه کوتاه اندیش است در حق آن دانای حکمت کیش پرسیده شد که آن قصه چگونه بود گفت که دانائی در مجلس پادشاهی گفت جانورے را دیده ام که اخگر برافروخته می خورد اهل مجلس هرگز آنرا ندیده بودند و در عقل ایشان گنجائی آن نبود از هر طرف بانکار او پیچیدند چون بیچاره دید که هرچند مبالغه میکنم سوء ظن آن بیخردان زیاده می شود ناچار به مشقت بسیار آن جانور را بدست آورد و در مجلس سلطان در حضور منکرین حاضر کرد همگی جمع شده اخگرها برافروختند و نزد جانور گذاشتند آن مرغ یک یک را بمنقار کشیده فرو می برد چون آن بدیدند بجهل خود مقر علم صدق آن دانا قائل شدند و نیز مؤید این معنی از امام حجت الاسلام محمد غزالی قدس الله سره العالی

بسلطان سنجر رسانیدند که بسا سخنان او که از دقت در میزان عقل ایشان نمی گنجد هجو است و سلطان ازین ممر خاطر خود را از امام منحرف گردانید آمام چون بشنید مکتوبے بسلطان نوشت که این فقره چند از ان مکتوب است آمروز سخنان مے شنیدم که اگر در خواب آن دیدمی اضغاث احلام گفتمی شک نیست که در سخن این غریب بیچاره مشکل بسیار است که فهم هر کس بدان نرسد و آن نیز از اغلاق و غموض معانی نیست بلکه از ضعف خاطر و سستی مزاج اہل روزگار است و بشرح هر چه گفته ام از مشکلات و مغلقات با هر که فرمان شود از عهده بیرون می آیم انتهی کلام العالی الغزالی قدس سره و خدمت مولانای مذکور در تعریف کلام اعجاز نظام ایشان در افتتاح دفتر ثالث مکاتیب شریف که جمع اوست فقرہ چند نظم نموده است و دو سه فردی از ان ایراد مے رود فرد

همین فرزند فاروق است چون اب	کنون نطق از زبان او کند رب
سراپا نسخهٔ اخلاق فاروق	بزهر منقصت تریاق فاروق
زهر یک نقطه اش چون نافهٔ تر	شمیم وصل جانان میزند سر
ولے کانرا برودت از زکام است	چه داند نافه اش گر در مشام است

و نیز نگارش نموده که روزے یکی از علمای متشرع باین حقیر گفت که شنیده ام حضرت مجدد الف ثانی را رسائل و مکاتیب است اما ندیده ام خدمت مولانا مکتوب را که دران طریقت و حقیقت را خادمان شریعت اثبات نموده اند بسمع آن عالم دیندار رسانید چون بشنید از ذوق فراوان روے بجانب آسمان کرد و چهره و دست را بدعا برداشت تا مدتے و به مولانا گفت که درین زمانه فاسد پر بدعت از استماع کلام و رسائل اکثر مشائخ وقت بر آئینه دل زنگ حزن و ملال نشسته بود کلام شیخ بلند مقام یعنی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه آنرا صیقل نمود الحمد لِلّٰهِ الذی اذهب عنا الحزن۔ بیت

از لبش رود لذت حرف لب او		دُرّی است که از گوش برون نتوان کرد	

آورده اند که شیوه نازنین آن قدوة المحققین آن بود که به بیان معارف مبادرت نمی نمودند تا به ماخذ و منشار آن علوم متحقق نمی شدند و چون فلق صبح در نظر بصیرت و کشف ایشان جمال آن معانی جلوه گر نمی گشت به مجرد قوت علمی ازان سخن نمی کردند یا مردمان از دور و نزدیک بزبان قلم سؤالات درمیان آورده جواب آن التماس می نمودند خدمت ایشان اگر سائل را لائق آن جواب نمی دیدند بجواب آن نمی پرداختند و گاهے بودے که مامور بجواب و نمی شدند اگر لائق مے یافتند با اشارتے می رسید ناچار بتفصیل یا اجمال کلمه چند در جواب بخامه مشکین شمامه می نگاشتند موجب ظهور آن مکاتیب کثیره باوجود کثرت اشتغال بامور کمال و استغراق آن حضرت این بود اظهار ابتدای توجه ایشان بتحریر اسرار امر و ارشاد پیر بزرگوار ایشان بوده و ایضاً اسرار و اح طیبه عارفین بلکه در اکثرے معارف تحسین از حضرت سید المرسلین صلوات الله وسلامه علیه وآله وصحبه اجمعین مشاهده فرموده اند چنانچه بعریضه که بخدمت حضرت خواجه نوشته اند تصریح باین معنی نموده اند منها در کشف هر یک ازین مقدمه مذکوره بمقتضای وقت مسوده کرده شد بعضی متممات و مکملات آن علوم مسطوره نیز مخطور شده بود فرصت تحریر آنها نشد که حامل عرض داشت راهی شد انشاء الله تعالی منعقب بخدمت خواهد فرستاد الحال رساله دیگر بیاض رسیده بود فرستاد آن رساله بالتماس بعضی یاران هیه شد التماس نمودند که نصائح بنویس که در طریق نافع کار بود بمقتضای آن زندگانی کرده شود الحق رساله غیر مکرر کثیر البرکة است بعد از تحریر آن چنان معلوم شد که حضرت رسالت خاتمیت علیه الصلوة والسلام والتحیة با جمع کثیر از مشائخ امت خود تشریف ارزانی دارند از کمال کرم خویش آنرا بوسه می کنند و بمشائخ

می نمایند که این نوع معتقدات حاصل نیاید گرد جماعت که باین علوم مستسعد گشته بودند نورانی و ممتاز اند و عزیز الوجود و بروی آن حضرت علیه الصلوة والسلام ایستاده اند القصه بطولها در میان مجلس خواندند و باشاعت این واقعه فقیر را امر فرمودند ع با کریمان کارها دشوار نیست :: انتهی کلام مد العالی بلکه بمقتضای آن که ایشان را بوراثت جدّ معظم فاروق اعظم رضی الله تعالی عنه از محدثیت بفتح دال نصیبه فراوان داده بودند چنانچه سابقا اشاره بآن رفته لاجرم این همه اسرار و معارف از واست سبحانه که بزبان این بنده خاص برگزیده خود اظهار نمود ع زبانے زما بود گوینده او :: خدمت حضرت مولانا هاشم رح در دیباچه مکتوبات قدسی آیات ترقیم نموده مجملش آنکه خدمت حضرت مجدد الف ثانی فرموده اند که بعد از تمام دفتر اول مکتوبات بر خاطر عاطر گذشته که آیا این همه معارف که بتحریر آورده ایم مقبول و مرضیّ است یا نه در این اثنا ایشان ملهم شدند که این همه علوم که نوشته بلکه هرچه در گفتگوی تو آمده همه مقبول و مرضیّ ما است بل این همه را ما گفته ایم و بیان ما است و در آنوقت آن علوم و معارف را یک بیک در نظر ایشان داشته اند همه را دران داخل یافته بتحریر مکاتیب جلد دویم پرداخته اند و نیز باعث تحریر این علوم آن است که لمحه وجود بشریت را از ورود وارد قویّ آسایش حاصل آید چنانچه کلمینی یا حمیرا بدان دلالت می کند خدمت عارف رومی می فرماید در غزلی فرد

این تکلّف های من در شعر من	کلّمینی یا حمیرائی من است

و شیخ الاسلام هروی قدس سره می فرماید کسی که یک ساعت مرا از حق سبحانه غافل سازد امید است که گناهان او را ببخشند چه وجود بشریت را غفلت در کار است حق سبحانه از کمال کرم خود هر یکے را از این طائفه باندازه استعداد بامور یکه مستلزم غفلت اند ظاهر ایشان را بآن امور مشغول ساخته است تا آن بار وجود فی الجمله از ایشان تخفیف

یابد جمعی را بسماع و رقص الفت داده و طائفه را تصنیف کتب و تحریر علوم و معارف مشغول ساخته
آورده اند که عبدالرحیم اصطرخی همراه سگ بانان بصحرا میرفت شخصی از عزیزی سر
آن پرسید فرمود تا نفسی از بار وجود خلاص شود لهذا هر کسی اطلاع از احوال کابر داده اند حیث

در نیابد حال پخته هیچ خام		پس سخن کوتاه باید والسلام	

از مرقومات مبارک ایشان یکی فقرات عالیات رساله مبدء و المعاد است و رساله شریف معارف لدنیه و رساله مکاشفات غیبیه و رساله جذبه و سلوک و رساله رد شیعه و رساله تعلیقات عوارف المعارف و رساله شرح رباعیات حضرت خواجه باقی بالله قدس سره و سه دفتر مکاتیب شریف دفتر اول متضمن هشت عریضه و دو صد و نود و سه مکتوب است که مجموع سی صد و سیزده گرد و مطابق عدد انبیای مرسل سمی بدر المعرفت جلد دفتر ثانی مشتمل بر نود و نه مکتوب موافق اسماء حسنی جلد دفتر ثالث محتوی است بر صد و چهارده مکتوب بر طبق سور قرآن و بعد از تمام این جلد ثالث مکاتیب دیگر که از قلم فیض رقم ترقیم یافته شروع دفتر چهارم بود اما چون بعدو چهارده نرسیده که آن ماه چهارده آسمان تجرید رو در نقاب مغرب تراب کشید قدس سره و نور مضجعه المعطر بحرمت سید البشر علیه و علی آله وصحبه الصلوة والسلام الی الیوم المنتظر لاچار آن مکاتیب را در جلد ثالث داخل نمودند بر خوانندگان آن معارف معالی حضرت ایشان مستور نیست که علوم ایشان را از علوم رفعت و غموض و دقت پایه عالی و سرمایه دیگر است که مصداق مالا عین رأت تواند بود من هیچمدان را چه یارا که ستایش نمایم ع آنجا که عیان است چه حاجت به بیان است:
اگر زیاده ازاین اطلاع جوئی در کسی باشد باید که به کتب مقامات ایشان رجوع نماید تا تشفی کلی یابد اما آنچه از علوم و معارف ایشان که در قید قلم رفت کافی است و حاجت بنوشتن خوارقات نیست چرا که اعظم خوارق بنزد اکابر علوم و معارف اند که بر وفق

آرای علمای حق وکتاب و سنت واقع شوند خوارق که از قسم معلّق بعالم کون داشته باشد چندان اعتبار ندارد و چنانچه اکثر مشائخ مکمّل در آخر عمر شریف از ظهور خوارق نادم بوده اند و فرموده اند عقوبة الانبیاء حبس الوحی وعقوبة الاولیاء اظهار الکرامات وعقوبة المؤمنین التقصیر فی الطاعات - مع ذلک چون عادت نویسندگان احوال اکابر چنان جاری است لاچار بعضی از خوارق ایشان که در مقامات دیده شد ایراد میرود اگرچه مصداق این مقام کلام حضرت شیخ الاسلام است که در حق ذوالنون قدس سرهما فرموده اند که ویرا نیارائید بکرامات وبستائید بمقامات که مقام و حال در دست او مسخره بود انتهی کلامه الشریف می آرند که روزی بتقریبی وقت مبارک ایشان گرم بود دران اثنا فرمودند که حضرت سبحانه از کمال کرم این کمترین را آنقدر قوت عطا فرموده که اگر باین چوب خشک توجه وهمت گماریم عالمی از و منوّر شود اما درین جزو آخر زمان مرضی او سبحانه تعم بر ظهور این امور نیست ونه مرادل براین ظهور و نیز مے فرمودند و هم بر نگاشته اند که شیخ الشیوخ قدس سره در عوارف بعد از ذکر کرامات وخوارق اکابر فرموده اند که کل هذا من مواهب الله سبحانه وقد یکاشف بها قوم ویعطی وقد یکون فوق هؤلاء من لا یکون له شئ من هذا لان هذه کلها تقویة للیقین ومن منح بصرف الیقین لاحاجة له بشئ من هذا وکل هذه الکرامات دون ما ذکرناه من تجویز الذکر فی القلب ووجود ذکر الذات -

خوارق عادات

بر دو نوع است نوع اول علوم و معارف الهی است جلّ سلطانه که بذات و صفات و افعال واجبی جلّ وعلا تعلّق دارد و ورای نظر عقل است و خلاف متعارف و معتاد است که بندهای خاص خود را بآن ممتاز ساخته است و نوع ازقبیل اخبار بعالم کونی وما فیها سبب به است نوع اول مخصوص باهل حق و ارباب معرفت است و نوع ثانی شامل محق و مبطل است زیرا که اہل استدراج را نیز نوع ثانی حاصل است نوع اول نزد خدای عزوجلّ عنها دارد

که با ولیای خود مخصوص ساخته است و اعدا را با آن مشارکت نداده و نوع ثانی نزد عوام خلائق معتبر است و در انظار ایشان معزز و محترم این معنی اگرچه از اہل استدراج بظهور آید نزدیک است که از نادانی او را پرستش نمایند و بهر رطب و یابس که ایشان را تکلیف نمایند مطیع و منقاد او گردند بلکه این محجوبان نوع اول را از خوارق نمی دانند و از کرامات نمی شمرند و خوارق نزد اینها منحصر در نوع ثانی است و کرامات بزعم این محجوبان مخصوص بکشف صور مخلوقات و اخبار از مغیبات ایشان نہے سبحان علمی که باحوال مخلوقات حاضر یا غائب تعلق دارد کدام شرافت و کرامت در وی حاصل است بلکه این علم شایان آنست که بجهل مبدل گردد تا نسیان از مخلوقات و احوال ایشان که معرفت واجبی است تعالیٰ و تقدس که بشرافت و کرامت و اعزاز و احترام شایان پرتو اندازد و فرد

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز	بسوخت عقل ز حیرت که اینچه بوالعجبی است

دیده

و قریب ما ذکرنا قال شیخ الاسلام الهروی والامام الانصاری فی کتاب منازل السائرین و شرحه رحمة الله علیهم اجمعین ایضاً میفرمودند که اکثر متقدمین در طول عمر زیاده از پنج شش خوارق نوع ثانی نقل نکرده اند جنید قدس سره که سید این طائفه است معلوم نیست که از وی ده خوارق نقل کرده باشند حضرت حق سبحانه و تعالیٰ از حال کلیم خود علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام چنین خبر داده است وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ و مشایخ این وقت را از کجا معلوم شد که امثال این خوارق بظهور نمی آید بلکه اولیاء الله را چه مقدم و چه موخر در هر ساعت ظهور خوارقست مدعی آنرا داند یا نه داند ع خورشید نه مجرم ار کسی بینا نیست ‹ اکثر خوارق مشایخ را مریدان خاص و جلیسان مجلس اختصاص مے بینند و بمرور ایام بتقریر لسنه و تحریر اقلام بین الانام شهرت میگیرد و نیز میفرمودند که کراماتی که ارباب ارشاد را ضروری است آنست که مریدان

رشید را از خلقی بخلقی برند و از حالی بحالی گذرانند و مرید سعادت مند در ہر روز از مرشد خود کرامات مطالعه نماید و در خود آثار تصرفات پیر بیند اولیاء الله را ہیچ برای نمودن دیگران اظہار خوارق در کار نیست که معامله ولایت به استتار الیق است اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری برای مدعا گواه صادق است و تحریر نموده اند که خوارق نه از ارکان ولایت است و نه از شرائط آن بخلاف معجزه نبی را که از شرائط مقام دعوتست لیکن ظہور خوارق از اولیاء الله شائع است تخلف کم کند اما کثرت ظہور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد و تفاضل در آنجا باعتبار درجات قرب الٰہی جل شانه تواند بود که از ولی اقرب ظہور خوارق اقل باشد و آنکه بعد اکثر خوارقی که از بعضے اولیاء الله این امت بظہور آمده از اصحاب کرام رضی الله تعالیٰ عنہم عشر عشیر آن نیامده با آنکه افضل اولیای بمرتبه ادنای صحابی نرسد نظر بر ظہور خوارق از کوته نظریست و دلیل است بر قصور استعداد تقلیدی شایان قبول فیض نبوت و ولایت جماعه اند که استعداد تقلیدی در ایشان غالب باشد بر قوت نظر ایشان حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالیٰ عنه بواسطه آن قوت محتاج بلم نگشت لہذا اسبق سابقان این امت آمد ابو جہل لعین بواسطه قصور ہمین استعداد با وجود ظہور چندین آیات باہره و معجزات قاہره بدولت تصدیق نبوت مشرف نشد تفصیل این مدعا در مکاتیب شریف در جاہا متعدد نموده اند از آنہا مکتوب که بنام خواجه حسام الدین احمد نوشته اند مفصل بیان رفته کما لا یخفی علی الناظرین چون ایمای باین فوائد حاصل آمد اکنون شروع در بعضی خوارق قسم ثانی نموده می شود بگوش ہوش استماع نمایند چندے درین تذکره بیان میشود و چندی در تذکره آینده در ذکر وفات مبارک ایشان مذکور مے گردد:—

مِنْ خَوَارِقِ عَادَاتِهٖ قدس سرّہ نقل است که یکی از سادات کرام بخدمت ایشان ارادت طریقه داشت و بجناب محبوب سبحانی حضرت

غوث اعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نیز معتقد
تمام بود بیگاہ روزے ایشان ویرا خدمتی فرمودہ اند آن سید بدان خدمت قیام نمودہ
بعد از ادای نماز شام در صحن مسجد ایستادہ بودند کہ آن سید نیز حاضر بود ویرا فرمودند کہ ترا
بجناب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نیازمندی و اخلاص
تمام است میخواہی کہ ایشان را ببینی وی گفت کہ از مدتے دیرباز آرزوی این معنی دراز
دارم فرمودند کہ ستارہ قطب را میشناسی گفت نمی شناسم بانگشت مبارک خود ویرا
شناسا بستارہ قطب کردند فرمودند کہ در ستارہ نظر کن وی در ہمان ستارہ میدید
ناگاہ ستارہ قطب شق شد و از میان این ستارہ شخصی نورانی بہ لباس سیاہ برآمدہ
پرواز نمود و در صحن مسجد پیش آن سید فرود آمدہ ایستادہ شد ایشان بآن سید فرمودند
کہ ایشان جناب محبوب سبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانی ہستند
دریاب بعد از ان کہ آن سید ایشانرا ملازمت نمود باز پرواز نمودہ در ہمان
ستارہ قطب پنہان شدند **مـن خـرق عـادات** نقلست کہ روزے شخصے یکی از مریدان ایشان
گفت کہ مرا باشیخ تو نقار خاطر پیدا شدہ است بدانجہتہ کہ شنیدہ ام کہ ایشان گفتہ اند
کہ اگر درین زمانہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند زندہ می بودند غاشیہ مرا برمیداشتند
آن مرید در اندیشہ شد کہ آیا ایشان گفتہ اند این سخن راست باشد یا دروغ درین اندیشہ
اندوہ و غم می بود و تحقیق این را میخواست و جرأت آن نداشت کہ از خدمت ایشان
استفسار کند و اطمینان خاطر حاصل آید و از این غم روز بروز می کاہید تا بوقتی کہ از این اندوہ
بیمار شد و بیماری او بجائی کشید کہ بحالت نزع رسید قابض ارواح را دید کہ می خواہد
قبض روح او کند دران وقت وید کہ از ہوا تختی پیدا شد بسیار مکلف آراستہ و
بران تخت عزیز نورانی نشستہ و گرد بگرد او جماعہ کثیر بودند آن عزیز قابض ارواح را
گفت کہ از قبض جان این مریض دست بدار کہ ما این را خلاص گردانیدیم قابض ارواح

گفت

گفت کہ چنان مقرر بود کہ جان این قبض شود موجب نجات وخلاص اینچہ شد آن عزیز
گفت کہ اگر این مردمی مُردی سہ کس کافر میشدند این گفتہ و آن تخت برهوا شد مریض
ازاین مقدمہ متعجب شدہ باخود گفت کہ این عزیز کہ بود کہ دریں وقت مرا از دست
مرگ رہائی داد و اگر این را امید نستم می شناختم نیکو بودے فی الحال آن تخت
باز از ہوا فرود آمد و آن عزیز بدان مریض فرمود کہ مرا خواجہ بہاؤالدین نقشبند
میگویند و آنچہ شنیدی کہ شیخ تو گفتہ است کہ اگر خواجہ بہاؤالدین نقشبند درین
زمانہ مے بود غاشیہ مرا برمی داشت این سخن در حق شیخ تو بہتان و افتر است او چنین
نگفتہ است امّا محل آن دارد کہ من غاشیہ شیخ ترا بردارم آن مریض بعد از ان صحت
کمال یافت و زیادہ از حد مخلص حضرت ایشان شدہ فامّا آنکہ مراد از ہیم کفر سہ نفر کہ
مذکور شد مریض باشد و کسیکہ با او گفتہ و آنکہ آواز وی شنیدہ بعد از دیدن این حالت
واستماع این مقدمہ ہر یک از مخلصان شدہ باشند و از انکار ہای یافتہ ۔:۔

مِن خرقِ عاداتہ نقل است کہ بزرگ زادہ شنید کہ ایشان خود را
بر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فضل میدہند بدین اندیشہ خاطر عزم خدمت
ایشان کردہ است کہ اول بگویند کہ آیا این سخن فضل را ایشان گفتہ اند یا نہ دویم
آنکہ از آبا و اجداد من خبر بدہند و ہر یک را بنام علیحدہ علیحدہ یاد کنند و از بزرگی
آنہا بگویند و سیوم بجہت خوردن شیر برنج بدہند چون بخدمت ایشان رسید
در آن محل ایشان قصد حرم نمودہ بودند قدرے راہ رفتہ باز گشتند و در و صلیبرہ ایستادند
و بزرگ زادہ را مخاطب ساختہ فرمودند کہ مرا در مسلمانی کسی نزدّ داست کہ خود را از کافر
فرنگ بہتر داند تا بہ حضرت صدیق اکبر رضی چہ رسد فرمودند کہ پدر شما و جد شما و پدر
جد شما فلان و فلان بودہ اند و کمالات آنہا را از ہر یک یک بزبان راندند
و بخادم فرمودند کہ آن شیر و برنج کہ نگاہ داشتہ بودیم برای ہمین جوان است و

نصیبہ این است بیار رید بزرگزادہ در قدم ایشان افتادہ و اظہار خواطر نمود و اکثر مردم آن زمین اشراف خاطر مرید و معتقد شدند و آن بزرگزادہ از جملہ نیازمندان صمیمی گشت۔

مِنْ خوارقِ عاداتہ نقل است از ثقات اصحاب ایشان کہ وقتے ایشانرا ضعیفے روی نمود در آنوقت مویز طلب نمودند کہ تناول کنند خادم دہ یا دوازدہ مویز حاضر ساخت مراقب شدند بعد سر برآوردند و فرمودند کہ امر عجیب بظہور رسید چون مویزہا پیش من نہادند مرئی و محسوس گشت کہ ہمہ بہ مناجات در آمدند و حضرت حق سبحانہ مسئول ایشان را اجابت فرمود و صحت آکل آنہا را در اکل آنہا ودیعت نہاد و خود چندے ازانہا تناول فرمودند و صحت یافتند و بقیہ را نگہداشتند پس از زمانے مخدومزادہ خورد ایشان مریض شد و معاملہ بیاس کشید از تناول آن بشفا رسید و کذلک دو سہ تن دیگر فرمودند کاش ہمین مویز بیشتر بودے تا بسیارے بیماران را موجب شفا و صحت شدی **مِنْ خوارقِ عاداتہ** منقولست کہ مولانا محمد صدیق کشمی کہ از اکابر خلفای ایشان بود و بکمالات عالیہ ممتاز فرمود روزے ژندہ پوش درویشے کہ آثار جذب و جد و آزادگی و تفرید ازو پیدا بود بمن ملاقی شد پرسید کہ ارادت تو بہ کیست نام حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ بردم گفت از ایشان خوارقے دیدہ آنچہ دیدہ بودم بیان کردم گفت من از شیخ تو خارقے بس شگرف دیدہ ام بتو میگویم تا الحال بکسی نگفتہ ام چون اوصاف ایشان شنودہ بودم بقصد زیارت ایشان متوجہ سرہند شدم از شب پاسے گذشتہ بود کہ بشہر در آمدم گفتم درا ینوقت چہ متصدع خادمان ایشان کردم بیکی از مساجد در آمدم ہمسایہ مسجد از من اطلاع یافت مرا بخانہ خود برد مہمانی نمود در اثنای پرسش وجوی من احوال ایشان پرسیدم در طعن ایشان شروع کرد و از حد افزود دانستم کہ از منکرانست مکدر گشتم و بباطن ایشان متوجہ شدم

بایدآورد مرسلن

مہربانی

ناگاه دیدم شیخ از در درآمد شمشیر برهنه در دست و آن منکر را بآن پاره پاره کرد و بیرون شد از قفای ایشان شدم ایشان غائب شدند من بخانه باز نتوانستم که شوم بجائے دیگر شدم فردای آن تجسس مکان ایشان نموده بخدمت ایشان رسیدم و همچنان در خوف بودم ایشان مرا در آغوش گرفتند و تبسم نمودند و فرمودند ما مضی بالليل لم يذكر فی النهار معتقد ایشان بیشتر از آنکه بودم شدم

من خرق عادات منقول است

که سیّدی صاحب ولے سیّد رحمت الله لاهوری نام گفته در ایامیکه ایشان در لاهور تشریف آورده بودند بخدمت ایشان می رسیدم روزی بتقریبے از ایشان شنیدم که هر چه از توهین اصنام و عبده آنها از دست مسلمانی بیاید خود را معاف ندارد و در گوشم بود تا باراده الله وقتی در اقصای ملک دکن با دو سه درویشی سیر میکردم بصحرائے به بتخانه رسیدیم فقیر را نصیحت ایشان بیاد آمد به یاران گفتم که در این صحرا کسی حامی این بتها نیست هر مقدار که بتوانیم از این بتخانه ویران کنیم بت ها را شکستیم و کمر بهدم دیوارها بستیم در این میان یکی از مزارعان هنود از اینحال وقوف یافته باهل قریه که عابد بتخانه بودند خبر کرد ناگاه دیدیم که قریب هزار کس سنگ و چوب بر دست بخشم تمام متوجه ما اند دهشت بر ما مستولے شد و فرار را نیز یارا ندیدیم التجا به باطن حضرت مجدد الف ثانی رض نمودیم که ای شیخ بزرگوار به نصیحت شما مبادرت نموده باین بلیه گرفتار شدیم اکنون رهای از استمداد باطنی شما می خواهیم در التجا و تضرع آواز صریح از ایشان بگوشم رسید خاطر جمع دار اینک برای حمایت تو لشکر اسلام میفرستم بیاران گفتم چنین آواز ایشان بگوشم رسیده بدر های می نماید همه گفتند اینک کفار رسیدند تا لشکر ایشان برسد کار ما تباه می شود و کفار قریب یک تیر پرتاب بما رسیده بودند ناگاه دیدم که از سر بلندی سواران اسلام که قریب به سی و چهل باشند بسرعت تمام اسپان را تازیانه زده بر کفار رسیدند بر خے را ستم نموده ما را حمایت کرده از میان آنها رهائی داده همراه شدند تا بمامنی رسیدیم۔

مِن خرق عاداته منقول است که سید جمال نام مردی از اصحاب ذوق و حال گفته که روزی در یکی از بوادی شیری مرا پیش آمد از وحشت او و تنهائی خود سخت هراسان شدم التجا بباطن ایشان بردم بعجز و تضرع در نظر آمد که حضرت ایشان عصای مبارک بدست شتابان رسیدند و عصای مبارک بر دهان شیر دلیر کوفتند شیر فرار نمود چون چشم باز کردم از شیر و ایشان نشانی ندیدم **مِن خرق عاداته** منقول است از شیخ بدیع الدین که از خلفای کمل ایشان بود فرموده که روزی بالحاح یکے از دوستان بزیارت قبر شیخی که حضرت ایشان بنابر صدور بعضی سخنان خلاف شرع از و ناخوش بودند رفتم اما از این رفتن ملاحظه داشتم لیکن در موافقت آن یار ناچار بودم چون بر سر تربت آن شیخ مراقب شدم فی الفور در نظرم آمد که شیری خشم آلوده با آن خطیره درون شد و من بجانب آن شیر به دہشت تمام می نگریستم دیدم که چشمهای آن شیر بصورت چشم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ شدن گرفت ہم چنین تمام روی ایشان از روی آن شیر ہویدا گشت در کمال غضب از ہیبت ایشان سر از مراقبه کشیدم و برخواستم **مِن خرق عاداته** منقول است از عدول اصحاب ایشان که وقتی در خدمت ایشان در راہے می رفتم ہوا بغایت گرم و آفتاب در کمال حدت و تشنگی و حرارت در مخدوم زادہ و یاران پیادہ اثر کرد اما از غایت ادب جرأت عرض نداشتند در این اثنا حضرت ایشان بیکی از محبان نظر کردہ خطاب نمودہ فرمودند ہمانا حرارت آفتاب تراکم غبار یاران را آزار میرساند آن یار معروض میداشت که چون بعلوم حضرت ایشان است چه حاجت بعرض مخلصان ایشان تبسم نمودند گوشہ چشم حق بین جانب آسمان کردہ زیر لب چیزی گفتند قدمی چند نه رفته بودند که قطعه ابر ظاہر شد محاذی ایشان و اصحاب ایشان آمدہ سایه افگند بهمان مقدار که غبار فرو نشیند و بوصل نه انجامد متقاطر شد و شمالی بغایت اعتدال وزیدن گرفت و ایام باران نبود یاران را از مشاہدہ آن موجب ازدیاد عقیدت شد **مِن خرق عاداته** خدا منت حضرت مولانا ہاشم علیه الرحمة

شتم معاویہ رض

می نویسند کہ برنای از سادات کرام کہ از طلبہ علم بود و آشنای براقم داشت روزے بدیدہ گریان آمدہ قصہ عجیبے واقعہ خود درمیان نہادہ کہ آن خارقی بود عظیم از حضرت مجدد الف ثانی رح گفت شبی مطالعہ مکتوبات ایشان می نمودم آنجا دیدم کہ نوشتہ اند کہ امثال مالک شتم معاویہ راچون شتم ابوبکر رض و عمر رض گفتہ است وہمان حد کہ برشاتم آنہا می فرمود برشاتم او نیز می فرمود و مرا با و نقار خاطر بود از این نقل برآشفتم وگفتم کہ این چہ نقل ہیزہ است کہ اینجا ایراد نمودہ است مکتوبات را بر زمین افگندم و ببالین خواب سر نہادم در خواب دیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی رض بغضب تمام درر سید و ہر دو گوش مرا بدو دست مبارک گرفتہ فرمود کہ ای طفل نادان تو ہم بنوشتہ ما اعتراض میکنی و رقیمہ ما را بر زمین می افگنی اگر از من سخن را کما ز و آشفتہ باور نمیکنی بیا تا ترا بپیش کسی برم کہ خوش آمد او دانستہ برادران او را کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اند دشمن داشتہ ہمچنان مرا کشان کشان بباغی بردند درکنارے آن باغ مرا باز داشتہ خود بجانب ایوانی کہ در آن باغ مے نمودرفتند آنجا دیدم عزیزی بس عظیم نورانی نشستہ بود بتواضع تمام با آن عزیز ادب سلام بجا آوردند آنعزیز نیز بہ بشاشت تمام بایشان ملاقی شدند بعد از ان حضرت ایشان بدو زانوی ادب پیش آن عزیز نشست وایشان حرفے معروضہ داشتند وایشان وآن عزیز از دور جانب من نگاہ واشارتہا می نمودند یقین دانستم کہ از جانب من حرفے می گذرد بعد از ساعتے ایشان برخواستہ مرا نزدیک طلبیدند و فرمودند ایشان کہ نشستہ اند حضرت امیر اند کرم اللہ وجھہ المقدس بشنو کہ چہ می فرمایند من سلام کردم بزبان گوہر افشان بیان فرمودند کہ زینہار با صحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نقاری در دل نداری وملامت این بزرگواران برزبان نیاری کہ ما دانیم وبرادران ما کہ بچہ نیات خیر صورت منازعات درمیان ما یان آمدہ وتمام حضرت مجدد الف ثانی را بربرہ فرمودند کہ از گفتہ ایشان زینہار سر پیچی داوی گویدبا وجود این نصیحت ایشان چون بدل خود رجوع نمودم دل خود را ہمچنان

برنقار آن جماعة یافتم ایشان را معلوم شد در غضب رفتند بحضرت شیخ تو گفتند که هنوز دلش صاف نشده است اشارت بضرب سیلی کردند حضرت شیخ تو بقوت تمام سیلی در قفای من زدند بعد از خوردن سیلی با خود گفتم که عداوت آنها برای محبت و رضای ایشان اختیار کرده بودی چون تا باین حد ایشان از این نقار و عداوت تو ایشان ناخوشنود میشده اند و بر فع آن راضی تو نیز نقار را از دل خود بدر کن چون نظر کردم آن دم دل خود را صاف دیدم درین میان از خواب برآمدم همچنان از سینه خود اکنون از کینه صاف می یابم واز این خواب خطاب همگی حضور رشده ام و بخدمت شیخ بزرگوار تو اعتقادم یکے بر صد شده است **من تصرفاته**۔ منقول است که یکی از سلاطین زادها را سلطان وقت در زندان کرد و رائی ملک بر قتل آن مقرر شد و آن بیچاره هر سو دست و پائے می زد و از فقرا همت می خواست درین اثناء حضرت مجدد الف ثانی از طالع او باگره تنفر آوردند آن محبوس مایوس یکی از مخلصان ایشان را که آشنائے او بود طلبداشته بزبان او در حق خود از ایشان توجه خاص جهة خلاص در یوزه نمود ایشان متوجه شده بشارت خلاصی دادند آن میانجی بشارت باو رسانیده که ایشان فرمودند که مژده باو بر که از قتل خلاص شدی وی از غلبه اضطرابی که داشت مطمئن نشده یکے از مجاذیب معتبر کس فرستاد و آن مجذوب گفت که وی یکے از اکابر نقشبندیه آمده کشتی او را از گرداب هلاکت کشید مقارن آن سلطان زاده از حبس خلاص شد و به منصب رسید چنانچه بشارت بود واقع شد **من خرق عاداته**:۔ منقول است که فاضلے بخدمت ایشان آمده طلب دعای جهة مریضے نمود و اظهار نمود که از بسیاری فقرای طلب دعا نموده ام ایشان متوجه شده دست بدعا بر داشتند بعد از لمحه فرمودند که بیائید که دعای مغفرت برای او بخوانیم آن فاضل

پاک

بحیرت بمنزل خود باز گشت و متوجه دیهه که مریض در آنجا بود شد چون در آنجا رسید مردم از دفن آن فارغ شده بودند آن فاضل از مشاهده این خارق از جمله اخلاص کیشان صمیمی شد مرید شد **من خوارق عاداته** خدمت مولانا محمد هاشم رضی نگارند که روزی در اثنای تلاوت کلام مجید در سوره بنی اسرائیل چون بآیت و من اللیل فتهجد به نافلة لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا رسیدم بخاطر خطور کرد که مرا نیز نماز تهجد را در نصیب این برکات که مقام شفاعت است دخلی باشد از حضرت مجدد الف ثانی می باید پرسید باین نیت در ملازمت آمدم ایشان در کار وضو بودند چون مرا دیدند فی الفور گفتند تهجد را لازم دار عرض نمودم اکثر ادا می یابد فرمودند هر که می خواهد که از مقام محمود که مقام شفاعت است بهره تمام گیرد گو نماز تهجد را ملتزم باشد و این آیة مبارک را تلاوت فرمودند بعرض رسانیدم که در خدمت جهت تفحص همین مدعا آمده بودم لله الحمد بکرامت ایشان بے جرأت عرض بظهور آمد **من خوارق عاداته** نقل است از ثقات اصحاب ایشان که در سفری برباطی فرود آمده بودند به ناگاه به یاران فرمودند مرا نهی گردیده که درین سرا امروز بلیه عظیم رو خواهد داد و بعامه اہل سرا سرایت خواهد نمود یاران ما بلکه گر را خبر کنند که هر یکے دعای ماثوره بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم. واعوذ بکلمات الله التامات کلها من شر ما خلق را تکرار کنند هر که این دعا را بخواند بعنایت الله سبحانه او و اسباب اش محفوظ ماند آنرا این فرموده دو ساعت نه رفته بود که دران سرا آتش در افتاد و بشدت هر چه تمامتر مشتعل شده بود چنانکه مردم از اطفای آن عاجز گشتند و لبسا امتعه بحرقت و سرقت رفت و بسا خانها بسوخت مولانا عبد المؤمن لاهوری که فاضلی بود از یاران ایشان اسباب و نیز محروق گشت و او

خود را بصد محنت بخدمت ایشان رسانید بمولانا فرمودند که مگر شما را کسی بخواندن دعای ماثورہ مذکورہ خبر نه کرد گفت نه حضرت ایشان یاران را از عدم اخبار مولانا عتاب فرمودند وکسی که دعای مذکور خوانده بود او واسبابش بسلامت رہائی یافت :-

من خوارق عاداته منقول است که شیخ محمد مسعود رضی که برادر خورد ایشان بود بسفری بقندهار رفته بود دران ایام بسحری بخادمی که حاضر بود ایشان فرمودند که متوجه احوال محمد مسعود شدم هرچند بدیدہ مکاشفه جست وجوی نمودم وبراہیچ جا بر روی زمین نیافتم بعدازان چون نیک متوجه شدم صورت قبر او که بتازگی فوت شده در نظر آمد سامعان در حیرت رفتند بعد از فرموده ایشان بچندی رفیقانش رسیده خبر وفات او رسانیدند رحمة الله تعالی علیه :-

من تصرفاته منقول است که درایام که ایشان به اجمیر تشریف داشتند درایام برشکال شهر رمضان واقع شد خدمت ایشان بعادت معهود در نماز تراویح مشغول ختمات شدند شب اول یاران از سبب تنگی وگرمی مسجد بسیار بآزار شدند بعد از ادای نماز بزبان مبارک راندند تا تمامی ختمات که قرار داده ایم اگر بکرم الهی یاران را فرصت میداد که بیرون مسجد تراویح گذارده میشد خوب بود وخدمت مولانا هاشم می فرماید که یکی از یاران گفتم شنیدی که چه فرمودند انشاء الله تعالی دیگر تا آخر رمضان در شب باران نخواهیم دید همچنان تا بیست هفتم باران نشد نماز را بفراغ بیرون در صحن مسجد ادا نمودیم بعد از ختمات در شب بیست هشتم باران ریختن نمود آیضا همین مسجد که ذکر یافت دیوارے از دست بنیاد شده بود وبیک جانب میل تمام نموده بنوعی که اکثر آیندگان مسجد جمعی که در حواشی آن بودند از آنجا عبور کمی نمودند مترقب آن بودند که امروز یا فردا خواهد افتاد روزے حضرت ایشان بسبیل طیبت فرمودند تا زمانیکه این فقیر اینجا اندر رعایت کرده نخواهد افتاد بقول اکابر که فرموده اند ع هزل من هزل نیست تعلیم است :-

فرمودند

آن چنان شد که فرموده بودند روز دیگر از آنجا کوچ شد تا قریب میلی نرفته بودند که یکبار افتاد

من تصرفاته نقل است که در ایامی که در لاهور رفته بودند شبی نماز
خفتن را ادا نموده نزدیک یکی از دیوارهای آن منزل ایستاده فرمودند که امشب زنهار کسی
نزدیک این دالان نباید و نخسپد و حال آنکه باعثی از یاران امثال آن نبوده شخصی از یاران (نباشد)
بدیگری به طیبت گفت که خانهای دیگر از این فرسوده تر اند گناه اینخانه چیست که امشب او را
با فتادن نسبت میدهند و حصه از شب نگذشته بود ناگاه آن خانه افتاد یک کنیزی در آنخانه (دالان)
خفته بود در زیر آن شد حضرت فرمودند که ما نگفته بودیم که نزدیک این دالان کسی نخوابد آنرا (نگفته‌ایم)
ازان برآرید چون این کنیزک را بر آوردند اصلاً آسیبی برو نرسیده بود :-

من تصرفاته نقل است که سنگی در صحن مسجد ایشان در سرهند بود
که ایشان غالباً برو نشسته وضو می نمودند آن سنگ هرگز در ایام گرما با وجود حرارت
هندوستان گرم نمی شد و بر یک حال بود کان هذا من اثر برکات جلوسه
علیه رضی الله تعالی عنه این فقیر که کاتب این اوراق است از بعضی اکابر مسموع
دارم که در ایام قبل حاکمی از اهل رفضه در لکنو بود در یکی از بلدان توابع وی شخصی از اقربای
حاکم مذکور سبّ خلفای الراشدین نموده بود در ان بلده یکی از اعیان آن نواحی که از اهل سنت (مذبور)
بود بی آنکه برخصت حاکم مذبور محتاج شود آن رافضی را بقتل رسانید چون این خبر به لکنو رسید
حاکم بخود پیچید و قسم یاد نمود که آن قاتل را بانواع عقوبات هلاک گرداند و محصلان شدید
فرستاده او را طالب حضور شد پس محصلان رفته وی را ازان بلده برداشته می آوردند در
اثنای راه جماعه نشسته وردی می نمودند آن مرد مقید از محصلان التماس نمود که نزد این جماعه
رفته التماس دعا کند برخصت آنها نزد ایشان شده احوال خود وا نموده همت خواست آن جماعه
او را طریق ختمه لاحول که منسوب بجناب حضرت مجدد الف ثانی است رضی الله تعالی عنه
نمودند آن مرد ختمه مذکوره را در اثنای راه خوانده می آمد و آن راه واقع بر کنار دریا بوده ناگاه

در نظر وی چنان ظاهر شد که در دریا زورقه می رود و یک شخص نورانی بر آن زورقه سوار بے آنکه ملاحان آن زورقه را براند خود جاری همراه آنها می رود این مرد نزدیک شده از راکب زورقه سوال نمود که توچه شخصی و این زورقه چون بے اعانت ملاحان جاری است آن راکب گفت من صاحب همین ختمه ام که تو ورد نموده برای نجات توی روم خاطر جمع دار فی الجمله تسلی حاصل نموده می رفت تا به نزد آن حاکم رسید. به مجرد یکه نظر حاکم بروی افتاد از جا برجست و به بشاشت تمام باین مرد ملاقی شده و عذر نمود که ترا بے موجب تصدیع داده ام و مبلغ بسیارے با خلعت عالی بوی انعام داشته رخصت نمود این مرد چون از آن مهلکه نجات یافته و علاوه بر آن چندین فتوح دید غائبانه بے آنکه خود را بوسیله مرید ساز د مخلص معتقد شد و قصیده در کمال زیبائی تصنیف نموده تخلص خود را اویسی قرار داد و دران قصیده مدح اکثری را از اولاد ایشان کرده اما چند فردی که در مدح ایشان است مناسب این تذکره اینجا ایراد می رود:۔

نظم من قصیدته رض

آنکه نامش چو برآمد بزبان می گردد	قوت ناطقه را علم لدنی از بر
شیخ احمد که مجدد لقبش کرد خدای	الف ثانی شده زو تازه بدین مستظهر
الفش از احدیت ز حقیقة حاکیش	میم از معرفت و دال بدانشش رهبر
در ولایت به کمالات نبوت مخصوص	بهر ایصال خلائق به معانی ز صور
هر که در حلقه خاصش نفسی زد آورد	حلقه زد بر در لاهوت بمفتاح اثر
آسمان جاه شهنشاه سریر تکمیل	(صاحبش) که شود قطب زمان حاجبش از فیض نظر
بست بر صفحه هر ساده دل نقش کمال	نقشبندی عجبی هست بدین تازه هنر
هر کس احرام حرم میکند از بهر طواف	کعبه در مسجدش آمد به صفائی منظر
(بحقائق) گفتگویش بخلائق ز ره صدق و صفا	نطق حق دان که بود زبدهٔ اولاد عمر رض
جوش علمش همه هرجا که بود در آن علی	کان پی دار علوم نبوی آمد در

نسبت

نسبت تفضیل طریقش بطرق هست چنان — که بصدیق رض بود رتبه اصحاب دگر

رفت از دائرۂ ظل سوی مرکز اصل — یعنی از ذات احد گشت بجان مستبشر

مشرب احمدی و خلت ابراهیمی — کرد این مجمع بحرین دلش را ظاهر

نقشبندی بدن و قادری و چشتی بال — طائر مغز نفسش را که بود عالی پر

نسبت فیض طریقش نه باحیاست فقط — می شود فائض از و مجمع اهل مقبر

اوست قیوم که عالم بفیوضش قائم — تا قیامت بود از مهلکه خوف و خطر

هر کرا شد بسوی مبدء فیاض عروج — همتش هست عموماً نه بسط مضمر

یک نگاهش د ششگانه لطائف و اکرم — سالکی را که در افتاد بفکر ششدر

از — گشت در هر دو جهان از سه حقائق آگاه — که بهر چار طرق داد به تفصیل خبر

صورتش در دل سالک ز رخ شاهد غیب — پرده برداشت بانوار شهادت خوشتر

انقطاعش ز جهان سر حروف مقطوع — منکشف کرد بعنوان صد و صد دفتر

شبهه اش در متشابه نبود از آیات — که بمدلول یقینش بود دانش در

در کلامش چو کسی خرده گرفت از خبثی — بیخرد باشد و در هر دو جهان خوار چو خر

در سعادات اوی آنکس که نصیب کرد علم — کسر شانش بود آخر سوی ایمان منجر

جلوه آرای کرامت شود از پردۂ غیب — هر کرا طبع عروسی شد و حبش زیور

خاطرش گر پی تغییر حقائق برود — زهر تریاق شود در دهن مار دو سر

سم — آب حیوان اثر زهر هلاهل بخشد — که کند قطرۂ او قطع گلو تا به جگر

زیر کوه آمده گر ساز داز و استمداد — باشدش با همه اثقال چو برگ گل تر

کور در معنی نادیده ز فیضش مرئی — حرف نابرده بلب جا کند اندر دل کر

هر که در کام نهنگ افتد نامش گیرد — از زبانش شودش ذورقه سوی معبر

آنکه ره داد بمذهب ز اباطیل جهان — در حضورش چو در آئینه بقول منکر

فلسفی دم میزند از صورت هیولانی	جوهر اصل شود در نظرش مستظهر
فی الحقیقة به یقین دیده نبی روی خطا	ثابت لا اصل به بیند همه در پیکر
مقریی گر بسر گوشهٔ چشمش برسد	رؤیة الله شود حاصل و نقش بصر
رافضی و خارجی چون بر سر کوشش گذرند	این ز شیخین شود بنده و آن از حیدر

تذکرهٔ اثنا عشر از منتخب ثانی در ذکر رحلت حضرت مجدد الف ثانی ازین دار فانی بفردوس جاودانی و وصل عریانی به محبوب معانی رضی الله تعالیٰ عنه

می نویسند که ایشان قبل از ایام رحلت مبارک خود در سنه هزار و بیست چهار هجری که در آن ایام عمر گرامی ایشان بر طبق شمار احمد در سنه پنجاه و سه سالگی بود با اصحاب واقف الاسرار خود فرمودند که ملهم شده ام که قضای مبرم در عمر زندگانی ما بشصت و سه سالگی است و ازین معنی بسیار خوشنود می بودند که درین عمر متابعت حضرت سید المرسلین علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام حاصل میشود و هم موافقت با عمار صدیق اکبر و فاروق اعظم و علی مرتضی رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین میسر میگردد در سنه هزار و سی و دوم در بلده اجمیر تشریف داشتند فرمودند که آثار قرب ارتحال ظاهر میشود بفرزندان گرامی خود که در سرهند بودند نوشته فرستادند که ایام انقراض عمر نزدیک و فرزندان دور بعد از رسیدن این مکتوب آن هر دو محبوب خود را بملازمت آن مرغوب رسانیدند بعد از دریافت شرف ملازمت عالی آن هر دو مخدوم زادگان متعالی را در خلوت خواسته فرمودند که مرا اکنون هیچ گونه نظری و هیچ وجه بستگی باین جهان نمانده می باید آن

جهان شدن آما چون گذشت اندوه حضرات مخدوم زادگان را مشاهده نمودند
و نیز معلوم شد که ایام وصال بجانب و سال روی خواهد داد باز فرزندان را در خلوت
طلب داشته فرمودند که چندگاه دیگر برای اتمام کار دیگر ما را نگهداشتند از نوید
این مژده باز موجب تسلی خاطر آن هر دو نور دیده گردید و ازان امید سالهای بسیار
حاصل روزگار آن دو برگزیده جبار شد آورده اند که دران ایام روزی
بزیارت حضرت خواجه معین الدین چشتی تشریف فرما شدند و مجاوران روضه
ایشان پوشش قبر مبارک را تبرک گویان آوردند خادمت ایشان آن پوشش قبر مبارک را با دب
تمام قبول نمودند و آه از دل کشیده فرمودند که لباسے از این نزدیکتر بحضرت خواجه نبود
لاچار آنرا بما لطف نمودند برای تکفین ما نگهدارید چون ازین سفر سعادت اثر بسرهند
مراجعت حاصل شد متصل بمنزل مبارکه زاویه اختیار نمودند و انزوا گزیدند چنانکه چندگاه
جز به نماز جمعه به مسجد بیرون نمی آمدند الا مخدوم زادگان ایشان و از خلص درویشان یک
یکے را بدان خلوت گاه بار بود دیگری را راه نبود آورده اند که در بدایت خلوت این کلام
شیخ الاسلام را بزبان مبارک آوردند که چون بوعلی دقاق را مشرب عالی شد مجلس او
از خلق خالی شد می نویسند که در اواخر عمر شریف ایشان آنقدر مشرب ایشان عالی شده بود
که کاملان اصحاب ایشان با وجود کثرت قوت علمیه و آشنائی مذاق ایشان از وقت معانی
کلام مبارک بطفلان نو در آمد دبیرستان ملحق شده بودند و هر که از محبان کتابتے می نوشتند
تصریح مے نمودند که اواخر نزدیک آمده تا چه پیش آید و سخن از استغفار کلی مے نمودند
خدمت حضرت مولانا هاشم قدس سره که از اکابر منتسبان ایشان است می نویسد
که این مسکین جهت حرج و مرج سلاطین که در صوبه دکن بهم رسیده بود و فرزندان بدان
صوب بودند از خدمت رخصت طلب داشتم بعد از رخصت عرض نمودم که دعا فرمایند
که بزودی باین آستان ملجای خدا پرستان مشرف شوم آن حضرت آہے کشیده فرمودند

دعا کنیم که در آخرت یک جا باہم جمع شویم می نویسند که در شب برات ایشان از خلوت خود بحرم سرا تشریف فرما شده بودند جهت تفحص حال فرزندان خدمت ام المریدین که والده حضرات مخدوم زادگان باشند بزبان راندند که امشب شب تقدیر آجال است تا نام کرا از دفتر هستی محو نموده باشند ایشان فرمودند که شما این سخن را بشک و تردد می گوئید چه باشد حال آن کس که معائنه می بیند که نام او را از صفحه زندگانی این جهانی محو ساخته باشند روزی یکے از محبان عرض نمود که در این ایام اختیار انزوا و انقطاع از اہل و عیال و سائر خلق الله چیست فرمودند که سر آن آن است که ایام ارتحال خود را ازین جهان بسیار قریب می بینم چون چنین باشد جملگی خود به تنهائی و انزوا و بهمگی انس به استغفار و استعفا ضرور است و تمامی اوقات و انفاس را درین وقت مستغرق عبادات ظاهریه و باطنیه داشتن لازم و این معنی بی انقطاع و تبتل تام صورت پذیر نه پس شما از من دست بدارید و مرا باو سبحانه واگذارید ازین انواع کلام که مشعر این معنی است درین ایام بسیار نموده اند می نویسند که در اواخر ذی الحجۃ الحرام که در اوائل میزان بود عارضه ضیق النفس بر ایشان استیلا نمود دران ایام آن قدر شوق لقاء الله بر ایشان غلبه کرده بود که می فرمودند که اگر طبیب بگوید که مرض تو لا علاج است شکرانه آن بفقرا مبلغها بدهم و دران ضعف از غایت اشتیاق بدعای ماثوره الرفیق الاعلی رطب اللسان می بودند و این ایام جناب حضرت شیخ الجن والانس را در معامله دیده اند و خدمت ایشان زبان مبارک خود را در دهان مقدس ایشان گذاشته خدمتی فرموده اند و بشارة شفا داده اند چنانکه تفصیل آن در زبدة المقامات مذکور است فارجع الیه و درین میان چند روزے صحت و مداد و دل خستگان را ولو فی الجمله راسته مرہمی رسید و درین چند یوم صحت از شدائد آلام ایام ضعف و سقام بشوق تمام یاد فرموده تاسف می نمودند که در ہجوم حرارت و ضعف حلاوتے و نعمتی مے یافتم که درین چند یوم صحت معلوم نمیگردد تا آنکه در دواز دہم شہر محرم الحرام

فرمودند

فرمودند که الحال مرا نمودند که درمیان چهل و پنجاه روز ازین جهان بآن جهان باید شد و قبر مرا ہمین نشان دادند حضرت مخدوم زاده بزرگ خواجه محمد سعید قدس سره روزی ایشان را در گریه دیدند سبب آن را پرسیدند فرمودند شوق وصال ذوالجلال است ازین معنی خدمت مخدوم زاده بسیار مغموم شدند یعنی بندگان خاص را حضرت حق سبحانه باختیار خود میدارد و می برد چون شوق ایشان بدین مرتبه بر رفتن غالب است البته ایشان را می برند چون در مخدوم زاده تغیری معلوم نمودند فرمودند که محمد سعید از حضرت حق تعالی غیرت می کنی معروض داشتند که حسرت احوال خود می کنم فرمودند که شفقت و اعانت ما بشما بعد از ارتحال ما زیاده از ایام حیات اینجهانی خواهد شد که اینجا علائق بشری در بعضی اوقات ناچار مانع اعانت و توجه است و بعد الموت فراغ و تجرد است در یوم بیست دوم صفر در حضور اصحاب بی پا و سر فرمودند که امروز از ان میعاد چهل روز میشود تا درین هفت هشت روز دیگر چه پیش آید و بحضرات مخدوم زادگان خطاب نموده فرمودند که درین چند روزه صحت هر کمالی که حصول آن در نوع بشر ممکن و متصور بود حضرت حق سبحانه بطفیل حبیب خود علیه وعلی آله واصحابه من الصلوٰة افضلها ومن التحیات اکملها مرا عطا فرمودند خدمت مخدوم زادگان ازین کلام عالی شان پریشان شدند چه ازان بمعنی آیه الیوم اکملت لکم دینکم که حضرت صدیق رضی الله تعالی عنه دریافته بودند فهم نمودند

ازین کلام تو بوی فراق می آید	بیت	وزان بجان و دلم احتراق می آید	

آورده اند که روز پنجشنبه روز بیست سیوم صفر بدر ولیشان خسته جگر بدست مبارک اثر تقسیم جامها نمودند و دران روز بر بدن مبارک جامه پنبه دار نبود سردی هوا بر ایشان سرایت نموده تپ معاودت کرد و باز صاحب فراش شدند ازین نیز متابعت نبوی حاصل روزگار ایشان شد چه او صلی الله علیه وسلم از مرض صحت یافته بمفاصله قلیله باز مریض شده انتقال

کرده اند

فرمودند علیه وآله وصحبه الصلوٰة والسلام کما یستفاد من الاخبار درین ایام مرض افاضه علوم خاصه خود بفرزندان عالی مقام خویش بیش از بیش مینمودند آورده اند که روزے گرم بیان دقائق حقائق بودند خدمت حضرت مخدومزاده محمد سعید فرمودند که ضعف حضرت ایشان آن همه تکلم را نمی توانند برداشت بیان معارف را بوقت دیگر موقوف دارند فرمودند ای فرزند وقت کجا وفرصت کرا بوقت دیگر زبان مرادانم که یارائے این قدر بیان هم نخواهد بود ودرین علالت ضعف نماز رابدون جماعت ادانه فرمودند مگر در اخیر تنها گذاردند از ادعیه واذکار ومراقبه معموله ویهیچ دقیقه از دقائق شریعت وطریقت فروگذاشت نه کردند وتهجد را هما الکن بجا آوردند می آرند که روز اخیر ایشان را فرورفتگی رو می داد مخدومزاده بزرگ حین افاقت بعرض اقدس رسانیدند که این کثرت فرورفتگی از لوازم ضعف است یا استغراق فرمودند از استغراق است که بعضی معاملات عظیمه درمیان است توجه دارم کما هو مکشوف ومشهود گردند وباتمام وکمال رسند واسرار آنرا بهر دو نور دیده فرمودند وصایا به متابعت سرور دین ودنیا نمودند وبالتزام ذکر ومراقبه واجتناب از بدعت وعمل بعزیمت ومی فرمودند که سنت را بدندان خواهند گرفت ودرین وصایا فرمودند که صاحب شریعت علیه الصلوٰة والتحیة دقیقه از دقائق نصح بحکم الدین هی النصیحة فرونگذاشت از کتب معتبر دینی طریق متابعت کامله بگیرید وبرآن کار کنید وتاکید نمودند که در تکفین وتجهیز من مراعات اتباع سنت نبوی علی مصدرها الصلوٰة والتحیة نمائید وبوالده اطفال خود فرموده بودند که چون ارتحال من ازین دار پرملال بیش از تو معلوم میشود باید که از مبلغ مهر خود کفن من سازی ونیز یکے از وصایا این بود که قبر مرا در جائی گم نام سازید مخدومزادگان عرض نمودند که قبل برین شرافت وبرکت موضعه که برادر بزرگ ما علیه الرحمة باشارت حضرت آن جا مدفون اند بیان فرمودند که مرقد من دران زمین خواهد شد وتعیین موضع دفن آنجا

الدنیا والتی

کرده الکنونه حینئین همی فرمایند بعد از لیت و لعل حق ان مرضی فرزندان وران وید ند مفوض بر آنها
نهادند که قبر مرا خام کذارید تا باندک زمان ازان نشانی نماند و شب سه شنبه بیست و
نهم صفر که روز شش روز وصال خواهد بود بخادمان حضور خود فرمودند که بسیار محنت کشیدید
همین محنت امشب است آورده اند که قریب احتضار طشت برای بول داشتند
چون حاضر آوردند ریگ در طشت نبود فرمودند که ریگ در طشت نیست هم چنین
قطرات است ترک بول نمودند و نقض وضو نفرمودند با وضو فرمودند که مرا بر فراش
بخوابانید چون ایشان را بر بستر تکیه دادند بطریق مسنونه دست راست زیر خد راست
نهادند و بذکر پرداختند خدمت مخدوم زاده بزرگ چون سرعت نفس ایشان مشاهده نمودند
معروض داشتند که حال شریف چونست فرمودند خوبیم و نیز فرمودند که آن دو رکعت نماز که کرده ایم
کافی است و بعد از این سخن نفرمودند جز ذکر ذات و جان مبارک را بجانان تسلیم نمودند
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ رحمة الله علیه سبحانه رحمة واسعة
ابد یة ولا تحرمنا اجره امین ثابت شده که آخرین کلام اکثر انبیا علیهم الصلوة
حرف نماز بود ایشان نیز بر متابعت آن اکابر مشرف شدند و ورود این واقعه
جانکاه در وقت چاشت روز سه شنبه قریب یک پاس روز بیست نهم صفر
بحساب شمس منتصف جدی و قیل بیست هشتم شهر مذبور سنه هزار و سی و چهار
از هجرت جناب سید الابرار صلی الله علیه وآله وسلم گویند که آن ماه بیست
ونه آمده شب اول شهر ربیع الاول که ماه وصال نبوی است بخدمت حضرت
صلی الله علیه وسلم شتافتند ایام ضعف و تپ ایشان مطابق عمر مبارک ایشان شصت
سه روز شد این معنی موافق مضمون حدیث صحیح حمی یوم کفارة سنة بظهور
آمد چون غسال بدن مبارک را انجمنه غسل آوردند و جامه از تن مبارک بر آوردند
همه حاضران مشاهده نمودند که آن حضرت بر شیوه نماز دست بسته ابهام و خنصر راست

بر گرو رسغ دست چپ حلقہ دادہ و حال آنکہ حضرت مخدوم زادہ گان بعد از ارتحال دست ہای حق پرست ایشان را در از کردہ بو وند در زمان خوابانیدن بر تختہ تبسم فرمودند خوابیدن
چنانچہ از مشاہدہ آن فریاد از حاضران برخواست مصداق این قطعہ شد **قطعہ**

	یا دداری کہ وقت آمدنت		ہمہ خندان بُدند تو گریان:		
	ہمچنان زی کہ وقت رفتن تو		ہمہ گریان شوند تو خندان۔		

زادن تو

غسال دست ہای مبارک اکشادہ راست نمودہ بر یسار مضطجع گردانید و غسل جانب یمین داد و چون بجانب یمین خوابانید تا یسار را نیز غسل دہد باز مرئی حاضران گردید کہ دستہای شریف بحرکت ضعیف کہ از قوت کاملہ ولایت نشان قوی بود متحرک شدند تا بہم آمدند و بطریق سابق ابہام و خنصر یمین بر رسغ یسار حلقہ گشت و حال آنکہ چون اضطجاع بر یمین بودہ بایستے دست راست بر چپ نمی استاد و با وجودیکہ دست ہای لطیف از غایت نرمی از برگ گل ملائم تر بود و لیکن بقوتے مقبوض شدہ بود کہ انتادن و جدا شدن امکان نداشت و چون کفن مے پوشانیدند آنوقت نیز قبض بظہور می رسید۔ چون حاضران کشاوند مشاہدہ کردند کہ دستہای مبارک ہم بر سنن مذکور باہم جمع شدند چون بدین منوال دو سہ کرت واقع شد معلوم نمودند کہ اینجا سر لیست مخفی باز بہ کشادن آن متعرض نشدند و این مشعر از کمال آداب و نیز مشعر از حضور است کہ درک ہر کس بر آن نرسد صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کما تعیشون تموتون ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم مشاہدہ این خوارق عظیمہ مخلصان را موجب مزید عقیدت و دیگران را باعث حیرت و حصول اعتقاد و ارادت شد و عدد ثیاب کفن ایشان بطریق مسنون بموجب وصیت ایشان لبستہ جامہ سفید لفافہ و قمیص و ازار و چاک قمیص را زدو جانب منکبین بر اویت مفتی بہ و عمامہ ندا وند از جہتہ آنکہ مسنون نبود و علمای منع آن نمودہ اند و در نماز جنازہ ایشان مخدوم زادہ بزرگ

فائدہ و بعد از نماز جنازہ برای دعا توقف نفرمودند

شیخ محمد سعید مقدم شدند بعد از نماز برای دعا توقف نفرمودند که مقتضی سنت نبوده یعنی در ہمہ امور رعایة عزایم ومفتی به نمودند و قبر مبارک ایشان در قبه که فرزند اکبر ایشان شیخ محمد صادق قدس سرہ ہمانجا مدفون بودند که واقعه در جوار مسجد مبارک بود نمودند و نورانیت و برکات آن موضع مبارک ابا ایشان نموده بودند چنانچه در مکتوبی کیفیت آن موضع را چنین بیان نموده اند بعنایت الله سبحانه بصدقه حبیبه علیه وعلی آله الصلوة والسلام والتحیة والبرکة که بلدهٔ سرہند گویا زمین است که برای من چاه عمیق را پر کرده صفه بلند ساخته اند و بر اکثر بلاد و بقاع آنرا ارتفاع داده و نوری دران زمین ودیعت گشته است که مقتبس از انوار صفتی و بی کیفیتی است در رنگ نوری که از زمین مقدسه بیت الله ساطع و لامع است پیش از ارتحال فرزندی اعظمی مرحومی بچند ماه این نور را برین درویش ظاهر ساخته بودند و در زاویه زمین سنگ نای بفقیر آنرا نشان داده اند نوری نمود ساطع که گردی از صفه دشان بوی راه بیافته بود از کیفیات منزه ومبرا آرزوی آن شد که آن زمین مدفن من شود و آن نور بر سر قبر من لامع بود این معنی را بفرزندی اعظمی که صاحب سر بود ظاهر ساختم و از آن نور و آرزو مطلع گردانیدم اتفاقاً فرزند مرحومی باین دولت سبقت کرد و در پرده خاک در دریای نور آن مستغرق گشت ع هنیئاً لارباب النعیم نعیمها ؛ از شرافت این بلده معظمه است که مثل فرزندی اعظمی که از اکابر اولیاء الله است در آنجا آسوده است و بعد از مدتی ظاهر گشت که آن نور مودع لمعه است از انوار قلبیه این فقیر که از آنجا اقتباس نموده در آن زمین افروخته اند در رنگ آنکه چراغی را از شعله برافروزند قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ انتهی مرقومه الشریف و دیگر جاها بسیار شرافت آن موضع و آن بلده را بیان نموده اند کما لا یخفی علی واقف مکاتیبه الکرام و نیز بزبان مبارک آورده بودند که مرا محاذی فرزندی

أظمی مدفون خواہند ساخت کہ آن زمین را با حوالی آن کہ دران داخل محاطہ بود روضہ
از ریاض جنت می بینیم خدمت حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ
از مکتوب ہفتادم از جلد اول کہ بہ ملا محمد افضل ولد شیخ بدر الدین سرہندی
کہ جامع حضرات القدس بود در معنی حدیث القبر روضۃ من ریاض الجنۃ
می نویسند کہ دران مکتوب بعد از بیان معنی آن حدیث مذکور می نگارند مخفی نماند کہ
حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان ما از غایت اتباع سید دین و دنیا
علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات نیز مبشر شدہ بودند کہ روضہ متبرکہ قبر
آنحضرت دران است و صحن قدیم آن روضہ مقدسہ روضہ است از ریاض
جنت می فرمودند کہ اگر مشتی از خاک آن روضہ مبشرہ در قبر شخصے باندازند امید واری
ہای عظیم است فکیف من دفن فیہا تم کلام العالی و بعد از ارتحال
ایشان خوارق بسیار مخلصان دیدند و در کتب نوشتہ اند ایراد آن ہمہ درین
اوراق گنجائش ندارد و منہا چیزے نوشتہ می شود خدمت حضرت خازن الرحمۃ
شیخ محمد سعید قدس سرہ فرمودہ اند کہ در واقعہ ایشان را دیدم از انعامات
عظیمہ او تعالی کہ بعد از ارتحال در باب ایشان بظہور آمدہ بہ بشاشت و فرحت
تمام بیان می فرمایند و مباہات می کنند عرض کردم کہ قبلہ گاہا از مقام شکر ہیچکس
را نصیبی عطا کردہ اند فرمودند بلی مرا نیز از جملہ شاکران گردانید معروض داشتم کہ در قرآن
مجید وَقَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ آمدہ از این کریمہ چنان مستفاد می گردد کہ آنجماعۃ
پیغمبران باشند یا کمل صحابہ چون ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ فرمودند
آری چنین است اما مرا بفضل خاص و عنایت مخصوصہ نیز داخل آن جماعت
ساختند خدمت حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ
می فرمایند کہ ایشان را بواقعہ دیدم پرسیدم از سوال منکر و نکیر چون گذشت فرمودند

حق سبحانہ

حق سبحانہ بکمال رحمت بخشت من الہام فرمود کہ اگر تو اذن دہی این دو فرشتہ در قبر تو بیایند
عرض کردم کہ الٰہی و مولائی این دو فرشتہ ہم در حضرت تو باشند پیش این بندہ مسکین نیایند
ایزد متعال نہایت رحمت و رافت خود شامل حال من داشتہ ایشان را پیش من نفرستاد
پرسیدم ضغطہ قبر چون گذشت فرمودند کہ شد اما اقل قلیل و نیز حضرت خازن
الرحمۃ فرمودند کہ در حجرہ جماعۃ خانہ بودم و آن وقت سحر بود معائنہ دیدم کہ حضرت ایشان
از در درآمدند و بر عریش من نشستہ مرا در بر گرفتند ہیبتی بر من مستولی شد و لرزہ در
اعضای من افتاد فی الحال از نظر من غائب شدند شیخ پیر محمد نام فاضلے کہ در آن وقت
بود می گوید کہ در نماز ظہر مخدوم زادہ کلان امام بودند بچشم سر (بفتح سین) دیدم کہ حضرت
مجدد الف ثانی برابر من ایستادہ اند و چون میان من و ایشان در صف جماعۃ
فرجہ بود دست مرا گرفتہ بخود متصل ساختند کہ فاصلہ نماند تا آخر نماز ایشان را
میدیدم شال ستقی پوشیدہ بودند و گوش پیچ بر سر و دستار پیچیدہ و مسحی در پائے
مبارک ایشان بود و من زمان زمان متحیر مے شدم و تعمق می کردم کہ مبادا از وہم باشد
اما بے ریب و شک چنانچہ در ایام حیات میدیدم مشہود می شد چون نماز را سلام دادند
ایشان را ندیدم فرد

	رفتی و بر آتشم دامان زدی		آمدی و آتشم بر جان زدی	

از این قبیل در کتب مقامات ایشان دفاتر کثیرہ مرقوم است اینجا اختصار رفت
خدمت حضرت مولانا ہاشم کشمی قدس سرہ و دیگر مخلصان کہ طبع موزون
داشتند بزبان فارسی و تازی مرثیہ ہائی زیبا بیان نمودہ اما اینجا با یراد چند قطعہ
تواریخ ایشان اکتفا رفت اول قطعہ کہ مخدوم صاحب بتازگی نظم نمودہ اند چون
در جا ہائی دیگر ثبت نشدہ بود اول آن را نوشتہ می شود قطعہ این است قطعہ

	ظل را بگذاشت رہ و باصل الاصل کرد		زینجہان پر بلا چون شاہ عرفان نقل کرد	

گفت ہاتف احمد الثانی باوّل وصل کرد		جستم از تاریخ نقلِ او ز دار الابتلاء

خدمت مولنا ہاشم کشمی در زبدۃ المقامات فرمودہ است که بعد عمر شریف ایشان شصت و سہ قطعه در مادہ تاریخ نظم کردہ ام از انہا این قطعه ہم ایراد مے شود قطعه

یا ایها الانام لقد سافر الامام
من کان ذیل رأفته عروة القبول
قطب الذی تفوّض ربّ السماء له
حال التی تحیّرنی شانه العقول
ما الموت کان بدر کمال قد انطلق
من مشرق الظهور الی مغرب الافول
لما اصاب ارث رسول بحقه
اکتب بعام رحلته وارث الرسول

مَن

ونیز حدیث الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب بازدیاد لفظ ای۔
ای الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ۱۰۳۴ یافته اند رضی الله تعالیٰ عنه وارحمنا له بفضلك. آمین :۔

مادہ تاریخ از اخوند امیر سندھی رحمۃ الله تعالیٰ علیه ۔ قطعه

چو او بعد از نبی کو قبلۂ افاق و آفاقے		شہنشاہ ولایت بزم عرفان اسرّ ساقی
که نورش تا قیامت تابد از اعراب و اشراقے		در این ظلمت سرا ارشاد آبادی بنا دارد
زہے شاہ از مجدد دین احمد تازہ و باقے		بسال ہجری آن احمد ثانی ندا آمد :۔

سنه ۱۰۳۴ ہجرے مقدس

صلی الله علیه وعلی اٰله وصحبه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین

مادہ تاریخ احمد الثانی باول وصل کرد سنہ ۱۰۳۴ ہجری مقدس

مادہ تاریخ وارث الرسول سنہ ۱۰۳۴ ہجری مقدس

مادہ تاریخ از محمد ہاشم رح ای الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب سنہ ۱۰۳۴ ہجری

تذکرۂ ثالث عشر از منتخب ثانی در ذکر ایراد اسمای خلفای حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مخفی نماند کہ خلفای ایشان را سہ طبقہ قرار دادہ اند طبقہ اولی و طبقہ اوسط و طبقہ ادنی و طبقہ اولی ہر سہ فرزند دلبند ایشان را کہ قدوۃ الاولیاء حضرت شیخ محمد صادق و خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید و عروۃ الوثقی حضرت امام محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہم و از اصحاب میر محمد نعمان را خاص نمودہ اند قدس سرہ این طبقہ را باین چہار کس کہ ارکان اربعہ کمالات مجددی اند ختم نمودہ اند و طبقہ ثانی و ثالث کہ اوسط و ادنی قرار دادہ اند در آنہا مثل حضرت شیخ عبد الحمید بنگالی و خدمت شیخ عبد الحی پانی پتی و حضرت مولنا خواجہ محمد ہاشم کشمی و بدخشی قدس سرہم و شیخ نور محمد تبنی و شیخ مزمل صوفی و شیخ سید باقر سہنکوری و خدمت شیخ عبد الہادی بغدادی شیخ طاہر جونپوری شیخ مولانا حمید الدین احمد آبادی شیخ داود سامانہ کی شیخ مولانا غازی گجراتی شیخ خواجہ محمد صدیق کشمی بدخشی شیخ بدیع الدین سہارنپوری شیخ سید شاہ محمد سہارنپوری شیخ عبد القادر شبالہ کی شیخ محمد سری و شیخ سید آدم بنوری و مولانا بدر الدین سرہندی و شیخ خضر بہلول سورتی و شیخ نور محمد گل بہاری و مولنا فرخ حسین لاہوری و شیخ عبد الرحیم بیرکی و شیخ کریم الدین حسن ابدالی و شیخ مولانا احمد و شیخ مولانا یوسف و شیخ مولانا صادق کشمیری و شیخ خواجہ محمد اشرف کابلی و شیخ مولنا عبد الحکیم سیالکوٹی و شیخ خواجہ محمد صادق و شیخ خواجہ محمد صالح نیشاپوری و شیخ مولنا محمد یوسف و شیخ مولانا عبد الغفور سمرقندی و شیخ حاجی دکنی و شیخ مولنا یار محمد جدید طالقانی و شیخ مولینا یار محمد قدیم طالقانی و شیخ زین العابدین تبریزی شافعی ثم مکی و شیخ علی تبریزی ثم مکی شافعی و شیخ صوفی قربان ارکنجی

و شیخ مولٰنا صفر احمد رومی و شیخ مولٰنا یوسف سمرقندی و شیخ عثمان یمنی شافعی و شیخ محمد ابن حجر هیثمی مکی و مولٰنا شیخ احمد برکی و شیخ حسن برکی و شیخ حاجی خضر افغان و مولٰنا قاسم علی و شیخ یوسف برکی و شیخ عبدالهادی و شیخ محب اللہ مانکپوری و شیخ احمد وبنی و مولٰنا عبدالواحد لاہوری و مولٰنا امان اللہ لاہوری و شیخ عبدالهادی بدوانی و شیخ عبدالعزیز نجومی مغربی مالکی و شیخ احمد استمبولی حنفی و سوای این پنجاه و پنج نفر عزیزان دیگر مجازان حضرت مجدد الف ثانی قدس سره بسیار اند که اینجا در قید کتابت نیامده و تفصیل احوال بعضی ازین اکابر مذکور در زبدۃ المقامات وغیره کتب ثبت یافته اما این مختصر برداشت تفصیل نداشت بذکر اسمای مبارک ایشانان اکتفا رفت و تفصیل احوال حضرات مخدوم زاده گان عالی شان قدس اللہ اسرارہم پرداخت منتخب ثالث و رابع در ذکر ایشانان قرار داده و خامس و سادس و سابع را نیز مفصل از احوال اولاد ایشانان پشت به پشت الی یومنا هذا ذکر نمود و باللہ التوفیق :۔

قدس سرہم و اسرارہم

منتخب ثالث از منتخبات سبعه در ذکر حضرات عالی درجات فرزندان حضرت مجدد الف ثانی و اولاد آنها رضی اللہ عنہم منطبق بر شش تذکره تذکره اولی از منتخب ثالث در ذکر زبدۃ الاولیائی نتیجۃ الاتقیائی خلاصۃ العلمائے ملاذ الصلحائے شیخ محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

خدمت ایشان فرزند نخستین حضرت مجدد الف ثانی اند رضی اللہ تعالیٰ عنہما در علوم ظاہری پایہ مولویت داشتند و در کمالات باطنی ہمدوش والد بزرگوار خود شده بودند

ولادت لازم السعادت ایشان در سنه هزار بود آز بدایت صبی آغاز نشو و نمای در سیمای سعادت انتمای آثار ذکای از ایشان پیدا بود و در ایام طفولیت جد امجد ایشان حضرت مخدوم قدس سره ایشان را در کنف تعلیم و تربیت خود گرفته بودند مے فرمودند که این طفل عجائب چیزها از کیفیت و حقیقت اشیا از ما می پرسد که جواب آن بدشواری توان گفت چون حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بخدمت حضرت خواجه باقی قدس سره مشرف شدند ایشان نیز تعلیم و تلقین ذکر از خدمت عالی اخذ نمودند توجهات عالیات یافته به کمالات خاصه ایشان فائض شدند و به بشارات عالیه ممتاز شدند باوجود مغلوبی احوال و جذبات قوی از تعلم علوم ظاهری خود را معاف نداشتند حفظ کلام الله را نموده باقی علوم را از منقول و معقول بنهایت رسانیده بودند و قوت مدرکه ایشان بر نهجی بود که روزی در صحبت علمای وقت که یکی از علمای شیراز آمده بود و در علوم عقلیه کسی را مجال مقاومت او نبود آیشان سوال چند از زاده طبع خویش در میان نهادند بعد از تمام سخن آن فاضل شیرازی گفت تا این جوان را ندیدم یقین نداشتم که از طلبه هندوستان کسے قوت ادراک مسائل دقیقه علوم عقلیه داشته باشد چنانکه باید و شاید تحسین ها نموده حظها بر داشت و از علو نسبت باطن در ایام صغر سن که بایشان عنایت شده بود از کم کسے شنیده شده مے آرند که روزی یکی از مشایخ آنوقت که در خدمت عزیزی سلوک تمام کرده خلافت یافته بود بخدمت خواجه رض آمده احوالات بلند خود را به عرض اقدس سانید مراد وی آن بود که کمالیت خود و کمالیت مرشد خود را بیان و ظاهر سازد و اگر همین را نهایت دانند مستمتع بباشیم و اگر فوق آن بود استفاضه نمائیم حضرت خواجه مخدوم زاده را طلب نموده فرمودند که با احوال خود را بگوی که درویشان مهمان بشنوند خدمت مخدوم زاده احوال خود را بعرض رسانید بخصوص احوالات آن درویش بود یا زیاده از آن چون شیخ دید که طفل هفت هشت ساله که دو سه ماه بود که در این راه قدم نهاده از حال ما حصل پنجاه ساله او

دم میزند پندار و دید احوال از سر نہاد و آستیلائی و غیبت و غلبات نسبت مخدوم زادہ بجائے رسیدہ بود
کہ جہتہ تخفیف مغلوبی خدمت حضرت خواجہ معالجہ او بنان بازار میفرمودند چنانچہ حضرت
مجدد الف ثانی قدس سرہ در مکتوبے بیان نمودہ اند حضرت خواجہ قدس سرہ در مکتوبے
باین مخدوم زادہ می نویسند قرۃ العین محمد صادق برخوردار ظاہر و باطن گردد
احوال او چنانچہ ظاہر است مستوجب حمد است بر ہمان حضور خود باشد از غیبت و
استغراق اندیشہ نیست انشاء اللہ العزیز از سکر بصحو آید و فنا و رشعور اندراج
یابد تمہ کلامہ الشریف در کشف کون و کشف قبور نظر صائب داشتند چنانچہ حضرت خواجہ
را بر کشف ایشان اعتماد تام بودہ ہموارہ ایشان را طلب داشتہ از امور غیبیہ می پرسیدند
ایشان فے الفور بموجب کشف خود بیان می نمودند و نیز بر مقابر بردہ از احوال موتے
استفسار میکردند چون حضرت خواجہ در زمان حیات خود طالبان را بحضرت مجدد الف ثانی
حوالہ نمودند ایشان نیز از ان جماعت بودند تربیت سلوک بتفصیل بخدمت حضرت
مجدد الف ثانی نمودند و از نسبت ہای خاصہ ایشان بہرہ کامل و حظ وافر یافتہ
بمعارف بلند و مقامات ارجمند رسیدہ نظر ایشان اکسیر اثر مس وجود محبان را طلای
احمر مے نمود و کلام ایشان مسیح آسا حیات جان ہای مخلصان میفرمودند از فقرات
مبارک حضرت مجدد الف ثانی کہ در مدح ایشان در مکاتیب وارد شدہ
نہ آنقدر است کہ در جمع این منتخب گنجد فقرہ چند ایراد میشود در مکتوب دو صد ہفتاد ہفتم از
دفتر اول مکتوبات قدسی آیات نگارش نمودہ اند کہ فرزندے اعزی مجموعہ معارف فقیر است
و نسخہ مقامات جذبہ و سلوک و ہمدر این مکتوب است کہ فرزندے از محرمان اسرار است و از خطا
و غلط مصئون و در مکتوب دو صد چہل و چہارم از ہمین دفتر حالی می نویسند کہ این مقام را
بفرزندے ارشدی عنایت فرمودہ اند و داخل ولایت ایشان ساختہ اند فقیر اینجا
در رنگ مسافران در ولایت ایشان نشستہ است و نیز در مکتوب یصد پانزدہم مرقوم است

کہ استفادہ این فقیر کہ از ولایت موسوی نمودہ از راہ اجمال آن ولایت است استفادہ فرزندی اعظمی علیہ الرحمۃ از راہ تفصیل آن ولایت است عرائض کہ ایشان بخدمت والد خود از کیفیت احوال خویش نوشتہ اند تبرکا سہ عریضہ ازان ہا ایراد می رود عریضۂ اول۔

عرضداشت کمترین بندگان محمد صادق بعرض اشرف می رساند کہ احوال و اوضاع این حدود بیمن توجہات عُلیہ بجمعیت صوری معنوی گذرانست مدتیست کہ از طرف خادمان حضرت خاطر نگران و پریشان می بود روز نحر بعریضہ میان بدرالدین رسیدہ خبر عافیت کامل رسانید فرحت بیحد و مسرتے بے اندازہ روی نمود الحمد للہ سبحانہ علی ذلک حمدا کثیرا کثیرا اقبالہ گاہا حافظ بہاء الدین شب بیست و سیوم ختم قرآن مجید کرد از شب چہاردہم حافظ موسی شروع کردہ است پنج پنج سیپارہ می خواند شب آیندہ کہ شب نوزدہم است ختم می کند در عشرۂ اخیر حافظ بہاؤالدین قرار دادہ است کہ ختم خواہد کرد حضرت سلامت شبی در نماز تراویح حافظ قرآن میخواند کہ مقام وسیع بس نورانی ظاہر شد گویا مقام حقیقت قرآنی بود ہر چند باین جرأت نمی تواند کرد چنان معلوم شد کہ حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اجمال این مقام است گویا دریای عظیم را در کوزہ در آوردہ باشند و آن مقام تفصیل حقیقت محمدی است و اکثر انبیای و اولیای کمّل بقدر خود از بعض آن مقام بہرہ وارند و از تمام آن مقام بغیر از پیغمبر ما را علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نصیبے مفہوم نشد و این حقیر نیز بہرہ یافت حق سبحانہ و تعالی بتوجہات علیہ نصیب کامل روزی گرداناد و تا ہنوز آن مقام خوب واضح نشدہ است باقی احوال بجمعیت گذرانست درین ماہ معظم خیلی برکت مفہوم میشود اخی محمد سعید اوضاع ہموار دارد و اوقات بجمعیت و بذکر میگذراند یاران شہر نیز بوقت تمام حاضر میشوند فقیر تا الحال چہار سیپارہ چیزے بالا حفظ کردہ است تا روز عید ظاہرا پنج سیپارہ یاد کند والعبودیۃ: عریضۂ دویم۔ عرضداشت کمترین بندگان محمد صادق بذروہ عرض میرساند کہ احوال اوضاع این حدود مستوجب شکر است خیریت آن ذات کعبۂ مرادات مع جمیع خادمان مخلصان مطلوب و مسئول است

سرافراز نامه نامی و صحیفه گرامی که به مصحوب اسمعیل مرسل بود و بمطالعه آن مشرف و مبتهج گردید حق تعالی سایه عاطفت آن قبله عالمیان را بر کافه اهل اسلام باقی و پاینده دارد بحرمة النبی الامی و آله الامجاد علیه من الصلوة اتمها و من السلام اکملها

قبله گاها از خرابی احوال خود چه نویسد که غیر از حسرت و ندامت بر قصور صور اعمال و تتبع احوال ماضیه و حال سرمایه بدست ندارد و آرزوی آنست که هیچ لحظه و ساعتی بخلاف رضای او سبحانه و تعالی و تقدس نگذرد و آن میسر نه مگر آنکه توجه خادمان آن درگاه مددی فرماید و دستگیری نماید ع

از کریمان کارها دشوار نیست

الحمد لله و المنة که تا حال همین توجه شریف بطریقیکه امر فرموده بودند استقامت دارد و دوران کم فتور راه می یابد بلکه روز بروز امیدوار ترقی و تزاید است بعد از فجر و ظهر و عصر حلقه می نشیند و حافظ بهاء الدین چون از نزد وات فرصت می یابد قرآن نیز می خواند و این فقیر بعضی اوقات مقبوض است و دیگر مبسوط قبض و بسط و توجه و ذوق و آرام و جز آن تعلق ببدن دارد و از آن تجاوز نمی نماید و به لطائف ستة نه متوجه اند و نه غافل اگر توجه آنها مثل علم ضروریست بلکه عین آن توجه و ذوق مثل آن همه را داخل ظلال میداند و از ظل متجاوز نمی یابد و لطائف و لا بدن مختلط بودند و در نظر بصیرت جز آن بدن امر دیگر مفهوم نمی شد چنانچه در حضور موفور السرور عرض کرده بود الحال از بدن ممتاز در نظر می درآید و این مقام را مقام بقای داند و بعد از بقا باز یکنوعی از فنا روی بر لطائف نمود چنان معلوم شد که بی این فنا که بعد از بقا شود تمامی کار میسر نیست الحال چند روز است که مقبوض است و معامله سر در کم تا چه ظاهر شود فاما تا حال توجه بعالم نمانده است و چون عرض احوال ضروری بود بچند کلمه جرأت نمود قبله گاها فقیر هر شب حضرت را بخواب می بیند الا ما شاء الله تعالی زیاده چه نویسد که داخل تکلیفات است والعبودیة:

عریضه ثالث آنکه عرضداشت کمترین بندگان محمد صادق بموقف

بُر

یمن

تعلیقات میرزا ست

عرض میرساند کہ این فقیر مدتیست کہ مقبوض و مغموم می بود آخر الامر محض توجہ اقدس عنایت خداوند جلّ سلطانہ در رسیدہ بسط عظیم روی نمود و دران بسط چنان معلوم شد کہ چنانچہ سابقا یاد و توجہ مثلاً از جانب این کس می بود الحال ہر چہ ہست از جانب وے است تعالی و تقدس و در خود پیش از قابلیت قبول نمی یافت کالمرأۃ التی تطلع علیہ الشمس فاحترق بذالک الطلوع کل ظلمۃ وکدورۃ من البدن والنفس والطائف وحصل فیہا کل نور و برکۃ ینبغی فانشرح الصدر وانسع القلب وصار البدن کلہ نورًا مضیئًا الطف من الروح والسر الذین کانا قبل ذٰلک ووجدت التجلی الاکمل من بین اللطائف علی القلب فلما نظرت الی القلب ظہر انّ فی القلب قلبًا آخر والتجلی علیہ ھکذا الی غیر النھایۃ فلم یظہر قلبا بسیطا الا وقلبا آخر فیہ ولکن یتوہم الآن انہ ینتھی الی القلب البسیط ولیس بمتیقّن وعلم ان الحالات السابقۃ من ھٰذہ الحالۃ بالنسبۃ الیہا کانت کلہا تکلّفات صرفۃ وکان یخطر اسم ھٰذا المقام فما کتبتہا لسوء الادب ــــــ قبلہ گاہا این ہمہ اثریست از آثار توجہ حضرت بیت

گر بر تن من زبان شود ہر موی	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

حضرت سلامت آرزومندی دریافت ملازمت خادمان درگاہ را چہ شرح دہد و چہ نویسد شب و روز بلکہ ہر ساعت تصوّر آنست کہ کدام وقت نیک و ساعتے خوش خواہد بود کہ این مطلب اعلی و مقصد اعز بحصول خواہد پیوست وغیر از تمنای آرزومندی در تصور نمی آید حق سبحانہ وتعالی باحسن وجوہ و اوثق طرق این دولت عظمی میسّر گرداناد بحرمۃ النبی والہ الامجاد علیہ وعلی آلہ من الصّلوٰۃ افضلہا ومن التحیات اتمہا:۔ تم عرائضہ شریفہ

و از کلام والای ایشان پے بکمالات باطنی باید جست ع هر حال تو هم حال تو برهان و دلیل
مکاتیب قدسی آیات در باره ایشان از حضرت مجدد الف ثانی بسیار ورود یافته
تبیین طریق و دیگر از علوم و اسرار بیان شده که از متتبعان مکاتیب پوشیده نیست
واقعه وصال ایشان در سن بیست و چهار سالگی در کمال علو نسبت و علو جذب و انجذاب
بحادثه وبا چنانچه می آرند که وبای عظیم در بلاد هندوستان واقعه شده بود و هیچ نطفا
ئے یافت خدمت ایشان فرمودند که این طاعون لقمه چرب می خواهد تا ما نرویم تسکین
نیابد ایشان را تپ گرفت و رحلت نمودند با دو برادر خورد خویش و آتش وبا منطفی شد
بعد از انتقال ایشان کسی را که تپ طاعون گرفته بود صحت یافت یکی در غلبات آن تپ
دیده بود که ایشان آمده آنهارا از دست جماعت که بر آن بلیه موکل بودند خلاص مینمایند
و مے فرمائند اکنون ما این بلا را بر داشتیم شما را بر مردمان پیچیدن روا نباشد یکے در
واقعه دیده هر که نام ایشان را نوشته با خود دارد ازین بلیه برهد بعده هر که نام مبارک
ایشان را نوشته با خود مے داشت اورا آسیبے ازان بلیه نمی رسید الی الیوم از برائے
طاعون صاحب زادگان نام مبارک ایشان را نوشته بهند هند و مردم های اثر مے
بینند خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بعد از رحلت ایشان
به مجبّی مے نویسند که فرزندی اعظمی رضی الله تعالی عنه با دو برادر خود محمد فرخ و
محمد عیسے سفر آخرت اختیار نمودند إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ حمد الله سبحانه
که اولا باقیماندگان را قوت صبر عطا فرماید تا بیا بلیه را سر و اوند خوش گفت بیت

من از تو روی نه پیچم گرم بیازاری	که خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری

فرزندی مرحومی آیتی بود از آیات حق جل وعلا و رحمتی بود از رحمت های رب العلمین در سن
بیست و چهار سالگی آن یافت که کم کسی یافت پایه مولویت و تدریس علوم نقلیه و عقلیه
را بحد کمال رسانیده بود حتی که تلامذه ایشان بیضاوی و شرح مواقف و امثال آنهارا

بقدرت تمام درس دارند و حکایات معرفت و عرفان و قصص شهود و کشوف ایشان مستغنی
است از آنکه در بیان آرد معلوم شما است که در هشت سالگی بر نهجے مغلوب حال
شده بودند که حضرت خواجه ما قدس سره معالجه تسکین حال ایشان را
به طعام های بازار که مشکوک و مشتبه است می نمودند و می فرمودند که محبتی که مرا
به محمد صادق است به هیچکس نیست و همچنین محبتی که او را بما است بهیچ
کس نیست از این سخن بزرگی ایشان را باید دریافت ولایت موسوی را بنقطه
آخر رسانیده بود عجائب و غرائب آن ولایت را بیان می فرمودند همواره
خاضع و خاشع و ملتجی و متضرع و متذلل و منکسر بود و می فرمودند که هر یکی از اولیای
از حضرت حق سبحانه و تعالی چیزے خواسته است و من التجا و تضرع خواسته ام
و از محمد فرخ چه نویسد که در یازده سالگی طالب علم شده بود و کافیه خوان
بشعور سبق میخواند و همواره از عذاب آخرت ترسان و لرزان بود و دعا می کرد که
درس طفولیت دنیائے دنیه را وداع نماید تا از عذاب آخرت خلاص شود
و در مرض موت یارانے که تیمار داری او میکردند عجائب و غرائب از و
مشاهده نموده اند و کرامات و خوارق که از محمد عیسے به هشت سالگی
مرحوم معاینه کرده اند چه نویسد بالجمله جواهر نفیسه بوده اند که بودیعت سپرده
بودند لله سبحانه الحمد و المنة که امانات را باهل آن بے گره و بے اکراه
حواله نمودیم اللّٰهم لا تحرمنا اجرهم و لا تفتنا بعدهم بحرمة
سید المرسلین علیه و علیهم الصلوات و التسلیمات از خدمت
قدوة الاولیائی شیخ محمد صادق یک پسر ماند شیخ محمد نام
صاحب حالات عجیب بود از وے سه پسر خلف شد نا یکی شیخ ابراهیم که از وی
بجز صبیه پسر نماند دویم شیخ زاهد که ایشان اولاد نداشتند سیوم شیخ عابد که

یک پسر داشتند شیخ بهاء الدین نام و اولاد ایشان شیخ محمد شجاع و شیخ ابوبکر و
شیخ اظهر الدین و این حضرات همه صاحب فضائل و کمالات بودند رحمة الله تعالیٰ علیهم اجمعین

تذکرهٔ ثانی از منتخب ثالث در ذکر فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ العرفاء الکاملین زبدة العلماء الراسخین مظهر کمالات خلت خازن الرحمة قطب وحید حضرت شیخ محمد سعید رضی الله تعالیٰ عنه

ولادت کثیر السعادت ایشان در سنه هزار و پنج هجری شهر شعبان المبارک
بود خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه فرموده
اند که محمد سعید چهار و پنج ساله بود که وی را رنجورئی پیش آمد در غلبات
آن ضعف از وی پرسیدند که چه می خواهی بی اختیار گفت حضرت خواجه
را خواهم من این حرف و را بحضرت خواجه خود قدس سره عرض کردم
فرمودند که محمد سعید شمار ندی و حریفے نمود غائبانه از ما نسبت در ربود
و خدمت حضرت خواجه قدس سره در مکتوبے نوشته اند که فرزندان
ایشان که اطفال اند اسرار الهی اند و استعداد های عجیب وارند بالجمله شجرهٔ طیبه اند
اَنْبَتَهُمُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا اشاره بعلو استعداد و بشارة بنمو فطرت ایشان
دارد و خدمت ایشان بعد از رسیدن بسن تمیز بتحصیل علوم پرداخته قدرے بخدمت
والد ماجد خویش قدس سره و برخی را در ملازمت برادر بزرگ خود شیخ محمد صادق رض
و بعضی را بصحبت شیخ طاهر لاهوری رحمة الله باخر رسانیدند تا در انواع علوم
عقلی و نقلی مهارت تام حاصل نمودند از حسن تصرف و یمن توجه والد ماجد خویش
در ضمن تحصیل علوم ظاهریه معقوله و منقوله نسبت شریفه باطنیه این طائفه عالیه را

از احوالات عالی و معارف متعالی بدست آوردند و اینہمہ کمالات و فضائل ظاہری و معاملات فیوضات باطنی در سن ہفدہ سالگی باتمام و انصرام رسانیدند۔ و لاشک در مادہ ایشان بلوغ طبعی با بلاغت معنوی موہبت مادرزاد بودہ تمام عمر شریف را در تدریس بسر بردند و ہمہ کتب دقیقہ از معقولہ و منقولہ بمہارت تام و تحقیق و تدقیق انیق درس مے فرمودند و بر بعضے کتب معتبرہ تعلیقات و حواشی متین و زیبا املا فرمودند منہا تعلیقات مشکوۃ المصابیح کہ دران تقویت و ترجیح احادیثی کہ آنہا ماخذ حنفیہ است بدلائل واضحہ و شواہد صادقہ منتسب بکتب معتبرہ نمودہ اند و علمای وقت از مطالعہ آن محظوظ و ممنون شدند و بغایت پسند نمودند خدمت حضرت مولٰنا ہاشم قدس سرہ می نگارند روزے در محفلی از علمائی در ملازمت ایشان بودم بتقریبی مسئلہ مشکلہ از اصول فقہ درمیان آمد ایشان حل آن را بہ تنقیح بیان فرمودند سائل سر بگوش من آوردہ فرمود کہ ایشان در تبیان و قوت علمیہ امروز نظیر ندارند و نیز بر نگاشتہ اند کہ شبے در بلدہ لاہور در مجلسی اکابر داعزہ عصر مدعو بودند و خدمت ایشان با برادر خویش حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہما نیز تشریف داشتند بتقریب سجدہ تحیۃ و سجدۃ تلاوت دقائق علوم درمیان افتاد حضرتین مخدومین یک جانب بودند و جماعہ کثیرہ از فحول علمائی بیک طرف و سخن از ہر علم در تبیان آمد و بیان دقائق درمیان افتاد بنوعی این دو بزرگوار حل عقدہ نمودند کہ جماعہ متحیر علمیت ایشان شدند و ہمہ بفضائل ایشان معترف شدہ بعضے کہ بخصوص خدمت ایشان نان را مشخص نداشتند از ہمدیگر تحقیق نمودہ فرمودند کہ بلی چنان پدر را چنین فرزند باید و آری ازان صدف ولایت این قسم دُر ہدایت بر ظہور رنیاید و نیز بتقریب عدم رفع سبابہ در تشہد بمذہب مختار حنفیہ رسالہ نگاشتہ اند و فرمودہ اند

کہ مقصود آن است کہ اولویت عدم رفع بثبوت رسیدہ و علمائیکہ مثبت رفع بودند
در اقامت جواب متحیر ماندند و حضرت ایشان کسب و سلوک طریقہ را تمام کمال
از خدمت والد ماجد خود حضرت مجدد الف ثانی نمودہ اند و باعلی درجات کمال
واکمال پیوستہ چنانکہ از مکاتیب جناب مجددی کیفیت آن ظاہر است کہ چہ اشارات
نازک و بشارات باریک اندراجات یافتہ کہ عقل عقیل در ادراک آن عاجز و قاصر است بیان
خصوصیات و کمالات و معارف و عروجات و افادات و خرفعادات و قوت نسبت و فوقیت درجات تہذیب
اوقات و تلطیف معاملات و علو وار دات و بیان مناصب و کمالات کہ ایشان بآن
ممتاز بودند در حیطہ تقریر نمی گنجد و در قید تحریر نمی آید فرد

بحر را گر آوری در کوزۂ	چند گنجد قسمت یک روزۂ

اما مالا یدرك کلہ لا یترك کلہ شمۂ از آنہا ایراد میرود حضرت
مجدد الف ثانی رض فرمودہ اند کہ وی در ہیچ مقامی از عروج و نزول تا امروز از من تخلف
نکردہ و شریک و ردیف من بودہ و نیز بایشان فرمودہ اند کہ تو در ضمن مائی از اینکہ نسبت تو
ضمنی است دلتنگ مباش کہ حضرت صدیق اکبر رض ضمنی حضرت سرور
دین و دنیا صلوات اللہ علیہ و علی آلہ بودند و نیز خطاب بایشان نمودہ فرمودہ
اندکہ تو دائرہ نفی حضرت ابراہیم را تمام کردہ و الحال در اثبات شریک منی
و حضرت ایشان بہ بعضی محرمان خود ظاہر نمودہ اندکہ معاملہ خلت با تمام رسید و الحال
با من معاملہ حضرت مجدد الف ثانی است یعنی در کمالات محبوبیت مستغرق شدہ ام شعر

هنیئا لارباب النعیم نعیمها	وللعاشق المسکین ما یتجرع

و حضرت ایشان در بعضی مرقومات خود نگارش فرمودہ اندکہ حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ
قطب بودند و ہر قطب را دو امام می باید و دو شخص در ملازمت عالی بودند فرمودند کہ شما ہر دو امامید
و یکی فرمودند کہ این از روئے تواضع یسار را بدیگری گذاشت و صاحب یمین شد خدمت حضرت عروۃ الوثقی رض در

اولویت عدم رفع سبابہ در تشہد ۔ تہذیب

بعضے مکاتیب خود نوشتہ اند کہ حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو شخص را از اصحاب خود
بہ ولایت احمدی بشر ساختند و خدمت حضرت خازن الرحمۃ کہ این تذکرہ بذکر ایشان
است رضی اللہ تعم عنہ کہ حضرت ایشان ما رضی اللہ تعم عنہ دو شخص را از ارباب خود فرمودند
کہ شما را از دائرہ غضب بیرون کردند مترصد فوق باشید و مراد ازین دو شخص کہ ذکر
یاب شدہ حضرت خازن الرحمۃ و حضرت عروۃ الوثقی اند رضی اللہ تعم عنہما
و جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ دقایق معارف خود را بجز این دو فرزند
برومند خویش بدیگرے قابلیت اظہار و استماع آن ندیدہ محرم نمے فرمودند و چون این ہر دو
بزرگوار در حضور عالی در بعضے اسفار نمی بودند چون وارد عظیم معرفت شگرف روئے می نمود
آن را بزبان قلم آنچہ لایق اظہار بودہ با ایشان مے نوشتند چنانچہ در مکتوب این مدعا
را ایما رفتہ و آن این است الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ فرزندان گرامی ہر چند
مشتاق و خواہان صحبت ما اند و ما ہم آرزومند حضور و ملاقات ایشانانیم اما چہ توان کرد
کہ جمیع آرزوہا میسر نیست شعر مصرعہ تجری الریاح بما لا تشتہی السفن
بسیار مغتنم میدانند و یک ساعت این عرصہ بہ از ساعات کثیرہ امکنہ تصور می نماید
اینجا آن میسر است کہ در جاہائے دیگر معلوم نیست کہ بمثال آن میسر شود و علوم
و معارف این مواطن جدا است و احوال و مقامات این مجمعہ علیحدہ منعی کہ از جانب
سلطان سنت آنرا در یچہ کمال رافت و رضامندی مولای خود مے داند جل شانہٗ
و سعادت خود را درین حبس می انگارد و علی الخصوص درین ایام سنا جرات
کار و بار است و درین اوقات تفرقہ غرائب غنج و دلال لیکن ہر نعمت تازہ و بوالعجب
کہ روز بروز میرسد فرزندان در دل می خلند و از دوری و نایافت ایشان جگر
در اضطراب مے باشد انگارم کہ شوق من بر شوق شما چرب است و غالب است و مقرر است
کہ آنقدر پدر خواہان پسر است پسر خواہان پدر نیست ہر چند قصہ اصالت

و فرعیت مقتضی عکس این معنی است چه اصل را احتیاجی نیست فرع سراسر محتاج اصل اما از پیشگاه چنین آمده و اشد شوق اصل را ثابت گشته آری ع درخانه بکدخدائی ماند همه چیز۔ والسلام در مکاتیب شریف معارف خاصه کثیر نامزد ایشانان شده کما لایخفی علی ناظرہا از اسوله و اجوبه و بشارات عالیه وغیره معاملات شگرف که اثبات یافته ثبوت آن فراخور این منتخب نیست لهذا از کلام خود حضرت خازن الرحمة عرائض ایشان را و میرود۔

هذا هو عرض داشت احقر العبید محمد سعید بموقف عرض اشرف میرساند که از اندوه مفارقت صوری چه عرض نماید گاه وحشت آنقدر مستولی می شود که مترصد هلاکت و مرض شدید می گردد و از خرابی احوال چه معروض دارد و با وجود تعلقات شتی که دامنگیر شده تمنای آن دارد که دیوانه وار از جمیع علائق گسسته و همه را سوخته عزلتی اختیار نماید که جز لب گور کس را نه بیند در حلقه پیشین نشسته بودم و حافظ قرآن می خواند ظاهر شد که چنانچه ظرفی را خالی ساخته باشند باز پر سازند بنده را پر ساختن گرفتند بنوعی که کیفیت آنرا نمیداند که چگونه بعرض رساند و دریافت که تخلیه اول تخلیه پر از توهم وجود است که عدم به صرافت خود عدم بود و باز پر ساختن آن این است که بجای عدم که حقیقت این شخص بود ثبوت را داشتند اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نمی ایستد بلکه عدم مطلق و شر محض حقیقة خود در نظر است و ثبوت مجدد هم منظور گویا شئ خالی را پر کرده و گرنه باری آن واضح است فردای آن روز دیدم که آئینه بدست دارم می نماید که روی من داغهای مخفی دارد که در نظر مردم نمی در آید و دیدم که آئینه در کمال صفا نیست دانستم که زنگ گرفته صورت داغدار ظاهر شد از ان دل تنگ شدم آئینه دیگر گرفتم در کمال آراستگی و صفا اول پاره دلان مصفا ظاهر شد ثانی الحال تمام داغدار دیدم و در آن وقت تعبیر نمودند که مرآت شئ متغایر فئی است پس اول چون معامله

درمیان عدم و وجود بود و آئینہ نیز مشابہ آن بود وقتیکہ معاملہ بعدم صرف کشید آئینہ خالی از احکام عدم پیدا شد و نیز روز دیگر آن عقدہ حل شد کہ نوشتہ بودکہ خوب در نظر حقیقت بودن ثبوت بدل عدم نمی ایستند ظاہر شد کہ نہایت اطلاق آن تا بقائے عدم است کہ تلبس با باطل است چون عدم باصل خود پیوند دانا منقطع می شود اینجا حقیقت بی اطلاق اما بثبوت مبدل می گردد و اینجا انقطاع علم حضوری واضح می شود چہ وجود خود ہمیشہ حاضر است بصدقہ آن حضرت امیدوار است کہ بتفصیل این حقایق بہرہ ور گردد انتہی مکتوب شریف و نیز حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہ بزنگاشتہ اند۔ قال اللہ تعالیٰ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَۃَ الْاُوْلٰی بخاطر فاتر می رسد و حکم آن دار از احکام این نشاء جدا است در این تماشا گاہ ہیچ ترقی از حضیض مباعدۃ با وج قرب ممکن نیست تا فنا و ہستی سالک در رنشود و بموت ملبس نہ گردد بخلاف آن نزہتگاہ عالی جاہ کہ ہیچ کمالے منافی کمالی دیگر نیست و معہذا با معدجمع موت را در ان دار البقا چہ گنجایش وفنا را چہ یارا تحقیقش آنست کہ چون در این عالم ظہور ظلال است و معاملات آن نشاء نیست کہ ظل را بعد از طلوع اصل آنکہ ترقی عبارت ازان است جز فنا و انہدام چارہ نیست و چون آن اصل نسبت بما فوق خود حکم ظل دارد و بعد از سطوع اصل مستتر مے شود ھکذا الی ان یاتیک الیقین و آخرت چون مقام ظہور حقایق اصل است و اصل را با اصل دیگر ہیچ تدافع نیست فنای کمال اول چہ در کار و عظم اضمحلال اول نزد ورود ثانی بہ نَنْسَهَا نَاْتِ چہ گنجایش کریمہ ولدینا مزید مؤید این کار است کہ مشعر بقای اول است و کریمہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا مناسب معاملات دنیوی جمعی کہ عنایت الہی جل و علا شامل حال شان شدہ است و دنیای ایشان را حکم آخرت ساختہ و بہ

خطاب ولقد اتینا اجره فی الدنیا نواخته امیدوار مخلص از مضائق غرور اندوه
به خلعت سعادت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ممتاز حضرت قطب الاولیاء قدس سره
در باب دو شخص از اصحاب خود این بشارت فرمودند و این لفظ را مذکور ساختند
که دنیای شمارا آخرت کردند ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ تم کلامه الشریف و مراد ازین دو شخص درین عبارت
وامثال این حضرت خازن الرحمة و حضرت عروة الوثقی اند رضی الله عنهما
کما ذکرنا و خدمت ایشان به منصب خُلّت سرافراز بودند چنانچه در مکاتیب
قدسی آیات بدان بشارات یافته اند و نیز از مرقومات ایشان است الم تر
یا محمد مظهر الالوهیة والاسم الجامع لمراتب الوجوب والامکان
الی ربك وهو الله الهادی للشیون الذاتیة والاضافیة کیف
مد الظل مد ظلال شیونه علی الحقائق الکونیة التی هی لعدمات
المتقابلة لها وصورها فی صورة الوجود فتعجب من کمال اقتداره
فی ارادته ما هو عدم محض وجودا بحتا اعطائه احکامه ذاتیا العباد
صادقة فسبحان الله من جمع بین الثلج والنار ولو شاء لجعله
ای الظل ساکنا غیر ممدود فیبقی قول من قال اقتضاء الشیون فیبقی
الظهور کذلك ثم بعد مد الظل جعلنا الشمس للذات المتعالیة
علیه ای علی الرب او علی الظل دلیلا لکونه الظاهر بذاته وما سواه
مکتنف بدجی العدم شعر

آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلت باید از وی رو متاب

فسبحان من اختفی لکثرة الظهور و استتر فی سرادقات النور لعل اختیار

لفظ

لفظ الشمس لتصویر بریانہ واحتجابہ بحجب لغو وکونہ دلیلا علیہ باحتجاب الشمس بضوءھا وشعشعانھا وکونھا دلیلا وسبیلا الیھا والی کشف الاشیاء ثم بعد المد وجعل الشمس علیہ دلیلا ایضاح السبیل بانہ لاسبیل الیہ الا ھو وقبضناہ ای الظل الینا قبضا یسیرا بتغریجہ وتسلیکہ فی معارج الاصول اصلا فاصلا وھو سبحانہ اعلم وعبارات متین زیبا بامعانی والاخذ من حضرت مولنا ھاشم علیہ الرحمۃ از ایشان در زبدۃ المقامات بسیار ایراد نمودہ کہ پایۂ معرفت وعلمیّت ایشان رامشعراست اما اینجا اختصار رفت وایشان برنگاشتہ اند کہ برادر بزرگ ما قدوۃ الاولیاء خواجہ محمد صادق قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت مجدد الفثانی رضی اللہ تعالی عنہ درباب راسخین فرمودہ اند کہ محمد سعید از علمای راسخین است الحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کثیرا و نیز بعد از منصب خلت بدیگر مناصب عالی ممتاز شدند منہا فردیۃ منہا قطبیت منہا غوثیت منہا ندمیت منہا قربت وقس علی ہذا و ائنہ وتفصیل احوالات ایشان را کتاب علیحدہ می باید من کلیل زبان قلیل بیان را چہ یارا کہ شمہ از انہا در معرض تبیان آرد بیت

وصف حالاتش نیاید در شمار	عاجزم گر یک بگویم از ہزار

لاچار عنان قلم را بمدح ایشان کہ در غزلے حضرت مرشدی قیوم جہان نظم فرمودہ اند گردانیدہ شد غزل

پری خوابے کہ من دیدم نمی گنجد بہ تعبیرے	شود مجنون مصوّر گر کشد رنگش بتصویرے
علاجی نیست جز می کہنہ درد اغفلت ما را	شکست توبہ لازم شد نخواہم کرد تقصیرے
ندارم قاصدے تا نامہ سوی دوست بنویسم	ہمین بس اضطراب دل بود ایمای تحریری
بہ بزم عیش بے لعل نوستان نگاہت را	نباشد موج می در ساغر جان کم ز زنجیری

غبارم توتیای چشم طور و دیده بیضاست ‌‌ ‌ منم خاکستر برق نگاه و جلوه تاثیری
بگلشن بی گل روی تو چون سیر هوس گیرم ‌ ‌ ‌ بهر چشم غنچه پیکان است هر شاخ گلش تیری
بهار گریه غم کو که ویران خانه دل را ‌ ‌ ‌ بجز سیل سرشک دیده دشوار است تعمیری
بکام تلخ جان خشک افیون خوار هجرانت ‌ ‌ ‌ خیال بوسه گنج لبت شهد است هم شیری
چمن سرسبز و گل خندان هوا شاداب بلبل مست ‌ ‌ ‌ بهار آمد مبارک باد با دیوانه زنجیری
زتر جرمی و زهد خشک گر آگه شوی زاهد ‌ ‌ ‌ عبادت لعن میگوید ترا طاعات تکفیری
زموج خط خشک بوریا خواندم که ای زراق ‌ ‌ ‌ ترا تعظیم تعزیر است و استشهار تشهیری
به بیمار نگاهش قاصدی دیگر نمی باید ‌ ‌ ‌ بجز درد درون و ناله دل آه شبگیری
شهنشاه ولایت مظهر حق خازن الرحمة ‌ ‌ ‌ در اقلیم صباحت سرور ملک یمین میری
خلیل آسا امام و رهنما بر جاده خلت ‌ ‌ ‌ ندیده بعد احمد دیده انجم چنین پیری
سعیدی اسعدی مسعود بختی آیتی فضلی ‌ ‌ ‌ مس نحس شقاوت را سعادت بخش اکسیری
درین بستان نوای بلبل بیدل خوشم آمد ‌ ‌ ‌ برنگ غنچه خوابی دیده ام ای صبح تعبیری
در آغوش خیالم آن پری پیکر نمی گنجد ‌ ‌ ‌ صفی تا شیشه هستی است نتوان کرد تسخیری

شمائل

وصال مبارک شمائل ایشان در سنه هزار و هفتاد و یک بعد از مراجعت از سفر سعادت اثر حرمین شریفین زادهما الله شرفا و تعظیما و مراجعت از سفر اعظم البلاد حضرت دهلی در سن شصت و هفت روی داد و در بلده دار الارشاد سرهند در قبه که والد ماجد ایشان با برادر عالیشان دران مدفون بودند در جنب والد و برادر خود رضی الله تعالی عنهما مدفون شدند و قبل ازین در ذکر جناب حضرت مجدد الفثانی و حضرت شیخ محمد صادق قدس سرهما شرافت آن زمین مذکور شده کما لا یخفی تاریخ وصال و میلاد ایشان را خلف ارشد و اسعد شیخ عبد الاحد قدس سره چنین نظم فرموده اند: نظم

از پی یکهزار پنجم سال — بود از هجرت نبی ملل

کامد از کان کائنات برون — گوهری برتر از مثال و مثل

یعنی از لطف خاص ربانی — وز عنایات لم یزال یزل

پسری شد عطا به قطب زمان — مجتبای خدای عزّ و جلّ

شیخ احمد مجدّد ملّت — حافظ شرع از زوال و زلل

آن شه دین که ملک عرفانش — نپذیرد ز دست دیو خلل

نی پسر آفتاب کرد طلوع — با هزاران شرف ز برج حمل

کرده پرواز تا ازین زندان — مرغ روحش بمرغزار اجل

نه مثالش کسی بوادی علم — نه نظیرش کسی بکوی عمل

نه در اقطاب اربعش مانند — نه در ابدال اربعینش بدل

خازن رحمت خدای کریم — وارث دولت رسول اجل

نام او کز ازل سعید آمد — بر سعادت بود دلیل اول

خاک راهش چه ماه چه خورشید — جبهه سایش چه مشتری چه زحل

گر سموش رسد صبا گردد — عارف آید ز کوی مرد غل — گوش

آن امام زمان ز طاعت حق — نشده یک زمان ز راه رحل

تا شبی ساقیان عالم قدس — برکشیدند باده‌های اجل

همه در کار آن ولی گردند — جمع کردند با شراب و عسل

جام وحدت کشید و کوته ساخت — قصهٔ پر دراز طول امل

شیونش کرده ملک با ملکوت — ماتمش داشت ماه تا بزحل

ماده تاریخ میلاد	سال میلاد او فیوض حق است گر بنا شد شهور وخل عمل	فیوض حق ۱۰۰۴ سنه ہجری

	سال عمرش بنمایت لله	۶۳ سنه	گر عدد خواهی از حساب جمل
تاریخ وفات بخضر	سال رحلت بپایی ار خوانی : رفت قطب زمان سعید ازل	رفت قطب زمان سعید ازل سنه ۱۰۷۰	

فقیر از زبان الهام ترجمان والد والده خویش شنیده ام که در ایامی از برشکال باران غلبه نموده و آب در روضه مبارکه اندرون شده و قبر متبرکه ایشان نشست نموده بود چون بتعمیر آن پرداختند و سر قبر مبارک را کشودند جسد مبارک ایشان را ملفوف در کفن شریف بنوعیکه جدید گذاشته باشند دیدند که اثری از آثار گرد و غبار بر کفن نیافتند و روی مبارک همچون که معمول است کشوده بنوعیکه الحال خوابیده باشند می نمود و حال آنکه از وفات مبارک ایشان قریب بصد وسی سال گذشته بود رضی الله تعالی عنه اللهم اغفرلنا وارحمنا وادخلنا فی عبادك الصالحین برحمتك یا ارحم الراحمین -

صاحب برکات معصومی می نویسند که ایشان قریب ایام وصال خود باعظم البلاد دهلی تشریف فرما شده بودند و مدت در آنجا اقامت ورزیده از انجا مکتوبے بدار الارشاد سرهند بطلب برادر خود خدمت حضرت عروة الوثقی نوشتند که مشعر از شوق ملاقات بود حضرت عروة الوثقی بعد از مطالعه مکتوب مقصد را معلوم نموده بطرف برادر گرامی خود مکتوبے شوق انگیز نوشتند که عنقریب آن مکتوب ایراد مے شود و تیاری و تهیه سفر نموده تا سرای علو که هفت میل است از دار الارشاد حضرت سرهند شریف بیرون شدند دران منزل ملهم گردیدند که برادر بزرگ شما بعد از برآمدن دهلی در راه سنبالکه رحلت نمود ایشان بعد از کشف این معامله بسرهند مبارک مراجعت کردند بعد چند یوم قاصد خبر وحشت اثر رسانید مکتوب جناب عروة الوثقی در جواب مکتوب برادر بزرگ خود خازن الرحمة این است بیت

که خواجه محمد سعید است ۱۲

آمد از ان جناب صحیفه بسوی من　　الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن

بعد از تقدیم مراسم عقیده و نیاز معروض میدارد عنایت نامهٔ نامی و ملاطفهٔ گرامی که از کمال کرم و مهربانی مصحوب ملا طاهر نامزد این مسکین بی تسکین فرموده بودند بورود آن مستسعد گردیده از راه تلطف و مخلص پروری مقدمات شوق آمیز و فقرهای عشق انگیز اندراج یافته بود مطالعهٔ آن آتش مشتاقان را مضاعف ساخت و شعلهٔ شوق آگینان را سربلند گردانید مصرعه آب آتش را مدد شد همچو نفط؛ بلی لطف معشوق در رنگ استغنای او عشق افزا و آتش انگیز است حالت سوختهٔ مشتاقان را این مصرعه هندی بیان نماید ؎ جونی کیسی کام کرے جب جر کون تب آگ؛ عاشق مسکین نه تاب عتاب دارد و نه طاقت عنایت نه بر داشت قهر دارد و نه یارائی مهر مصرعه که وصل از هجر باشد جان ستان تر؛ حدیث نفیس لو کشفت لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه شاهد این معنی است **فرد**

گیرم که بغم خانهٔ ما یار خرامد　　کو حوصله و طاقت دیدار که دارد

بلی لا یحمل عطایا الملك الا مطایاه هستی عاشق تا در میان است مورد صد بلا است صلاح او در نیستی است و فلاح او در ترک هستی نامراد تر از هیچکس معلوم نیست که کسی باشد کمال در حق او نفی کمال است و خیریت در سلب خیریت شخصی که کمال او نفی کمال بود و صلاح او در نیستی از کمال مولائی خود چه خبر داشته باشد و بجمال هستی او چگونه پی برد مگر آنکه بدام نیستی صید هستی نماید و بوجود موهوب موجود گردد فحینئذ یکون العارف هو المعروف والواجد هو الموجود در از نفسی رفت ع بنده باید که حد خود داند؛ اظهار انتظار آمدن این مسکین فرموده بودند مصرعه

از دوست بیک اشاره از ما بسر دویدن

سعادت فقیر است که در خدمت برسد و از برکات صحبت کثیر البهجت مستفید و

مستعد گردد تم مکتوبہ الشریف رضی اللہ تعالیٰ علیہ

تذکرۂ ثالثہ از منتخب ثالث در ذکر فرزندان جناب حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت حضرت خازن الرحمۃ را سوای صبیہ ہائے ہشت پسر بود ہمہ این مخدوم زادگان به کمالات ظاہری و باطنی ممتاز بودند و به اعلیٰ درجات فیوض و برکات فائض **فرزند اوّل** ایشان حضرت شاہ عبداللہ قدس سرہٗ صاحب حالات بلند و معارف ارجمند از خدمت والد شریف خود اخذ فیوض و برکات نمودہ بفیاضی خلق مشغول بودند از ایشان یک پسر ماند میان عبدالحق نام و از وے نیز یک فرزند خلف شدہ مسمی میان احمدے قدس سرہما **ذکر فرزند دوئم** حضرت خازن الرحمۃ رض حضرت شاہ لطف اللہ رض ایشان نیز از خدمت والد خود اخذ فیوضات نمودہ اند و بہ فیاضی بریہ مشغول شدہ لاولد رفتند رحمۃ اللہ علیہ **ذکر فرزند سویم** حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہ جناب علامۃ الورٰے نور الھدیٰ میان فرخشاہ قدس سرہ در علم و عمل در برادران ممتاز بودند و بسیار عزیز الوجود عمر مبارک ایشان زیادہ از نود شد و بسا کس از فیوض ایشان بہرہ مند شدند بستم شوال سنہ یکہزار و یک صد و ہشت رحلت فرمودند رحمۃ اللہ علیہ و از ایشان سہ پسر خلف شد اوّل قطب الاولیا شیخ علی رضا کہ بفضائل صوری و معنوی ممتاز بودند تفصیل احوال ایشان در اشجار الخلد و اثمار الاشجار خواجہ اعظم کشمیری نمودہ برادر دویم ایشان میان محمد ارشد قدس سرہ و برادر سویم میان ضیاء اللہ قدس سرہ **ذکر فرزند چہارم** حضرت

خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہ شیخ سعد الدین قدس سرہ کہ او نیز از خدمت
والد ماجد خویش اخذ کمالات طریقہ علیہ نمودہ از وے یک پسر ماندہ میان محمد
قطب قدس سرہ و از ایشان یک فرزند خلف شدہ میان محمد غوث قدس سرہ
ذکر فرزند پنجم. حضرت خازن الرحمۃ رض جناب مقبول الصمد
شیخ عبد الاحد قدسنا اللہ بسرہ الاقدس ایشان اول فیوضات
از والد شریف خود یافتہ ورثانی جہت از دیاد فوائد از خدمت عم بزرگوار
خود حضرت عروۃ الوثقی رض مشرف شدہ اند و از انجا معاملہ را از سائر
اخوان بالا بردہ بمقامات عالی و درجات متعالی رسیدہ ذکر ایشان تفصیل
میطلبد لہذا در تذکرہ علیحدہ منتخب با ذکر فرزندان گرامی او مذکور خواہد شد انشاء اللہ
کہ ختم این منتخب بذکر احوال مبارک ایشان قرار یافتہ ذکر فرزند ششم
حضرت خازن الرحمۃ رض قدوۃ اھل اللہ شیخ خلیل اللہ قدس سرہ
ایشان نیز از خدمت والد خویش اخذ فیوض و برکات عالیات نمودہ اند و باعلی
درجات کمال و اکمال رسیدہ از خدمت ایشان دو پسر ماندہ یکی حضرت
میان نور القدس قدس سرہ و ثانی میان مراد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
ذکر فرزند ھفتم حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد نقی
قدس سرہ کہ خدمت ایشان نیز از والد بزرگوار خود بدرجہ کمال و اکمال رسیدہ
فائض شدہ اند یک پسر از ایشان خلف شدہ شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ذکر فرزند ھشتم حضرت خازن الرحمۃ رض حضرت
شیخ محمد یعقوب قدس سرہ کہ بسیار محبوب و مرغوب والد شریف خود بودند
و از نسبتہائے خاصہ ایشان حظ فراوان یافتہ اند و بدرجات کمالات رسیدہ
اند از ایشان یک پسر ماندہ شیخ میان عصمت اللہ نام رحمۃ اللہ علیہ

نجیب

تذکرۂ رابع از منتخب ثالث در ذکر فرزند سیوم حضرت مجدد الف ثانی حضرت عروة الوثقی خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہما بطریق ایجاز

مخفی نماند کہ ذکر مبارک ایشان تفصیل تام می طلبد و در یک تذکرہ گنجائی ندارد لہذا منتخب رابع در ذکر احوال ایشان تعین شدہ و این منتخب چون متضمن اذکار اخوان ایشان بودہ بطریق ترتیب احتراز از فوت ترتیب نمودہ تذکرہ ایشان را مجملی کہ مناسب ذکر ایشان بود بطریق ایجاز بمدحی کہ جناب مرشدے حضرت قیوم جہان در توصیف مبارک ایشان نظم فرمودہ اند اکتفا رفت و تفصیل ذکر ایشان با ذکر فرزندان گرامی ایشان حوالہ منتخب رابع شد انشاء اللہ تعالیٰ آنجا بطریق تفصیل نوک کلک بیان خواہد شد وما توفیقی الا باللہ **قصیدہ** -

قطب دوران امام معصوم است	فر یزدان امام معصوم است
قبلۂ انس سجدہ گاہ ملک	کعبۂ جان امام معصوم است
پای تا سر چو آینۂ رحمت	فضل و احسان امام معصوم است
خواجۂ خواجگان شیخ شیوخ	پیر پیران امام معصوم است
در بشر نور قدس حق روپوش	سر سبحان امام معصوم است
قطب ارشاد قبلۂ عالم	شاہ شاہان امام معصوم است
در قنادیل جان حق جویان	شمع ایمان امام معصوم است
بجگر تشنۂ زلال وصال	آب حیوان امام معصوم است
بعد اصحاب و تابعین کبار	شرف انسان امام معصوم است

زان امانت کہ عاجز آمد چرخ	حامل آن امام معصوم است
بالوہیت و رسالت و بعث	نص برہان امام معصوم است
ای صفی در وصعب جان ترا	چیست درمان امام معصوم است

ایضاً لہ فی مدحہ الشریف قدس سرہ

حجۃ اللہ امام معصوم است	آیۃ اللہ امام معصوم است
قطب و قیوم غوث ہر دو ثقل	ولی اللہ امام معصوم است
در جہان قایم مقام رسل	کیست باللہ امام معصوم است
جالس حضرتش جلیس خدا است	رؤیۃ اللہ امام معصوم است
دست بر دست بعد دست نبی	بر ید اللہ امام معصوم است
نایب کامل رسول خدا	شہد اللہ امام معصوم است
خضر راہ صفی بکعبۂ ذات	شکر للہ امام معصوم است

داده

مخفی نماند کہ در این منتخبات سبعہ چنان قاعدہ قرار یافتہ کہ در ہر منتخبے ذکر یکے از سر حلقہہائے اکابر با ذکر اصحاب و اولاد او نمودہ می آید الا منتخب اول کہ آنجا کمال اختصار رفتہ و ہر یکے از اعاظم اولاد و با اصحاب کہ او مسند آرا و سر حلقہ شدہ و آن بواقی ابنا جنس خود ممتاز بود ذکر شریفا و باحوال اولاد و اصحاب او در منتخب دیگری شود برین دستور این منتخبات ستہ ترتیب یافتہ تا مسند نشین و سر حلقہ از دیگران ممتاز باشد و ترتیب قاعدہ مقررہ معلوم بود:-

تذکرہ پنجم از منتخب سیوم در ذکر باقی فرزندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ سبحانہ و تعالی عنہ

فرزند چہارم ایشان حضرت محمد اشرف نام داشتند واین مخدوم زادہ در حالت رضاع رحلت نمودند و فرزند پنجم و فرزند ششم ایشان شیخ محمد فرخ و شیخ محمد عیسی قدس سرہما این ہر دو مخدوم زادہ در صغر سن با برادر اکبر خود حضرت شیخ محمد صادق در مقدمہ طاعون کہ ذکر یافتہ یکجا رحلت فرما شدہ اند چنانچہ حضرت خدمت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبے ایمعنے را نوشتہ اند المکتوب در ذکر حضرت مخدوم زادہ اکبر ایراد یافتہ کما لا یخفی عن نظرہا **فرزند هفتم** جناب حضرت مجدد الف ثانی شیخ محمد یحیٰی نام داشتند المعروف بشاہ جیو ایشان ہنگام وفات والد بزرگوار خویش در سن ہفت ہشت سالگی بودند بحسن تربیت برادران گرامی چون از تحصیل علوم ظاہری فارغ شدند کسب سلوک طریقہ علیہ از ایشانان نمودند و باعلی درجات کمال واکمال فائض شدند مکاشفات بلند و معارف ارجمند دارند کہ بعضے از آنہا را بزبان قلم معروض حضرت عروۃ الوثقی نمودہ اند و بجواب صحت وسقم از ایشان سرافرازی شدند چنانچہ در مکاتیب معصومی مندرجست و در سفر حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما ہمرکاب برادران بزرگوار خود بودند و از اماکنہ متبرکہ مستفیض و مستنیر شدہ اند صبیہ حضرت خواجہ خورد ولد خواجہ بیرنگ رضی در عقد ایشان بود در سنہ ہزار و نود و ہشت بوصال ایزد متعال مشرف شدند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ خدمت حضرت وحدت قدس سرہ تاریخ وصال ایشان را در قطعہ بنظم کشیدہ اند **قطعہ**

آن عارف باللہ تبارک و تعالے	جبرئیل صفت رفت سوی عالم بالا
تاسنہ تاریخ وصالش چو بپرسند عزیزان	گو بود ولی شیخ محمد یحیے

واز خدمت ایشان دو پسر خلف شدند یکی حضرت شیخ ضیاء الدین قدس سرہ ویکے حضرت شیخ فقیر اللہ رحمۃ اللہ واین ہر دو مخدوم زادہ فائض بکمالات

ولادت شیخ محمد یحیی ۱۰۱۵ھ

ظاہری و باطنی بوند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ الاقدس یک صبیہ داشتند آنرا بہ پسر برادر خویش قاضی عبد القادر کہ ولد شیخ عبد الرزاق اند کہ برادر حضرت مجدد الف ثانی رض بودہ اند نسبت نمودند و خدمت قاضی عبد القادر را از صبیہ حضرت مجدد الف ثانی رض یک پسر ماند شیخ محمد فضل اللہ نام و می آرند کہ حضرت مجدد الفثانی رض بفرزندان خود وصیت فرمودہ اند کہ ہمہ مراتب متابعت سنت بجا آمدہ لہذا چون از صبیہ ما فرزندی متولد شود آن را بر قبر من محاذی دوش من بدارید تا این سنت مبارک نیز ادا شود کہ جناب حضرت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرزندان حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا را بدوش مبارک خود سوار نمودہ اند از خدمت حضرت شیخ محمد فضل اللہ قدس سرہ دو پسر خلف شدند شیخ حسام الدین و شیخ سفر احمد و شیخ عبد اللطیف و شیخ عبد الحی و شیخ زین الدین قدس سرہم اولاد ایشان اند و میان فضل احمد جیو کہ ارشاد ایشان الیوم بسیاست از اولاد ایشان اند چنانکہ خدمت میان فضل احمد قدس سرہ ولد میان نیاز احمد اند و وی پسر میان سفر احمد مذکور فوق است و وی فرزند شیخ محمد فضل اللہ قدس سرہ اند رحمہم اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ واسعہ ۸

تذکرہ ششم از منتخب سیوم در ذکر شیخ عبد الاحد ولد حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالی عنہما

مشہور است بحضرت وحدت قدس سرہ مخفی نماند کہ ایشان در سائر اخوان بہ فضائل صوری و معنوی ممتاز بودند از آنکہ ایشان با وجود حصول نسبت والد بزرگوار خویش از خدمت عم عالی مقدار خود نیز فائض شدہ اند و سالہا کسب سلوک باطنی فرمودہ اند در بادہ خلت افیون قیومیت خلط نمودہ اند و برکات یمین را با فیوضات یسار جمع ساختہ لہذا کاخانہ

ارشاد ایشان استوار آمد و پیش طاق شان مرتفع شده و خدمت خانقاه معلی والد بزرگوار
فی سائر اخوان تعلق بایشان داشت در میان اخوان مشهور بحضرت میان گل
بودند و چون طبع موزون داشتند اشعار رنگین فرموده اند تخلص خود را وحدت
قرار داده و باین تخلص چندان شهرت یافته اند که گویا لقب مبارک ایشان شده
و خدمت ایشان دو مرتبه بشرف زیارت روضه جناب رسول الله صلی الله
علیه و آله وصحبه وسلم و طواف بیت الله الحرام زادهما الله تعالی شرفاً و تعظیما
مشرف و کامیاب شده اند مرتبه اول همرکاب والد بزرگوار و عم عالی مقدار خویش
رضوان الله عنهما بوده اند و مرتبه ثانی همراه حضرت حجت الله قدس سره بودند در
مرتبه اول عمر مبارک ایشان قریب هژده سالگی بود کتاب لطائف مدینه بعبارت
تازی در غایت فصاحت و بلاغت در احوال وار ده والد بزرگوار خود املا نموده اند
و تصانیف ایشان بسیار اند و از آن جمله حاشیه بر بعضی اقوال تفسیر بیضاوی و سلسلة
الجواهر و شرح چهل حدیث و خزائن الموده و منثور الدرر فی فضائل السور و صحائف
تسعه و برهان جلی و بدائع الشرائع و جنات ثمانیه و سبیل الرشاد و اسرار الجمعة و رساله
منع سبابه و شرح رباعیات حضرت خواجه بزرگ رضی الله عنه و شواهد التجدید و خیر الکلام
و مناجات کبیر و مناجات صغیر و قصص برحق و نشر العطر و رساله در شرح بیت
مشهور مثنوی معنوی ؎ علم حق در علم صوفی گم شود ؛ این سخن کے باور مردم شود ؛
و فیض عام و شرح کلمه تسبیح و شرح کلمه تهلیل و شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب
مجددی و اسرار الفقر و چهار چمن وغیره اما این چند فرد از ابتدای چهار چمن که در نعت
سید کونین علیه و آله الصلوة والسلام فرموده اند اینجا ایراد شد و زینت این اوراق گردید نعت

دبیر قدس چون اول قلم زد	محمد سرور عالم رقم زد
لسان غیب چون شد در ترنم	نمود اول بتعظیمش تکلم

در این

درین کاشانهٔ تصویر تقدیر — نخستین گل محمد کرد تحریر
ز سروش قد بالا شد جهان را — چو قمری طوق مهرش قدسیان را
جمال پاکش از نور جلال است — وجود نور را سایه محال است
ز لعل وی کنم یک نکته سر — زبان صد بار شویم ز آب کوثر
ز مویش گر سخن در نامه آرم — نخست از سنبل تر خامه آرم
کند تا وصف آن زلف دلا را — به مشک تر قلم پیچیده خود را
هلال ابرویش تیغ ید الله — بود برهان قاطع بهر گمراه
ز لفش بال کثرت بسته تقدیر — بفرقش نقش وحدت کرد تحریر
ازان ابرو که آمد جان کونین — توان جستن نشان قاب قوسین
دو گیسو هر دو بر اسرای گواهی — بمعراج حقیقت شاهراهی
دو چشمش تشنه بخش نشأتین است — دو ابرو قبله گاه قبلتین است
حیای چشم او را چون دهد یاد — که سرمه در گلوی خامه افتاد
بیان قد او کار عظیم است — نشان او صراط مستقیم است
کجا خط لبش کو سبزهٔ تر — که آن از آب ست این از گوهر
بلند از بینش مقدار کونین — ازان یک کوچه تا قاب قوسین
کشاده از میان ابروان ماه — برنگ سکه در دو اسم الله
زده گاهے برابر همین تهدید — چو بر بالای بسم الله تشدید
به نشیتش مهر ایزد از غلط دور — چو در مصحف نمایان آیهٔ نور (آن آیهٔ نور)
بیاد رنگ بویش باغ با غم — چو غنچه عطر پرور شد دماغم

خدمت ایشان بعد وصال والد صاحب کمال پنجاه و شش سال بر مسند ارشاد و اکمال اتکا داشتند و ازان جمله شش سال بکسب زوائد فوائد چنانچه ایما بر آن رفته بخدمت حضرت

عروة الوثقی رض سلوک نمودند و از نسبت های مخصوص ایشان بهره ور شده فقیر از زبان
مبارک حضرت شاه عطاء الله قدس سره که والد والده فقیراند شنیده ام و خدمت ایشان
از اکابر مسموع داشتند که روزی جناب حضرت عروة الوثقی رض بحضرت وحدت
قدس الله تعالی سره فرمودند که وعده بتو می نمایم که چهل توجه بتو عنایت نمایم و بهر توجه آنقدر
ترقی در حال تو خواهد شد که در مدت مدید حصول آن بدشواری باشد از آن جمله سی و چهار
توجه عنایت شده بود که مقدمه انتقال حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه
بعالم رخ نمود پس از این واقعه جانکاه روزی حضرت وحدت قدس الله تعالی
سره بر قبر متبرکه ایشان رفته معروض داشتند که از جمله توجه های موعود شش عدد توجه
باقی است امید از الطاف حضرت آنکه بوفا انجامد ایشان را چنان ایما شد که بر قبر فقیر متوجه شده
بنشین تا آنچه معدود و موعود بود ایفا رود خدمت حضرت وحدت عرض نمودند که وعده
در حالت حیات بود الحال نیز بهیئت حیات شده توجه عنایت شود معلوم ایشان شد
که در خلوت آمده باش یعنی وقتیکه دیگرے بر قبر حاضر نباشد ایشان وقت را مراعات نموده
بر قبر مبارک می رفتند و حضرت عروة الوثقی بهیئت حیات شده از قبر مبارک خروج
میفرمودند و توجه می دادند روز ششم که اتمام موعود بود حضرت وحدت قدس سره
سیاهی و قلم همراه داشتند بعد از فراغ توجه عرض نمودند که بدستخط مبارک نوشته عنایت
شود که آنچه بعبد الاحد وعده رفته بود که چهل توجه خواهم داد از آنها سی و چهار توجه در
حالت حیات داده شده بود و شش توجه باقی را بهیئت حیات شده ایفای موعود و ادا شد
خدمت حضرت عروة الوثقی قدس سره العزیز بدستخط مبارک خود عبارتے که قرین این
بوده باشد نوشته دادند حضرت وحدت قدس سره آن نوشته را بسائر بنی اعمام خود
نمودند همه مخدوم زاده گان دستخط والد شریف خود را شناخته و حضرت حجت الله رض بر
پشت آن کاغذ نوشتند هذا هو الحق الیقین بلی الا ان اولیاء الله لا یموتون بل ینقلون

اوفی

من ذکاء ہمالی دار خدمت ایشان در سن ہفتاد و ہفت سالگی بجوار رحمت حق پیوستند خواجہ اعظم کشمیری کہ از فدویان صمیمی ایشان بود در کتاب اشجار الخلد و اثمار الاشجار تاریخ ایشان بنظم کشیدہ قصیدہ ہائے طولانی ترتیب دادہ است اینجا بذکر چند فردے کہ مادہ تاریخ ازان استنباط شود اکتفا رفت ھذا ھو النظم

از عمر مبارکش بارشاد	بگذشت چون سال ہفت و ہفتاد
از وحشت این سرائے ادنے	رو کرد سوئے رفیق اعلی
شہباز ہوائے لامکان شد	ارشاد فزائے قدسیان شد
این حال کہ جان و دل بفرسود	در بیست ششم زماہ حج بود :-
در جمع کہ عید مؤمنین است	تشریف وصال شاہ دین است
حوران بہشت خاک راہش	غلمان بصفائے دل فدایش
رضوان زبہشت کشیدہ	امروز بکام دل رسیدہ
می گفت پس از ہزار تصحیف	این بیت برائے سال تالیف
عبدالاحد آن امام قیوم	احمد سیر و سعید معصوم
آراستہ تخت معرفت را	اظہار نمود مرحمت را

واین نیز منظومہ اوست ھذا ھو

کرد رحلت قطب ارشادے کہ بود	در رہ حق عارفان را مستند
از نسیم فیض نشگفتہ گلے	ہمچو او در باغ وحدت سرسبد
منبع اسرار ذات لم یلد	مطلع انوار اللہ الصمد
از عنایات ازل فرزانش سعید	باکمال فضل معصوم ابد

زد رقم اعظم بسال وصل او
ھادی دین بود شیخ عبدالاحد

ہادی دین بود شیخ عبدالاحد ۱۱۲۶ھ

ولہ ایضاً

چو شیخ عبد الاحد آن قطب آفاق
سفر کرد اختیار از دار دنیا

چراغ افروز بزم قدسیان شد
بر اوجِ چرخ مانند مسیحا

ولے از ہجر آن سرخیل اقطاب
براہلِ دل قیامت گشت برپا

چو پرسیدم ز اعظم سال وصلش
بگفتا رفت شاہِ دین و دنیا

الٰہی خاکِ پاکِ مرقدش باد
ضیابخش سوادِ دیدۂ ما

فرزندان گرامی ایشان کہ بدرجۂ کمال رسیدہ اند چہار اند منہم حضرت شیخ ابوحنیفہ قدس سرہ بعد از رحلت والد ماجد خود پنج یا شش سال زینت دہ خانقاہ عالم پناہ بودہ اند غرۂ شہر صفر اوائل سال ہزار و یک صد و دو بہ مرض اسہال رحلت فرما شدند درّ دو فرزند ارجمند گذاشتند یکی ازان دو عارف الولی شیخ محمد ذکی قدس سرہ خدمت ایشان دو مراتب بطواف بیت اللہ و زیارت روضہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مشرف شدہ اند و صاحب جذب قوی بودہ اند و دران اسفار بہر بلاد و بقاع کہ تشریف بردہ اند جماعہ اکابر صلحائی و فضلائی قدوم میمنت لزوم ایشان را مغتنم شمردہ از برکات ایشان حظّ وافر و بہرہ کامل حاصل نمودہ اند فرزند دویم حضرت وحدت عارف متقی شیخ حضرت محمد تقی اند کہ بفضائل صوری و معارف معنوی متصف بودہ اند

وحدت مدید مروّج خانقاه والد بزرگوار خویش شدند و عالمی از ایشان منوّر شد طبع موزون نیز داشتند در رنگ والد خود بسیار اشعار رنگین فرموده اند و تخلص مبارک نقی تجویز فرموده بودند و این فرد از اشعار ایشان است فرد ۔

عمر گذشته را بتاسف نقی چه سود	کے آید آن خدنگ که از شصت بگذرد

و این فرد نیز از ایشان است فرد

پیر گشتی بر سر راه است مشتے استخوان	تدلا ئی نقی اثبات عصا باید ترا

فرزند سیوم جناب حضرت وحدت قدس سره زبده اہل ارشاد شیخ محمّد مراد قدس سره که در سفر حرمین الشریفین در رکاب والد خویش رحلت نمودند از خدمت ایشان یک پسر مانده شیخ انوار الله فرزند چهارم خدمت حضرت وحدت قدس الله سره العزیز حضرت شیخ نور الحق که بجمیع علوم ظاهری و فیوض باطنی مشرف شده اند و اکثر مناصب شرعیه بایشان مفوّض بود مخفی نماند که حضرت شاه عطاء الله قدس سره که جدّ مادری فقیر اند ایشان و والد جدّ ایشان پشت به پشت بطنا بعد بطن از احفا و حضرت خازن الرحمۃ و حضرت وحدت شده آمده اند و جدّ امجد اعظم ایشان نواسه حضرت خازن الرحمۃ بوده می آرند که والد ایشان از اولاد حضرت حاجی عبد الوهاب بخاری بوده اند بزیارت بیت الله رفته بودند از آن جا الهم شدند که در سرهند رفته صبیه حضرت خازن را در عقد خود آرند چون ایشان بدار الارشاد سرهند رسیدند از خدمت حضرت خازن الرحمۃ رضی الله عنہ طلب خویشی نمودند و اظهار کردند که ماموربر آنم خدمت حضرت خازن الرحمۃ فرمودند که ما نیز اگر مامور شویم قبول خواهیم کرد همان شب در وقت بزیارت جناب بضعۃ رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمۃ الزهرای رضی الله تعالی عنها مشرف شدند و حضرت زهرا رضی الله تعالے

فرمودند کہ صبیہ خود بچا درما اندازو تبقرزند بابدہ خدمت حضرت خازن الرحمۃ بجان منت داشتہ قبول نمودند فردای آن شب صبیہ خود را بے آنکہ برسم اہل زمانہ بطوع عروسی طوی نمایند بہ طریق نذر بحبالہ عقد ایشان در آوردند از ان روز اولاد ایشان از احفاد حضرات مجددی شدہ آمدہ اند و خدمت شاہ عطاء اللہ مذکور صبیہ حضرت قطب الاقطاب حاجی غلام محمد معصوم قدس اللہ سرہ الاقدس نکاح فرمودہ اند کہ ہمشیرہ حضرت مرشدی قیوم جہان بودند و والدہ فقیر از ان عفیفہ تولد شدہ اند پس باین تقریب والدہ فقیر ہم نواسہ حضرت خازن الرحمۃ شدند و ہم نواسہ حضرت عروۃ الوثقیٰ گردیدند و حضرت حاجی عبد الوہاب قدس سرہ کہ جد اعظم حضرت شاہ عطاء اللہ اند ایشان از سادات بخاری دہلوی اند از اولاد حضرت سید جلال الدین بخاری رضی اللہ عنہ خدمت حضرت حاجی عبد الوہاب قدس سرہ ہم عصر جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بودہ و مکاتیب قدسی آیات بطرف ایشان مرسل شدہ و در آن مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اظہار مودت با ایشان مینمائید و می نویسند کہ ازین رابطہ مودت کہ نسبت اہل بیت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام حاصل وقت من شدہ امیدواری عظیم بہم رسیدہ و دیگر ازین مقولہ مشعر بتعظیم ایشان باشد در آن مکتوب بسیار مندرج است انشاء اللہ تعالیٰ در منتخب سابع در تذکرہ حضرت والدہ آن مکتوب را با شجرہ نسب مبارک ایشان تحریر خواہد شد و باللہ التوفیق:-

منتخب رابع از منتخبات سبعہ در ذکر احوال حضرت عروۃ الوثقیٰ محبوب سبحان قیوم عالمیان کاشف سر مکتوم حضرت امام محمد معصوم رضی اللہ عنہ

وتذکرہ اولی از منتخب رابع در ذکر تولد جناب حضرت عروۃ الوثقی تا رسیدن ایشان بعلوم ظاہری و فیوضات باطنی از خدمت والد بزرگوار خود رضی اللہ تعالی عنہ

مخفی نماند کہ حضرت حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند ثالث حضرت مجدد الف ثانی رض و قایم مقام ایشان چنانکہ حضرت مجدد الف ثانی رض ایشان را بر سایر فرزندان خود فضل میدادند و برادر بزرگ ایشان حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہ با وجود کلان سالی خود ایشان را از خود متاز دانستہ سند ارشاد را بایشان مسلم داشتند و نیز منصب قیومی کہ از جمیع مناصب کمال فائق است بایشان رسیدہ چنانچہ حضرت مجدد الفثانی رض بایشان می فرمایند کہ اشیا از قیومت من بتو راضی ترند چنانچہ در مجلس مذکور گردد انشاء اللہ تعالی و بشارت اصالت نیز بایشان دادہ اند جائے کہ فرمودہ اند کہ بقیہ از خلقت سرور دین و دنیا علیہ و آلہ وصحبہ والبرکات العلی ماندہ بود آن را ولیش گویان بیک فردے از دولتمندان امت او عطا فرمودند و تخمیر طینت او از آن نمودند و ازین راہ آن فرد را از اصحاب بہرہ ور ساختہ اند از ان بقیہ بعد تخمیر طینت آن فرد نیز بقیہ قلیلی ماندہ بود آن بقیہ نصیب یکی از منتسبان آن فرد آمدہ ست تخمیر طینت او ازان فرمودہ اند و باندازہ آن حظی از اصالت نیز یافتہ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ المغفرۃ انگارم کہ نصیبے کہ حضرت مہدی موعود را علیہ الرضوان از اصالت است از راہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام و نیز خطاب فرمودہ بحضرت عروۃ الوثقی فرمودہ اند کہ ہر قدر کہ نصیبے از اصالت داری بوا ثق آن نشا محبوبیت در نہاد

برای

صفائی مستفیدان

تو مودع است یعنی محبوبیت ذاتی و کمال انفعالی در حق ایشان نشان داده اند لهذا فضل ایشان علی العموم جمیع فرزندان وجمیع اصحاب یعنی بر سائر مستفیضان والد ایشان در رنگ قطعی است چنانکه حضرت مجدد الف ثانی رض به کرات و مرات بایشان خطاب میفرمودند

بعد ازین هرگز نه بیند هیچ خماری دگر	بیت	همچو من می خوارهٔ مثل تو سرشاری دگر

و نیز فرموده اند که محمد معصوم محمدی المشرب است و نیز در مکتوبی بر نگاشته اند که از فرزندی محمد معصوم چه نویسد که وی بالذات قابل این دولت است یعنے ولایت خاصه محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة چون ایمای از فضائل ایشان نموده شد الحال از ابتدای تولد مبارک ایشان تا انقضای مدت عمر شریف ایشان بطریق ایجاز و اختصار چیزے نوشته میشود و گوش هوش باستماع نما ولادت کثیر السعادت ایشان در موضع بستی ملک حیدر که قریب بدو میل خام که از دار الارشاد سرهند است واقع شد یازدهم شهر شوال المکرم در حدود سنه یکهزار و هفت هجری بود که ابواب فتوح و برکات بر کافهٔ اهل عالم ازان رو نمود فرد

سرشتند از نور حق خاک او	بود چون نبی طینت پاک او
نبی نیست لیکن برنگ نبی	بجو شد زکویش هزاران ولی۔

خدمت حضرت مجدد الثانی رض می فرمودند که قدوم میمنت لزوم محمد معصوم یعنی ولادت او مارا بس مبارک و همایون آمد که بعد از تولد او بچند ماه به ملازمت حضرت خواجه خود مشرف شدیم و دیدیم آنچه دیدیم فرد

اقبال کشود در بر ویم :۔	کافتاد ترا گذر بسویم :۔

و نیز فرموده اند که از اقتضائی علو استعداد وی بود که ورا ایام سه سالگی بجامعیت استعداد و حقیقت تجلی ذات و حرف توحید لب کشود و می گفت من آسمانم من زمینم من فلانم و من فلان یعنی از ارض و سما و سقف و جدران و وحوش و طیور و حجر و نباتات

ہر چہ در نظر او می آمدے گفت آن منم آن منم **فرد**

چون زلیخا از سپندان تا بعود	نام جملہ چیز یوسف کردہ بود

آنچہ اکابر سلف عمرہا در سلوک و جذبات گذرانیدہ حاصل نمودہ و کمال دانستہ وی اول فطرت بسیر مرادی قطع نمودہ متوجہ فوق الفوق گشتہ خواہان مطلبی شدہ کہ دست ادراک اکثرے از اہل اللہ از دامان آن کوتاہ **مصرعہ** سالے کہ نکوست از بہارش پیداست؛ مے آرند کہ زبان زد ایشان در ایام طفولیت کلمہ از سلوک بود ہر کرا میدیدند مے فرمودند از سلوکت یعنی الزام السلوک و این کلمہ جامعہ مشعراست بر کمال التزام سلوک در حق خود و در حق غیر خود کہ بمقام دعوت و ارشاد مناسبت کمال دارد و از شفقت عام کہ خاصہ مقام دعوت است خبر میدہند بدلالت بہدایۃ کلی مے نماید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ **مصرعہ** قیاس کن زگلستان من بہار مرا؛ و اسم مبارک ایشان کہ چون ذات شریف شان معصوم است نیز مدل است بعصمت ذاتی و محافظت جبلی اما لقب ایشان مجد الدین است و شیوہ ایشان ثبات و تمکین و مشہور بہ عروۃ الوثقی یعنے دست آویز محکم چون فقیر بجز ایشان در وسائل دست آویز ندارم لہذا در این کتاب ہر جا اسم ایشان را عروۃ الوثقی مے آرم و از ادب بان خود را لائق تکرار اسم ایشان نمیدانم اما سعادت زبان را نیز در ذکر اسم ایشان میشمارم
للّٰہ در القائل **قطعہ**

آنکہ نامش بزبان بردنم از بی ادبیست	گرچہ ذرات تنم جملہ بنامش گویاست
لیک ز انجا کہ زبان نیز سعادت طلب است	گر باین نام شرفیش نرسانم جفاست
قطب حق ہادی دین خواجہ محمد معصوم	آنکہ پیشش بتواضع قد افلاک دوتاست
ظاہرش جملہ بانوار شریعت روشن	باطنش جملہ باسرار حقیقت دانا است

قطع شد بر قد او خلعت قیومیت	آری این خلعت فاخر بچنین قد زیباست

قد سنا اللہ تعالی بسرہ دا فاض علینا وعلی العالمین فیوضہ وفتوحہ **فرد**

رشتہ عمر قلم بسیار بایستے دراز	تا نوشتی شرح آن بیچیدہ کاکل اندکے

خدمت حضرت مجدد الفثانی رض فرمودند کہ اقتباس محمد معصوم نسبتہاے ما راکوما فیوما انا فانا بصاحب شرح وقایہ می ماند کہ در خطبہ کتاب خود آوردہ الفہا جدی الوقایۃ سبقا سبقا وکنت لجدی فی میدان حفظہا طلقا طلقا حتی اتفق اتمام تالیفہا مع اتمام حفظی حضرت وحلات قدس سرہ فرمودہ اند مثنوی

مجدد بہ توصیف او لب کشاد	بفرمود کای طفل عرفان نژاد
ز عرفان نوشتم ورق در ورق	ہمہ خواندی از من سبق در سبق
تو یک نقطہ زین لوح نگذاشتی	ہر آنچہ نہادم تو بر داشتی
تو آخر چو من قطب دوران شوی	ز من این بشارت بیا آور دسے

چون در نہاد ایشان آثار رشد و رشاد و علو استعداد از زمان صغر سن مشاہدہ می فرمودند و نظر عنایات شامل حال ایشان مرعی داشتند و منتظر ظہور کمالات خفیہ کہ در مکمن استعداد ایشان مودع بود می بودند و می فرمودند کہ چون علم مبدع حال است از تحصیل آن چارہ نبود از ان جہت بہ تحصیل علوم از معقول و منقول دلالت می نمودند و از کتب دقیقہ بقراءۃ صفحہ صفحہ ورق ورق امر کردہ می فرمودند کہ با بازود از تحصیل علوم فارغ شوید کہ ما را بشما کارہای عظیم است و اکثر علوم از خدمت والد خود اخذ فرمودہ اند چنانچہ حضرت مجدد الفثانی رض نوشتہ اند کہ درین ایام فرزندی محمد معصوم جواہر شرح مواقف را تمام کردہ در اثنای سبق او قباحت ہاے این بیچ دان بوضوح آمدہ و فائدہا بر آن مرتب شد الحمد للہ الذی ھدنا لھذا وما کنا لنہتدی لولا ان ھدنا اللہ لقد جاءت

رسل

رسل ربنا بالحق بالجملہ بعضے از علوم را از خدمت برادر اکبر خود قدوۃ الاولیای حضرت شیخ محمد صادق رض و برخے را از شیخ محمد طاہر لاہوری کہ از فحول علمائے واعاظم خلفای والد ایشان بودہ اند حاصل نمودہ اند و آزا ماکن دیگر نیز مستفیض شدہ اند و آذن کتب حدیث را نیز از والد خود با حدیث مسلسل یافتہ اند بتوجہ شریف مجدد و موہبت ایزدی بہ سنت والد بزرگوار خود و اخرین عالی مقدار خود در سن شانزدہ سالگی از تحصیل علوم فراغ کلی یافتند و در ضمن این علوم ظاہری اکثر کمالات باطنی را نیز حاصل نمودہ اند اما بعد از فراغ بہمگی ہمت و تمامی قوت باقتباس انوار والدعالے مقدار خویش متقدار مشغول شدند و آنا فآنا باسرار خاصہ و معاملات مختصہ و مقامات فخیمہ و درجات عظیمہ و کمالات بلند و حالات ارجمند ایشان محقق شدند و در رنگ حضرت مجدد الف ثانی رض بجمیع فضائل ایشان منصبغ گردیدند نظم

ہست این حضرت ایشان امام معصوم	کہ چنان است مبرا ز تلوث یکسر
صورت شرع مجسم بکمال تقوی	خلعت فاخرہ سنتش آمد در بر
در کمالات مجدد کہ تقرب بگذشت	کام بر کام بہر مرتبہ اش کرد گذر

ونسبت محبوبیت آن قدر بایشان غلبہ داشت کہ تقریبہ و تحریر را بر سے تابد فرد

تو از خوبی نمی گنجی بعالم	مرا ہرگز کجا گنجی در آغوشش

بیکن ایمای ازان در این معنی یافتہ می شود کہ خدمت حضرت والد ایشان ہر چند برای نکاح آن مخدوم زادہ متوجہ میشدند کہ ماذون گردند بدان مامور نمی شدند مدتہای در این اندیشہ بودند تا آنکہ روزی برای بول بالای بامے بر آمدند بعد از نشستن دیدند کہ چند دانہ گندم آنجا افتادہ است از غایت رعایت ادب آن جا بول ننمودند باوجود غلبہ آن در این اثنا ملہم شدند کہ در نکاح فرزند تو اذن دادیم و منکشف ساختند کہ منع ازین امر از کمال غیرت الہی جل شانہ کہ در حق این بادہ بوستان محبوبیت است بود بیت

بوی گل را نسیم مے آرد	زان بغیرت ز استشمام تو ام

بعدہ بدلالت مولانا طاہر لاہوری قدس سرہ کہ از خلفائی والد ایشان بودند صبیہ حضرت سید سند میر سفر احمد کہ خدمت ایشان از روم تشریف آوردہ بودند از جملہ سادات کرام و خلیفہ عالی مقام حضرت مجدد الف ثانی بودند برائی حضرت عُروۃ الوثقیٰ خواستند خدمت میر مذکور بجان منت نہادہ قبول فرمودند آن بدر فلک سیادت را بآفتاب برج ولائیت اقتران دادند و ازین اقتران تا مادام قیامت کواکب ہدایت در شبستان عالم ماندانہ قریب عجیب و جناب والد بزرگوار ایشان باوجود حقوق شتی کہ در ذمہ ایشان داشتند آن قدر در تعظیم ایشان می کوشیدند کہ مافوق آن متصور نباشد می آرند کہ در ایام صغر ایشان خدمت حضرت مجدد الفثانی رض در دہلی تشریف داشتند و حضرت عُروۃ الوثقیٰ ہم رکاب ایشان بودند روزی در محل اضطجاع قیلولہ والد خود خفتہ بودند خدمت والد ایشان جہت قیلولہ تشریف فرما شدند بد حجرہ چون رسیدند دیدند کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رض در مقام ایشان آرام دارند خادم خواست کہ خدمت ایشان را بیدار سازد آنرا منع فرمودند و گفتند کہ دوستے از دوستان خدا جل شانہ در استراحت است مبادا موجب ملال او شود در بیرون آن حجرہ نشستند باوجودے کہ ایام گرما بود و فرش صحن از سنگ چون تابہ آہنے حرارت داشت باینہمہ مدتے آنجا ماندند تا حضرت عُروۃ الوثقیٰ رض بطور خود بیدار شدند و مطلع شدہ آداب بجا آوردند آن زمان حضرت مجدد الفثانی رضی اللہ تعالی عنہ اندرون حجرہ تشریف بردہ قیلولہ نمودند می آرند کہ خدمت ایشان در سن چہاردہ سالگی بودند کہ بعرض والد خود رسانیدہ بودند کہ من از خود نورے مے یابم کہ تمام عالم ازان نور منور است چون آفتاب اگر آن نور فرو رود عالم ظلمانی است از حضرت مجدد الف ثانی رض بشارت قطبیت بایشان دادند و فرمودند کہ

تو

کہ تو قطب وقت میشوی و این سخن را از من یاد آر و خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی
در بعضے مکاتیب خود بعد از نقل بشارت مسطورہ نوشتہ اند لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الحمد کہ
موعود منجر گشت و اثر بشارت بحصول پیوست کذلک نور ارشاد ایشان در اطراف
و اکناف عالم منتشر شد چنانچہ این نوشتہ ایشان براین مدعا شاہد عدلست ع
برحال تو ہم حال تو برہان و دلیل ؛ بکرم خداوند جلشانہ بطفیل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و بیمن تو جہ حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ
معاملہ تسلیک و تکمیل بغایت سہولت پذیرفتہ و راہ وصل اقرب گشتہ و کار دہور
بایام و شہور مقرر شدہ ہرچند بحسب کمیت مسترشدان این معاملہ قلت دارد چہ
این وقت کثرت آنرا برنتابد لیکن از روی کیفیت افزون و بیش از بیش است یکی از
مسترشدان بواسطہ در ہفت روز از ابتدای تعلیم طریقہ فنائے قلبی در خود نشان
میداد و چیزہا بیان مینمود کہ گویا بحوالی فنای نفس رسیدہ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ
و اکثر مجازان فقیر کہ از احوال مسترشدان خود بیان میکنند و قصص سرعت وصول
کہ میگویند عقل عقیل در تحیر میماند فرد

اگر بادشاہ بر در پیرزان	بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

تم کلامہ الشریف ؛ بعضی از خصوصیات ایشان در احوال حضرت خازن الرحمۃ
ذکر یافتہ چنانچہ از خوانندگان مخفی نخواہد بود حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی در بعضی مکتوبات خود
نوشتہ اند کہ در نماز عصر بودم بسط عظیم روئی داد و منزلت عالی و کیفیت بس
شگرف کہ ہرگز مثل آن رو نداد ہ بود بلکہ مخطر و متصور ہم نگشتہ شرف ورود یافت
و آمورے درمیان آمد کہ مصداق لا عین رأت ولا اذن سمعت تواند بود
نہ زبان را یارائے گفتن و نہ قلم را تاب نوشتن فرد

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست	ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

حصول

ازکارم که وصول آن وابسته بنشاء اصالت و محبوبیت ذاتی است ماناکه آن مقام را خصوصیتی به کاتب بود که درآن بارگاه خود رامنفرد دید نتائج کلمه طیبه و سائر الفاظ ذکر مثل تسبیح و تحمید و تکبیر را دران حریم قدس گنجائش نیافت اگر گنجائش است قرآن را و نماز راهم بعلاقه آن سوای تلاوت قرآن مجید و ادای نماز نسبت بآن مقام تعطیل می نماید و می فهمد که هیچ کسب و عمل را در حصول این نسبت علیه مدخل نیست موهبت صرف است سابقه عنایت می باید دیگر هیچ ماناکه ریاضات مجاهدات در مبادی قرب ولایت دخل دارد ماناکه سیر در اصول است اعمال سودمند و نتائج بخش است که بوسیله آن سالک مستعد ترقیات می فرماید و از تکرار کلمه نفی و اثبات از ظل باصل راه مے کشاید و از اصل باصل عروج مے نماید و آنچه مذکور شد آنجا اصل اصل را در رنگ ظل در راه باید گذاشت بر ریاضات شاقه در حوالی آن بارگاه معلی راهے نمی کشاید وصول بآن منوط بموهبت محض است یا محبت صرف خصوصیت و عدم شرکت احدی که بالا مذکور شده چون نیک تامل دید از این راه گذر است که هر کس که باین منزلت رسیده است مقامے از خود دارد که دیگرے را باصالت بآن شرکت نیست هرچند واصلان آن مقام اقل قلیل اند از آنجمله حضرت ایشان را در آنجا ملاحظه نمود بغایت عظمت و نهایت اهمیت و علو شان در نظر در آمدند چنانکه عقل در وهم و ادراک آن حیران و سراسیمه است و زبان قلم و قلم زبان در بیان آن عاجز و قاصر باید دانست که عالم را ظل حضرت حق جل سلطانه دانستن یا مرآت او تعالی تصور نمودن و موهوم دیدن و کمالات منعکسه ظل را باصل سپردن و ظل را خالی بلکه معدوم فهمیدن بعد از ان آنرا بکمالات اصل متحقق بودن همه در قرب ولایات است که از ظل باصل پیوستن است می فهمید بعد از ان که اصل را در رنگ ظل در راه گذارد و بحوالی آن حریم اقدس برسد از این امور هیچ در کار نیست بلکه

مے فہمد

مقصور نبود آنجا ظل دانستن نیست او صاف را باصل داده خود را فانی و مستهلک دیدن
و بقای تحقیق باصل پیدا کردن مشهود نمی گردد و وصول آن موطن را راه جدا است
ازاین به آن مقام رسیدن دشوار است تم کلامه الشریف و نیز خدمت
حضرت عروة الوثقی رض ببعضے مخلصان در مکاتیب شریف خود نگارش فرموده
اند که از شمول عنایات که درباره این عاصی واقع است چه نویسد مصرعه
داد او را قابلیت شرط نیست قبل من قبل بلا علة اگر بتفصیل آن پردازد
بیحمل که قلم تاب آن نیارد و کاغذ بسوزد و متکلم و مستمع از هوش روند بعد از ان
که گوید و که شنود و خوش گفت بیت

سراپا آتشے امشب قدح کو دیگری پر کن	که خواهد سوخت مجلس تا توی در جام خواهی کرد

ایضاً لطافت و علو زبان راحی گیر دیضیق صدری ولا ینطلق لسانی
مصرعه سخن از لب تو گفتم به لبم سخن گره شد که مستمعان متکلم را معذور دارند دارند
الی آخر کلامه الشریف مذکور فی زبدة المقامات و نیز از مرقومات
ایشان است نقل از جناب حضرت مجدد الف ثانی رض که روزی حضرت
ایشان قدسنا الله تعالیٰ بسره الاقدس پیش از آنکه بسفر اجمیر روآرند
نواحی آب چناب در صوبه پنجاب همراه خلیفه عصر دیره بودند و موسم اعتدال
خریفی در ایام تشریق دقایق اسرار فنا و بقا و زوال عین و اثر بطرز خاص خود
بیان می فرمودند و سخن از وصول بکعبه مقصود و نشان آن بر زبان مبارک
داشتند و زیاده از یکماه شده بود که همین قسم معارف در میان بود روز بروز
غرائب و دقائق آن می کشود و این حقیر غواصی بحار آن اسرار می نمود آنحضرت
همواره در تبیین و تفتیش حال این بی پر و بال می بودند و ترقب ترقے وے داشتند توجه بر آن
می گماشتند تا آنکه در آن وقت که بیان دقائق مسطوره می نمودند غیر از این فقیر دیگر

در خدمت شریف نبود بعد از استفسار حاصل روزگار دور از این کار نوازشها در حق وی فرموده اند و بشارت حصول معاملات مذبوره فرمودند حمد الله سبحانه علیٰ ذٰلك وعلی جمیع نعمائه خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض کلمه چند در مکتوبے در حق ایشان و برادر بزرگ ایشان رقم نموده اند که وی روز بعد از نماز بامداد در مجلس سکوت داشتم ظاهر شد خلعتی که داشتم از من جدا شد و خلعت دیگر بمن متوجه که بجای آن خلعت نشیند بخاطر آمد که این خلعت زائله را بکسے خواهند داد یا نه آرزوئے آن شد که آن را بفرزند ارجمند محمد معصوم بدهند بعد از لمحه دید که بفرزندے مرحمت فرمودند و آن خلعت او را بتمام پوشانیدند آن خلعت زائله کنایة از معامله قیومیت بوده است که بتربیت و تکمیل تعلق داشته و باعث ارتباط باین عرصه مجتمعه او بوده است واین خلعت جدیده را چون معامله بانجام رسد و مستحق خلع گردد امید است که از کمال کرم آن را بفرزندے اعزی محمد سعید عطا فرمایند این فقیر بتضرع مسئلت این معنی می نماید و آثار اجابت می فهمد و فرزندی را مستحق این دولت می یابد ع
باکریما کارها دشوار نیست . اگر استعداد است هم داد او است تعالی فرد

بیاوردم از خانه چیزے نخست	تو دادی همه چیز من چیز تست

وباین تقریب حضرت خازن الرحمة و حضرت عروة الوثقی رضی الله عنهما هر دو را بشکر دلالت نموده و نوشته اند قال الله تعالی اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَّقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ میدانید که شکر عبارت از صرف عبد است جمیع ما انعم الله علیه من الجوارح والقوے الظاهرة والباطنة الی ما خلق الله واعطاه لاجله لولاه لما حصلت الشکر والله سبحانه الموفق و خدمت هر دو مخدوم زادگان به حصول این معاملات شگرف در ماده خود ها تصریح نموده اند چنانچه در محلش مذکور شود ان شاء الله تعالیٰ

تذکرۂ ثانی از منتخب رابع در ذکر ایراد بعضی عرائض و مکاتیب نفیسۂ حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ

عریضہ اول

عرض داشت بندہ کمترین محمد معصوم بذروہ عرض خاک نشینان آستانہ علیا میرساند احوال و اوضاع خدمہ اینجا ودر مستوجب حمد است سرافراز نامہ عالی کہ بمصحوب عمریز خان مرسل بود ودر آن این عاصی مہجور نا قابل و دور از کار را بانواع عنایات سربلند ساختہ بودند شرف از ورود آن یافت فرد

منکہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر گذرم
لطفہا می کنی ای خاک درت تاج سرم

قبلہ گاہا از احسان ہای او تعالی چہ نویسم و بکدام جوارح مکافات شکر او سبحانہ تو ان بجا آورد مگر آنکہ خود را خاک ساز دبلکہ از خود نامی و نشانی نگذارد و ہنوز حق آن بجا نیاوردہ باشد چہ عبارتے کہ باین طرف منسوب بود البتہ قاصر بود و بعیب و نقصان متسم اللّٰہم لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک مکتوبات و معاملات شریفہ جدیدہ را اخوی خواجہ محمد ہاشم از آگرہ فرستادند علو درجہ آن نہ با آن مشابہ است کہ فراخور فہم ہر بے سرانجام باشد و آنچہ اندراج یافتہ بود کہ افراد عالم ہمگی ظلال اسماء و صفات واجبی است عز شانہ پس ہمہ اعراض بودند کہ جوہری در میان آنہا کائن نباشد تا قیام آنہا با آن جوہر بود و پس از ذات اقدس ایشان را جز حرمان نصیب نبود و نصیب شان غیر از صفات نباشد مگر یکذات عارف الحرشبے در نماز تراویح در مراقبہ مطالعہ این معنی افتاد و دید کہ اعراضی کہ ذات این کس بودند بہ اصل خود عود کردند و ہیچ نامے و نشانے از ان نماند و تمام مضمحل و محو و متلاشی در اصل خود گشت و ہر چند می رود ہمہ در اصل خود می رود

و در اصول اصول الی ماشاء اللہ تعالیٰ مشہود گشت کہ تا ہر جا کہ میروی ہمہ در وجوہ
و اعتبارات می روی کہ اصل اصول اند و از اصول و اصول اصول بذات مجرد رسیدن
محال است اصول ہمہ انقطاع مے پذیرد و ذات عز شانہ ماوراء الوراء است چہ
اطلاق اصل دران حضرت جل سلطانہ ساقط است آخر الامر بیاس کشید بیقین
معلوم شد کہ ہرگاہ اصل توصیفات و اعتبارات باشد نہایت سعی آن خواہد شد
کہ خود را در اصول خود مضمحل و متلاشی سازی و بعد از اضمحلال در اصل ز اصل
گذشتن معنی ندارد امری دیگر باید کہ نصیبے از ذات فراگیرد و جل سلطانہ در آن
وقت بخاطر رسید کہ شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ خوش مے فرماید وَمَا
بعد ھٰذا الا العدم المحض یعنی نیست بعد از فنا و اضمحلال در اصول مگر عدم محض چہ
احوال را دران حضرت راہے نیست غیر از انقطاع و ذات مجرد ماوراء الوراء است تا این را
ذات عطا فرمایند بذات تعالیٰ رسیدن محال است و آنچہ آن حضرت ایشان نوشتہ
اند کہ این قسم بزرگ در یک عصر متعدد نمی شود علاوہ یاس مذکور شد آن قدر غم و
غصہ رو نمود او کہ چہ نویسد در آن یاس گاہے بخاطر مے رسید کہ تابع کامل را از جمیع
کمالات متبوع نصیب است پس عدم تعدد دیگر بکدام اعتبار خواہد بود آیا فرق اصالت
و تبعیت باشد اما این قسم خواطر مسکن آن اضطراب نمی شد محرمے نبود کہ با کسے درد دل
توان درمیان آورد آخر الامر بتوفیق آیہ کریمہ حَتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا
اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَھُمْ نَصْرُنَا الی آخر بمکتوب ہشتاد و یکم از مکاتیب جلد ثالث
کہ نام زد این فقیر گشتہ اطلاع داوند ہر چند مکرر بر آن مکتوب گذشتہ بود اما گویا از این
اطلاع دادن مصلحت نبود کہ چشم پوشیدہ ازاین حرف می گذشتم الحال بتوجہ
شریف امیدوار است کہ از این معما دری بہ کشاید چون در عین نوشتن بر این امر
اطلاع یافت بتفصیل در خود مطالعہ نتوانست نمود انشاء اللہ تعالیٰ بتوجہ

آن حضرت بہرہ ورگرد و مخفی نماند کہ امر یکہ آن حضرت طلب آن می نمودند و
آن وصول بذات بحت بودہ بلکہ حصول نصیبہ ازان مرتبہ علیا بعد از چند گاہ
از نوشتن آن مکتوبات بآن بشر و محقق گشت چنانچہ در مکتوب ہشتاد و ششم کہ بہ
نام خواجہ محمد حنیف در این جلد مرقوم است تصریح بآن معنی رفتہ والعبودیۃ:

عریضہ ثانی در بیان بعضی از ذواق مخصوصہ با بیان شمول عنایات او سبحانہ
وتعالی نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندہا محمد معصوم فرزند اول
بموقف عرض باریافتگان عتبہ علیہ میرساند احوال دعاگویان این حدود و یمن توجہات
علیہ مستوجب حمد است غیر از آلام فرقت و مہاجرت اندوہے واقع نیست فرد

خیال وصل تو تا حال زندہ میدارم	وگرنہ با غم ہجران حیات یعنے چہ

سرفرازنامہای گرانمایہ کرامیہ با معارف و اسرار سامیہ پی در پے میرسند و معاملہ را
از حضیض باوج مے برند مکتوبے کہ متضمن تجلیات ثلثہ است دراین آوان رسید
بقدر استعداد خود ازان بہرہ ور گردید و خطے فراگرفت بعد ازان مکتوبے کہ مشتمل بر
معارف نور صرف ذاتی است شرف ایراد یافت درحین مطالعہ آن شعورے از نور
صرف یافتہ بود بلکہ فنای و بقای بآن نیز فہمیدہ و تا مدتے دران استغراق
داشتہ ہرچند در وقت کتابت آن نسبت مستور است تا وجہش چہ باشد حضرت
سلامت از عنایات او تعالی چہ نویسد و از احسان ہای او سبحانہ چہ سان بیان
نماید کشان کشان می برند ہرچند نمے داند کجا مے برند و کجا میرسانند آما النذا
ذات و کیفیات کہ دراین میان روے میدہند بیان آن نمی تواند کرد و قیتہ بیانی مینی

من نہ باختیار خود میروم از قفائے تو	آن دو کمند عنبرین مے بردم کشان کشان

حضرت حق سبحانہ وتعالی علم و تمیز کامل بتوجہ عالی عطا فرماید رب زدنی علما
قبل ازین بمصحوب قاصدے واقعہ نوشتہ فرستادہ است اگر بہ صحت و سقم آن

ممتاز شود کمال بندہ پروری و العبودیۃ **عریضہ ثالث** در انکشاف نسبت عزیزے
نیز بہ پدر و پیر بزرگوار خود رضی اللہ عنہ نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمۃ
محمد معصوم بذروہ عرض آستان بوستان می رساند از آن روزے کہ از شرف
سعادت حضور مہجور گشتہ است خبری از خادمان آن درگاہ باین شکستہ بال نرسیدہ
بے نگرانست احوال خادمان این جا مستوجب حمد است و اوقات بجمعیت بسر می
برند حضرت سلامت امشب کہ شب شنبہ بیست و ششم ربیع الثانی است کہ
میان شیخ مزمل ازین دار رحلت نمودند خوب رفتند در وقت دفن کلاہ تبرکی آن
حضرت را کہ پیش بندہ بود و رائی کلاہی کہ آن حضرت بندہ را بہ تخصیص عنایت فرمودہ
بودند بر سر ایشان پوشانیدم بمجرد پوشانیدن یا بعد از لمحہ دید کہ نسبت خاصیہ علیہ
آن حضرت در ایشان جلوہ گر گشت تمامی این عزیز را در بر گرفت بعد از ان تمام
مقبرہ را نسبتش فرو گرفت بلکہ تمامی آن گرو نواحی را از نور مالا مال ساخت من
قبل قبل بلا علۃ **عریضہ رابع** در حصول مقام عالی کہ باصل الاصل
متعلق است نیز بہ پیر بزرگوار خود رض نوشتہ اند عرضداشت نیازمند درگاہ والا
محمد معصوم بعرض اقدس میرساند احوال این شکستہ بال بہمین توجہ آن کعبہ امانی و آمال
بر وجہ استقامت است و ہیچ گونہ در عزیمت امور فتور راہ نہ یافتہ امید میدارد کہ
بطفیل نظر عنایت آن حضرت در چند نفس عاریتی کہ ماندہ نیز فتور راہ نہ یابد و
ثانیاً معروض میدارد کہ فقیر تا مدتہا مقبوض و مغموم می بود آخر الامر بتوجہ عالی بسطی
عظیم روی داد و در ان بسط مقام عالی بس شگرف نمود ارشد دران وقت
چنان معلوم شد کہ این مقام فوق جمیع مقامات ظلال است و مقام اصل الاصل
است کہ شائبہ ظلیت بدان راہ نیافتہ خود را تمام داخل آن مقام یافت و سر خود را داخل مرکز آن مقام دید
و باقی خود را تہ آن مرکز محاذی بآن و بعضی چیزہای دیگر در آن وقت مشہود بود

عریضہ خامس

در اشارۃ بہ حصول نسبت سابقین با معارف متعلقہ آن نیز بوالد عالی مقدار خویش رضی اللہ عنہ نوشتہ اند عرضداشت بندہ کمترین محمد معصوم بذروہ عرض خاک نشینان درگاہ عرش اشتباہ می رساند کہ سرفراز نامہ گرامی کہ از سرای ہو دل مرسل بود رسید جان ہای افسردہ را سرور کامل بخشید و دلہای مردہ را حیات جاودانی از سر نو ارزانی فرمود حمداً للہ سبحانہ کہ متعلقان این جا از ان مہلکہ بعافیت ماندند سفرے کہ مولانا محمد صدیق اختیار کردہ بودند اوائل اگر در حضور می بود محتمل کہ بعرض مے رساند

ہم در نظر فقیر چندان زیبائے نمود فرد

با پری روی اگر در خانہ باشد کسی	ذوق بیرون چون کند دیوانہ باشد کسے

از استعداد و بلند ہمتی مولانا این عزم عجب نمود بایستے کہ امریکہ پیش گرفتہ بودند بانصرام رسانیدہ متوجہ امر دیگر مے گشتند ثانیاً احوال شکست خود را بعرض مے رساند حضرت سلامت این فقیر را از ان بازکہ بعالم فرود آوردہ اند نشان آن نسبتے را کہ در وقت عروج بآن مشرف ساختہ بودند میانہ مے یابد کہ از یمین و یسار بیگانہ است یمین و یسار ازین نسبت قلیل النصیب اند بلکہ ہیچ مناسبتے ندارند این نسبت مخصوص بسابقان است اصحاب یمین در رنگ اصحاب یسار ازین کمال چہ دریابند و ارباب ظلال در رنگ عوام مؤمنان ازین معاملہ چہ فرا گیرند محبت ذاتیہ کہ در آنجا ایلام محبوب زیادہ محبت بخش است نسبت بانعام و اینجا محقق مے گردد و چون بذوق و وجدان خود رجوع مے کند بے تکلف می یابد کہ خطے و حلاوتے بلکہ از دیاد محبتے کہ در وقت ایلام محبوب است فرحتے و سرورے مے بخشد کہ در ہنگام انعام او نیست توان گفت تصور ایلام محبوب فرحی و سروری می بخشد کہ در نفس انعام آن فرح و سرور ثابت نیست چہ در محبت

ذاتیہ ہر چند فرح و سرور از شائبہ نفسانیہ منزہ و مبرا باشد اتمیت و کملیت پیدا
می کند و عالم را بتمام اعراض می یابد کہ بوئی از جوہریت نیافتہ است و قیام بذات
در حق آں ثابت نیست قیوم جمیع اشیای اوست سبحانہ مشار الیہ بلفظ اَنَا بلکہ مشار الیہ
بجمیع اشارت ہم اوست تعالی چہ ممکن را ذات نیست و اشارت بعرض عین اشارت
بقیوم اوست ممکنات را اشباحی بیش نمیداند و زیادہ از ارادت خارجی در آنہا
تصور نمی نماید قدرت کاملہ او تعالے را باید ملاحظہ نمودن کہ این ارادت را محض
در مرتبہ حس و وہم است بر نہجی ثبات و استقرار دادہ است کہ از زوال مصون
و محفوظ است و معاملہ ابدی باین مربوط و قیام اعراض را بر نہجی می باید کہ از
شائبہ حالیت و محلیت پاک و مبراست بیش ازین نیست کہ ثبوت تقرر اشیا بادت
تعالے چون قلم در بیان احوال می گیر د آن قدر ریزش می شود کہ مدرکہ از ضبط
بر داشت آن عاجز مے شود لاجرم اقتصار بر قلیل مے نماید و باقی را موقوف بر
وقتی دیگر میدارد و العبودیتہ **عریضہ سادس** مشعر از فنائی اتم و بقائے اکمل
نیز بہ پیر بزرگوار خود رضی اللہ عنہ ع ضداشت مہجور ملازمت عالی محمد معصوم بدریوہ
عرض عاکفان آستانہ عالیشان می رساند حسن و جمال کہ متوہم می شد چون عاریتے
و امانتی بود باہل امانت منصرف گشت غیر از شر و نقص ہیچ چیز باقی نماند حضرت
سلامت در اثنائی این تحریر حالتی روئداد دید کہ آن عدم کہ غیر وی ہیچ چیز ظاہر
نبود در وی باستتار آورد و آن کمالات کہ باصل خود رجوع کردہ بود جلوہ گر شدن گرفت
درین اثنا غیبتی روئداد می بیند از بسکہ طعام پر خوردہ است و در طبیعت برہم زدگی
پیدا شدہ وی بشدت روئدادہ می باید کہ از ہر رگ و پوست حتّا کہ از رگ ناخن باہم
بادہ مے کشند و می بر آرند چون با فاقت آمد دید عدم را تمامہ بر آوردہ اند و غیر از
کمالات کہ باصل خود رجوع کردہ بود چیزے دیگر ظاہر نیست خود را بغایت نورانی

ف
ہمین
بقیوم
اشباحے

ولطیف یافت بعد ازان دید کہ آن کمالات کہ بآن بقا بخشیدہ اند باصل خود رجوع کردن گرفتند و باصل الاصل ملحق گشتند وظہور در آن حضرت بطریق اصالت وحقیقت پیدا کردہ اتصال حقیقی بے تکیف حاصل نمودند این زمان کہ از عدم تمام کشیدہ بآن کمالات ملحق شدہ بود آنجا اطلاق یافت و نسبت ظاہر با مظہر چون نسبت عالم خلق با عالم امر یافت حقیقت کمالات انفعالی آنجا ظاہر مے شود و بعضے امور دیگر نیز اینجا معلوم بود نتوانست نوشت انشاء اللہ تعالی چون بدولت حضور مشرف گردد بعرض رساند **عریضہ سابع** در عظمت مطلوب و بعجز ادراک آن نیز بہ پیر و پدر بزرگوار خود رضی نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندہا محمد معصوم بذروہ عرض باریافتگان آستانہ علیا میرساند کہ او ضلع خدمۃ لا یحد و مستوجب حمد ست ہموارہ ترصد استماع اخبار فرخندہ آثار سلامتی خدمۃ عتبہ علیہ دامن گیر است اشتیاق دریافت دولت حضور را چہ شرح دہد وسوز و گداز جدائی را چہ سان وانماید بیت

درونم خون شد آخر چند چند چشم	می اندر آب کینہ چند نوشم

قبلہ گاہا عجب کار و بار است وطرفہ غنج و دلال در عین آرام حرمان است و در نفس وصل ہجران می یابد و نمی یابد و نمی داند کہ چہ می یابد و نقضا و در نقضا است و تناقض در تناقض آرامی میدہند و لذتے مے بخشند کہ ہزاران لذات و آرامہا در جنب آن ہجوی نمی خرند و در عوض آن بہ پشیزی نمی گیرند مصرعہ آنجا کہ باشد نقل و می بیکاریست این کارہا اگر عمرہا در شکرانہ آن صرف نماید ہیچ نہ کردہ باشد و اگر عمرہا در طلب آن بگذراند بے سابقہ فضل الہی ہیچ حاصل ننمودہ مع ذلک حرمان ہمہ وقت دامنگیر است و دوری و مہجوری ہموارہ دستگیر بیت

نہ حسنش غایتی دارد نہ سعدی را سخن پایان	بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

چہ مطلوب در غایت تنزہ و رفعت و طالب در نہایت پستی و منقصت نہ این را با وشرکتے و نہ آنرا با و نسبتے این از ادراک آن عاجز و آنچہ از و مدرک شود قاصر فلما لم یوجد بینہما نسبۃ ولو بالوحدۃ والشرکۃ ولو بالاسم فلاجرم یکون العجز عن درک ادراکہ ادراکا والجہل عن کنہ معرفتہ معرفۃ و چون این معنی را بذوق و وجدان خود دریافتہ و بتعمق نظر فہمیدہ نہ از روئے تکلف و تصنع بنا بر آن جرأت و گستاخی نمود چہ توان کرد کہ علو ہمت مطلبے را می خواہد کہ دست ادراک از دامن آن کوتاہ است زیرا کہ ہرچہ حاصل شود نہ او است بلکہ شبہ و مثال او را است و گرفتاری ظل گرفتاری بغیرا ست اگرہر چند نمود از اصل است اما بی شائبہ ظلیت نخواہد بود و گرفتاران اصل را نقطہ ظلیت کوہ عظیم است لہذا از مشاہدات رو تافتہ متوجہ احدیت صرف است اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ تم عرائض عالی ہرچند معارف و کمالات در این عرائض مثبت است از ابتدائے احوال ایشان مخبر است و انتہائے کمال ایشان از حیطہ بیان خارج است اما بر ہوشمندان اولوا الابصار مخفی نخواہد ماند و آز نور ہلال شعاع قمر را خواہند دریافت فرد

ازلبت شیر روان بود کہ من مے گفتم	لیکن شکر گر نمکدان تو بچیزی نیست :-

بالجملہ خدمت حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در رنگ والد ماجد خود دفتر مکاتیب والا اثر کہ ہر مکتوبے از ان دریای مواج عرفان است کہ اگر قطرہ از برکات آن بہ کام تشنہ لبان بوادی حرمان افتد ہر یک نہنگ عمان انتقا گردند

زدریای تو گر یک قطرہ یابم :-	چہ مروارید ریزد از سرابم :-

و دو رسالہ زیبا در فن حدیث در کیفیت ادعیہ ماثورہ موقتہ و غیر موقتہ و فضائل و اذکار موقتہ و غیر موقتہ و فضائل ذکر خفی بر ذکر جلی وغیرہ فوائد زوائد جمع نمودہ اند مستند بہ کتب معتبرہ حدیث کہ پایہ فوائد و فیوض آن از خوانندگان رسائل مخفی نخواہد

بالوجہ
ولو
نسخہ

بود و از جملہ مکاتیب ایشان ہفت عدد عریضہ درین تذکرہ ثبت یافتہ و ختم بآن عرائض شدہ و چند مکتوب مبارک اسلوب در تذکرۂ ثالث مذکور میشود و قدرے مکاتیب علیا اسالیب در احوال حضرات مخدوم زادہ گان یعنی فرزندان ایشان ایراد خواہد شد قدس اللہ اسرارہم

تذکرۂ ثالث از منتخب رابع در ذکر بعضی معارف علیا از مکاتیب شریف حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ افتتاح و ابتدای ایراد مکتوبی نمودہ شد کہ دران بعضے خصوصیات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرج ست ہذا ہو مکتوب صد و ہشتادم از جلد اول کہ بحضرت شیخ محمد یحییٰ قدس سرہ در ذکر خصائص حضرت مجدد الف ثانی رض بطریق اجمال و تعریض براحوال در ویشی الحمد للہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ مخدوما در کتابے کہ خیر مندرج بود کہ در مشافہ ہم ذکر بعضی معارف آن حضرت نمودہ می شود و مثل گذشتن از معارف توحیدی و بالا رفتن از مقام جذبہ و سلوک بی تکلف تسلیم و تصدیق نمایدای عزیز این مزایا و مابہ التفاضل آن حضرت کہ فقیر نوشتہ بود امور دیگر است کہ دیدہ عقل و وہم در ادراک آن خیرہ و زبان خیال در تبیان آن لال است و این کمال کہ شما در معرض بیان آوردہ اید رتبہ ایست پائین از زینہ ہای صعود آن کمالات و مزایا بلکہ این کمال را کہ از کمالات ولایت است نسبت بآن امور کہ متفرع بر کمالات نبوت است ہیچ اعتباری و اعتدادی نیست کاش حکم قطرہ داشتہ باشد نسبت بدریاے محیط این کمال از قبیل علوم لائق الاظہار است و آن امور از اسرار لازم الاستتار معلوم است کہ علوم را باسرار چہ نسبت است و معاملہ کہ با خلفت آن حضرت قدس سرہ

والبسنه است جدا است و اسرار و دقائق و نازکی ها که در ذات و صفات نوشته اند و تحقیقات و مقالات مفرده که بیان فرموده اند علیحده و معاملات اصالت و تخمیر طینت از بقیه خلقت خاتم الرسل علیه و علیهم و علی آل کل الصلوات والتسلیمات راخود چه بیان نماید و آنکه ولایت آن حضرت که ناشی از مقام محبت و محبوبیت ذاتی است چه نشان دہد از حقیقت های هویت که خصوصیت بایشان دارد و آن حقیقت مخزن رحمت های نامتناهی است آنکه یک چشمه آن درین نشاء پهن گشته و بیگر بنشاء دیگر ذخیره شده و صفت رحمن و ارحم الراحمین است هم ازان اتباع یافته است ایضا ترقی از تعین اول اثبات نموده اند و دیگران ازان منع نموده و منتهای سیر و سلوک را تا آن جا گفته و فوق آن مرتبه اطلاق ذات بحت تصور نموده و سیر و سلوک و علم و معرفت را دران حضرت ممتنع دانسته و حضرت ایشان چندین مراتب و تعینات از گذشت آن اثبات فرموده اند و تعین اول را بمراحل ازان بالای برده به لاتعین خود چه رسد و دقایق حقیقت محمدی و حقیقت قرآنی و حقیقت کعبه ربانی و حقیقت صلوة و حقیقة که فوق این حقایق است که آن حضرت به بیان آن ممتاز اند در مکتوبات مسطور است و کمالات حقیقت ولایت محمدی و ولایت ابراهیمی و ولایت موسوی و ولایت احدی و کمالات انبیا و خصوصیات رسل و مزایاے اولوالعزم و مبادی و تعینات هرکدام ازین بزرگواران و خصوصیت حضرت روح الله و حضرت مهدی موعود و مبادی تعینات ملاء اعلی و ولایت حضرت صدیق و بسط العین او رضی الله عنه که بیان او فرموده اند تاکی نویسد علی نبینا و علی سائر الانبیاء والملائکة الصلوٰة والتسلیمات و علی اتباعهم و ہم چنین تفاوت اقدام و اصلان بحقیقت صلوٰة و مزیت انبیا و ورا ینجا و صنوف اربعه این بزرگواران علیهم التحیات و خصوصیت انبیا که

آسامی متبرکہ آنہا در قرآن مجید مسطور است علیہم الصلوۃ و آنکہ مقام آن سرور
علیہ السلام برہمہ این مقامات سروریست و نصیبے کہ آن حضرت را ازینمقام
ثابت است و نصیب حضرت مہدے موعود ازان منشاء اصالت اصالت و ولایت
خود و اصالت حضرت مہدی موعود علیہ الرضوان تا کجا شرح دہد و رمرض
موت اسرار و دقائق کہ بیان فرمودہ اند و کمالات اہل بیت آن سرور را علیہ
السلام وعلیہم التحیات والبرکات و بعضے از خدمات شان کہ نہ خود نسبت
بآنہا بچہ طریق معقول سازد و حقایق قیومیت و دقائق مقام خلّت و مزایا ے
محبت و اسرار صباحت و ملاحت و امتزاج این در حسن مطالعہ نمودہ باشند
و اسرار مقطّعات کہ در بالائ رمزے ازان گذشتہ دریائے است بے پایان
کہ در گفت و شنو دنیامدہ و بسربہ رفتند و آنچہ نوشتہ اند کہ مکشوفات خود
را برابر معارف آن حضرت می داند سخن فہم بر معارف آن حضرت است بلکہ در فہم
اصطلاح شیخ ابن عربی می رود کہ بمراحل ازآن دور است برابری بآن چنین
خیال محض است کہ ناشی از نادانی و خام خیالی است بسا نادانان از روی جہل
مرکب اعتماد بر بعضی وقائع مودھا نمودہ در توہمات فاسدہ افتادہ اند و مردم
را از راہ بردہ اند ضلوا فاضلوا صناعوا فاضاعوا برابری چنین فرع ادراک
بلکہ فرع تصوّر است کہ بوقوع نیامدہ برابری کجا و مساوات کو مصرعہ

بخواب اندر مگر موشے شتر شد: تم مکتوبہ الشریف

در تذکرہ اولی وعدہ رفتہ بود کہ بشارت قطبیت وقیومیت را کہ جناب
حضرات مجدد الفثانی بحضرت عروۃ الوثقی دادہ اند از کلام خود ایشان در
حصول بشارتین مذکورتین مکتوبے کہ بیان این مدعا دران است ایراد خواہد شد
لہذا ایفائے آن وعدہ نمودہ می آید ھذا مکتوبہ الشریف مکتوب

هفتاد و ششم از مکاتیب جلد اول مکتوبات قدسی آیات حضرت عروة الوثقی بمولٰنا محمد حنیف کابلی که خلیفه جهت مند الیشان بود نوشته اند و در حصول نسبت قیومیّت و بهره اصالت و محبوبیّت ذاتی و کمال انفعالی و حصول منصب قطبیت که یکی از شعب قیومیت است و ما یناسب ذلك. الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفی اخوی اعزی مولٰنا محمد حنیف رض از این مسکین ضعیف بعد از مطالعه دعا و سلام معلوم نمایند که دران هنگام که حضرت مجدد الف ثانی قدس سنا الله سبحانه بسره الاقدس درویشی را از مخلصان خود بخلعت قیومیّت نواختند و باین امر خطیر سرافرازش ساختند و آن درویش را در خلوت طلب داشته فرمودند که علاقه ارتباط من باین جمع گاه همین معامله قیومیت بوده که آنرا به تو عطا نموده شد و مکوّنات بشوق تمام بتو روی آورند الحال سبب ماندن خود را درین جهان فانی نمی یابم و آدای قرب ارتحال خویش از این جهان پرتپش فرمودند آن درویش دل ریش با وجود استماع بشارت مسطور جگر کباب و دیده پر آب شده با کمال الم و اندوه در خود فرو رفته نه زبانش را یارای گفتن ماند و نه سامعه را تاب شنفتن مانده چون آن حضرت تلوین را در آن مسکین مطالعه نمودند از روی نهایت کرم فرمودند غم مخور که سنت الله سبحانه چنین جاری گشته است که یکی را به خود مے خواند دیگرے را به جایش می نشانند و از کمال تلطف عبارت آن عزیز که در نفحات می آرند بزبان مبارک راندند که پیغمبر صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم پای در کشیدند ابوبکر رض بجای او نشست ابوبکر رض را پای در کشیدند عمر رض بجای او نشست عمر رض را پای در کشیدند عثمان رض بجای او نشست عثمان رض را پای در کشیدند علی رض بجای او نشست آن درویش چون در خود هیچگونه قابلیت این معنی نیافت و نیز الم مذکور

در خاطرش مرکوز بود بہ لا و نعم لب نتوانست کشود و آموری کہ استکشاف آن ضروری بود درمیان نیاورد این بود کہ چون آن حضرت فرمودند کہ اشیا بہ قیومیت تو راضی تر و خوشتر اند از قیومیت من نیز از الم آن را نتوانست جرأت نمود کہ پرسد خوش گفت بیت

وحشی گذشت یار نہ کردی حکایتے	ای خانمان خراب زبان تو بستہ بود

چون اندوہ این درویش رابیش دیدند فرمودند کہ درارتحال من کونہ مہلتی ہست آیا بہ بینیم چہ علاقہ درمیان است متوجہ گشتہ بعد از لمحہ فرمودند کہ تا ایام وصال من قیام تو با من و قیام افراد عالم با تو این مقولہ گونہ تسلی دہ خاطر حزین این مسکین گردید بعد از این ماجرا بیک سال و سہ ماہ چندروز کم واقعہ آن حضرت روی نمود چہ این گفتگو در عشرہ اولای ذی الحجہ سنہ یکہزار و سی و دو بود و ارتحال آن ہادی انام بیست و ہشتم صفر سنہ یکہزار و سی و چہار بود بیش از عنایت این خلعت بدہ یازدہ سال کہ آن درویش در آن ہنگام در حوالی چہاردہ سالگی بود بعرض اشرف رسانیدہ بود کہ من از خود نوری می یابم کہ تمام عالم از ان نور منور است و آن نور در ہر ذرہ از ذرات عالم ساریست چون آفتاب اگر آن نور فرو رود عالم ظلمانی است آن عالی حضرت وی را بشارت دادہ فرمودند کہ قطب وقت خویش بشوی و این سخن از من یاد آر حمداً للہ سبحانہ کہ موعود منجز گشت و اثر بشارت بحصول پیوست چہ قطبیت یکی از شعب قیومیت است بر سر اصل سخن رویم و گوییم کہ قیوم در عالم خلیفہ حق است جل و علی و نائب مناب و اقطاب و ابدال وقت در دائرہ ظلال وی مندرج اند و افراد و اوتاد در محیط کمال او مندمج قیام افراد عالم بذات او است چہ افراد عالم چونکہ مظاہر اسماء و صفات اند ذاتی درمیان شان کائن نیست ہمگی اعراض و اوصاف اند و اعراض و اوصاف را از ذات و جوہر چارہ نیست تا قیام شان با آن بود عادۃ اللہ جاری است کہ بعد از قرون متطاولہ عارفی را نصیبی از ذات ارزانی داشتہ

باشد وی را ذاتی عطا فرمایند که بحکم نیابت و خلافت قیوم اشیائی گرد و اشیا بوی
قائم می باشند باید دانست که حصول نسبت قیومیت ہیچ کسے را تا نصیبے از اصالت
نداشته باشد میسر نیست آن عالی حضرت متعالی منقبت درویشے را که بحصول نسبة
قیومیت بشارت داده بنوید ثبوت نشاره اصالت وی را نیز سربلند گردانیدند و نیز
فرمودند که ہر قدر که نصیبی از اصالت داری موافق آن نشأ محبوبیت در نہاد
تو مودع است یعنی محبوبیت ذاتی و کمال انفعالی در حق وی نشان داده وَمَا ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ تم مکتوبہ العالی و اگر از مرقومات ایشان و والد ایشان آنچه مشعر
بفضائل و معارف و کمالات ایشان است جمع کنم پس باید کتاب علیحده بنویسم
و این منتخب را تاب برداشت آن نیست لہذا اکتفا برہمین قدر رفت و یک مکتوبی که
در آن ایماء آداب و رسوخ بشیخ مقتدا حاصل می شود نیز می نویسم بگوش ہوش
استماع نما مکتوب صد و دوازدهم از جلد اول از مکاتیب حضرت
عروة الوثقیٰ رحمہ بشیخ محمد شریف کابلی که خلیفہ خواجہ محمد صدیق پشاوری بوده که بنفس بی رشد اللہ
از وے رنجیده و مرشد وی از جملہ کمل خلفائی حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالی عنہ بوده
خدمت ایشان در تنبیہ او بر موقع خطائی او آنکه مسترشد را استرضائی مرشد ناگزیر است
نوشته اند هٰذا هو الحمد للّٰه والصّلوٰة نوشته می آید در این ولا شنیده شد که مولانا
محمد صدیق را که پیر شما است رنجانیده اید و گستاخی ہا و بی ادبی ہا نموده اید و در سلوک
سابق تغیرہا رفته و مولانا بسیار بسیار از شما رنجیده بحدیکه معامله به تبرا و سلب
نسبت کشیده است از ان تواضع ہائی و نیستی ہائی و خدا طلبی ہائی
که از شما ظاہر میشد این امور بسی مستبعد و خیلے محل تعجب است از پیر که قطع می کنید
بکه می پیوندید مگر از خدا اجل و علے قطع می خواہید بخاطر مریدان از پیر نتوان قطع نمود و چگونه
رضای مخلوق از خالق تعالی نمی توان برید چه بلا شد حقوق از عالم رفت از مثل شما

نموده

نتوان

مردم

مردم که این قسم حرکت ناملائم پیدا شود پس اعتماد از یاران اهل ارادت برخواست هر که
نشو و نما پیدا خواهد کرد و قبولی خواهد بهم رساند یا صفای وقتی خواهد دید از پیر اعراض
و ترک آشنائی خواهد نمود اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ باید که بمشاهده این امور رابطه
محبت و رسوخ عقیده به پیر بزرگوار زیاده شود و انکساری و خاکساری بسیار بیش
از بیش نمایند که این دولت بهم کرده است و این صفا و قبول از انوار برکات او
نه آنکه گردن کشی نماید و رعونت بهم رساند که مشیخت و بطالبان صحبت داشتن
درین وقت از محرمات طریقت است عجب است که ایمان بسلامت ماند و طلب صحبت
داشتن امر یست علیحده در نفحات از عزیزی نقل می کنند که هر که پیر را رنجه دارد و تو با او بد باشی
سگ از تو به باشد چه جای آنکه تو مباشر رنجش پیر باشی بد فهمیده اید زود تدارک نمائید و
مولانا را از خود راضی سازید بهر طریق که راضی شود غیر ازین علاجی نیست تم عبارته
الشریفه مکتوب طویل است و همه مملو بدین مدعا است ع در خانه اگر کس است یک حرف بس است
مخفی نماند که مذهب حضرات مجددی در مسئله توحید موافق آرای صائبه علمای دین و عرفای
کاملین است آن قدر در تعظیم شرع متین کوشیده اند که یکسر موی انحراف ازان کوه عظیم
و سیئه جسیم قرار داده و طریقت و حقیقت را خادمان شریعت فرموده و کلمات
اکابر اهل وحدت وجود را که بظاهر بآرای اهل حق چندان موافقت نداشت بدلائل
روشن با کتاب و سنت برابر نموده اند و مادۂ اختلاف را از میان برداشته صلح
کلی داده اند و در معنی فریقین را متحد ساخته اختلاف را در عبارات و الفاظ وا
نموده اند و برای فریقین مصلح شده اند چنانچه از واقفان علوم و معارف مجددے
و متتبعان مکاتیب احمدی و معصومی مخفی نخواهد بود که در توفیق این فریقین چه
سعی ها نموده و خدمت ها کرده اند و ازان شکرانه حمد و ثنای بجای آورده جای
که می فرمایند الحمد لله الذی جعلنی صلة بین البحرین و مصالحا

هر که پیرے را رنجه دارد و تو با او بد باشی رساند

بین الفئتین اما جماعہ کہ خود را در زی صوفیہ گرفتہ و کلمات اکابر را یاد کردہ بی آنکہ از معانی آن بہرہ ور گردیدہ یا بہ مقصد آنہا واقف شدہ باشند غلط ہای صریح و لغزش ہای قبیح خوردہ اند و خود را بریا و تقلید در خرقہ کشیدہ سر از اطاعت شرع و دین بر آوردہ و جماعہ جہال را کہ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اند از راہ بردہ اند از پے علو دنیا و دین را باد دادہ بہ کلمات نامناسب کہ مخالف آرائے صائبہ اہل حق اند قائل شدہ اند حضرت مجدد در رد آن جماعہ مکاتیب بسیار نوشتہ اند و آن حدت دین مفاسد آنہا را از کتاب و سنت معلوم نمودہ ایراد فرمودہ اند مشرب و مذہب خود و اکابر مستقیم الاحوال را از ایشان امتیاز دادہ اند از ان مکاتیب یک مکتوبے ایراد مے رود تا حقیقۃ معاملہ ظاہر گردد و محق از مبطل جدا شود **مکتوب بیست نہم** از جلد اول مکتوبات قدسی آیات حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالی عنہ بہ مرزا عبید اللہ بیک در رد جماعہ کہ مذہب صوفیہ علیہ را ترک تعرض دانستہ اند و باسقاط عمل و دیگر مفاسد قائل گشتہ باذکر احادیث کہ در فرضیت بامر معروف و نہی منکر وارد شدہ است و ذکر احادیث فضائل جہاد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ مخدوما در اہل زمانہ زبان زدہ و شائع شدہ کہ مشرب صوفیہ علیہ ترک تعرض است بحال خلق و بد نابودن باکسی چون این کلمہ خلاف واقع است و متضمن بمفاسد کثیرہ بخاطر رسید کہ درین باب چیزے نویسد و مفاسد آن را ظاہر سازد و بدین تقریب احادیثے کہ تعلق بامر معروف و نہی منکر و حب فی اللہ و بغض فی اللہ و فضیلت جہاد فی سبیل اللہ و علو مرتبہ مجاہدان و درجات شہداء دارد ایراد نماید و بعضی نقلہا از صوفیہ کرام کہ مناسبتی باین مقام دارد مبنی

از استقامت بر جادہ شریعت غراست ورد جماعہ ایست کہ خود را منتسب باین طایفہ علیہ
مے سازند و سر از ربقہ شریعت حقہ می برآرند نیز درج نمودہ بہ دوستان ارسال
داشت ومن اللہ سبحانہ العصمۃ والتوفیق مگر ما کسی کہ معتقد این معنی است معلوم نیست کہ از
صوفیہ کدام جماعہ را می خواہد طریقہ پیران ما کہ مشائخ نقشبندیہ اند خود اتباع سنت و
اجتناب از بدعت است چنانکہ از کتب و رسائل شان ظاہر و ہویدا است امر معروف و نہی
منکر و حب فی اللہ و بغض فی اللہ وجہاد فی سبیل اللہ از سنن مقررہ مصطفویہ
است بلکہ از واجبات و فرائض دین او علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا پس
ترک امر معروف ترک این طریقہ علیہ بود حضرت خواجہ نقشبند یہ رض می فرمودند
کہ طریقہ ما عروۃ الوثقی است چنانچہ در ذیل متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دست زدن است و اقتدا با ثار صحابہ کرام علیہم الرضوان کردن است و درین طریقہ باندک
عمل فتوح بسیار است اما رعایت متابعت سنت کار بزرگ است ہر کہ ازین طریقہ ما روی
گرداند خطر عظیم دارد اگر مشرب صوفیہ ترک تعرض بودی چرا حضرت خواجہ نقشبند کہ از رؤسای
صوفیہ اند و راس این طریقہ علیہ بہ پیر خود حضرت امیر کلال کہ جای ادب بود و احق بودند
بعدم تعرض در باب ذکر جہر کہ طریقہ حضرت امیر بود امر معروف کردند و علمای بخارا را جمع
نمودہ پیش ایشان بردند و ایشان از راہ حسن نشاء مسلمانی و کمال حقانیہ گفتہ حضرت خواجہ
را قبول کردند و ذکر جہر را گذاشتند چنانچہ منقول است و طریقہ سلف و صوفیہ و مشائخ مستقیم
نیز ہمین بود و صوفیہ کرام این ہمہ وفاتر در سلوک و ریاضات و موعظت نوشتہ اند و مہلکات
منجیات قرار دادہ امر معروف و نہی منکر است یا چیز دیگر و تعرض است یا ترک تعرض حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رح از پیر خود نقل می فرمائید کہ فرمودہ کہ راہ دوستی
چہ تاریک و باریک است مے باید کہ خلق را نصیحت کنی و تبرسانی شیخ محی الدین بن عربی رض
کہ پیشوای اہل وحدت وجود است چرا صوفیہ وقت خود را کہ طریقہ سماع و رقاصی

داشتند مانع آمد و دلالت بترک آن نمود و بعضی آنہا بگفتہ شیخ باز آمدند و طریقہ خود را گذاشتند و بعضی باز نہ گشتند لیکن اعتراف نقص و قصور خود کردند چنانچہ شیخ در بعضے رسائل خود نوشتہ است حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی جناب حضرت شیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ در بعضی رسائل خود باب بزرگ در امر معروف و نہی منکر آوردہ است و دقائق آنرا بیان فرمودہ است و احتیاط ہا دران امر خطیر رعایت نمودہ و ہمان جامی آرد فاذا ثبت انہ لا یجب الانکار ای النہی عن المنکر عند عدم القدرۃ فہل یجوز انکارہا اذا غلب علی ظنہ الخوف علی نفسہ فعندنا یجوز ذلک وہو الافضل اذا کان من اہل العزیمۃ والصبر فہو کالجہاد فی سبیل اللہ تعالی مع الکفار وقد قال اللہ تعالی فی وصیۃ لقمان علیہ السلام وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ لاسیما اذا کان عند سلطان جائر او لاظہار الایمان عن ظہور کلمۃ الکفر لان الفقہاء اتفقوا علی ذلک وانما الاختلاف بیننا وبینہم فی غیر ہذین الموضعین انصاف باید نمود اگر مشرب ایشان کہ پیشوای اہل ولایت و مقتدای صوفیہ بودند ترک تعرض بودی این ہمہ مبالغہ در امر معروف و نہی منکر کے کردندی و نیز حضرت شیخ فرمودہ الذی یومر بہ وینکر علی ضربین فکل ما وافق الکتاب والسنۃ و العقل فہو معروف وکلما خالف ذلک فہو منکر ثم ذلک ینقسم قسمین احدہما ظاہر یعرفہ العوام والخواص وہو کوجوب الصلوۃ الخمس وصوم شہر رمضان والزکوۃ والحج وغیر ذلک ومن المنکر کتحریم الزنا وشرب الخمر والسرقۃ وقطع الطریق والربا والغصب وغیر ذلک فہذا القسم یجب انکارہ علی العوام کما یجب علی الخواص من العلماء والقسم الثانی

داود

ما لا یعرفہ الا الخواص مثل اعتقاد ما یجوز علی الباری عزوجل وما لا یجوز علیہ فھذا مختص بالعلماء انکارہ فان اخبر واحد من العلماء ذلک من العوام جاز لہ ذلک ووجب علی العامی انکارہ علی القدرۃ۔
فضیل عیاض کہ از اکابر صوفیہ است فرمودہ من احبّ صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ مبغض لصاحب البدعۃ رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر لہ وان قل عملہ واذا رایت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اٰخر وقال فضیل سمعت سفیان بن عیینہ یقول من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط اللہ عزوجل حتی یرجع وقد لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدیثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل عنہ صرف ولا عدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل النافلۃ ودر حدیث آمدہ است یا عائشۃ رضـ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا ھم اصحاب البدعۃ واصحاب الاھواء لیس فیھم توبۃ وانا منھم بریئ وھم منی براء عن عمر اگر مشرب صوفیہ کرام ترک تعرض بودے چرا یکے از رؤسائے صوفیہ فرمودے آن روز کہ درمیان صوفیہ بنقار نگذرد آن را خیر نداند شیخ الاسلام فرمودہ کہ نقار صوفیان کن مکن است پس حاصل معنی چنان باشد کہ روزے کہ صوفیان میان خود ہا امر معروف و نہی منکر ننمایند ومداہنت بکنند آن خیر نیست نیک تامل باید نمود کہ جماعت کہ بعدم تعرض قائلند عذاب وثواب اخروی ومواعید شدیدہ درباب اہمال سور کہ در قرآن مجید واحادیث صحیحہ وارد شدہ است قبول دارند یا نہ پس چرا نامرادے را از مہلکہ شدیدۂ عظیمہ نبرآرند وطریق نجات را از عذاب سخط با ونمایند اگر بر سر راہ نابینائی چاہی یا ماری بود

یا کسی در مہلکہ دنیاوی افتادہ باشد ظاہر آنست کہ این جماعۃ او را متنبہ خواہند ساخت
وتعرض حال او خواہند کرد چرا بر مہلکہ اخروی کہ اشد وابقی است متنبہ نہ سازند و راہ
نجات نمایند یقین است کہ قبول ندارند ومعتقد قیامت وحشر ونشر ومافیہ نیستند
اعاذنا اللہ سبحانہ عن اعتقادھم السوء اگر ترک تعرض خلق مرضی حق
بودی جل وعلی چرا بعثت انبیا علیہم السلام نمودی وتشریع شرائع فرمودے
ودعوت بدین اسلام وبطلان ادیان دیگر ورائے اسلام کردے وہر کہ دعوت
آن بزرگواران قبول نہ کرد و در امم سابقہ بعذاب ہائے گوناگون گرفتار نمودہ ہلاک کردہ
واستیصال شان نمودی باینہمہ خلق را بطور آنہا مے گذاشت وہیچ تعرض نمی نمود
ومنکران را بچیزے عذاب وہلاک نمیفرمود ونیز برین تقدیر جہاد را برای چہ فرض میساخت
کہ ہم متضمن ایذاء وقتل مسلمانان است وہم ایذای وقتل کفار این ہمہ فضیلت مزیت
جہاد را ومجاہدان وشہدا را فی سبیل اللہ را کہ بنصوص قطعیہ ثابت شدہ است
چنانچہ بعضی از آنہا خواہد آمد چون باشد کہ بنا حق تعرض مردم می نمایند وایذای میرسانند
ونیز نفس انسانی کہ از مخلوقات خداست سبحانہ چرا بحرب ومعادات او امر نمود
وجہاد او را جہاد اکبر فرمود وقرب خود را بآن جہاد مربوط ساخت کما ورد عاد نفسک
فانہا انتصبت بمعاداتی او را ہم بوضع او باینہمہ گذاشت پس معلوم شد کہ این ہا
اعداء اللہ اند حق سبحانہ می خواہد کہ انتقام از اعدائے خود بگیرد وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ
از کمال رحمت انبیا را بالاصالت واولیا را بہ تبعیت بدعوت فرستاد واعلام ثواب
وعذاب بزبان آنہا فرمود وحجت را بر مخالفان درست ساخت وزبان عذر شان
بند نمود لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ بہ چشم پوشی و
خواب خرگوشی این کارخانہ عظیم القدر مرتفع نمی شود وہیچکس نمے تواند آنرا دفع کردن
اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۙ مَا لَہٗ مِنْ دَافِعٍ اگر مے خواست ہمہ را براہ

راست ہدایت می نمود و بدار السلام می فرستاد و لو شاء اللہ لھدٰھم اجمعین لیکن ارادت ازلی چنین خواست و حکمت لم یزل ہم چنین اقتضا نمود و لکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین بمولای حقیقی جل شانہ جای پرسش نیست کہ چرا چنین کرد و چنان نکرد لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون بزرگی فرماید بیت

کرا زہرہ آن کہ از بیم او	کشاید زبان جز بہ تسلیم او

قال اللہ تعالیٰ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی یعنی پس متابعان او علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام با او در دعوت وامر معروف شریک اند و ہر کہ تارک امر معروف است تابع نیست انصاف باید داد اگر فساق و کفار مبغوض و اعداء حق نبودندے بغض فی اللہ از واجبات دین نبودے وافضل مقربات و مکمل ایمان نگشتے و سبب حصول ولایت و رضا و قرب خداوند جل سلطانہ نشدے عن عمرو بن الجموح انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجد العبد حق صریح الایمان حتی یحب للہ و یبغض للہ فاذا احب للہ وابغض للہ فقد استحق الولایۃ من اللہ عز وجل رواہ احمد وعن ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان رواہ ابوداود وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ ابوداود وعن معاذ بن جبل انہ سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عن افضل الاعمال قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ قال وما ذلک یارسول اللہ قال ان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لھم

الایمان

ما تکرہ لنفسک رواہ احمد وہم در حدیث آمدہ است تقربوا الی اللہ سبحانہ ببغض
اھل المعاصی والقوھم بوجوہ منکرۃ والتمسوا رضی اللہ تعالی بسخطھم وتقربوا
الی اللہ عز وجل بالتباعد منھم رواہ ابن شاھین والدیلمی عن ابن مسعود
فی کنز الخفی فی الخبر ان اللہ تعالی قال لموسی علیہ السلام ھل عملت لی عملا قط
قال الھی صلیت لک وصمت وتصدقت وذکرت فقال اللہ عز وجل اما
الصلوٰۃ فلک البرھان والصوم جُنّۃ والصدقۃ ظل والذکر نور فای
عمل عملت لی فقال موسی الھی دلنی علی العمل الذی ھو لک قال یموسی ھل
والیت لی ولیا او عادیت لی عدوا فعلم موسی انہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ
و در بالا از فضیل قدس سرہ نقلی درین باب گذشتہ است و آنکہ محبت دوستان
محبوب و عداوت دشمنان او از لوازم محبت است محب صادق درین دو عمل اختیار
ندارد و محتاج بکسب و بعمل نیست چنانچہ در اعمال دیگر محتاج است دوستان دوست
چہ بلا بنظر زیبا نماید و دشمنان او چہ قسم زشت و بدین معنی در مجاز ظاہر و ہویدا
است کہ ہر کہ دعوی دوستی نماید تا تبری از دشمنان او نکند مقبول نیست منافق بیش
نمیداند شیخ الاسلام گفتہ کہ من با بو الحسن شمعون نہ نیکم کہ استاد من حصیری را
مے رنجانید و ہر کہ پیر ترا رنجہ کند و تو از وے رنجہ نباشے سگ از تو بہ بود و
قال اللہ تعالی قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ
اذ قالوا لقومھم انا برءاؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا
بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ و نیز فرمودہ لقد
کانت لکم فیھم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر
پس ازین آیات کریمہ معلوم شد کہ طالب حق را جل و علی این تبرا و بغض و عداوت
ضرور ناگزیر است و نیز فرمودہ تعالی لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم

دیگر

ونیز فرمودہ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ الی قوله سبحانہ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ازاین سہ آیت معلوم شد کہ موالات اعدائے اللہ تعالیٰ موجب گمراہی است وراہی بوصول مطلب ندارد ونیز فرمودہ او تعالیٰ یَاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ونیز فرمودہ وَمَنْ یَّتَوَلَّ مِنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ونیز فرمودہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ الآیۃ ونیز فرمودہ ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذ وهم اولیاء

مصرع ؏ تولّے بی تبرّی نیست ممکن ؛ اینجا صادق می آید نہ در اصحاب کرام چنانچہ رفضہ گمان بردہ اند چہ تبرّا از اعدا باید نہ از احبّا وجمعیکہ بشرف صحبت مشرف اند بمحبّت ومودت بایکدیگر موصوف اند شدت وغلظ شان باکفار بود کما قال اللہ تعالیٰ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ اگر گویند کہ خلق ہمہ مظاہر ومجالی حق اند جل وعلا وغیراز نمائندگی کمالات او سبحانہ درین ہا چیزے نیست چنانچہ مشرب اہل وحدت وجود است پس ہمہ را بچشم محبت باید دید وہیچ کدام بدنباید بود چنانچہ گفتہ اند مصرع ؏ پس بدی مطلق نباشد درجہان ؛ گوییم عداوت وعدم موالات کفار وغلظت وجہاد باین ہا بنصوص قطعیہ ثابت شدہ است کہ ریب را اصلا دران گنجائش نیست اینہا فی انفسہم ہرچہ باشند متابعت نصوص مارا فرض ونا گزیر است مارا بنص کار است نہ بفصّ نجات فردا وابستہ بنص است نہ بفصّ خواب وخیال کشوف والہامات در برابر نص نمے توان شد غایت الامر شخصے کہ مغلوب حال است باید کہ خود را بتکلیف بر متابعت نصوص دارد وعمل بنصوص ہرچند خلاف وجدان وکشف او بود نماید ہموارہ ملتجی ومتضرع باشد کہ حقیقت کار کما ہو منکشف گردد وچشم بصیرت او مکتحل تراب اقدام انبیا واصحاب کرام علیہم السلام بود مصرع ؏

ینولهم

این کار دولت است کنون تا کرا رسد ؛ با آنکه گوییم که جماعه که مشرب وحدت وجود دارند مراتب وجود را اثبات می نمایند و احکام غیر مرتبه آنرا از احکام مرتبه دیگر جدا اثبات می کنند و احکام کثرت را که مبنای شریعت بر آن است از دست نمیدهند و رفع آنرا الحاد و زندقه می شمرند **مصرعه** اگر حفظ مراتب نکنی زندیقی ؛ پس امر معروف و بد بودن با اهل فسق و کفر از احکام کثرت است و در رنگ سائر احکام شرعیه بر داشتن آن الحاد و زندقه بود هرچند بدی مطلق را نفی میکنند لیکن بدی نسبی اثبات می نمایند **مصرعه** بد به نسبت باشد آنرا هم بدان ؛ و بدی نسبی در بد بودن و احتراز کردن کافی است و اهل وحدت وجود از آن هم پرهیز مے کنند و دیگران را منع مے آیند و مار و کژدم را می کشند و مردم را از ان میترسانند و از مطیعان و معتقدان خود راضی اند و از منکران و مخالفان خود ساخط و در غضب چنانچه مولوی روم قدس سره که از رؤسای صوفیه موحد است می فرماید **بیت**

منکر این حرف ایندم در نظر	شد مثل سرنگون اندر سقر

و از طعام لذیذ و آب شیرین و متاع نفیس و آواز خوش و منزل خوش و صور جمیله بیشتر رغبت و ملتذند به نسبت با اضداد آن و در رعایت احوال منتسبان خود و حمایت شان نسبت بدیگران بیشتر مے نمایند و از مهالک خود را کناره می گیرند و جلب منافع و دفع مضار رهما امکن مے کنند و از تدبیر معاش و تربیت فرزندان فارغ نیند و از مشورت و کنکاش خالی نیند و زنان خود را در پرده می دارند و تجویز نمے نمایند که نامحرمی گرد شان گردد و دست درازی کند و اطفال خود را از صحبت بد دور مے سازند و ظالم و متعدی را بسزا مے رسانند و مریضان را از غذاهای نا ملائم پرهیز مے کنانند این همه رعایت احکام کثرت است یا چیزے دیگر پس از امور دنیائی دنے رعایت این احکام کردن با وجود اباحت ترک آن و در امور اخروی ترک این احکام

کدو کاش

کردن

با وجود ورود وامر الٰہی جل سلطانہ اثبات آن و بحیلہ وحدت وجود سر از ربقہ بندگی کشیدن عجب انصاف است و از قاعدہ عقل دور اندیش دور و دور منشار آن عدم انقیاد و ناگرویدنے است با احکام الٰہی جل شانہ و عدم اعتقاد است بطور نبوت و انکار است از قیامت و از عذاب و ثواب آن اعاذنا اللہ سبحانہ و ایاکم عدہ اہل وحدت وجود کہ مستقیم الاحوال اند قصص تشرع و تصلب شان در دین مشہورہ و ماثور اند و محتاج نوشتن نیست حضرت ایشان ماقدسنا اللہ سبحانہ بسرہ این ہمہ احتیاط کہ در وضو و طہارت و نماز و آداب آن داشتند می فرمودند کہ از عمل والد بزرگوار اخذ نمودہ ام از کتب این قسم عمل بدست آوردن مشکل است والد بزرگوار ایشان کہ جد این فقیر باشند و با وجودے کہ مذہب مشرب وحدت وجود داشتند و بخصوص در ان طاق بودند تشرع ایشان ہم بروجہ کمال بود چنانچہ معروف است ایشان مے فرمودند کہ این احتیاط را از عمل شیخ خود کہ در سلسلہ چشتیہ بودند شیخ رکن الدین اخذ نمودہ ام ایشان نیز باوجود مشرب توحید بہ تشرع کامل موصوف اند و حضرت شیخ این احتیاط را در اعمال از عمل شیخ و والد خود حضرت شیخ عبد القدوس رحمہ گرفتہ بودند و آیشان در رجہ علیا در مشرب وحدت داشتند و ہموارہ مغلوب حال می بودند مع ذلک در تشرع و احتیاط ظاہری نیز فرد کامل بودند حضرت خواجہ احرار کہ چراغ نقشبندیہ اند باوجودیکہ مائل بہ مشرب توحید بودند در تشرع و ترویج شریعت قدم راسخ داشتند می فرمودند اگر من شیخی کنم ہیچکس را یارائی شیخی نماند لیکن مرا برائی ترویج دین آوردہ اند نہ برائی شیخی شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ در علم حدیث صاحب اسناد بود و در علم فقہ پایۂ اجتہاد داشت فرمودہ کہ بعضے از مشائخ محاسبہ اعمال یومی و لیلی خود بہ مقتضائے حدیث حاسبوا قبل ان تحاسبوا اختیار کردہ اند

من در محاسبه از ایشان افزودم و محاسبه خطرات نیز با محاسبه اعمال قرین کردم
سلطان العارفین و سید الطائفه که گویا بانی این مشرب بوده‌اند سراپا
به تشرع آراسته بودند می آرند که چون بایزید نماز می کردے قعقعه از استخوان
سینه وی برون مے آمدے و مے شنیدندے از هیبت حق و تعظیم شریعت
فی العوارف عن الجنید یقول لرجل ذکر المعرفة فقال الرجل اهل المعرفة
بالله یتنقلون الی ترک الحرکات من باب البر والتقوی الی الله تعالی فقال
جنید ان هذا قول قوم تکلموا باسقاط الاعمال وهذا عندی عظیمة
والذی یسرق ویزنی احسن حالا من الذی یقول هذا وان العارفین
بالله اخذوا الاعمال عن الله والیه یرجعون فیها ولو بقیت الف عام لم انقص من
اعمال النبی ذرة الا ان یحال لی دونها وانها لآکد فی معرفتی و اقوی
بحالی. منقول است که منصور حلاج با آن همه دعوی هر شبانروز هزار رکعت
نماز می گذارد و آن شب که روز آن کشته شد پانصد رکعت گذارده بود یکے از کمل مشائخ
طبقات فرموده غضوا ابصارکم ولو عن شاة انثی اگر مشرب اهل وحدت وجود
ترک تعرض و آزار خلق بودی مولانا عبد الرحمن جامی علیه الرحمة که از
کمل ارباب وحدت وجود از محققان شان بوده چرا در این جماعة در کتاب سلسلة
الذهب نمودے و مثنوی طویل در نکوهش آنها آوردی عنوان مثنوی را باین عبارت
نوشته در مذمت آنها که بنای مذهب خود بر کم آزاری نهاده اند و در ورطه اباحت و اتحاد افتاده اند

ترک آزار کردن خواجه	دفتر کفر است دیباچه
منکر آمد به پیش او معروف	شد بمنکر عنان او مصروف
نفس محنت گزین راحت جوے	دارد وش در ره اباحت روے
شد یکی پیش او حلال و حرام	می نه اندیشد از نکال و وبال

میشود

مے شود مرتکب مناهی را | می فتد در عقب ملاهی را
گاه لاف از مذهب تجرید | گه گزاف از مشرب توحید
نیست لاف و گزاف او عارے | لیکن او را چو نیک انگاری
مذهبش جمع فضّه و ذهب است | مشربش شرب بادهٔ عنب است
از علامات عقل و دین عاری | مذهبش حصر در کم آزاری
نه ز احوال سابقش عبرت | نه ز احوال لاحقش حیرت در
نسبت خود کند بدرویشان | دم زند از ارادت ایشان
هرکه درویش نه و شود بیزار | کے ز درویش آمد این کردار
نیست درویش آنکه زندقه ایست | نیست جمعیّت آنکه تفرقه ایست
اصطلاحات عارفان از بر | کرده او می کند بیان فرفر
دلش از سرّ کار واقف نه | معرفت بیشمار عارف نه
همچو جوزے همی نماید نغز | لیک چون بشکنی نیابی مغز
کرده وهم و خیال ناپاکان | مندرج در عبارت پاکان
لفظها پاک معنیش سرگین | نافه چین لفافهٔ سرگین
نافه بکشاده مشک افشاند | ورکشاید جهان بگنداند

وفی العوارف سئل سهیل عن الرجل یقول انا کالباب لا اتحرک الا اذا حرکت قال هذا لا یقول الا احد الرجلین اما صدیق واما زندیق لان الصدیق یقول هذا القول اشارة الی قوام الاشیاء بالله سبحانه وتعالی مع احکام الاصول ورعایة العبودیة والزندیق یقول ذلک اصالة لا لاقامة الاشیاء علی الله تعالی واسقاطا للملامة عن نفسه وانخلاعا عن الدین ورسمه۔ عجب کاروباریست جمعی از انانکه مشرب کم آزاری و صلح کل اختیار کرده اند باهم

فرق از کافران و جهودان و جوگیه و براهمن و ملاحده و زنادقه وارمنی وغیر آن نیک اند صلح و محبت ها وانبساطها و صحبت ها باکدیگر دارند غیر از متابعان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم که اهل سنت و جماعت اند فرقه ناجیه اند در باب آنها وارد شده است الذین هم علی ما انا علیه واصحابی که با آنها غلظت و عداوت دارند صلح شان باکدیگر آنست و باینها در مقام ایذای و آزار اند و تخریب اینها می خواهند عجب صلح کل است که با محمدیان که پیشوای شان رحمت عالمیان است غلظت و عداوت باشد و باغیر محمدیان که محل غلظت است بنصوص قرآنی محبت و مودت بود بلی الکفر ملة واحدة نیک تامل نمایند ترک تعرض خلق اگر محمود مے بود امر بالمعروف ونهی عن المنکر از واجبات دین متین نمی گشت وحق سبحانه این امت را باتیان این امر جلیل القدر خیر امة نمی فرمود قال الله تعالی کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر ونیز فرموده الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر والحافظون لحدود الله ونیز فرموده المؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر وجمیع انبیا علیهم السلام وصحابه وتابعین وسائر سلف صالحین چه کوششها در اتیان امر معروف ونهی منکر نموده اند و چه ایذاها در تحصیل این امر کشیده اند و با مر عبث این همه جهد نمودن و ایذای کشیدن سفاهت محض است اگر ترک تعرض مستحسن مے بود چرا انکار قلبی را از انکار شرعی اضعف ایمان فرمودی کما ورد فی الحدیث الصحیح عن رسول الله صلی الله علیه واله وصحبه وسلم انه قال من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان رواه مسلم و چرا تارک امر معروف را در بلده از بلاد داخل عذاب اهل آن بلده ساختندی و در زیر و زبر آن شریک نمودندی کما روی جابر انه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وصحبه وسلم اوحی الله عزوجل الی جبرائیل علیه السلام

ان اقلب مدینة کذا وکذا باھلھا فقال یا رب ان فیہم عبدک فلانا لم یعصیک طرفة عین قال فقال اقلبہا علیہ
وعلیہم فان وجہہ لم یتغیر فی ساعة قط رواہ البیہقی اگر گویند آیہ کریمہ یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم
لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم دلالت بر ترک امر معروف و نہی منکر دارد گوئیم ممنوع است چہ معنی اہتدا کہ در کریمہ
آمده است شامل امر معروف و نہی منکر آمده است کما حررہ المفسرون یعنی چون شما اعمال
صالحہ بجا آرید امر معروف کنید و نہی منکر نماید گمراہی دیگران شما را زیان ندارد و شان
نزول این آیہ موید این معنی است چون مسلمانان از کفر و عدم انقیاد کفار نگونسار دل
تنگ شدند حق تعالی تسلیہ مسلمانان باین آیة کریمہ فرموده یعنی چون شما آن کار خود را کردید
و دلالت براه راست نمودید و از کفر و طغیان ترسانیدید بعد از ان کفر آنہا بشما مضرت
نرساند و جمعیکہ این آیہ کریمہ را بر ظاہر گذاشتہ اند گفتہ اند این آیہ بآیات امر معروف منسوخ
گشتہ است عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال فی خطبتہ یا ایہا
الناس انکم تقرءون ہذہ الآیة یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لا يَضُرُّكُمْ
مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فانی سَمِعْتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول
ان الناس اذا راوا منکرا فلم یغیروہ یوشک ان یعمہم اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجة
والترمذی وصححاہ وفی روایة ابی داود اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ
اوشک ان یعمہم اللہ بعقابہ وفی روایة اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی
ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وعن ابی
ثعلبة فی قولہ تعالی علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم فقال اما
واللہ لقد سئلت عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل ائتمروا
بالمعروف وتناہوا عن المنکر حتی اذا رایت ہوی متبعا ودنیا موثرة واعجاب
کل ذی رای برایہ ورایت امرا لا بد لک منہ فعلیک نفسک ودع امر العوام
فان وراءکم ایام الصبر فمن صبر فیہن قبض علی الجمر للعامل فیہن اجر خمسین

الخبر

رجلا یعملون مثل عمله قالوا یا رسول الله اجر خمسین منهم قال اجر خمسین منکم رواه الترمذی و ابن ماجة اگر گویند که امر معروف و جهاد فی سبیل الله طریقه انبیائی کرام است علیهم و علی اتباعهم الصلوات و التسلیمات و طریقه اولیاء ترک تعرض است و عدم امر معروف چنانچه بعضے از اهل این وقت میگویند گوئیم که وجوب و فرضیت این امور و فضائل اتیان آن و مواعید ترک آن بنصوص ثابت گشته است و فرضیت و وعد و وعید نسبت بکافه انام است خصوصیت با شخاص دون اشخاص ندارد و خواص و عوام و انبیا و اولیا در اتیان فرائض برابراند و همه داخل وعد و وعید با آنکه گوئیم حصول نجات و وصول بدرجات کمال مربوط بمتابعت انبیا علیهم الصلوٰة والتسلیمات است اولیا هرچه یافته اند از ولایت و محبت و معرفت و قرب الهی جلشانه همه بمتابعت و طفیل انبیا علیهم السلام یافته اند راه وصول منحصر در اتباع آن بزرگواران است قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ سوای این هر راهی که هست روی بضلالت دارد و سبیل شیاطین است کریمه فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ دلیل شافی است برین معنی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ شاهد عدل بر آن وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قال خط لنا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم خطا ثم قال هٰذا سبیل الله ثم خط خطوطا عن یمینه و شماله و قال هٰذا سُبُل الشیاطین علی کل سبیل منها شیطان یدعو الیه و قرأ ان هٰذا صراطی مستقیما فاتبعوه الآیة رواه احمد والنسائی والدارمی پس هر که بے متابعت انبیا علیهم السلام خواهد که در راه حق در آید و بکمال رسد غیر گمراهی چیزے حاصل نکرده باشد اگر چیزے حاصل شد استدراج بود که نتیجه آن در آخرت خسران و حرمان بود وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

محال است سعدی که راه صفا		توان رفت جز در پے مصطفا	

الشیاطین

جنید

جنید بغدادی قدس سرہ کہ رئیس صوفیہ و سید الطائفہ است می فرماید من لم یحفظ
القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی بہ فی شاننا ہذا وان علمنا ہذا
مقید بالکتاب والسنۃ می آرند کہ درویشی از حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی
قدس سرہ پرسید کہ شیطان را بر روندگان این راہ ہیچ دسترس باشد خواجہ فرمودند کہ
ہر روندہ کہ بسر حد فنای نفس نرسیدہ باشد چون در خشم شود شیطان بروی دست
یابد اما آن روندہ کہ بسر حد فنای نفس رسیدہ است وی را خشم نبود غیرت باشد
و ہر کجا غیرت بود شیطان بگریزد و این چنین صفت آن کس را مسلم شود کہ روی
براہ حق دارد تعالی شانہ و کتاب خدای عزوجل بدست راست گیرد و سنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بدست چپ گیرد و درمیان این دو روشنائی براہ
راسلوک کند از حضرت خواجہ احرار منقول است کہ میفرمودند کہ اگر تمام احوال و
مواجید را بما دہند و حقیقت ما را بعقاید اہل سنت وجماعت متحلی نسازند جز خرابی
ہیچ نمی دانم واگر تمام خرابی ہا را بر ما جمع سازند و حقیقت ما را بعقائد اہل سنت وجماعت
بنوازند ہیچ باک نداریم انصاف باید داد نبوت ختم یافتہ است و زمان وحی منقطع
شدہ و دین کامل گشتہ و نعمت تمام شدہ امروز بکدام حجت و بکدام سند این چنین
دین متین را کسی تواند برداشت و بخواب و خیال خود کلمہ متفقہ انبیائی علیہم الصلوات
والتسلیمات کہ بوحی قطعی و اخبار الہی مثبت و متیقن گشتہ یک سو ساخت عقل دور
اندیش را کار باید فرمود و بخواب و خیال مغرور نباید شد و از سبل شیاطین دور باید بود
و صراط مستقیم سنت سنیہ را از دست نباید داد و اتباع انبیاء علیہم التحیات البتہ منجی
است و مثمر برکات و سوای آن ہمہ خطر است فالحذر راہ نجات قطعی را گذاشتہ براہ خطر
رفتن و در دام شیاطین لعین افتادن و خود را در معرض ہلاک سرمدی دادن از عقل
بسی مستبعد است و وجد و حال و خواب و خیال کہ برخلاف پیغمبران برحق بود کسراب

بقیعة یحسبه الظمآن ماء است چون کار بخدا افتد جل و علا و گور و قیامت پرتو اندازد
غیر از متابعت انبیای علیهم البرکات که بوحی قطعی ثابت شده است هیچ سود ندارد و
دستگیری در آن وقت نماید آری اگر احوال و مواجید و کشوف و الهامات باین متابعت
جمع شود نور علی نور باشد و چون به کمال آن برسد معامله از صورت شریعت بحقیقت
شریعت آید چنانچه صحابه کرام و سلف صالحین و مشائخ مستقیم الاحوال را بود رزقنا
الله سبحانه و ایاکم هذه الدرجة القصوی پس مقرر شده که راه وصول بدرجات
قرب الٰهی جل شانه خواه قرب نبوت بود و خواه قرب ولایت و واصلان انبیا باشند علیهم الصلوات
یا اولیا منحصر در راه شریعت است که پیغمبر خدا علیه و علی آله الصلوة والسلام
بدان رفت و دعوت کرده و مامور بدان گشته در کریمه قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ و کریمه قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ نیز بآن دلالت دارد و سوای آن هر راهی که هست رو بضلالت دارد و از مطلوب
حقیقی منحرف کل طریقة ورائها الشریعة فهی زندقة کریمه وان هٰذا صِراطی مُستقیما
الآیة و کریمه فماذا بعد الحق الا الضلال و کریمه وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ
دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ و حدیث خط لنا الحدیث و حدیث کل بدعة ضلالة
و احادیث دیگر شاهد این معنی است و آنچه از عبارات بعضی از اکابر واقع شده است
که راههای که موصل جناب قدس خداوندی است جل سلطانه دو راه است
راهی است که بقرب ولایت تعلق دارد و دیگر راهی است که بقرب نبوت متعلق است
منافاتی باین تحقیق ندارد که این هر دو راه داخل دائره شریعت غراست و این هر دو
قرب منوط به متابعت انبیا علیهم الصلوات والبرکات که صراط مستقیم است پس
کسی که خواهد که بی اتیان احکام شریعت و بی تبعیت رسل علیهم الصلوات و
التسلیمات یکی از این دو قرب برسد به مطلب رسد و راه گم کند و خائب و خاسر بود و

ہمچنین آنچہ مشہور گشتہ کہ الطرق الی اللہ بعدد انفاس المخلوقات درست است چہ ہر طرق را باصل خود شاہراہ است و ہر مخلوق راعین باصرہ جدا بما نحن فیہ ہیچ تدافع ندارد چہ این ہمہ راہ ہائی در حق وصول مشروط باتیان احکام شرعیہ است ہر کہ از دائرہ شریعت غا بر آمد خواہد کہ بیکی ازاین طرق در آید در راہ ماند و بمطلب نرسد بلکہ گم راہ گردد پس منشاء این ہمہ طرق شریعت آمد با وجود تعدد طرق عائد بہ یک طریق گشت اتحاد طرق گفتن باعتبار منشاء است و تعدد طرق یا اعتبار ناشی دو طریق باعتبار طرق کلیہ است و طرق بسیار باعتبار طرق جزئیہ است فی معارج الھدایۃ قال بعضھم الطرق الی اللہ تعالی بعدد انفاس المخلوقات ولکن کلھا مندرجۃ و مندمجۃ و منطویۃ و منکسبۃ فی دائرۃ الشریعۃ الکبری المحللۃ الشریعۃ المحمدیۃ العظمی وھذہ الطرق بالنسبۃ الی ارکان شجرۃ الشریعۃ اصولھا و فروعھا وعروقھا واغصانھا و اوراقھا وازھارھا وانوارھا ولا یقال ھی اشیاء سواھا وامور مباینۃ لھا لا والذی برء النسمۃ وشق الحبۃ ما وراء المحجۃ البیضا والشریعۃ الحنیفیۃ الکبری الابنیان الضلال والعمی فما ذا بعد صراط الحق القویم وسبیل اللہ المستقیم الاسبیل الشیطان المبعد الرجیم المطرود الابد العقیم فما ذا بعد الحق الا الضلال قال اللہ تعالی وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ وفی العوارف قوم من المفتونین سموا انفسھم ملامتیہ ولبسوا لبسۃ الصوفیۃ لینسبوا الی الصوفیۃ وما ھم من الصوفیۃ بشیٔ بل ھم فی غرور وغلط تستترون بلبسۃ الصوفیۃ توقیا تارۃ دعوی اخری وینتھجون مناھج اھل الاباحۃ ویزعمون ان ضمائرھم خلصت الی اللہ تعالی وھذا عندھم ھو الظفر بالمراد والارتسام بمراسم الشریعۃ

باب

دبقۃ العوام و قاصرین الافہام و المنحصرین فی مضیق الاقتداء و التقلید و ھذا
ھو عین الالحاد و الزندقۃ و الابعاد و کل حقیقۃ ردتھا الشریعۃ فھی زندقۃ
وجھل ھؤلاء المغرورین ان الشریعۃ حق العبودیۃ و الحقیقۃ ھی حقیقۃ العبودیۃ
من صار من اھل الحقیقۃ تقید بحقوق العبودیۃ و حقیقۃ العبودیۃ و صار
مطالبا بامور و زیادات لا یطالب بھا غیرہ ممن یصل الی ذلک لانہ یخلع
من عنقہ ربقۃ التکلیف و یخامر باطنہ الزیغ و التحریف و آحادیث نبوی
علی صاحبھا الصلوۃ و السلام و التحیۃ کہ در باب امر معروف و نہی منکر و جہاد
فی سبیل اللہ وارد شدہ است ایراد می نماید نیک مطالعہ فرمایند عن حذیفۃ رض
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف
وتنہون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم
تدعون عنہ ولا یستجاب لکم رواہ الترمذی وعن العرس بن العمیرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا عملت الخطیئۃ فی الارض من
شہدھا فکرھھا کان کمن غاب عنہا ومن غاب عنہا فرضیھا کان کمن
شہدھا رواہ ابو داود وعن عدی بن عدی الکندی قال حدثنا
مولنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
یقول ان اللہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بینہم وھم
قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ
رواہ فی شرح السنۃ وعن عبد اللہ ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہاھم علماءھم فلم ینتہوا
فجالسوھم فی مجالسہم واکلوا معہم وشاربوا معہم فضرب اللہ قلوب بعضہم
ببعض فلعنہم علی لسان داود وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا
یعتدون

ظہرانیہم

یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم فکان متکئا فقال
لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروھم اطرا رواہ الترمذی وابو داود
وفی روایۃ قال کلا واللہ لتامرون بالمعروف ولتنھون عن المنکر
ولتاخذون علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق طرا ولتقصرنہ علی الحق
قصرا اولیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنھم ونیز در
حدیث است اذا رایت امتی تھاب الظالم ان یقول لہ انک ظالم فقد تودع منھم طب سط
عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وصحبہ وسلم انہ یصیب امتی فی آخر الزمان من سلطانھم شدائد لا ینجو منہ
الا رجل عرف دین اللہ فجاھد علیہ بلسانہ ویدہ وقلبہ فذلک الذی سبقت
لہ السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللہ فسکت
علیہ فان رای من یعمل الخیر احبہ وان رای من یعمل الباطل ابغضہ علیہ
فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ رواہ البیھقی ونیز در حدیث است ما من نبی بعثہ
اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون
بامرہ ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون
فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم
بقلبہ فھو مؤمن لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل م
عن ابن مسعود ونیز در حدیث است اذا خفیت الخطیئۃ لا تضر الا صاحبھا
واذا ظھرت فلم تغیر ضرت العامۃ طص عن ابی ھریرۃ ونیز در حدیث است
اذا رایتم الامر لا تستطیعون تغییرہ فاصبروا حتی یکون اللہ ھو الذی یغیرہ عد ھب
عن ابی امامۃ ونیز در حدیث است وجب علیکم الامر بالمعروف والنھی عن
المنکر ما لم تخافوا ان تؤتی الیکم مثل الذی نصیتم عنہ فاذا خفتم ذلک فقد

حل لکم السکوت ابونعیم والدیلمی عن منصور و ہم در حدیث است الا اخبرکم باقوام لیسوا
بانبیاء ولا شہداء یغبطہم یوم القیمۃ الانبیاء والشہداء بمنازلہم من اللہ علی
منابر من نور یعرفون الذین یحببون عباد اللہ الی اللہ ویحببون اللہ الی عبادہ
یمشون علی الارض نصیحا قیل کیف یحببون عباد اللہ الی اللہ قال یامرونہم بما یحب اللہ فی
وینہونہم بما یکرہ اللہ فاذا اطاعوہم احبہم ہب ابن سعد النقاش فی معجمہ
وابن البخاری عن انس و ہم در حدیث است اذا ظہرت المعاصی فی امتی عمہم
اللہ بعذاب من عندہ قیل اما فی الناس یومئذ الصالحون قال یصیبہم
ما اصاب الناس ثم یصیرون الی مغفرۃ من اللہ تعالی ورضوان حم طب
عن ام سلمۃ و ہم در حدیث است بئس القوم قوم یستحلون المحرمات بالشبہات
وبئس القوم قوم لا یامرون بالمعروف ولا ینہون عن المنکر ابو شیخ
عن ابن مسعود رض و ہم در حدیث است من ارعب صاحب بدعۃ ملاء اہل
اللہ قلبہ امنا وایمانا و من استہزء صاحب بدعۃ امنہ اللہ من الفزع
الاکبر ومن اہان صاحب البدعۃ رفعہ اللہ فی الجنۃ درجۃ و من لان لہ
اذا لقیہ بشیئ فقد استخف بما انزل علی محمد علیہ وعلی آلہ الصلوۃ
والسلام ابن عساکر عن ابن عمر رض و در روایتے آمدہ من اعرض عن
صاحب بدعۃ بغضا لہ ملاء اللہ قلبہ امنا وایمانا و آشتہر صاحب البدعۃ
اولقیہ بالبشر واستقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد و ہم در
حدیث است من مشی مع المظلوم حتی یثبت لہ حقہ یثبت اللہ تعالی قدمیہ
یوم تزل الاقدام ابو شیخ وابونعیم عن ابن عمر و ہم در حدیث است من
انعش حقا بلسانہ جزی لہ اجرہ حتی یاتی اللہ یوم القیمۃ فیوفیہ ثوابہ سمویہ
حل عن انس رض و ہم در حدیث است والذی نفسی بیدہ لیخرجن من امتی

بمداہنتہم

مِن قبورہم فی صُوَرِ القِرَدَۃ والخنازیر بمداہنتہم فی المعاصی وکفہم عَن النہی وھم یستطیعون۔ ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف و نیز در حدیث است یکون فی اٰخر الزمان قوم یحضرون السلطان فیحکمون بغیر حکم اللہ ولا ینہونھم نعلیہم لعنۃ اللہ۔ ابونعیم والدیلمی عن ابن مسعود رض و نیز در حدیث است لاینبغی لنفس مؤمنۃ تری من یعصی اللہ فلا تنکر علیہ الحکیم بن حسین عن علی۔ و نیز در حدیث است افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر او امیر جائر حط عن ابی سعید رض و نیز در حدیث است افضل الاعمال الحبّ فی اللہ تعالیٰ رواہ ابوداود وفی روایۃ ان احبّ الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ تعالیٰ وعن ابی ذرہ بنت ابی لھب قالت قلت یا رسول اللہ من اخیر الناس قال اتقاھم للربّ عز وجلّ واوصلھم للرحم وامرھم بالمعروف وانھاھم عن المنکر رواہ ابوشیخ والبیھقی و نیز در حدیث است لاتزال لا الٰہ الا اللہ تنفع من قالھا ترد عنہم العذاب والنقمۃ مالم یستخفوا بحقہا قالوا یا رسول اللہ ما الاستخفاف بحقہا قال یظہر العمل بالمعاصی فلا ینکروا ولا یغیّر ورواہ الاصفہانی رض وعن ابی ذر رض قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بخصال من الخیر اوصانی ان لا اخاف فی اللہ لومۃ لائم واوصانی ان لا اقول الا الحق وان کان مُرًّا۔ رواہ ابن حبان وعن ابی ھریرۃ رض قال کنا نسمع انّ الرجل یتعلق بالرجل یوم القیمۃ وھو لا یعرفہ فیقول مالک الیّ ما بینی وبینک معرفۃ فیقول کنت ترانی علی الخطاء وعلی المنکرۃ ولا تنہانی ذکرہ رزین رضی اللہ عنہ

فضیلت جہاد۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مأئۃ درجۃ اعدہ اللہ للمجاھدین فی سبیل اللہ ما بین درجتین کما بین

السماء والارض رواہ البخاری وہم درحدیث است مثل المجاھد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بایات اللہ لایفطر من صیام ولاصلوۃ حتی یرجع المجاھد فی سبیل اللہ متفق علیہ وہم درحدیث است والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لاتطیب انفسھم ان یتخلفوا ولااجد مااحملھم علیہ ماتخلفت عن سریۃ یغزوا فی سبیل اللہ والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیینی ثم اقتل ثم احیینی ثم اقتل ثم احیینی متفق علیہ یحتمل ان یراد ھھنا بالقانت القائم فیکون تعلق الباء کتعلقہ فی قولک قام فی الامر اذا جد فیہ وتجلد لہ فالمعنی القیام بما تجب علیہ من استفرغ الجھد فی معرفۃ کتاب اللہ تعالی والامتثال بما امر بہ والانتہاء بما نھی عنہ او ان یراد بہ طول القیام ای المصلی الذی یطول قیامہ فی صلوۃ قراءۃ فیھا طس وہم درحدیث است رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا ومافیھا الغدوۃ فی سبیل اللہ وروحۃ خیر من الدنیا ومافیھا متفق علیہ وہم درحدیث است مااغبرت قدما عبدی فی سبیل اللہ فتمسہ النار رواہ البخاری وہم درحدیث است لایجتمع کافر وقاتلہ فی النار ابدا رواہ مسلم وہم درحدیث است مامن احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ ما فی الارض من شئ الا الشھید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ متفق علیہ وہم درحدیث است یضحک اللہ تعالی الی رجلین یقتل احدھما الاخر یدخلان الجنۃ یقاتل ھذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ تعالی علی القاتل فیستشھد متفق علیہ وہم درحدیث است من سئل اللہ الشھادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ

بالامر

رواه مسلم وہم در حدیث است من مات ولم یغز ولم یحدث به نفسه مات علی شعبة من نفاق رواه مسلم و نیز آمده جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانه فمن فی سبیل اللہ قال ومن قاتل لیکون کلمة اللہ هی العلیا فهو فی سبیل اللہ متفق علیه وہم در حدیث است کل میت یختم علی عمله الا الذی مات مرابطا فی سبیل اللہ فانه ینمی له عمله الی یوم القیمة ویامن من فتنة القبر رواه الترمذی وابوداود والدارمی وہم در حدیث است من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن جرح جرحا فی سبیل اللہ اونکب نکبة فانها تجیئ یوم القیمة کاغزر ما کانت لونها الزعفران وریحها المسك ومن خرج به خراجا فی سبیل اللہ فان علیه طابع الشهداء رواه الترمذی وابوداود والنسائی وہم در حدیث است لا یلج النار من بکی من خشیة اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع علی عبد غبار فی سبیل اللہ ودخان جهنم رواه الترمذی وفی روایة اخری والراوی النسائی فی منخری مسلم ابدا وفی اخری له فی جوف عبد ابدا ولا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا وہم در حدیث است عینان لا یمسهما النار عین بکت من خشیة اللہ وعین باتت تحرس فی سبیل اللہ رواه الترمذی وہم در حدیث است رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواه من المنازل رواه الترمذی وہم در حدیث است ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقة افضل قال جهد المقل قیل فای الهجرة افضل قال من هجر ما حرم اللہ علیه قیل فای الجهاد

افضل قال من جاهد المشركين بماله ونفسه قيل فاى القتل اشرف قال
من اهريق دمه وعقر جواده رواه ابوداود وہم در حدیث است للشهيد
عند الله ست خصال يغفرله فى اول دفعة ويرى مقعده فى الجنة ويجار
من عذاب القبر ويأمن من الفزع الاكبر ويوضع على راسه تاج الوقار
الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور
العين ويشفع سبعين من اقربائه رواه الترمذى وابن ماجة وہم در حدیث است
من لقى الله بغير اثر من جهاد لقى الله وفيه ثلمة رواه الترمذى وابن ماجة
وفى نسخة لقى الله وفيه ثلمة رواه الترمذى وابن ماجة وہم در حدیث
است الشهيد لا يجد الم القتل الا كما يجد احدكم الم القرصة رواه الترمذى
والنسائى والدارمى وقال الترمذى هذا حديث حسن غريب وہم در حدیث است
ليس شئ احب الى الله من قطرتين واثرين قطرة دموع من خشية الله تعالى
وقطرة دم يهرق فى سبيل الله واما الاثران فاثر فى سبيل الله واثر فى فريضة
من فرائض الله تعالى رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن غريب وعن
ابى امامة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى سرية
فمر رجل بغار فيه شئ من ماء وبقل فحدث نفسه بان يقيم فيه ويتخلى
من الدنيا فاستاذن رسول الله صلى الله وآله وصحبه وسلم فى ذلك
فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم انى لم ابعث باليهودية
ولا بالنصرانية ولكن بعثت بالحنيفية السمحة والذى نفس محمد بيده
لغدوة او روحة فى سبيل الله خير من الدنيا وما فيها ولقيام احدكم فى
الصف خير من صلوته ستين سنة رواه احمد وہم در حدیث است المؤمنون
فى الدنيا على ثلثة اجزاء الذين امنوا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا

باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذی یامن الناس علی اموالھم انفسھم
ثم الذی اشرف علی طمع ترک اللہ عزوجل رواہ احمد وہم در حدیث است
من ارسل نفقۃ فی سبیل اللہ واقام فی بیتہ فلہ بکل درھم سبعمائۃ
درھم ومن غزا بنفسہ فی سبیل اللہ وانفق فی وجہ ذلک فلہ بکل درھم
سبعمائۃ الف درھم ثم تلا ھذہ الآیۃ واللہ یضاعف لمن یشاء۔
رواہ ابن ماجۃ وعن فضالۃ بن عبید قال سمعت عمر بن الخطاب
یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم یقول الشھداء
اربعۃ رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک
الذی یرفع الناس الیہ اعینھم یوم القیمۃ ھکذا ورفع راسہ حتی
سقطت قلنسوتہ فما ادری اقلنسوۃ عمر اراد ام قلنسوۃ النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی اللہ
وکانما ضرب جلدہ بشوک طلح من الجبن اتاہ سہم غریب فقتلہ فھو
فی الدرجۃ الثانیۃ ورجل مؤمن خلط عملا صالحا وآخر سیئا لقی
العدو فصدق اللہ تعالیٰ حتی قتل فذلک فی الدرجۃ الثالثۃ ورجل مؤمن
اسرف علی نفسہ لقی العدو فصدق اللہ تعالیٰ حتی قتل فذلک فی الدرجۃ
الرابعۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب وہم در حدیث
است القتلی ثلثۃ مؤمن جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ فاذا لقی العدو
فقاتل حتی تقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فیہ فذلک
الشھید الممتحن فی خیمۃ اللہ تحت عرشہ لایفضلہ النبیون الا بدرجۃ
النبوۃ ومؤمن خلط عملا صالحا وآخر سیئا جاھد فی سبیل اللہ بنفسہ
ومالہ فاذا لقی العدو قاتل حتی تقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

فیہ مضمضۃ محیت ذنوبہ وخطایاہ وان السیف محاء للخطایا وادخل من ای
ابواب الجنۃ شاء ومنافق جاھد بنفسہ ومالہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل
فذالک فی النار ان السیف لایمحو النفاق رواہ الدارمی وعن ابن عابد
قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فی جنازۃ رجل فلما
وضع قال عمر بن الخطاب لاتصل علیہ یارسول اللہ فانہ رجل فاجر
فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم الی الناس فقال ھل
راٰہ احدٌ منکم علیٰ عمل الاسلام فقال رجل نعم یارسول اللہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ
فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وحثی علیہ التراب
وقال اصحابک یظنون انک من اصحاب النار وانا اشھد انک من اھل الجنۃ
وقال یا عمر انک لاتسئل عن اعمال الناس ولکن تسئل عن الفطرۃ رواہ البیہقی
فی شعب الایمان وہم در حدیث است وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر
رواہ النسائی وہم در حدیث آمدہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ افضل من صیام
رجل وقیامہ فی اھلہ الف سنۃ السنۃ ثلثمائۃ وستین یوما والیوم
الف سنۃ رواہ ابن ماجہ وہم در حدیث است غزوۃ فی البحر مثل عشر
غزوات فی البر والذی یسدر فی البحر کالمتشحط فی دمہ فی سبیل اللہ وہم در حدیث
است شہید البحر مثل شہیدی البر وما بین الموجتین کقاطع الدنیا
فی طاعۃ اللہ وان اللہ وکل ملک الموت بقبض الارواح الا الشہید
فانہ یتولی بقبض ارواحھم یغفر لشہید البر الذنوب کلھا الا الدین ولشہید
البحر الذنوب والدین رواہ ابن ماجہ وعن ابی امامۃ قال جاء رجل الی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فقال ارایت رجلا غزا یلتمس الاجر
والذکر مالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لا شئ

له فاعادها ثلث مرات یقول له رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم
لاشئ له فاعادها ثلث مرات یقول له رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم
لاشئ له ثم قال ان الله تعالیٰ لایقبل من العمل الا ما کان خالصًا وابتغاء
وجهه رواه احمد والنسائی وہم درحدیث است ان الصلوٰة فی الرباط
تعدل خمسمائة صلوٰة ونفقة الدینار والدرهم منه افضل من سبعمائة
دینار ینفقه فی غیره رواه البیهقی وفی روایة بالفی صلوات وفیه
نکارة وہم درحدیث است ثلثة لاتری اعینهم النار عین حرست فی سبیل
الله وعین بکت من خشیة الله وعین کفت من محارم الله رواه الطبرانی
وہم درحدیث است الا انبئکم لیلة افضل من لیلة القدر حارس حرس
فی الارض الخوف - آلا یرجع الی اهله رواه ابی بن کعب وقال صحیح علی شرط البخاری ... الحاکم
شرط البخاری وہم درحدیث است کل عین باکیة یوم القیمة الا عین
غضت من محارم الله وعین سهرت فی سبیل الله وعین خرج منها مثل
راس الذباب من خشیة الله رواه الاصفهانی وہم درحدیث است من
اعان مجاهدا فی سبیل الله اوغازیا فی عشیرته اومکاتبا فی رقبته
اظله الله فی ظله یوم لاظل الا ظله رواه احمد والبیهقی وہم درحدیث
است من اظل راس الغازی اظله الله یوم القیمة رواه ابن حبان فی
صحیحه والبیهقی وہم درحدیث است من احتبس فرسا فی سبیل الله
ایمانا بالله وتصدیقا بوعده فان شبعه وریه وروثه وبوله فی
میزانه یوم القیمة یعنی الحسنات رواه البخاری وہم درحدیث است
طوبیٰ لمن اکثر فی الجهاد فی سبیل الله من ذکر الله فان له بکل کلمة سبعین
الف حسنة کل حسنة منها عشر اضعاف مع الذی له عند الله من المزید الحدیث

رواہ الطبرانی وہم در حدیث آمدہ است صلوۃ فی مسجدی تعدل بعشرۃ الاف صلوۃ و صلوۃ فی مسجد الحرام تعدل بمائۃ الف صلوۃ والصلوۃ بارض الرباط بالفی الف صلوۃ الحدیث"۔ رواہ ابو الشیخ وابن حبان وہم در حدیث است من رمی رمیۃ فی سبیل اللہ قصرا وبلغ کان لہ اجرا بعتق اناس من بنی اسمعیل اعتقہم رواہ البزار وہم در حدیث است قیام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ ستین سنۃ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری وہم در حدیث است ساعتان لا ترد علی الداع وعموما تردد عوتہ حین تقام الصلوۃ وفی الصف فی سبیل اللہ رواہ ابن حبان وہم در حدیث است قال الرجل یا رسول اللہ انی اقف الموقف ارید وجہ اللہ واریدان اری موطنی فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حتی نزلت فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین وہم در حدیث است اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یقضی علیہ یوم القیمۃ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا قال ما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکن قاتلت لان یقال ھو جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار الحدیث" رواہ احمد والحافظ والنسائی والترمذی وابن خزیمۃ فی صحیحہ وہم در حدیث است من فاتہ الغزو معی فلیغز فی البحر رواہ الطبرانی وہم در حدیث است الشہداء ثلثۃ رجل خرج بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ لا یرید ان یقاتل ولا یقتل لکن یکثر سواد المسلمین فان مات او قتل غفرلہ ذنوبہ کلہا واجیر من عذاب القبر ویؤمن من الفزع ویزوج من الحور العین وحلت علیہ حلۃ الکرامۃ ویوضع علی راسہ

تاج الوقار والحلة والثانی خرج بنفسه وماله محتسبا یرید ان یقاتل ولا یقتل فان مات
اوقتل کانت رکبته مع ابراهیم خلیل الرحمن بین یدی الله تبارک وتعالی فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر والثالث خرج بنفسه وماله محتسبا یرید ان یقاتل و
یقتل فان مات اوقتل جاء یوم القیٰمة شاهرا سیفه واضعه علی عنقه
والناس جاثون علی الرکب یقولون الا افسحوا لنا فانا قد بذلنا اموالنا
ودمائنا لله تبارک وتعالی قال رسول الله صلی الله علیه واٰله وصحبه وسلم
والذی نفسی بیده لوقالوا ذلك لابراهیم الخلیل اولنبی من الانبیاء لرحل
لهم من الطریق لما یری من واجب حقهم حتی یاتون منابر من نور تحت
العرش فیجلسون علیها ینظرون کیف یقضی بین الناس لا یجدون
غم الموت ولا یغمون فی البرزخ ولا تفزعهم الصیحة ولا یهمهم
الحساب ولا المیزان ولا الصراط ینظرون کیف یقضی بین الناس
ولا یسئلون شیئا الا یعطوا ولا یشفعون فی شیٔ الا شفعوا فیه ویعطون
من الجنة ما احبوا وینتهون من الجنة حیث احبوا رواه البزار والبیهقی و
الاصبهانی وعن نعیم بن همار ان رجلا سئل رسول الله صلی الله علیه واٰله و
صحبه وسلم ای الشهداء افضل قال الذین یلقون فی الصف ولا یلتفتون وجوههم
حتی یقتلوا اولئك ینطلقون فی الغرف العلی من الجنة ویضحك الیهم ربهم
واذا ضحك ربك الی العبد فی الدنیا فلا حساب علیه رواه احمد وابو یعلی
ورواتها ثقات وہم در حدیث است الا اخبرکم عن الاجود الله وانا اجود
ولد اٰدم واجودهم من بعدی رجل علم علما فنشر علمه فیبعث یوم القیٰمة
امة واحدة ورجل جاهد بنفسه لله عز وجل حتی یقتل رواه ابو یعلی و
البیهقی وہم در حدیث است ثلثة یحبهم الله ویضحك الیهم ویستبشرهم

الذی اذا انکشف فئة قاتل وراء ها بنفسه لله عز وجل اما ان یقتل واما
ان ینصره الله ویکفیه فیقول انظروا الی عبدی هذا کیف صبر بنفسه والذی
له امرأة حسینة وفراش لین حسن فیقوم من اللیل یذر شهوته ویذکرنی
ولو شاء رقد والذی اذا کان فی سفره وکان معه رکب فسهروا ثم هجعوا فقام
من السحر فی السراء والضراء رواه الطبرانی باسناد حسن وعن ابی هریرة رض
عن النبی صلی الله علیه وآله وصحبه انه سئل جبرئیل عن هذه الآیة ونفخ فی الصور
ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله من الذین لم یشاء الله ان
یصعقهم قال هم الشهداء یبعثهم الله متقلدین اسیافهم حول عرشه
فاتاهم ملائکة من المحشر بسنجاب من یاقوت ازمتها الدر الابیض به حلل الذهب
والسندس والاستبرق ونمارقها الین من الحریر مد خطاء ها مد
ابصار الرجل یسیرون فی الجنة علی خیول یقولون عند الحول الشرهة
انطلقوا بنا ننظر کیف یقضی الله بین خلقه یضحک الله الیهم واذا ضحک
الله الی عبد من موطن فلا حساب علیه رواه ابن ابی الدنیا وهم در حدیث است
ثلثة یضحک الله الیهم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلوٰة
والقوم اذا صفوا فی قتال بالعدو وهم در حدیث است ما ترک قوم الجهاد الا عمهم الله
بالعذاب رواه الطبرانی باسناد حسن وهم در حدیث است الجهاد واجب
علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عملوا الکبائر عن ابی هریرة رض وهم
در حدیث است الجنة تحت ظلال السیوف عن ابی موسیٰ وهم در حدیث است
من راح روحة فی سبیل الله کان له مثل ما اصابه من الغبار مسکا یوم
القیمة ایضا وهم در حدیث است من سل سیفه فی سبیل الله فقد بایع الله
ابن مردویه عن ابی هریرة وهم در حدیث است من صدع راسه فی سبیل الله

فاحتسب غفر لہ ما کان قبل ذلک من ذنب طب عن ابن عمرو ۃ ہم در حدیث است عن فدا اسیرا من ایدی العدو ذلک
الاسیر طص عن ابن عباس وسم در حدیث است ساعۃ فی سبیل اللہ خیر من خمسین حجۃ عن ابن عمر وسم
در حدیث است السیوف مفاتیح الجنۃ ابو بکر بن عساکر عن زید کفی بالسیف
شاھدا عن سلمۃ بن المحبق ا ردویۃ المجاھدین فی عن ابی ایوب
الحاملی فی امالیہ عن زید بن ثابت وسم در حدیث است الا اخبرکم بخیر الناس منزلۃ
رجل اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ حتی یقتل او یموت الا اخبرکم بالذی یلیہ
رجل معتزل فی شعب یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویشھد ان لا الہ الا اللہ ثکہ
عن ابی ھریرۃ رضہ وسم در حدیث است الاسلام ثلثۃ ابیات سفلی وعلوی و
غرفۃ فاما السفلی فالاسلام الذی دخل فیہا عامۃ المسلمین ولا یسئل احد
منہم الا قال انا مسلم واما العلوی فتفاضل اعمال بعض المسلمین افضل
من بعض واما الغرفۃ العلیا الجہاد فی سبیل اللہ لا ینالہا الا افضلہم طب عن فضالۃ
بن عبید وسم در حدیث است من مرض یوما فی سبیل اللہ او بعض یوم او ساعۃ
غفر اللہ ذنوبہ وکتب لہ من الاجر عدد عتق مائۃ الف رقبۃ قیمۃ کل رقبۃ مائۃ
الف رقبۃ ابن زنجویۃ عن رجل من اھل الحجاز مرسلا وسم در حدیث است لموقف
فی سبیل اللہ لا یسل فیہ بسیف ولا یطعن فیہ برمح ولا یرمی فیہ بسہم
افضل من عبادۃ ستین سنۃ لا یعصی اللہ فیہا طرفۃ عین ابن النجار عن ابن
عمر وسم در حدیث است لا یزال الجہاد حلوا خضرا ما امطرت السماء وانبتت
الارض ونشاء الشمس نشوا من قبل المشرق یقولون لا جہاد ولا رباط اولئک
ھم وقود النار بل رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من عتق الف رقبۃ ومن صدقۃ
اھل الارض جمیعا ابن عساکر وضعفہ انس وسم در حدیث است المنفق
علی الخیل کباسط یدہ بالصدقۃ ولا یقبضہا وابوالہا وارواثہا عند اللہ یوم القیمۃ

کرکی المسک ابن سعید. طب. عن یزید بن عبد اللہ وہم در حدیث است

من مرض یوما فی البحر کان کمن اعتق الف رقبۃ یجھزھم وینفق علیھم الی یوم القیمۃ

الحدیث کل عن علیؓ رض:-

مکتوب شصت و پنجم بشیخ الیاس رضی اللہ عنہ

در شرح بعضی کلمات مصطلحہ این طریقہ علیہ رض

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چون صلاح آثار شیخ الیاس ازین فقیر درخواست کہ بعضی از کلمات کہ درین طریقہ علیہ زبان زد ودائر است شرح آن بنویس اجابۃ للمسئول باندازہ فہم قاصر نوشتہ آمد واللہ سبحانہ الملہم للصواب سفر در وطن عبارت از سیر انفسی است کہ آنرا جذبہ نیز گویند ابتدای معاملہ این بزرگواران ازین سیر است و سیر آفاقی کہ سلوک عبارت ازان است در ضمن این سیر قطع می شود ودر سلاسل دیگر شروع کار از سیر آفاقی میکنند وانتہا بہ سیر انفسی مے شود وشروع کار از سیر انفسی خاصہ این طریق است واندراج نہایت در بدایت ہمین معنی است کہ سیر انفسی کہ نہایت دیگران است بدایت این اکابر انست سیر آفاقی مطلوب را بیرون از خود جستن است وسیر انفسی در خود آمدن وگرد دل خود گردیدن

اندرین معنی گفتہ اند فرد

ہمچو نابینا مبر ہر سوی دست	با تو در زیر گلیم است ہر چہ ہست

وخلوت در انجمن کہ محل تفرقہ است از راہ باطن با مطلوب خلوت داشتہ باشد وتفرقہ بیرونے بحجرہ درونے راہ نیابد بیت

از برون درمیان بازارم	واز درون خلوتست با یارم

در ابتدای این معنی به تکلف است و در انتهای بی تکلف و در این طریق این معنی چون در ابتدای دست میدهد راهی برای حصول آن وضع کرده‌اند از خصائص این طریق آمده است هر چند منتهیان طرق دیگر را نیز دست میدهد اندرین معنی گفته اند **فرد**

از درون شو آشنا و از برون بیگانه باش ... اینچنین زیبا روش کمتر بود اندر جهان

وش

من لم یملك عینه فلیس القلب عنده نظر بر قدم عبارت ازان است که در راه رفتن نظر بر قدم دوخته شود و بمحسوسات متلونه پراگنده نکند تا جمعیت او رب باشد چه در ابتدای دل تابع نظر است و پریشانی نظر در دل تاثیر مے کند خوش گفت **بیت**

بچه مشغول کنم دیده و دل را که مدام ... دل ترا می طلبد دیده ترا مے خواهد

هوش در دم عبارت ازان است که واقف نفس خود باشد تا به غفلت نه بر آید کلمه سیوم برای دفع تفرقه ایست که از آفاق می خیزد و کلمه چهارم دافع تفرقه نفس است یادکرد و یادداشت سالك تا زمانے که در تکلف و تصنع است و بحقیقت و ملکه حضور نه پیوسته است در مقام یاد کرد است **بیت**

نه برسیده

دائم همه جا با همه کس در همه کار ... می دار نهفته چشم دل جانب یار

و چون حضور دوام پذیرد از تکلف یادکرد وارهد و ملکه گردد که بنفی منتفی نشود یادداشت بود **بیت**

دارم همه جا با همه کس در همه حال ... در دل تو آرزو و در دیده خیال

و یادداشت را معنے دیگر است بغایت عالی و آن معنی درخور این مکتوب نیست و وقوف قلبی آنست که نگران و واقف دل بود و توجهی نظری بآن داشته باشد قطع نظر از ذکر نکند تا تفرقه بآن راه نیابد و بنقوش ماسوی منقش نه گردد و گفته اند که دل بیکار نیست یا بماسوای آمیخته است یا با مطلوب در آویخته آدمی تا بیدار است حواس ظاهره که جواسیس اند اخبار عالم بدل میرسانند و در تفرقه می دارند و چون بخواب مے شود حواس باطنه این کار میکنند و دل را پریشان می دارند و چون صاحب دل متوجه بدل خود میگردد گویا خطی گرد دل ازاین

توجه پیدا می شود می گذارد که اخبار عالم بدل برسد دراین هنگام بمقصد اقصی در آویزد چه بیکاری دل در حق او مفقود است چون ازاین امر ممنوع گشت چاره ندارد و غیر از توجه بآن طرف احتیاج بذکر و توجه مذکور ندارد دل از دشمن باز دارد دوست را طلبیدن حاجت نیست زنگ از آئینه بزداید که غیر از ظهور هیچ نیست از حضرت ایشان شنیده ام که کسی را که ذکر قلبی در نگیرد و متاثر نشود وی را از ذکر باز داشته بمجرد وقوف قلبی امر باید کرد و توجهات بائد نمود تا ذکر در گیرد وقوف عددی عبارت ازان است که بر عدد ذکر نفی و اثبات بنهجی که در طریقه معهود است واقف باشند تا در هر نفس طاق گوید نه جفت مراقبه مشتق از ترقب است و ترقب انتظار را گویند پس مراقبه جمع نمودن حواس ظاهره و باطنه است در انتظار محبوب بیت

همه چشمیم تا برون آئی	همه گوشیم تا چه فرمائی

عزیزی گوید مراقبه را از گربه آموختم و مراقبه را معنی دیگر هم هست و آن آگاهی و علم بنده است بدوام اطلاع حق سبحانه بر او و حضور او تعالی مراد را خواجه بزرگ قدس سره میفرموده اند که طریقه مراقبه از طریق نفی و اثبات اعلی است و اقرب است بجذبه از طریق مراقبه بمرتبه وزارت و تصرف در ملک و ملکوت می توان رسید و اشراف بر خواطر و بنظر موهبت نظر کردن و باطن را منور گردانیدن از دوام مراقبه است و از ملکه مراقبه دوام جمعیت خواطر و دوام قبول دلها حاصل است و اینمعنی را جمع و قبول می نامند سلطان الذکر آنست که ذکر تمام بدن را فراگیرد و هر عضو در رنگ دل ذاکر و متوجه مطلوب گردد بیت

هردم بهوای تست دمساز	هرموی ز گیسوم بپرواز

رابطه حفظ صورت پیر است در دل حضرت خواجه احرار قدس سره اشاره برابطه نموده اند جائیکه فرموده اند ع سایه رهبر به است از ذکر حق

یعنے این طریق از ذکر نافع تر است بیانش آنست که مرید بیچاره چونکه گرفتار عالم سفلی است بعالم علوی مناسبت ندارد تا اخذ فیوض و برکات از آن حضرت بے توسط نماید متوسطی باید خداوند هر دو جهت که از عالم علوی خطی فراگرفته بعالم سفلی جهت دعوت و ارشاد رو آورده باشد و از راه مناسبت اولی از عالم غیب اخذ فیوض نموده از راه مناسبت ثانیه که بعالم سفلے دارد فیوض را به ستعد آن رساند و آن واسطه در حق مرید پیر است که اتصال بیچونی بغیب الغیب نموده بعالم شهادت رجوع نموده است پس مرید هر چند وجوه مناسبت پیر بیشتر داشته باشد اخذ فیوض از باطن او زیاده تر نماید بیت

زان روی که چشم تست احول	معبود تو پیر تست اول

و چیزهای که مناسبت به پیر بآن حاصل شود محبت است به پیر و خدمت و رعایت آداب واست ظاهرا و باطنا و اتباع اوست در آداب و عادات و عبادات و مرادات او ساختن و خود را در حضور او کالمیّت فی یدّ الغسال دیدن و در پیر فانی گشتن و لهذا گفته اند که فنا فی الشیخ مقدّمه فنا فی الله است و طریقه رابطه از اجلّ امور است و اشد مناسبت به پیر پیدا است میکند و سهل امور مسطور است که محصل مناسبت اند و چون نسبت رابطه غالب می آید خود را عین پیرے یابد و به لباس و صفت او خود را موصوف می یابد و هر کجا که می نگرد صورت پیر می بیند بیت

در و دیوار چو آئینه شد از کثرت شوق	هر کجا می نگرم روی ترا مے بینم

توحید یگانه کردن دل است از التفات بما سوای واز شهود و شعور ما عدا بیت

توحید بعرف صوفی ای صاحب سیر	تخلیص دل از توجه اوست بغیر

عدم فنا است و رجهت جذبه و آن عبارتست از عدم شعور خود با وصاف خود و جود عدم بقاے

است که بر این فنا مرتب شود این بقا چون در جهت جذبه است که سلوک بآن ضم نگشته است
از عود بوجود بشریت ایمن نیست پس ولایت بآن حصول نه پیوند دو فنای و بقاے
حقیقے است که ولایت بآن مربوط است و از عود مذکور ایمن است و دوام آن را
لازم فنای حقیقے نسیانی ماسوی او تعالی است و زوال علم ماعدا حضرت ایشان
قدس سره فرموده اند که اگر زوال علم حصولی اشیا است فنای قلبی است و اگر
زوال علم حضوری است عبارت از نفس حاضر است فنای نفس است و وجود فنائی
بقای است که بر این فنا مرتب می شود و بوجود موهوب بولایت ثانیه موجود گردد
حضرت خواجه نقشبند قدس سره بهمین معنی فرموده اند که وجود عدم
بوجود بشریت عود می کند اما وجود فنا بوجود بشریت عود نمی کند باز گشت عبارت
از آن است که بعد از ذکر نفی و اثبات بطریق معهود بزبان قلب بگوید خدا وندا
مقصود من توی و رضای من تو. تم مکاتیبه الشریف بعون الملک اللطیف :-

عدم حصول و علم حضوری

تذکره رابع از منتخب رابعه در ذکر بعضی خوارق و تصرفات بطریق اختصار از حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه

مخفی نماند که شمه از علوم و معارف ایشان ذکر یافت و اول و اعظم خوارق معارف
اند که موافق کتاب و سنت واقع شوند و تنظیم و توقیر کتاب و سنت و دین و شریعت
کما ینبغی لا حد از مرقومات و مکتوبات ایشان قدرے ازان در قید قلم آمده واضح
و لائح گردید که مافوق آن متصور نباشد پس ذکر خوارق عادات و تصرفات و کرامات
که تعلق بعالم کون و فساد دارد پایه ادنی است نسبت بآنها و حاجت نوشتن آن
نیست اما چون عادت مؤلفان احوال بزرگان چنین جاری شده که ازانها برخے

نیز می نویسند لهذا این فقیر نیز تبعیت آنها نموده برخے از خرق عادات و تصرفات و کرامات جناب عروة الوثقیٰ ثبت می نمایم و هر نقلے که تعلق بخرق عادت داشته باشد ابتدای آن بسرخی من خرق عاداته نویسم و هر ذکری که مشعر از تصرف ایشان بود افتتاح آن من تصرفاته بسرخی می نگارم ـ آرند که جناب حضرت قیّوم زمان شیخ محمد صبغة الله رضی الله تعالیٰ عنه که فرزند اکبر و خلیفه اوّل و قائم مقام بے بدل ایشانند و منصب قیومیّت فی سائر اخوان بطریق اصالت بایشان رسیده و ممتاز تمامی فرزندان و مستفیضان والد بزرگوار خود اند از ایشان مروی شده :—

مِن خرق عاداته که روزے حضرت عروة الوثقیٰ رض باهلخانه خود که والده فرزندان ایشان باشد خطاب نموده فرمودند که امروز ظهور روح پرفتوح قطب المحققین وارث المرسلین شفای دل های دردمند حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رضی الله تعالیٰ عنه

شده اشارت فرمودند که امروز یکے از بنات من بچند واسطه در خانه شما ورود می فرماید باید که در تعظیم و توقیر او کما ینبغے کوشش رود اگر کسے از روے نادانی بچشم حقارت در لباس او که از وراثت فقر است دیده بخنده پیش آید موجب مخاطره ایمان او خواهد بود حضرت امّ المریدین از استماع این کلام از اوّل روز بدروازه حرم سرائی رفته انتظار قدوم برکت لزوم آن مخدومه نموده نشستند تا ورود سعادت آمود آن مخدومه گردید به ادب و تواضع بسیار پیش آمد نموده لوازم نیازمندی بجا آورده و خدمات شائسته نموده تا مدّت اقامت در ملازمت خدمت خود هیچ دقیقه نامرعی نداشتند و چون ایشان توجه برفتن فرمودند آنچه لوازم خدمت گاری است مهیا ساخته رخصت فرمودند حضرت ام المریدین شکرانه

خداوندی جل شانه بجا آوردند که امر حضرت خواجه بزرگ رضی الله عنه بجای آمد و نیز مخدومه محترمه از خدمات ایشان راضی و مسرور رفتند **من تصرفاته** می آرند که در وقتی عبور عسکر سلطان زمان ایشان از دار الارشاد سرهند واقع شده بود سلطان وقت اورنگ زیب عالمگیر بود که از جمله مریدان بلکه از زمره مستفیضان و نسبت یافته گان ایشان بود چنانچه در مکتوبات ایشان بطرف سلطان مذبور بسا مکاتبات ورود یافته و بشارات عالی و اشارات متعالی درباره او مندرج شده بلکه بشارت فنای قلب و فنای نفس نیز مذکور گردیده و بطرف کشمیر عنان توجه ظل الله مصروف بود چون سلطان منسلک طریقه شده بود و بهره کلی یافته اصل عساکر تمام را رجوع نمودند و اکثر دست ارادت در فتراک ایشان زده و از فیوضات باطنی و تصرفات ظاهری کامیاب مطالب دو جهانی گردیدند از ان جمله یک شخصی را زنجیر بپا آوردند و پدرش که از مریدان قدیم بود بعرض حضرت عروة الوثقی رسانید که این فرزند من گرفتار چنگ عشق مجازی شده دست از خدمت سلطان و جاه و منصب خود برداشته اسیر و بیقرار دیوانه وار لیل و نهار در یاد قد و رخسار معشوق صوری گردیده خد اگر تصرفی درباره او روز نمایند خود آید موجب آسایش این مخلص صمیمی خواهد بود نشد خدمت ایشان خطاب بآن بیقرار نموده فرمودند که از این اندیشه باطل و خیال لاطائل درگذشته روی همت بمرغزار حقیقت آری تو از بستان معرفت ثمره یابی هر آئینه بهتر خواهد بود **بیت**

عشق حقانی شعار خویش کن	عشق صوری را بطفلان واگذار

آن گرفتار بند یار فی الحال زبان را مترنم این فرد حضرت خواجه حافظ شیرازی نمود **فرد**

در کوی نیکنامی ما را گذر ندادند	گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

خدمت ایشان در آن وقت بجذب فرمودند که تغیر کردند قضا را بمجرد استماع این کلام عقل رفته

بسرش عود کرد و عشق مجازی بہ بدل تحقیقی شده و بسعادت ارادت مشرف شده از فیوضات عام ایشان بہره حاصل نموده در زمرهٔ اولیای و صلحای درآمد کامل مکمل گردید۔

مِن خرقِ عادات روزے جناب ایشان در تناول فواکه بودند و برغبت تمام می خوردند مے آرند که آن انبه بود که اعلائ میوہای ہندوستان است صالحه از مخلصات بزیارت آمده بود بخاطرش خطور نمود که اہل اللہ را اکل باین رغبت مے باشد تا وجہش چه بود فے الحال از اشراف خاطر دریافته فرمودند وجہش آنست که ہرچه اولیا تناول می فرمایند ہمه نور مے شود پس نور ہرقدر که بیش بود مرغوب است

مِن تصرفات آورده اند که یکی در خانقاه عالم پناه ایشان آمده مشاہده کثرت اخراجات ایشان نموده استفسار وجوه مداخل از صوفیان کرد گفتند وجه مقرر اصلا مقبول امام معصوم قیوم نیست بجز از توکل خالصه اسبابے منظور خدمت ایشان نمی افتد آن مرد وقت خلوت ایشان را ملاحظه نموده معروض داشت که این مخلص اراده حج دارم و این داعیه دامنگیر شده در نزد من از عنایات ایزدی سنگے است که خاصیت آن دارد که مساس آن آہن اسود را طلاء احمر می سازد و آنرا ہمراه نمی توانم برد و امینی چون شما منظور نیست و نیز موجب سعادت این مخلص است که آنرا بخدمت عالی گذارم که تا مراجعت آنچه جہة اخراجات فقرا از آن سنگ طلا نموده شود و بکار رود موجب رفاہیت ملازمان عالی باشد اگر حیات باقی بود و مراجعت نصیب شود بمن عنایة نمایند والا نه بخدمت حضرت باشد ایشان در حضور آن شخص سنگ را گرفته بر طاقچه انداختند و آن مرد مرخص شد بعد مدت دو سه سال که آن عزیز از آن سفر مراجعت نمود بدار الارشاد سرہند رسید و بملازمت عالی باریافت فرمودند که سنگ شما در ہمان طاقچه که در حضور شما انداخته بودیم افتاده است بردارید و سبب نگاه داشت آن بود که این سنگ اگر درین

حکایت — فرمایند

سفر از نزد شما می رفت مرغ روح شما از مفارقت آن پرواز مے کرد آن گاه بخادمی امر فرمودند که سنگ و کلوخ بسیاره حاضر سازد چون حاضر نمود فرمودند که همه طلائی شوید به مجرد فرمودن طلائی ناب شدند بعد از ان فرمودند کسی را که این کمال عنایت شده باشد او را نمی رسد و نمی سزد که باین چیزها گراید فرد ملحرره

در مس قلب من ای مظهر حق کن نظری	زانکه اکسیر اثر نرگس شهلا داری

مِنْ تصرفاتہٖ صاحب کتاب برکات معصومی می آرد و از والد خود نقل مے نماید که روزے خدمت حضرت عروة الوثقی بعد از ملاحظه یک سال مدخل خود را که یک لک شده بود و مصرف خانقاه معلیٰ که یک لک و پنجاه هزار گردیده در ادائے احسان حضرت رحمان تبارک و تعالیٰ بزبان مبارک آورده اند که مدخل جناب حضرت خواجه احرار قدس سره یک لک و پنجاه هزار بوده و مصرف ایشان یک لک ثابت شده مدخل ما یک لک و خرچ یک لک و پنجاه هزار و با وجود آن قرضدار نه ایم بلکه کشائش کامله و رفاهیت تام شامل حال است یا و چه تصرف باشد

مِنْ خوارق عاداتہٖ چون ایشان عزم سفر حرمین الشریفین نمودند بایشان مکشوف ساختند که بعد خروج نو از دیار هند انواع بلاهای مختلفه بر زمین هند روی خواهد داد و انتقامات کلی از این ها خواهند نمود و تغیرات عظیم روے خواهد داد که بوجود تو در این دیار این همه اطوار معوّق می بود به نسبت پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام چه تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب است بموجب آیه کریمه مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ و چون باز مراجعت نمائی موجب رفاهیت امن و امان خواهد شد فوقع كما كُوشِفَ لَهٗ مے آرند که باعث باین مقدمات آن شد که چون خدمت ایشان باراده مذکور تا به دار السلطنت رسید ندیکی از سادات بخدمت ایشان آمد و عیان نمود که مراز و جه جمیله بود که بسیار مطبوع و مقبول کشف

من بود

من بود روزی رانا نام هندو که از رؤسای فرقه هنود بود ومقرب سلطان او را بدید
و فریفته او شده وجبراً او را از من ستاند ازاین ممرّ هرجا استخانه بردم نظر بحشمت او
نموده کسی عرض مرا بسلطان نرساند وغور من ننمود خدمت حضرت عروة
الوثقیٰ با برادر بزرگ خود خواجه حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالیٰ عنهما
از استماع این مقدمه از کمال غیرت که لوازم ولایت است متغیر شدند وفرمودند در نزد
سلطان رفته احوال ترا اظهار خواهم ساخت اگر بغور تو رسید فبها والا نه تغیر سلطنت
او خواهیم کنانید و دران وقت نزد سلطان رفتند در آن وقت دارا شکوه
سلطان بود احوال سیّد مذکور باو رسانیدند وطلب غور فرمودند سلطان بنا بر خاطر
رانا که یکی از اعاظم امرا بود در غور این مقدمه تامل نمود و گفت بخاطر یک زن نمی توان
چنین امیرے معتبرے را فضیحت نمود بآن سید بنا بر خاطر شما مبالغ کثیر میدهم که دیگر
تزویج نماید خدمت حضرتین ازاین سخن متغیر شده فرمودند که هرگاه بغور این
سیّد نمی رسی وآن کافر را بسزا نمی رسانی ما یان ازاین سفر که درپیش داریم
هرگز بملک هند مراجعت نخواهیم کرد تا تو بادشاه باشی در جواب ایشان گفت حضرات
مخیر اند ومن دراین ایام عزیمت لشکر بطرف اورنگ زیب دارم بجانب
دکن که از من باغی شده باین امور نمی توانم پرداخت ونمی توانم مثل رانا
امیرے را از خود رنجانیدن حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله تعالیٰ عنه
در جواب فرمودند که تا رانا واعوانش بسزا نرسند انشاء الله تعالیٰ مایان بهند نخواهیم
آمد وازمجلس سلطان برخاستند هیبت باطنی ایشان آن قدر برو غلبه کرد که هیچ نوع
اذیّت بایشان نتوانست رسانید خدمت ایشان چون ببلاد دکن رسیدند
و اورنگ زیب بدانطرف بود از اخبار قدوم ایشان باراده سفر حرمین ومشاجرت
ایشان بدارا شکوه باخبر گردید ازاین معنی امید قوی حاصل روزگار خود دانسته

متحیر
بپاسخاطر رانا
اعظم
بپاسخاطر شما

خود را بخدمت حضرت عروة الوثقی رسانید و مرید شد و معروض داشت کہ نسبت من بدارا شکوہ ہیچگونہ مقاومت را بر نمی آید الا بدست آویز محکم ایشان کہ عروۂ وثقی جہان جہانیان اند ایشان فرمودند باک مدار بموجب آیہ کریمہ کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ بعنایات ایزد تعالیٰ تا سلطنت تو مقرر شدہ ہرگز رجوع ما ہہند واقع نخواہد شد ازین بشارت اورنگ زیب قوی دل گردیدہ تہیہ عساکر نمود و مقابلہ دارا شکوہ را مستعد شد چون خدمت ایشان بزیارت روضہ منورہ جناب اقدس کامیاب شدند وعدہ کہ با ورنگ زیب فرمودہ بودند معروض داشتند چنان مامور گردیدند کہ سلطنت را با ورنگ زیب عنایت فرمودیم اما چون دارا شکوہ خود را در زمرہ مریدان حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی جناب شیخ شاہ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا در آوردہ است خدمت ایشان جانب وراداراند محمد صبغۃ اللہ فرزند اکبر خود را بہ بغداد فرست کہ رفتہ با ایشان مقصود ترا حاصل سازد تا بخاطر او ایشان از طرف دارا شکوہ دست بردارند لہذا حضرت عروة الوثقی موجب فرمودہ امر شریف خدمت حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ را بغداد شریف فرستادند و ایشان بشرف زیارت مبارک مشرف شدہ مطلوب را معروض داشتند خدمت حضرت جناب غوث الجن والانس مقصود را قبول نمودہ علاوہ بر آن خلعت غوثیت خود بحضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ عنایت فرمودند چنانچہ در احوال ایشان مشروح نوشتہ خواہد شد بر سر اصل سخن رویم کہ بعد رسیدن حضرت عروة الوثقی رضی اللہ عنہ در بلاد عرب بلدان ہند بلادہای مختلفہ گرفتار شدند از قسم قحط و وبا و زوال سلطنت و تغیر آن و قتل و نہب و انواع ابتلا سبب ہلاکت و ذلت اہل آن گردید چون خبر زوال

بر نمی تابد

ظاہر

سلطنت و ارشکوہ و تسلطا و رنگ زیب عالم گیر رسید خدمت حضرت عروۃ الوثقی از احکام حج و زیارت خلاص شدہ بودند عنان مراجعت بہند آوردند باہزاران انعامات ایزدی متوجہ وطن گردیدند کہ تفصیل آن در رسالہ یواقیت الحرمین مذکور است فی الجملہ بورود ایشان در بلدان ہند موجب نزول رحمت ایزدی گردید و اہل آن از مہالک نجات یافتند و اورنگ زیب از استماع مراجعت ایشان چند منزل استقبال نمودہ انواع خدمتگاری بجا آوردہ مدت متمکن تخت سلطنت فیروزی میمنت بود چون او در بلاد ہند سلطان مستقیم بانواع دینداری و خداپرستی و ظاہر آرائی و استحکام سلطنت نگذشت چنانچہ این معنی مشہور انام است حاجت بیان ندارد و **من خرق عادات** خداپرست خان نام مردی از امرای از جہۃ تطبیق اسم باسمی ترک امارت ظاہری نمودہ بہ تنویر باطنی ملتزم خانقاہ عالی شان حضرت عروۃ الوثقی بود در آن ہنگام کہ در ظل ہما آثار آن دیار میگذرانید اتفاقاً روزی شش نفر مہمان از اعزہ زمان کہ بآن خان نسبت قرابت و معرفت داشتند در حجرہ او ورود نمودند خان مذبور از ممر افلاس کہ از لوازم فقر است در مہمانداری آنہا مشوش شد و اظہار احوال خود را بہ متصدیان خانقاہ از غایت تمکین نتوانست نمود و وقت ختم مقرری حضرت عروۃ الوثقی شد از خوف فوت آن وقت مہمانان را بجای خود گذاشتہ خود را بہ مکان ختم بخدمت عالی رسانیدہ در ختم شریک شد اما در خاطر اندیشہ مذکور مرکوز بود بعد از ادای ختم بدستور معمول فواکہ حاضر آوردند و تقسیم نمودند قاسمان را عادت چنان جاری بود کہ اہل ختم را دہ دہ دانہ انبہ میدادند و غیر حضار را پنج پنج دانہ تقسیم میکردند بخان مذبور نیز بدستور معمول دہ دانہ دادند ہمانا در خاطر خان مذبور مہمانان عبور کردند فی الفور حضرت عروۃ الوثقی خان را طلب داشتہ و یک سبد انبہ را بنحو قریب فرمودہ از دست

مبارک خود دہ انبہ جدا کردہ دادند و فرمودند کہ این تقسیم یک ضیف شما و دہ دانہ دیگر جدا نمودہ فرمودند کہ این رسد ضیف دویم شما ہمین قسم شش رسد را جدا کردہ عنایت کردند کہ جملہ شصت دانہ انبہ شد و شش اشرفی نیز پوشیدہ در دست او دادند و فرمودند کہ شما بجای فرزند مائید ہرگاہ در وقت بودن خانقاہ مہمانی ورود فرماید بلا تحاشی عیان نمودہ باشند بعد از رخص شدن شما از خانقاہ کشایش بسیار حاصل روزگار شما خواہد شد

انبہ

فوقع کما اخبرہ رضی اللہ تعالی عنہ این قصہ از زبان خان مذکور در برکات مکتوب است

مِن خرقِ عادات ۸ خدمت مخدوم زادہ خامس حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سرہ کہ فرزند پنجم ایشان بودند در مکاتیب خود در مکتوب صد و چہل و یکم کہ بنام شیخ باقر لاہوری ورود یافتہ نگارش فرمودہ اند و بعینہ عبارت آن مخدوم زادہ ایرادی رود در بلدہ کابل عزیزی حضرت ایشان را یعنی حضرت عُروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ را بخواب دید و آن حضرت او را نیمہ ترکی عنایت فرمودند چون با فاقت آمدہ آن نیمہ را در بیداری پیش خود یافت تم کلامہ الشریف

مِن تصرّفات ۸ از خدمت حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل قدس سرہ منقول می نویسند کہ روزی حضرت عروۃ الوثقیٰ رض بوضوی نماز اشتغال داشتند در عین وضو آفتابہ کہ در دست مبارک داشتند بجوش تمام بر دیوار زدند خادمہ کہ حاضر بود رفتہ آفتابہ دیگر را حاضر آورد از این مقدمہ وہم بر داشتہ بخدمت حضرت ام المریدین رفتہ عرض این ماجرا نمود خدمت ام المریدین احوال خوف خادمہ را بعرض رسانیدند فرمودند با و بگوئید خوف نکند در آن اثنا یکی از مخلصان ما را در صحرای شیر غرندہ مقابل شدہ بود و قصد ہلاک او کردہ او از کمال عجز متوجہ باطن ما شدہ استخلاص

خود خواست زدماد را توفت جز آن آفتابه اسلحه حاضر نبود بر سینه آن شیر زدیم و آن بیچاره
را از شر آن سباع نجات دادیم تا روزے که میر محمد طاهر که یکی از مریدان حضرت
عروة الوثقی بود از سفر بنگاله آمده بحضور جمع کثیر از تصرفات عالی ایشان بیان نمود
که در صوبه بنگاله بجای مے رفتم ناگاه شیر غرنده رسید دران اثنا یاد پیر بزرگوار
خود کردم فے الفور به چشم سر بفتح سین دیدم که حضرت عروة الوثقی رسید ند آفتابه
که در دست مبارک داشتند بر آن شیر زدند که زهره آن شیر ترقید و از نظر من
غائب شدند و مرا نجات از شر شیر دادند بعد ازان پرچهای آفتابه مبارک
را تبرکا بر داشته ام و تا حال در پیش من است چونکه میر مذکور بار بحضور پر نور
یافت بی آنکه او عرض نماید فرمودند لله سبحانه الحمد که مدد بروقت در حق شما واقع شد
والا نه شیر کار شما را باخر رسانیده بود **من تصرفاته** از زبان بادشاهزادۀ
گوهر آرا بیگم که مرید مخلصه ایشان بود می نویسند که دران ایام که حضرت عروة الوثقی
رضی الله تعالی عنه با برادرم دارا شکوه مناظره روداد بشارت سلطنت را
برادرم اورنگ زیب عنایت کردند بدستخط مبارک خود بشارت مذکور نوشته
با ورنگ زیب دادند و متوجه سفر حجاز شدند حضرت اورنگ زیب بشارت مسطور
را بوالده خود اظهار نمودند من حاضر بودم بیقین میدانم که برادرم محمد عالمگیر را سلطنت
هندوستان از تصرف حضرت عروة الوثقی رسیده رضی الله تعالی عنه
من تصرفاته می آرند که سعد الله خان در حضور شاهجهان بتقریبے
تکذیب حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه نمود فے الفور بدرد قولنج
مبتلا شد و بر قبح کلمه نا شائسته خود متنبه شده مبلغ پانصد روپیه نیاز و کوزه آب
فرستاد و از خدمت ایشان عفو تقصیر خود خواست که آب را دمیده بفرستند که بخوردن
آن شفا یابد هرگز در معرض قبول نیفتاد چون حضرت مخدوم زادگان بشفاعت بیایند

برسر

بزد

نمودند ایشان بغضب فرمودند دروغگویان دم نمی کنند با دمیان او گفتند زود برود که روح
او منتظر همین جواب است خادمان او مایوس شده گردیدند و بسعد الله خان آنچه شنیده
بودند معروض داشتند فی الفور رحلت نمود نعوذ بالله من غضب الله تعالی و غضب اولیائه

این قوم چو تیغ آبدارند	بیت	جان از تن بی ادب برآرند

من تصرفاته می نویسند که روزی یکی از امرای ایران که مذهب
رفض داشت متوجه دار السلطنة هند بود و عبور بدار الارشاد سرهند نمود از روی
استهزا خادم بخدمت ایشان فرستاد که من بزیارت حضرت شما می آیم خدمت ایشان
از روی اکرموا الضیف ولو کان کافرا امر تیاری اسباب مهمانداری نمودند
تا نماز عصر منتظر بودند که خبر رسید که امیر مذکور سوار شده رفت و غرض او استهزا
بود اتفاقاً در آن اثنا خدمت عرفان پناه خواجه محمد حنیف کابلی که از اعاظم خلفای
ایشان بود از کابل رسید و ماحضری که ترتیب داده بودند برای ایشان حاضر آوردند
خدمت خواجه مذکور تحف نیاز که همراه داشت در خدمت گذرانید در آن ها چند
عدد کارد ولایتی بود خدمت حضرت عروة الوثقی یک کارد برهنه نموده فرمودند
تربوزی حاضر آورید تربوزه حاضر کردند بآن کارد تربوزه را بریدند و فرمودند که در آوردند
اثنای تربوزه محسوس شد که سر رافضی را بریدیم همچنان شد که از اینطرف بریدن تربوز بریدن
بود و از آن طرف جدا شدن سر رافضی مذکور بیت

لکن بازی که سر اینجا ببازی	در این میدان نشاید ترکتازی

من تصرفاته می آرند که شخصی در بلده اکبرآباد بوده در وقت احتضار شیخ
خود خواهرزاده خود را طلبید و فرمود که احوال تو ناتمام مانده باید که بخدمت عروة الوثقی
رفته سلوک نمائی تا بکمال رسی بعده بزبان آورد که چنان معلوم میشود که بعد از دوازده
سال باین دولت مستعد خواهی شد اتفاقاً در این مدت هرچند او را سفرها دست داد

بدار الارشاد

بدار الارشاد سرہند نتوانست خود را رسانید تا که مدت موعود بسر آمد بیت

گل بختش شگفتن کرد آغاز	همای دولتش آمد بپرواز

خود را بسرہند مبارک رسانید و بشرف زیارت حضرت عُروَۃ الوثقی مشرف شد ایشان چون او را دیدند فرمودند که دوازده سال از وصیت پیر شما همین امروز پوره شد چون آنعزیز حساب نمود بموافق ارشاد ایشان برآمد فرمودند که این اظهار برای این معنی نمودم که کمال شیخ شما ظاهر شود شما و حضار مجلس همه از کمال او باخبر شوید عزیز مذکور مدتے بملازمت خانقاه عالم پناه گذرانیده بموافق استعداد خود در مراتب معرفت سیر و سلوک نموده بخلافت امتیاز یافته مرخص وطن مالوف خویش گردید **من تصرفاته** صاحب برکات می نویسد که روزی این درویش را صحبت بادشاه وقت محمد معظم شاه که فرزند اورنگ زیب بود دست داد ذکر تصرفات حضرت عُروَۃ الوثقی رض درمیان آمد سلطان مذکور گفت که خدمت ایشان مرا در ایامی که حضرت اورنگ زیب بسیر کشمیر متوجه بودند و عبور از دار الارشاد سرہند نمودند و بشرف زیارت مشرف شدند و آن سال پنجم از جلوس بوده بشارت دادند که سلطنت بعد از انقضای مدت حیات والد تو بتو قرار خواهد گرفت و بعد از چهل و پنج سال این بشارت ایشان بوقوع آمد چه مدت سلطنت حضرت اورنگ زیب پنجاه سال بود بیت

اول و آخر ازل هم تا ابد:-	پیش علم عارفان پیدا بود

من تصرفاته نامی آرند که خدمت خواجه محمد حنیف کابلی که از اعاظم خلفای ایشان بودند قبل از وصول بخدمت ایشان در ایام جوانی فرخنده شبی بخواب دیدند که ایشان بدار الارشاد سرہند رفته اند و در خانقاه ملائک پناه رسیده می بینند که دو عزیز نورانی نشسته اند و شمع در حضور ایشان مے سوزد خواجه مذکور بخاطر رسانید که اگر مطلع کردم که این دو عزیز کیانند فی الفور شخصے بطرف او آمد

پسر

خواجہ استفسار نمود کہ این دو عزیز کیانند آن شخص گفت کہ ہر دو فرزندان حضرت مجدد
الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ اند یکی خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید رض نام
دارد و دیگری عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم موسوم است خواجہ بدان شخص
گفت کہ مرا بفرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی یعنی خواجہ محمد معصوم
برسان آن شخص میگوید کہ من نیز باشارہ ایشان بنزد تو آمدہ ام آخر الامر خواجہ را
بردہ بخدمت ایشان رسانید چون خواجہ ازان خواب دولت مآب بیدار شد
احوال را با قارب خود درمیان نہاد و شوق و جذب بخواجہ غلبہ کرد و با جمعی از اجۂ خود
روانہ سرہند شریف شد اتفاقاً چون قریب دار الارشاد سرہند شریف رسیدند
وقت شام بود تا بخانقاہ عالم پناہ می رسید شب شدہ بود بنوعیکہ دیدہ بود دید
کہ دو عزیز نشستہ اند و شمع در حضور ایشان می سوزد ہمان شخص کہ در خواب او را
وبسیل کعبہ مقصود شدہ بود بخواجہ ملاقی شدہ او را بخدمت حضرت عروۃ الوثقی رسانید خواجہ مذکور
در خدمت عالی مشغول شدہ در اندک مدت بدرجات کمال فائض شد و بخلافت
ممتاز شدہ مراجعت وطن مالوف یافت بعد از رسیدن بوطن و اظہار خلافت اہل
وطن متفق الکلمۃ بانکار برخاستند و باستہزا میگفتند کہ خواجہ از پیر خوابیکے
خود ارشاد آوردہ آخر الامر چندی متفق شدہ بخواجہ گفتند کہ مایان بغیر
دیدن خارق نبوئی گرویم مایان تیاری مہمانی پیر تو میکنیم امروز وقت
طعام او را بما بگو اگر او وقت موعود بدعوت ما حاضر شد مایان ہمہ مریدان تو میشویم
و اگر حاضر نشد پس اظہار کمال خود نمایان نما خواجہ از کمال اعتقاد و غلبہ جذبہ
کہ لوازم مبتدیان است قبول نمودہ فرمود کہ غالباً وقت طعام ایشان بعد
از نماز عشائی مے باشد شما یان تیاری طعام بکنید امید است کہ ایشان حاضر
شوند جماعت تمسخر کنان بہ تیاری طعام پرداختند و استبعاد مے نمودند

که پیر خواجه در یکروز از سرهند به کابل چگونه خواهد آمد همه اکابر کابل از اهالی و موالی وقت حاضر شدند و منتظر وقت بعد عشای بودند و خواجه بعد از نماز عشای مراقب شد اهل دعوت طلب برآوردن طعام از خواجه کردند خواجه فرمودند طعام برآرید که وقت طعام خوردن ایشان همین است آنها برآوردن طعام مشغول شدند ناگاه از فراز بام آواز پای بگوش غفلت زدگان رسید دیدند که از راه زینه حضرت خواجه عروة الوثقی با حضرات مخدوم زاده گان بصحن خانه خرامیدند و بر مسندیکه برای ایشان فرش کرده بودند نشستند و مخدوم زاده گان عالیشان گرداگرد والد مذکور خود حلقه بسته نشستند جماعه مرضا القلوب از مشاهده این حال متحیر شده بقدم مبارک افتادند و عذر تقصیر خواستند حضرت ایشان فرمودند که محض برای خاطرداری خواجه آمده ایم والا مارا سر اظهار کرامت نیست زنهار بار دیگر از اولیای طلب کرامات نمی نموده باشند که ضرر خالص است القصه طعام تناول فرموده و شب را با جماعت بسر بردند و اکثر آن جماعت داخل طریقه علیه شدند قریب صبح باز بالای همان بربام برآمده فواکه تازه که بخدمت گذرانیده بودند حضرات مخدوم زاده گان برداشتند و فواکه خشک و غیره تحف که تیار نموده بودند بخواجه عنایت فرمودند که از پشاور و لاهور بخدمت برساند و خود در یک لمحه بدار الارشاد سرهند رسیدند هر چند آن مردم عرض نمودند که چند روز اقامت نموده باز براه متوجه وطن شوید فرمودند که خبر بکسی نکرده ایم از این واقعه مبادا اضطرابی در متعلقان واقع شود بالجمله نماز بامداد در مسجد خود با یاران ادا نمودند و فواکه مرطوبه را بذوی القربی و غیره محبان تقسیم نمودند فرد

چه شود گر بسر وقت من خسته جگر	قدمی رنجه نمائی و دلم شاد کنی

من تصرفاته از خدمت اخوند موسی صاحب ساکن بهنی کوتی

منقول است که چون حضرت عروة الوثقی رض با جازت مرا ممتاز کردند و خلعت خلافت عنایت فرمودند و رخصت بوطن مالوف کردند معروض ایشان نمودم که اکثر مردم آنجای افاغنه اند و شدید بے آنکه تصرفے ظاهر معاینه نمایند ارادت نخواهند آورد بلکه استهزا خواهند کرد اگر از تصرف عالی چیزی به بنده عنایت شود که دران سرزمین افاعی گزنده بسیار است و ایذای کلی ازانها بخلق متعدیست در آنها نوعی توجه شود که مطیع من شوند هر آئینه موجب اخلاص ازانها خواهد بود فرمودند که نام شما بر هر گزنده که مذکور گردد سر از اطاعت شما نه بر دارد دیگر در هر امراض دم شما موجب شفا است و جای دوا و همه مردمان آن جا بشما مخلص و مطیع خواهند شد فوقع کما اخبر رضی الله عنه نه بر آورد

من تصرفات ازصوفی پاینده طلاکابلی منقول است که وقتیکه این مخلص را اجازت نموده رخصت فرمودند بعرض اقدس رسانیدم که مشیخت را خرج خانقاه می باید دانید ولیش بجز نام خدا چیزے ندارم امر فرمودند که صوفی قدرے کاغذ سرخ و سفید بیار بدفقیر تجسس نموده پاره کاغذ سرخ و سفید بهم رسانیده بخدمت حاضر نمودم بدست مبارک خود از آن کاغذ بطور روپیه و اشرفی مدور قطع نمودند و بلعاب دهن مبارک خود آلوده بدست بنده دادند روپیه و اشرفے شده بودند بخاطر فقیر خطور نمود که اگر این تصرف به بنده عنایت شود خوبتر خواهد بود از این روپیه و اشرفی به مجرد این خطور را امر نمودند که این تصرف بشما عنایت نمودیم بشرطیکه زیاده از احتیاج نکنید بعده هر وقت که محتاج میشدم کاغذ سرخ را مدور نموده بلعاب دهن مے بر آوردم اشرفی میشد و اگر کاغذ سفید را می بر آوردم روپیه میشد و این تصرف او مشهور بوده لهذا ملقب بصوفے پائنده طلاکابلی شده بود

من تصرفات کذلک صوفی پائنده کرباس نیز از مجازان ایشان بوده در وقت رخصت باو پاره کرباس عنایت نموده بودند و فرمودند

که درین کرباس برکت است صوفی مذکور مدّت عمر خود ازان کرباس میفروخت و خرج مایحتاج خود می نمود و از کرباس هیچ کم نمی شد تا انقضای مدت حیات او بعد از ارتحال صوفی مذکور همان کرباس را با مراد تکفین او نمودند و صوفی مذبور مشهور بصوفی کرباس پائنده بوده این قدر از خوارق و تصرفات که مذکور شد در رنگ آنست که از بحر بی پایان بجرعهٔ آب اکتفا رود بیت

بحر را گر آوری در کوزهٔ	چند گنجد قسمت یکروزهٔ

اگر کتب و رسائل که در احوال ایشان و فرزندان و خلفای ایشان جمع شده و در آنها آنچه ذکر یافته جمع نمایم از قسم خوارق و تصرفات هر آئینه از احصای آن عاجز آیم فرد

ذکر حالاتش نیاید در شمار	عاجزم گر یک نویسم از هزار

تذکرہ پنجم از منتخب چهارم در ذکر ارتحال حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه ازینجهان بفرادیس جنان

می آرند که خدمت ایشان دو سه سال قبل از انتقال آثار قرب ارتحال را از فراست معنوی دریافته بتهیه سفر اخروی مستعد شده دست حق پرست از جمیع بائست دنیا برداشته بترنم الرفیق الاعلی مترنم بودند و اظهار این مقدمه جانگاه اشارة و علانیة بانواع با حبّای و اقربای می نمودند چنانچه کتب خانه که کلان ترخزینه سرکار معرفت مدار بود و محبوب ترین امتعه آن قدوه ابرار و مشتمل بر کتب متداوله و غیر متداوله از غرایب علوم و عجایب فنون مجتمع بوده که در جاهای دیگر یافته نمی شد آنرا بفرزندان گرامی خود و غیره محبان و مخلصان و مستحقان قرعه انداخته بموجب آن تقسیم فرمودند و نیز بشب پانزدهم شعبان در سال انتقال امر فرمودند که تفحص از نور

قمر نمائید کہ بدستور معمول منور است یا در شعاع و ضیای آن فتور است ہر چند بینندہ گان غور مے نمودند اصلا در قمر اثر نور نمی دیدند باوجودیکہ اثر از آثار ابر بر اطراف فلک پیدا نبود حتی کہ شب بنصف رسید بینندہ گان عاجز شدہ معروض داشت کہ ماہ چون دیگ سیاہ بر روی فلک انجم سپاہ ایستادہ و از ضیا در وی مشاہدہ نمی شود فرمودند کہ نام قطبے از صحیفہ ہستی محو نمودہ اند کہ ماہ از غم آن کاہیدہ اہل آسمان را نیلگون ساختہ است اما ہیچ یکے از حضار محفل خلد مشاکل دریافت معنی این مقولہ ننمود تا آنکہ واقعہ این رحلت آن قیوم وقت روی داد بعد ازان از سر آن مطلع شدند و نیز می شنیدند کہ دران نزدیکی روزی در باغیچہ عالی کہ مدفن متعالی ایشان شد تشریف فرما شدند و جائے کہ مرقد مقدس قرار یافتہ ساعتی مراقب بودند و فرمودند کہ نزدیک است کہ مکان فقیری از فقیران صاحب کمال گردد و مردم از استماع این مقولہ گمان بردند کہ مگر ورود کدام بزرگے درآنجا خواہد شد و دران ایام در واقعہ بشرف زیارت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مشرف شدند ازان جناب استفسار احوال آن جہانی نمودند ایشان در جواب فرمودند کہ این جا مآل ہمہ برحمت است فردای آن مخلصان را نوید فرحت جاوید خبر دار کردند و مثل ما عاصیان را امیدوار ساختند می آرند کہ قبل از وصال ایشان شش ماہ این رویای صالحہ دست دادہ بود می آرند کہ ایشان درین ایام تمام جمال صرف شدہ بودند کہ بوی از جلال در ایشان دریافتہ نمی شد گویا وجود شریف ایشان مظہر رحمت عام شدہ بود و ہر کسے را بکمال شفقت و مہربانی و بشاشت تمام پیش آمدی نمودند و کثرت ارشاد آن قدر عالمگیر شدہ بود کہ بموجب کریمہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کثرت خلائق در اطراف و اکناف عالم بمرتبہ رجوع یافتہ کہ افواج رجال و نساء و پیر و صغیر و کبیر و برنا برنہجی ورود می نمود کہ تعداد آن جز بعلم علام الغیوب نگنجد و ورود فیض و برکات بر صلحای و عصات

ابر نیسان ریزان شدہ بود کہ ہر کہ بدان درگاہ رحمت اشتباہ واردی شد از خوان الوان
رحمت ایزدی بفیوض و برکات سرمدی می رسید باوجود این فیاضی از خوف مَالِكِ
یَوْمِ الدِّیْنِ لیل و نہار بنالہ زار میگذرانیدند و در مکاتیب مبارک نیز از این مقولہ مذکور میبود
منہا در مکتوبے بر نگاشتہ اند کہ افسوس کہ اشرف عمر در ہوا و ہوس رفت و در حرمان
و معصیت گذشت و در و دیوار بر کردار این دورانہ کار گریان و زار زار است و ہر
سنگ و سفال بزبان حال فریاد می کنند مالھذا خلقت و ما ھذا امرت بیت

ہر دو عالم در لباس تعزیت	اشک مے بارند تو در معصیت

اُذْكُرُوا اللّٰهَ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ
بما فیھا انتہی کلام الشریف آوردہ اند کہ شروع مرض مبارک ایشان چنان بود
کہ در عین عافیت و کمال صحت روزی بدرس کتاب مشکوٰۃ المصابیح اشتغال
داشتند در حین قرأت این حدیث مبارک الحدیث ھذا عَنْ جَابِرٍؓ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یود اھل العافیۃ
یوم القیٰمۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لوان جلودھم کانت
قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
غریب ہمانا از روی ابتلا در خاطر عاطر حظور نمود فی الفور وجعی بساق مبارک بہم رسید بدست عالی
شریف ساق مبارک را سخت گرفتند و درس را موقوف فرمودند و معلوم اہل مجلس شد
کہ وجعی بساق ایشان لاحق شدہ اما بزبان مبارک نیاوردند چہ آن متمنا بودہ الفصہ
آن وجع بحدی غلبہ نمود کہ از ساق و زانو متجاوز شدہ تمام بدن او جاع محیط گردید
در وقت غلبہ او جاع اکثر بتلاوت کلام مجید شغل مے نمودند و بنماز جمعہ و جماعت خمسہ
حتے الامکان از دست نمیدادند و بصبر و شکیبائی بسر مے بردند و این شعر عربی
در آن او جاع اکثر بزبان مبارک مے راندند شعر

ان قال لی مت مت سمعا وطاعة
وقلت لداعی الموت اهلا ومرحبا

و دیگر اشعار شوق انگیز بزبان تازی و فارسی نیز بزبان مبارک میگذشت

ازان ها یکے این است بیت

گر بجان دادن میسر می شدی کس را وصال	طالب وصلش بُدی هر کس که جانی داشتے

و نیز تکرار این شعر مے نمودند شعر

لیتك تحلو والحیات مریرة	لیتك ترضے والانام غضاب
لیت الذی بینی وبینك عامر	وبینی وبین العلمین خراب

القصہ وجع بر ہجی مستولی شد کہ روزی دست یکی از خدمہ بعضوی از بدن مبارک رسید تمام بدن در رعشہ درآمد آنعزیز از نہایت تعجب معروض داشت کہ مجروح یک جزو بدن مبارک است کہ زانو و ساق باشد و از دست رسیدن بدیگر اجزاے بدن چرا موجب لرزہ کل بدن کرد فرمودند کہ کدام عضو است کہ مجروح نیست از کمال صبر و وقار ہرگز بلب مبارک حرف صادر نمی نمودند کہ مخبر از شدت وجع باشد بلکہ درحین غلبہ آن تلذذات فراوان حاصل روزگار ایشان می شد چہ بمشرب مجددی معصومی ایلام محبوب را لذیذتر فرمودہ اند از انعام او چہ در انعام رضاے محب و محبوب است و در ایلام رضائے خالص محبوب است پس نزد محب راسخ المحبة رضای خالص محبوب از رضای مشترک جانبین لذیذتر دلپذیر است آوردہ اند کہ بتقریبے بیان نمودند کہ سجدہ من فوق العرش واقع مے شود بلکہ خادمہ کہ در این وقت مرا مدد رکوع وسجود است سجدہ او نیز فوق العرش واقع شدہ از محرمان اسرار ایشان منقول است کہ شش ماہ قبل از وفات می فرمودند کہ ہر سجدہ کہ بوقوع مے آید خواہ از فرض خواہ از نفل فوق العرش

واقع میشود بلکہ تمام نماز آنجا کہ لفظ جا در آن بارگاہ از تنگی میدان عبارت است
وقوع مے یابد بحکم کلام صادق سید البشر علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام
الساجد یسجد علی قدمی اللہ فلیسجد ولیرغب می آرند کہ خدمت
حضرت مخدوم زادہ بر جادہ شیخ ابو القاسم کہ فرزند حضرت قیوم زمان
اند ونبیرہ حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم از مشاہدہ دیدار پُر
انوار در شدت او جاع و آزار کثرت صبر و قرار ایشان را ملاحظہ نمودہ می فرمودند کہ ہر کرا
آرزوی دیدار سید الابرار باشد باید کہ مشاہدہ جمال باکمال حضرت عروۃ الوثقیٰ
نماید و آزان جا پے بوقار صوری واستقلال معنوی جناب نبوی برد علیہ وعلی
الہ الصلوۃ والسلام آوردہ اند کہ حضرات مخدوم زادہ گان کہ ہمہ بدرجات کمال
فائض بودند وتصرفات عالی داشتند از غایت ملاحظہ آزار والد خود ہمہ در توجہ در
جذب آزار و اوجاع مشغول میبودند ساعتے تخفیف لاحق مے شد بدستور سابق عود
می کرد چہ عافیت صوری بحقیقت تمام شدہ بود و معاملہ بعافیت معنوی کشیدہ آوردہ اند
کہ در ایام عرس جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بجہت
نیاز عرس ایشان طعام تیار میکردند و جناب حضرت عروۃ الوثقی در شدت مرض
بودند چہ عرس جناب حضرت مجدد الف ثانی رض بیست ہشتم شہر صفر المظفر واقع است
و وفات حضرت عروۃ الوثقی نہم شہر شریف ربیع الاول ورود یافتہ در میانہ زیادہ
از یازدہ روز مفاصلہ نبود و ایشان از کثرت شدت مرض در وقت تقسیم طعام حاضر
نمی توانستند شد امر نمودند کہ مردم مدعو را طعام بدہند چون طعام برآوردند و نزد مردم گذاشتند
و مردم بخوردن طعام مشغول بودند جناب حضرت عروۃ الوثقی با وجود شدت
مرض در محفہ محفوف خود نشستہ در مجلس حاضر شدند اما از کثرت ضعف نتوانستند کہ
از محفہ مقدسہ بیرون شوند و در آن محفہ نشستہ ماندند و شلہ پرہیزانہ کہ برای ایشان

ہمان

تیار نموده بودند حاضر آوردند ایشان در مجلس عرس بامدعوان در تناول پرہیزانہ مشغول شدند دران اثنا یکی از حضار مجلس را بخاطر خطور نمود کہ اگر از پرہیزانہ خاص این فدوی را تبرکے عنایت شود موجب سعادت غیر مترقب خواہد شد از ین اطعمہ متلون کہ اہل مجلس تناول مے نمایند آن پرہیزانہ کہ الوش ایشانست در کام این مخلص عزیز تر است خدمت ایشان از اشراف باطن خطره را فہمیده نام او را بزبان مبارک آورده طلب نمودند چون قریب ایشان شد فرمودند کہ این شلہ بی روغن طبیب برای من تجویز نموده است اگر مرغوب شما افتاده بگیرند آن مرد آن پرہیزانہ را از مواہب جلیلہ ایزدی تصور نموده اظہار خطره خود کرده از خدمت شریف برداشتہ با رفقا و احباب خود لقمہ لقمہ تقسیم نموده برغبت تمام خوردند و از برکات آن کہ دو سہ لقمہ از آن تناول جناب ایشان بود امیدوار ترقیات بسیار شدند ہذا من ادنی تصرفاتہ رضی اللہ عنہ می نویسند کہ بہ قرب ارتحال خدمت ایشان رقعات بطرف فقرائے گوشہ نشینان کہ در دار الارشاد بودند نوشتہ اند در آن رقعات اکثر این عبارت مے بود کہ فقیر محمد معصوم از دنیا می رود باید کہ بدعای خیریت خاتمہ ممد و معاون باشند ہر یکے از انہا موجب حوصلہ خود چیزے در جواب رقیمہ مبارک نوشتہ اند از آنہا ملا سید میر زا نام عزیزے صاحب کمال بوده مے نویسند کہ مزار آن عزیز در وسط بازار دار الارشاد واقع است در جواب رقعہ این دو بیت

نوشتہ اند نظم

دری ہر پیره زن می زد عزیزے	کہ ای زن درد ہا یادم آور
یقین میدان کہ شیران شکارے	دراین راه خواستند از مو یاری

یکی از بنات طاہرات ایشان روایت نموده کہ روزے در حجره خلوت ایشان دراین ایام آخر ایشان باریاب شدم این فرد را بشوق تمام تکرار می نمودند فرد

تو دستگیر شو ای خضر پی خجستہ کہ من	پیاده میروم و ہمرہان سوار انند

آورده اند که یک روز قبل از رحلت مبارک ایشان عبد الملک که یکی از فضلاے متدع بود اما تسخیرات داشت بموجب آن قبولتی بہم رسانیده بود واز جہت حفظ مشیخت خود از خدمت ایشان دورمی بود خلاف عادت جہت عیادت آمده بخدمت ایشان باریاب شد ایشان چون بطرف او دیدند واثر فرحت در رومشاہده کردند یعنی ایشانرا بشدت مرض دید چون مریض القلب بود از آن فرحناک گردید ایشان آن معنی را در رومشاہده نمودٔ از راه غیرت که لوازم ولایت است فرمودند ازین قبولیت که از خواندن اسمائے سیفی بہم رسانیده وآنرا کمال نشاتین تصور نموده واہل روزگار مسخر ومنقاد ساختہ از دریافت کمالات ولایت که ثمره اش حضور ومشاہده است بجز حصول مشیخت که عین مباعدت است مطلب کار نه فہمیدهٔ واستغنا از صحبت اکابر اولیا که اہل حضور اند پیدا نموده عنقریب فرزندی سیف الدین او را منہدم وناچیز خواہد نمود فوقع کما اخبر در اندک مدت رواج مشیخت جناب حضرت شیخ محمد سیف الدین رح چنان شد که از مشیخت او نام ونشانے نماند نعوذ باللہ من غضبة وغضب اولیائہٖ بیت

این قوم چو تیغ آب دارند	جان از تن بی ادب برآرند

فقیر گوید که فقیر بعضے از اولاد او را دیدم که در بند آمده اند واسیر مردم اند بیت

ہر آن کہتر که با مہتر ستیزد	چنان افتد که ہرگز بر نخیزد

مے آرند که روز وصال مبارک خود بحضرت مخدوم زاده بزرگ قیوم زمان شیخ محمد صبغة اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ که حاضر الخدمتہ بوده اند وخدمات ادویہ وغیره مینمودند باو خطاب نموده فرمودند که نزدیک آی باوجود نسزدیکی نزدیک تر شدند سراپا گوش گشتہ منتظر مواہب نشستند فرمودند که رضاء اللہ فی رضاء الوالدین زیاده متوجہ شدند از استماع این کلام فرخنده مآل بمصداق این مصرعہ ع

ہمہ گوشیم تا چہ فرمائے

عنایت نموده گفتند که وضع بے نظیر شما در همه وجوه همیشه مقبول و محبوب ما است تغیر و تبدیل را
در آن تجویز نخواهد بود دوم برادران و همشیره های شما همه از شما خورد اند اگر از آنها تقصیرے
و کوتاهی سر بر زند بر آن نخواهید گرفت و دل خود را از آنها رنجه نمایند که برای آنها ضرر نخواهد رفت
است و رشتهٔ اتفاق را مضبوط تر خواهید ساخت سیوم صحبت سلاطین را بے ضرورت
اختیار نخواهند نمود خدمت ایشان آداب بجا آورده از جناب قدس خداوندی جل سلطانه
توفیق بر آن مسئلت نمودند تا آنکه در حین وصایا منصب عالی و نسبت متعالی خود که کنایه از
معامله قیومیت باشد بر ایشان عنایت فرمودند صاحب برکات معصومی مینویسد
که دران شب که فردائے ایشان از دنیا رحلت می نمایند بر سر هر دری از درهای دار الارشاد
هاتفے ندامی کرد که فردا قیوم وقت از این سرای فانی رخت بدار البقای جاودانی مے
کشند هر کرا سودای جمال با کمال او در سر بود بشتابد و نقد وقت را در یابد فرد

غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانه	که این معامله تا صبحدم نخواهد ماند

و نیز مینویسند که در قصبات سرهند مبارک و غیره بلدان بعیده مثل لاهور و پشاور که وقوف این ماجرا
نداشتند با ایشان نیز این ندا رسیده بود و آن شب را نوشته گذاشته بودند که اثر این آواز و شورش این
ندا از کی پر تو انداز خواهد شد چون این قضیه انتشار یافته تاریخ آن ندا بوفات ایشان برابر آمد
و نیز دران روز زلزله عظمی واقع شده حتی که اشیا هائیکه بر طاقچه ها افتاده بر زمین شکستند گویا قیامت
برپا شده بود لاشک که مقدمهٔ قیامت بوده چرا که قیوم عالم و عالمیان بودند از انتقال ایشان
در قوام عالم شکست آمده موجب إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ لَشَيْءٌ عَظِيمٌ شده چنانکه مینویسند
که یکی از بنات طاهرات ایشان در آن ساعت بدوگانه نماز شغل داشتند چون از نماز
فارغ شدند می بینند که پشت بقبله اند تا آنکه زلزله ایشان را منقلب نموده یا در
حواس ایشان از کثرت غم و اندوه فتوری راه یافته از آن تشخیص قبله نا نموده مشرق را
ز مغرب فرق نمی کردند چنانکه درباره قیامت صادر است کریمه وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ

و آخر کلام ایشان سلام بوده یعنی فرمودند السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ماناکه حضور سراپا سرور جناب نبوی علیه الصَّلوٰة والسَّلام با ملائکه کرام و اولیای عالی مقام شده باشد بیت

چه خوش بود که بسر وقت من رسد دلدار	رخش ببینم و جان را فدای او سازم

وصال مبارک اشتمال ایشان نصف یوم السبت نهم شهر رفیع القدر ربیع الاول هزار و هفتاد و نه هجری بعالم روداد اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ بیت

نه پنداری که جان را رایگان داد	فروغ روی جانان دید و جان داد

بعد ازین واقعه جانکاه آنقدر درد و آفات و بلیات بلا نهایات بر کافه اهل جهان رخ نمود که شرح آن از تحریر و بیان بیرون است گویا که رحلت ایشان و تولد غم و محن توامان افتاده است

تا تو رفتی ز چمن لاله رخان خار شدند	نرگس و سوسن و گل این همه بیمار شدند

تواریخ وصال ایشان اهل فضل زمان چه نثر و چه نظم که بیان نموده اند نه آن قدر است که درین منتخب گنجایش یابد اما بعضے ازان ها ایراد مے نمائیم منها حضرت وحدت قدس سره فرموده اند نظم

ازین زندان فانی (دنیا) در گذشته	شهے کین نه طبق را بود سرپوش
بنات النعش شد امروز هیهات	همان مجمع که پروین بدش دوش
برسم ماتمی از ساز ناهید	فلک از ابر کرده پنبه در گوش
خروش از شش جهت برخواست آندم	که مرغ گلشن حق گشت خاموش
جهان را آتش در خرمن افگند	خود اندر خلوت وصلش هم آغوش
بسا کس خانمان بر باد دادند	بسا کس رفته رفته گم شد از هوش
ز داغ غم بصحرا رو نهادند	چو لاله نازنینان خانه بر دوش
پے تابوت آن قطب زمانه	چو رعد نعره زن احباب در جوش
در پیر مغان بستند افسوس	کنون کو رند کو مے خانه کو نوش

چنان مرآت دل را حیرت افزود
که گشته صورت حالش فراموش
چو پنہان شد ز چشم مردمان او
چو جان در جسم تربت گشته روپوش
ندا آمد که آن معصوم مطلق
بگوئی وحدت آمد دوش دوش
بگو سال وصالش غیب دان بود
که بود از جام غیب عشق مدہوش
اگر خواہی نشان سال عمرش
بگو واللّٰہ دیگر باش خاموش

ماه

غیب دان سنہ ۱۰۷۹
واللّٰہ سنہ ۷۳

خدمت حضرت اورنگ زیب عالمگیر فرموده اند **نظم**

قیوم جہان خلیفۃ اللّٰہ
دانندۂ رازہائے مکتوم
در دائرۂ وجود تا بود
بودش بجہان مثال معدوم
تاریخ وصال او خرد گفت
رفتہ زجہان امام معصوم

رفتہ زجہان امام معصوم ۱۰۷۹

ناصر علی که ملک الشعرا وقت بود و از جملہ مخلصان چنین گفتہ **بیت**

چراغی خاندان نقش بندان
فروغ دین احمد خواجہ معصوم
بسوی گلشن جنت قدم زد
ازین ویران رباط کہنہ بوم
طلب کردم زدل سال وصالش
ندا آمد زعالم رفتہ معصوم

زعالم رفتہ معصوم ۱۰۷۹

خدمت حضرت مروج الشریعت یافتہ اند بجنّت خوابید

بجنّت خوابید ۱۰۷۹

نیز عزیزے یافتہ نقشبند ثانی بود۔ نقشبند ثانی بود ۱۰۷۹

نیز عزیزے گفتہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب :۔

قطب بود ولایت بود ۱۰۷۹

خدمت قدوۃ الواصلین امام العارفین مجتبیٰ رب الجلیل حضرت شیخ میاں محمد اسمٰعیل فرمودہ اند قطب بود ولایت بود و عدد سنین عمر مبارک ایشان ہفتاد و دو سال کامل آمدہ چنان کہ از اصل حساب بشمار تواریخ مبارک ایشان پوشیدہ نیست غسل مبارک ایشان را آخوند سجاول که از فحول علمائے زمان و استاد فرزندان ایشان بود و از مریدین قدمائی و صاحب نسبت والائی بود باذن حضرت مخدوم زادگان داده

می آید

می آرند کہ چون بمضمضہ رسید عرض نمود کہ مرا قدرت کشودن دہن مبارک نیست خود دہن مبارک را برنگ احیا کشودند وقبول آب نمودند بعینہ بطریق احیا مضمضہ فرمودند کہ حاضران متحیر ماندند ازین معنی مخلصان را موجب ازدیاد عقیدت گردیدہ وغیر مردم را باعث اخلاص شد کفن مبارک بموجب مسنون سہ جامہ دادند کہ ازار ولفافہ وقمیص باشد وعمامہ ندادند چہ مسنون نیست بلکہ بدعت است ونزد حضرات مجددی در ہیچ بدعتی حسن نیست اگرچہ او را حسن نامند ومقدم بر نماز ایشان برادر اصغر ایشان حضرت شاہ جیو بامر حضرات مخدوم زادہ گان شد وگویند کہ بنوعی اجتماع خلایق شدہ بود کہ از تعداد بیرون بود۔ حتاکہ باغ فتحے کہ از سندل پورہ کہ محل ایشان بود مسافت کثیر دارد ہمہ مملو از خلایق بودہ در وقت دفن مبارک آسمان بنوعے گریان شدہ کہ از شدت باران خیمہ بر مدفن مبارک برپا نمودند تا دفن صورت بندد ومدفن ایشان ہمان باغیچہ قرار گرفت کہ در حیات خود فرمودہ بودند کہ اینجا محل یکے از فقرائی صاحب کمال خواہد شد چنانکہ در ابتدائی این تذکرہ مذکور شد ہرچند کہ گفت وگو بسیار شد ومرضی حضرت مخدوم زادہ گان آن بود کہ در روضہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ بگذارند اما مخلصان عرض نمودند کہ ایشان کہ مثل حضرت مجدد الف ثانی شدہ اند باید کہ مسافت از ایشان گذاشتہ شود مصرع یک تخت دو شاہ بر نتابد تا در مابین این دو روضہ مقدسہ محل وافر از برائی قبور خلایق حاصل گردد کہ در آن امید است کہ موجب رحمت ایزدی گردد وآن از عذاب مامون مانند وقرب جوار موجب شفاعت وسبب مغفرت جمعی کثیر شود گذشتہ اند کہ بر قبر مبارک ایشان خواہر حضرت اورنگ زیب عالمگیر قبہ مرتفع عالی بنا نمودہ کہ از مسافت بعید برنگ قبہ خضرائی نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ظاہر وبرہن است بسبب شبانہ قرار دادہ اند قبر مبارک ایشان وقبور اکثری از فرزندان آن قبلہ صفاکیشان در آن مکان عالی شان اقتران یافتہ بجہت ———

رفعت قبہ اش از تارک افلاک بلند	چار دیواری وی ہشت جنان شد ہمسر
طور یک بار تجلی کہ سبحان گر دید	ہست ہر لحظہ برین روضہ تجلی دگر
صورتش لولو صافی چو قصور جنت	خاک آن پاک زمین ہست چو مشک اذفر
ہر کہ از فیض ازل شد بجوارش مدفون	یافت در روضہ رضوان بعنایات مقر

القصہ روضہ واقعہ شدہ کہ خبر از ریاض جنان می دہد کثرت فیوض و برکات آن کہ بر زائران چون ابر نیسان ریزان است از شرح و بیان خارج است ع لذت می نشناسی بخدا تا نچشی ہر کہ بتشرف زیارت مشرف شدہ و آزا نوا بیکیفی و بیرنگی آن پی بردہ در رنگ حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل کہ گویا این فرد ایشان شدہ بیت

کور بینا شود بہ چو ان میگردد	کوی می خانہ عجب آب و ہوائی دارد

ان افت دار الخلافہ در عہدش ظاہر و حوران معانی در نقوش قصور آن ناظر وقوف آن مورد بہشتی وارد مدینہ است و نزول آن سر منزل بدان جہت صعود عرش را لزینہ از کعبہ مقصود منزل است و بمقام محمود ممائل للہ در القائل بیت

گر شنلو د قصہ این بوستان	کعبہ شود طایف ہندوستان

للہ الحمد والمنۃ کہ این فقیر بعنایات اللہ سبحانہ و صدقہ حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بشرف زیارت مزار فیض آثار حضرت مجدد الف ثانی و حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مشرف شدم اما این موہبت را بتبعیت حضرت بی بی صاحبہ کہ والدہ این فقیر اند حاصل نمودہ ام چہ اصلا عازم زیارات عالیات جناب ایشان بودہ اند و فقیر بمتابعت ایشان باریاب گردید بیت

مور مسکین ہوسی داشت کہ تا کعبہ رسد	دست در پای کبوتر زد ناگاہ رسید

ہم چنین امید واثق و رجا دانق از جناب قدس خداوندی آنکہ از جمیع کمالات آن قدوۃ الصالحات این ضعیف نحیف را بہرہ مند و کامیاب گرداند انہ قریب مجیب

تذکرۂ ششم از منتخب چہارم در ذکر خلفائے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ ارشاد حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام عالم منتشر شدہ بود و اطراف ربعہ جہان چہ شرق چہ غرب چہ جنوب چہ شمال از فیض ہام ایشان مالامال مسموع شدہ کہ عزیزانیکہ از صحبت عالی ایشان بدرجات ولایت رسیدہ اند زیادہ از یک لک و چہل ہزار اند و جماعت مریدان ایشان از حیطہ تحریر و تقریر بیرون است اما کمل خلفای ایشان کہ بدرجہ کمال و اکمال رسیدہ اند و از زمرہ مکملین شدہ اند زیادہ از چہار صد بودہ اند چون وضع این رسالہ بر انتخاب است بذکر اسمای بعضی از آنہا اکتفا رفت و تفصیل احوال آنہا نمود خلیفہ اول و خلف بی بدل و قایم مقام مکمل و مبشر باصالت و متحقق بکمالات نہایت النہایت و صاحب منصب قیومیت و فردیت و وارث کمالات قطبیت و غوثیت قبلہ جہان و جہانیان حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تفصیل احوال ایشان باحوال فرزندان و برادران ایشان حوالہ منتخب خامس شدہ انشاء اللہ آنجا قدرے نوشتہ خواہد شد و خلیفہ ثانی فرزند ثانی آن قبلہ و جہانی است مسمی بحضرت محمد نقشبند مشہور و ملقب بحضرت حجۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ ثالث ایشان فرزند ثالث ایشان است مسمی بحضرت محمد عبید اللہ مشہور و ملقب بمروج الشریعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ رابع فرزند رابع ایشان حضرت محمد اشرف قدس سرہ و خلیفہ خامس ایشان حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سرہ و خلیفہ ششم ایشان حضرت شیخ محمد صدیق قدس سرہ این ہر شش مخدوم زادہ بر جادہ یا علی درجات کمال و اکمال مشرف شدہ اند و از نسبت ہائی خاصہ والد شریف خود ہا حظ وافر و بہرہ کامل یافتہ و این ہر شش بہ قطبیت جہات ستہ فائض بودند تفصیل احوالات ایشان انشاء اللہ تعالیٰ در منتخب خامس چنانچہ ایما بدان رفتہ است خواہد شد۔

وخلیفہ ہفتم ایشان نبیرہ ایشان حضرت شیخ ابوالقاسم کہ فرزند حضرت قیوم زمان
شیخ محمد صبغۃ اللہ اند وخدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایشان را
داخل فرزندان گرفتہ اند وارث ظاہری در رنگ فیوض باطنی موافق فرزندان خود دادہ
اند چنانکہ تفصیل آن در ذکر ایشان خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ خدمت حضرت وحدت
برادر زادہ ایشان اند ہر چند اول بخدمت والد خود حضرت خازن الرحمۃ مشرف شدہ
اند اما در ثانی از خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رض نیز تشریفات یافتہ اند واز صحبت
حضرت حجۃ اللہ نیز بہرہ ور شدہ اند وخدمت خواجہ محمد حنیف کابلی بعد از حضرات
مخدوم زادہ گان در سائر مجازان ممتاز اند وبعد از ایشان خواجہ محمد صدیق پشاوری
ولد خواجہ عبد الغفور سمرقندی کہ از جملہ مجازان جناب حضرت مجدد الفثانی رض
بودہ است در باقی خلفای امتیاز تمام دارند وآن دہ نفر کہ مذکور شد از جملہ طبقہ اولی
خلفای حضرت عروۃ الوثقیٰ اند رضی اللہ عنہ در رنگ عشرہ مبشرہ کہ در اصحاب نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم امتیاز داشتند نیز اینہا از اکثر خلفای معصومی ممتاز اند والعلم عند اللہ سبحانہ
بحقیقۃ الحال وسوای ایشان برخی از خلفای جناب حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ
نیز مذکور می نمایم وآسامی مبارک ایشان را ثبت می کنم گوش ہوش استماع نما۔ منہما
خدمت حضرت میر امان اللہ برہانپوری وخدمت شیخ ابوالمظفر برہانپوری
وشیخ عظیم جلال آبادی ومولانا حسن علی پشاوری ومولانا شیخ باقر لاہوری وسیادت
وولایت مآب آخوند موسیٰ بہٹی کوتہی ومولانا بدرالدین سلطانپوری وشیخ بایزید سمارن بوری
ولد شیخ بدیع الدین حاجی حبیب اللہ حصاری ثم بخاری شیخ مراد کشمیری ثم شامی
مخدوم شیخ آدم تہتہی شیخ ابراہیم بکری شیخ یوسف کرہ بیدی ثم ملتانی میر شرف الدین حسین تاہتہ
شیخ انور اللہ لاہوری شیخ حسین منصور جان پوری آخوند سجاول سرہندی میر رفعت بیگ
گرز بردار شاہ حسین عشاق خواجہ عبد الصمد کابلی شیخ عبد الکریم کابلی شیخ ابوالقاسم کابلی ولد

صوفی

صوفی مغربی کہ الحال مقیمین واعزہ کابل از اولاد او بیند مولانا محمد امین حافظ آبادی و شیخ عطاء اللہ سوہنے شیخ نور محمد سورتی حافظ محسن سیالکوٹی محمد شریف لاہوری حاجی امان اللہ لاہوری شیخ محمد فاروق لاہوری شیخ محمد عارف لاہوری شیخ محمد حکیم و مولانا محمد حکیم و مولانا محمد امین بخاری ثم پشاوری شیخ حاجی سلیم بلخی شیخ حاجی عاشور بخاری شیخ حافظ صادق کابلی سید اسرائیل و مولانا حسن و خواجہ ماہ دہلوی میر غضنفر دارشکوہی دہلوی میر عبد الفتاح و شیخ محمد جان ولدان میان محمد نعمان قدس سرہ میان عارف نبیرہ حضرت میر محمد نعمان قدس سرہ میر عماد ہروی الحسینی میر شرف الدین حسین ولد میر عماد مذکور جامع جلد ثانی مکتوبات سامی معصومی میر مفاخر حسین ایضا ولد میر عماد مذکور میر محمد زمان و ملا محمد شریف۔ و صوفی مشہور بصوفی پائندہ طلا کابلی و صوفی عبد الرؤف مشہور بصوفی پائندہ کرباس کابلی و صوفی عبد الرحمان و میر ماہ عرب و صوفی سعد اللہ کابلی میان شیخ محمد عبد الخالق بنگالی شیخ رحیم داد افغان شیخ غلام محمد افغان شیخ حاجی خان افغان و شیخ احمد خان افغان خواجہ عبد اللطیف پشاوری شیخ عبد اللطیف لشکرخانی شیخ میر محمد خان

عبد اللہ

شیخ شاہ خواجہ ترمذی شیخ اسد اللہ افغان خواجہ محمد فاروق و مولانا جمال الدین و مولانا محمد افضل و شیخ حاجی حسین و صوفی نور بیگ و مولانا قائم و ملا فیض محمد فتح آبادی و میان دینار کہ خواجہ سرای شاہجہان بودہ شیخ محمد یار ملقب بخدا پرست خان و مولانا احمد ترک کہ بارشاد اہل حرمین کامیاب شدہ بود و مولانا محمد یوسف و میر محمد معصوم سرہندی خواجہ محمد مؤمن جذبی شیخ حاجی محمد خان طالقانی مولانا مؤمن بیگ برہانپوری میر مغل کابلی و شیخ مؤمن بیگ کابلی ملا خواجہ مسافر و شیخ عبد الحمید برہانپوری و مولانا محمد کاشف رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ و از جملہ اغنیا کہ بتشریفات معصومی مشرف شدہ اند و از برکات مجددی کامیاب گردیدہ اند اول و اعظم آنہا حضرت اورنگ زیب عالمگیر است رحمۃ اللہ تعالی علیہ رحمۃ واسعۃ

در ذکر فضائل و مناقب آں منتخب کتاب علیحدہ است بعضے خصوصیات او با احوال بعضے خلفائے مذکور در برکات معصومی یافتہ می شود فَاِن شئت فارجع الیہ :-

منتخب خامس از منتخبات سبعہ در ذکر قطب دوران قیوم الزمان حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ فرزندان واخوان ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تذکرہ اوّل از منتخب پنجم

در ذکر ولادت حضرت قیوم زمان و رسیدن ایشان بدرجات کمال و اکمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت کثیر السعادت حضرت قیوم الزمان واقف اسرار لِی مَعَ اللہِ خدمت شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یازدہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۰۳۳ یکہزار وسی وسہ در ایام حیات جناب جد بزرگوار ایشان حضرت مجدد الف ثانی رض در بلدہ متبرکہ دار الارشاد سرہند واقع شدہ می آرند کہ خدمت جد شریف ایشان درآن ایام در بلدہ دار الخیر اجمیر بتقریب آنکہ سلطان وقت ایشان را باخود میداشت تشریف داشتند و والد ماجد ایشان حضرت عروۃ الوثقیٰ رض نیز برای سعادت زیارت والد خود ببلدہ مذکور رفتہ بودند بعد از تولد ایشان والدہ ماجدہ ایشان اسم آن نوباوہ بستان ولایت را موقوف باستصواب جد و والد ایشان گذاشتہ چون خدمت حضرتین مذکورین از بلدہ مذکورہ مراجعت نمودند و در اثنای راہ خبر ولادت آن قرۃ عین الولایت رسید خدمت حضرتین از این خبر فرحت اثر مسرور و مبتہج گردیدند چہ وارث

نسبت خاصه خود ایشان را امید انستند - بیت

از آمدنت چو گل شگفتم ‖ دامن دامن بهار رفتم

و اعظم نبائر حضرت مجدد الف ثانی و اکبر فرزند آنحضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنهما ایشانند القصه چون بدار الارشاد در رسیدند برای دیدن ایشان آمدند بمجرد دریافت آن قرة العین حضرت مجدد الف ثانی فرمودند السلام علیکم ملا صبغة الله بعده روی مبارک خود قریب گوش ایشان آورده کلمات خفیه بگوش سراپا هوش وی درمیان آوردند که کسی از کیفیت آن کلمات مطلع نشده همانا که با اسرار خاصه و علوم و معارف مختصه مبشر ساختند زهی سعادت طفلی که زبان از آلایش شیر پاک نکرده باسرار خاصه مجددی سرفراز شد بیت

نیست لمروزی میان ما و جانان اتحاد ‖ بلبل ما را به طفلی چوب گل گهواره بود

خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض بو الد ایشان خطاب کرده فرمودند که درین فرزند تو رنگی از اصالت یافتم بنابران نام نامی او را محمد صبغة الله گذاشتم چه رای حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه برین قرار گرفته که منصب قیومیت بی بهره اصالت متعذر الوجود است و چون برخ اصالت در ایشان ملاحظه نمودند از فراست معنوی وارث منصب قیومی ایشان را شناختند و باشارة اصالت بشاکت معامله قیومیت دادند و خدمت حضرت مرشدی قیوم جهان گویا باین معنی ارشارت فرمودند جاییکه در مدح ایشان گفته اند بیت

چون شه کنعان در اقلیم شهود ‖ هم چو والد آن شه کون و مکان	گوی از اخوان بطفلی در ربود ‖ فخر عالم بود شرف انس و جان

بلی. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ مصرعه قیاس کن زگلستان من بهار مرا؛ آورده اند که خدمت ایشان پنج یا شش ماه

بودند

بودند که به مرض شدیدہ گرفتار شدند بنوعیکه مردم تیمار دار و حکمائی بلند اقتدار دست از معالجہ ایشان باز داشتند و مایوس شدند حتی که روزی نفس تحرک نبض که لوازمہ حیات اند ایشان محسوس نمی شد و والدین ایشان در تهیہ اسباب تکفین و تجهیز شدند این خبر بسمع مبارک حضرت مجدد الفثانی رض رسید ایشان تشریف آوردند و نقاب از روئی معشوقانہ ایشان بر داشتہ دست حق پرست بر خسارہ شریف ایشان گذاشتہ تبسم نمودہ فرمودند که بابا اینچه خوش طبعی است که با مادر و پدر خود می کنید و این ها را محزون مے سازید برخیزید تا این ها خوش شوند و بآرام نجورند و بخسپند فی الفور چشم مبارک کشودہ بگریہ متحرک شدند و صحت کلی یافتند که گوئی ازامراض اثری نبود بعدہ حضرت مجدد الفثانی رض بحضرت عروۃ الوثقی رض خطاب نمودہ فرمودہ اند که مردم ازین طفل مایوس اند و دست از حیات او بر داشتہ و من این را به محاسن سفید مزین مسند مشیخت مشاهده می نمایم و عالم بسیاری در پیرامونش حلقہ کنان نشستہ می بینم خدمت ایشان کسب باطنی را اتمام و کمال از خدمت والد خود حضرت عروۃ الوثقی رض نمودہ اند و به نسبت های خاصہ ایشان رسیدہ و از کمال مخصوصہ ایشان بهره ور گردیدہ و نیز در طفولیت از انظار فیض آثار حضرت مجدد الفثانی رض بهره مند شدہ اند از جناب حضرت مجدد الفثانی رض در بارہ حضرت قیوم زمان رض که عمر ایشان در حیات آنقبلہ صفا کیش زیادہ از یک سال نہ شدہ بود که بسا بشارات عالی و اشارات متعالی وارد شدہ که تفصیل آن نہ در خور این منتخب است لهذا به بشارات گذشتہ اکتفا افتاد ع سالی که نکوست از بهارش پیداست اما آنچه از قسم بشارات که والد ایشان حضرت عروۃ الوثقی رض دربارہ حضرت قیوم زمان فرمودند برخے از آن ایراد می شود از خدمت حضرت قیوم زمان منقول است که حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باین حقیر خطاب نمودہ مے فرمودند که شما در فرزندان

نسبت اصحاب (را) ریعنی شما حضرت مجدد الف ثانی رض را دیده اید و زمان ایشان را یافته و دیگران (ن)
نه و این فرق را اندک خیال نکنی که از اصحاب کرام علیهم الرضوان بیک صحبت حضرت
سید الرسل علیه و علی آله من الصلوة افضلها و من التسلیمات اکملها و اتمها
که یافته اند و مستسعد شده هیچ ولی اکمل بدرجه او نے این بزرگواران نرسد اگرچه جناب
حضرت اویس قرنی و عمر مروانے باشد چه صحبت حضرت مجدد الفثانی رضی
الله تعالی عنه از کمال متابعت نبوی علیه الصلوة والسلام اثر از ان صحبت عالی
داشت چه تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب وافر است صاحب برکات و معدن الجواهر الرام
در کتب خود نوشته که عارفی کامل تام المعرفتی مثل ابن عاصی راقم نقل فرموده که حضرت
عروة الوثقی رض بحضور من مے فرمودند که اگر ملکی مقرب بصورت بشر متمثل شده بر زمین
می آمد غالباً بصورت پیر حقیقت فرزندی محمد صبغة الله میشد از خدمت حضرت خواجه
محمد حنیف کابلی رح که اعظم خلفای حضرت عروة الوثقی رض است منقول است
که در ایامیکه حضرت عروة الوثقی رض به طلب دعوت سلطان وقت روانه دار السلطنت
بودند و جمیع حضرت مخدوم زاده گان و اکثر خلفائی و بسیاری از مریدان و مخلصان که عدد
آنها در کارخانه خیال به محال گنجائش وارد در رکاب سعادت انتساب بودند از توجهات
ایشان هریکے بقدر استعداد خود بهره می یافت یک روزی حضرت مخدوم زاده بزرگ
عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان این فدوی را طلب داشته فرمودند که
خواجه جیو شما بجناب حضرت عروة الوثقی رض ازین ضعیف سلام رسانیده عرض نمائید
که ارشاد حضرت تمام آفاق را در بر گرفته و هریکے از یاران و خلفائی هر روزی به بشارات
عالی مشرف مے شوند و ترقیات فراوان حاصل می نمایند تا به مخدوم زاده گان چه رسد
که ایشان محرم اسرار مخصوصه آن حضرت اند و این فقیر بسبب سستی طالع مدت است
که توجه نیافته و به بشارتے سرفراز نگشته ازین همه حسرت و پریشانی نقد وقت است اینها نه

نذرانند

تفضلات فیوضات بزبانه و ترحمات کریمانه آن دارد که این غریب را در راه نگذارند و از توجه غریب پروری محروم نفرمایند و تاکید فرمودند که فلانی عرض احوال نهانی بسمع مبارک آن قبله دو جهانی بعبارتے که لائق حال دانی برسانی فقیر با وجودیکه لیاقت آن پیغام در خود نداشت امّا امتثال امر ایشان بجا آورده وقت را دریافته معروضه قطب را بموقف قطب الاقطاب رسانیدم ساعتے سکوت نموده آب در چشم مبارک گردانیده فرمودند که خواجه شما از ما بایشان سلام برسانید و بگوئید که من باین کبر سن و ضعف بدن بمردم طلاب صحبت می دارم بحکم حدیث قدسی اذا رایت لی طالبا فکن له خادماً روئی از نیهانی تابم و آنچه در نزد ما بود مدتی است که بشما ایثار کرده ایم اگر بزیادتی آن شوق باشد در روضه منوره حضرت مجدد الف ثانی رض بروید و در آن نعمت ہای تازه ما را هم شریک سازید و الحال وقت آن است که مسندی در برابر من فرش کنید و یاران را توجه نمائید و ما از این باب برآرید وقت مدد است نه محل عذر

توجهات

فقیر این مدعا را بعالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان برسانیدم خوش وقت شدند و شکرانه الٰهی بتقدیم رسانیدند از خدمت زبدة الواصلین اسوة المحققین قدوة ارباب تحقیق حضرت شیخ محمد صدیق رض که برادر اصغر ایشان بودند چنین مروی می نمایند که ایشان فرموده اند که خدمت حضرت عروة الوثقیٰ رض می فرمودند که در مسترشدان خود و مسترشدان فرزندی محمد صبغة الله یعنی حضرت قیوم الزمان هیچ فرق نمی کنم بخلاف مسترشدان سائر فرزندان با مسترشدان خود که بلا واسطه و با واسطه صریحاً فرق یافته میشود این مشعر از کمال مناسبت معنوی حضرت قیوم الزمان امت با والد ایشان که دیگرے را نیست چه ایشان در رنگ والد خود بهره اصالت داشتند و بدان از سائر اخوان ممتاز بودند در معدن الجواهر خدمت میان سفر احمد نقل از والد خود حضرت شیخ محمد فضل الله که خواهرزاده حضرت عروة الوثقیٰ رض اند می کنند که ایشان می فرمودند که یک مرتبه حضرت قیوم الزمان ختم قرآن مجید در ماه رمضان

المبارک در صلوٰۃ تراویح بنفس نفیس خود در مسجدیکہ متصل خانہ مبارک ایشان بود می نمود ودر شب ختم چند سورہ را موقوف از مسجد خود نمودہ در خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ شتافتند بامید آنکہ برکات ختمہ را بابرکات حضرت عروۃ الوثقیٰ جمع نمودہ حظ وافر حاصل نمایند و سُوَر موقوفہ را بایشان شنوانند القصہ در چند رکعت اخیر آن سُوَر را بحضرت عروۃ الوثقیٰ رض شنوانیدند و در حین استماع غیبتی و استغراقے بر تمام مجلس رُو داد و بعد از فراغ ختم حضرت عروۃ الوثقیٰ رض بحضرت قیوم زمان خطاب کردہ فرمودند کہ در حین تلاوت شما اسرارے در میان آمد کہ مصداق آن لاعین رأت ولا اذن سمعت توان گفت از جملہ اسرار واجب الاستتار چیزہا بظہور پیوست نزول اجلال بلاکیف با کمال عظمت و کبریائی معلوم گردید و تاج عالی مکلل بجواہر و یواقیت کہ روشنی آن از وادی ناسوت تا تختگاہ جبروت آفاق را در گرفتہ بر فرق شما تافت ما را کہ در نزول اجلال ملہم گردیدہ کہ این نزول برائے استماع قرآن مجید محمد صبغۃ اللہ است باید دانست کہ نزول بلاکیف از قبیل متشابہات است کما ورد فی الخبر ینزل رَبُّنَا اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا و کلمات اکابر را بحسن قبول باید شنید و علم آنرا مفوض بر قائل باید داشت و بر رَدّ و انکار پیش نباید آمد کہ موجب سعادت است و رَدّ و انکار مشعر شقاوت ھذا ھو الحق فما ذا بعد الحق الا الضلال و از خدمت حضرت خواجہ محمد صدیق پشاوری کہ از اعاظم خلفاے حضرت عروۃ الوثقیٰ اند مروی است کہ این فقیر در حین حیات حضرت عروۃ الوثقیٰ بہ جہت شرف زیارت ایشان مشرف شدم ورع و تقوی حضرات مخدوم زادہ گان رضی اللہ عنہم بیش از حد مشاہدہ می نمودم و ہر یکے مزین بحلیہ شریعت و راہنمونی طریقت بمرتبہ کمال می یافتم ناگاہ در خاطر این خاکسار افتاد کہ فرزندان حضرت عروۃ الوثقیٰ رض در فضائل و بزرگے ہر یکی رضی اللہ عنہم بیش از دیگرے می بینم آیا ہمہ ایشان در قرب الٰہی جل شانہ برابراند یا فرق ہم دارند اگر فرق بود افضل اینہا کدام باشد

ہر چند این خطرہ را دور می نمودم و ندامت می کشیدم بلکہ باستغفار معالجہ رفع خطرہ می کردم سودمند نمی شد بلکہ خطرہ مذبورے افزود و تشفی این معنی را از جناب حضرت عروۃ الوثقیٰ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دانستہ باوجود ترک ادب وقت را دریافتہ مقدمہ مذکورہ را بموقف عرض رسانیدم تبسم نمودہ فرمودند کہ خواجہ حل این معنی در بلدہ پشاور بعد از دخول شما در شب اول خواہد شد فقیر بعد چندے از جناب اقدس مرخص شدہ روانہ پشاور شدم روز دخول فرحت فراوان داشتم کہ امشب حل این مقدمہ من پیر دستگیر خواہد شد چون روز باخر رسید وشب پرتو انداخت بانتظار بودم چون بخواب شدم در واقعہ بشرف زیارت جناب اقدس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف شدم می بینم کہ جناب احمدؐ با چار یار کبار تشریف ارزانی دارند و حضرت عروۃ الوثقیٰ با سائر فرزندان خود مقابل روی مبارک دست بستہ ایستادہ اند در این اثنای آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام بہ بندہ مے فرمایند کہ فرزندان شیخ محمد معصوم با او در رنگ ہر چہار یار من اند با من و سبا بہ مبارک را جانب خلفا گردانیدہ و باز سبابہ را بنزدیک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بردہ فرمودند الکبیر کبیر فافہم از این بشارت معتقد حضرت مخدوم زادہ بزرگ یعنی حضرت قیوم الزمان بیش از ہمہ گردیدم و فضل ایشان را بر ہمہ در رنگ قطعی دانستم (من معدن الجواہر) خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ ایشان را بشارت دادہ اند کہ دنیا ترا آخرت گردانیدہ اند چنانکہ تصریح آن بمکتوبے کہ بنام حضرت قیوم الزمان در جلد اول درود یافتہ و معنی این کلمہ را نیز دران مکتوب حل فرمودہ اند و بدین عنوان بیان فرمودہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بشر ساختہ اند کہ دنیا ترا آخرت گردانیدیم سطرے چند در حل شرح این عبارت علیہ و حل این مکاشفہ غیبیہ

مرقوم میگردد بگوش ہوش استماع نمانند کلام العالی در آخر ہمین مکتوب نوشتہ فافہم فانّ کلامنا اشارة وبشارة لک مکتوب شریف طولانی است ان شئتَ فارجع الیہ نوشتہ اندکہ وضع شریف حضرت قیوم الزمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود وفور علائق وکثرت وابستگان ونیازمندان در غایت بی تعلقی ونہایت بی تعیّنی افتادہ بود چنانچہ دنیا ومافیہا را بہ پشت پا زدہ وعلّت غائی بیشتر از آخرت نشمردہ متوجہ مطلبی بودند کہ دست اکثر از اہل اللہ از ان شجرہ بلند بالا کوتاہ ودرراہ است حتی کہ حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم می فرمودند کہ درین بی تعلّقی وبی تعیّنی کہ سرمایہ عمر گرامی فرزندی محمد صبغة اللہ مصروف است مرا آرزوی آنست کہ یک روز ما باین صرافت بگذرد میسر نیست چنانکہ وقت رحلت خود نیز تحسین وضع نمودہ اند چنانچہ در منتخب رابع در ذکر وفات حضرت عروة الوثقیٰ رض مذکور شدہ مجملش آنکہ حین ارتحال خود ایشان را قریب طلب داشتہ فرمودہ اندکہ وضع بی نظیر شما ہمیشہ مقبول ومحبوب ما بودہ است تغیر وتبدیل را در آن وضع بی نظیر تجویز نخواہید فرمود دوم برادران وہم شیران ہمہ از شما خورد اند اگر از ان ہا کوتہی وتقصیری سر زند بر آن نخواہید رفت سیوم صحبت سلاطین بی ضرورت کلی تا ممکن باشد اختیار نخواہید کرد عادت مبارک ایشان بر ستر احوال چنان مائل افتادہ بود کہ ہرگز اظہار احوال را تجویز نداشتند تا این کہ بعضی از مخلصان بعرض عالی ایشان رسانیدند کہ با این ہمہ کثرت اسرار وواردات این قدر تستر را چہ سبب باشد فرمودند کہ آنچہ حق گفتنی ونوشتنی بود حضرت مجدد الف ثانی رض وحضرت عروة الوثقیٰ رض گفتہ ونوشتہ اند دیگری را بہتر ازین گفتگو درین عصر ممکن نہ واگر ہم نیز اتکار کنند تحصیل حاصل کردہ باشد وبزبان الہام ترجمان این فرد آوردند فرد

دیگر ربستن مضمون رنگین حسن نیست	کم دہد رنگ اگر کسی بندد حنای بستہ را

والثرہائے فرمودندکہ قیامت محک ہر کمال است ودران جا ہر کس بتمام عیار خواہد

گرفت یا از اعتبار خواہد افتاد و خلص کلام آن کہ خاطر حضرت قیوم الزمان مائل بر کمال ستر افتادہ چنانکہ مکاتیبی کہ از حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ بنام نامی ایشان کہ مشعر از درجات ایشان بود وارد میشد بعد از مطالعہ آن مکاتیب بر اشستہ آب آن را می نوشید ند و کسی را اطلاع بدان نمیدادند و ہرچہ مکاتیب کہ الحال در مکتوبات معصومی بنام ایشان یافتہ می شود از ان قبل اند کہ قبل رسیدن مکتوب با ایشان مخلصان نقل آن را بر داشتہ بعدہ مکتوب را بہ ایشان رسانیدہ اند با این ہمہ تستر و پوشید گی آن قدر کہ خوارق و معارف و تصرفات عالی کہ از ایشان ظہور یافتہ در حضرت مجددی از کسی شنیدہ نشد بلی للہ در القائل مصرعہ پریرو تاب مستوری ندارد ـ چنانچہ بعضی از ان درین تذکرہ ثبت یافت و بعضی در تذکرہ آیندہ نوشتہ خواہد شد و خدمت حضرت عروۃ الوثقی رضہ حضرت قیوم الزمان را بلکہ سائر اخوان ایشان را بشارت دادہ بودند کہ فرزندان ما ہمہ محمدی المشرب اند و ہمہ ایشان بمنصب محبوبیت مستعد اند چنانکہ در کتاب مواہب القیوم فی اسرار المعصوم کہ تصنیف مخدوم زادہ باکمال میان شاہ فی الحال است بتفصیل آوردہ اند خصوصًا کہ خدمت حضرت قیوم الزمان بشر باصالت اند و استعداد قیومیت بی بہرہ اصالت ممکن نہ لہذا ایشان را در سائر اخوان باین منصب ممتاز فرمودند و پیش طاق ایشان را مرتفع گردانیدند ـ صاحب برکات معصومی مے نویسند کہ حضرت عروۃ الوثقی رضہ میفرمودند کہ اگر پیری تعظیم پسری می نمود من تعظیم فرزندی محمد صبغۃ اللہ می نمایم ہرچند بعضے اخوان و بنی اعمام نیز این منصب را در خود یافتہ اند بلکہ اظہار نمودہ وجہ توفیق این را حضرت والد فقیر کہ اعظم اولیائی زمان و قدوۃ صالحات دوران بودہ اند چنین فرمودہ اند کہ فرزندان حضرت عروۃ الوثقی رضہ ہر شش بمتابعت والد خویش در رتبہ کمال داشتند

وهیچگونه درجه از درجات اتباع رائمی گذاشتند و تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع حظ وافر و برخ کامل است و قیومیت نیز از مناصب خاصه والد ایشان بود و هر یکے از آنها مظهر کمالات قیوم بوده اند و بتبعیت آثار و علامت قیومیت را در خود مشاهده مے کردند لاچار حاکم بر قیومیت خود بودند پس هر یکے را مظهر قیوم باید دانست و بتبعیت قیوم باید گفت اما باصالت بموجب دلائل و بشارات که ذکر یافته حضرت قیوم الزمان را که شیخ محمد صبغة الله باشند قیوم باید شناخت و هر یکے را بفرق مراتب باید دید خدمت حضرت مرشدی قیوم جهان بعد از استماع این تطبیق و توفیق خیلے محظوظ شده بحضرت والده فرمودند که هر چند مردم در این معنی غور بسیار نموده اند و دلائل بیشمار بیان کرده اما آنچه شما فهمیده اید کسے باوراکان نرسیده بود گویا که این ودیعت برای شما بود جزاک الله سبحانه خیرا الجزاء.

تذکره ثانی از منتخب خامس در ذکر فضائل وخصوصیات و تصرف و خرق عادات جناب حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغة الله رضی الله تعالی عنه

اعمال یومی و لیلی ایشان تمام بمتابعت سنت بوده تقاعد از اتباع سنت اگر امر سهل می بود چون کوه عظیم بنظر مبارک ایشان مے نمود تفصیل آن را میان سفر احمد در معدن الجواهر نموده و یک معدن تمام در تمام عبادات و عادات ایشان بیان کرده و چون وضع این منتخب بر انتخاب است لهذا از تفصیل آن تقاعد نموده شد که اگر بتفصیل مے پرداخت هر آئینه مثل رابع این کتاب علاوه

می شد ما حصلش آنکہ در ہر امور متابعت سنت از دست نداده اند حتیٰ کہ در خوردن و پوشیدن و نشست و برخاست و سفر و حضر و لباس و آدعیہ موقتہ و غیر موقتہ و اذکار لسانی و جنانی و صوم و صلوٰۃ و حج و عمرہ و زکوٰۃ و خلق و احسان و توکل و تبتل و علم و علم و سخا و کرم و تحمل وغیرہ محاسن سرموئی بی اتباع نبود ند و محاسبہ اعمال خود ہر روز و شب موبمومی نمودند و اعمال و نیات خود را معیوب مے انگاشتند و نادم و مستغفر مے بودند و ہیچگونہ حسنی را در اعمال خود تصور نداشتند و ازین ممر محزون می بودند و عمل و استغفار را دست آویز داشتند و کشوف و واردات کہ اگر مثل فلق صبح روشن می بود و سرمو بشریعت حقہ برابر ی نمی داشت نمی پسندیدند با وجود کمال علمیت ادنی مسئلہ را بی اذن علمائے دیندار العمل نمی آوردند و با وجود قطبیت و قیومیت بمنصب غوثیت و فردیت نیز ممتاز بودند می آرند منصب غوثیت را از عطایای حضرت شیخ الجن والانس سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ یافتہ بودند چنانچہ کیفیت آن را در منتخب رابع در احوال والد ایشان نوشتہ شد کما لا یخفی علی عابرہ نورانیت جبہ مبارک ایشان آنقدر بود کہ نظر ہر کہ بر جمال با کمال ایشان مے افتاد بزبان حال میگفت مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ صاحب معدن الجواہر مے نویسد کہ این مسکین در واقعہ بزیارت جناب اطہر صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مشرف شدم آن حضرت را بصورت حضرت قیوم الزمان متمثل یافتم این نیز از کمال متابعت ایشان مخبر است یکی از اولیای زمان ایشان مے نویسد کہ فقیر ارادہ خرید بعضی امتعہ داشتم می بینم کہ گوئندہ در واقعہ میگوید ولباس التقوی ذلک خیر چنانچہ میان صبغۃ اللہ جیو راست یا چنانچہ میان صبغۃ اللہ جی دارند یکی ازاین دو کلمہ مے گوید ازان معتقد تقوی ایشان گردیدم صاحب معدن الجواہر مینویسد کہ عزیزی از مجازان حضرت عروۃ الوثقی رض بنزد راقم بیان نمود کہ

جناب حضرت قیوم الزمان از کابل می آمدند و بدار الارشاد سرہند داخل مے شدند مخلصین و مریدین در رکاب سعادت آثار ایشان بودند و مردم شہر نیز جماعت کثیر باستقبال ایشان برآمدہ بودند و باد بہ تندی می وزید و گرد وغبار جسم و شمائل خلق را مملو ساختہ در آن اثنا مرا الہام ساختند کہ در مغز ہر کسی یا ہر یکی ذرۂ ازین گرد رسیدہ یا درون چشمش و دیدہ بلی ہر کہ درین قافلہ باشد اگرچہ نیت استقبال ندارد اما از بزرگے ایشان منکر بود بطفیل محمد صبغۃ اللہ آن کس را بخشیدم و داخل مقبولان گردانیدم فقیر این مقدمہ را بعرض حضرت قیوم الزمان رسانیدم تبسم فرمودہ حمد مولی علی الاطلاق را بجا آوردند می آرند کہ در اواخر عادات مبارک ایشان چنان قرار گرفتہ بود کہ تلاوت کلام مجید بآواز خفی می نمودند یکی از نیازمندان صادق العقیدت وقت را دریافتہ بعرض پایہ ولایت رسانید کہ در خفی خواندن آیا حکمتی باشد ساعتے خاموش ماندہ فرمودند کہ در آخر عمر حضرت ایشان یعنی حضرت عروۃ الوثقیٰ قدسنا اللہ بسرہ الاقدس تلاوت را بصوت خفی اختیار فرمودند روزے یکی از مخلصان ہمین قسم عرض نمودہ فرمودند کہ وقت تلاوت تمام مکونات الٰہی تعالیٰ شانہ شریک می شوند و نمی گذارند کہ این کس بآواز بلند تواند خواند چون رائے ایشان بر ستر احوال قرار گرفتہ بود جواب او را در جواب حضرت

عروۃ الوثقیٰ رض ادا فرمودند بیت

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

از مرزا محمد مسعود کابلی کہ مخلص ایشان بودہ مروی مے نویسند کہ اہلیہ مومی الیہ مذکور فوت شدہ بود خدمت حضرت قیوم الزمان بجہت فاتحہ تعزیت خانہ او را مشرف نمودند مومی الیہ بعرض رسانید کہ متوفی مذبورہ خیلی اخلاص و اعتقاد بخدمت ایشان داشت اگر مرضی عالی باشد کہ مرقد او قریب است اگر قدم رنجہ

فرمایند موجب بنده نوازی خواجه بود حضرت ایشان قبول فرموده به مرقد آن رفتند و
دعائی مغفرت بر قبر او خواندند و مراقب شدند در اثنائی دعا و مراقبه فرحی و سروری
بر جبهه ایشان عیان گردید چون به پالگی شریف سوار شدند و رجوع فرمودند مرزا محمد
مسعود پالگی مبارک را گرفته در رکاب سعادت انتساب می رفت در اثنائی راه به
عرض رسانید که در هنگام دعا و مراقبه اثر سرور و فرحت بر جبین نور آئین مبارک یافته
می شد. وجهش چه باشد فرمودند که مرا در آنجا ملهم ساختند و ندا در دادند که غَفَرْتُ
لَكَ وَلِمَنْ توسل بك بواسطة او بغير واسطة الى يوم القيمة وهذه المرأة منهم
چون عنایت بیغایت او تعالی جل شانه، بر خود باین مثابه دیدم و آن مرحومه را
با وجود عموم بخصوص داخل این حکم یافتم شکرانه الهی بتقدیم رسانیدم باید دانست
که این قسم الهام بوالد و جد ایشان یعنی حضرت عروة الوثقیٰ و حضرت مجدد
الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنهما شده بود چنانچه در مقامات ایشانان مسطور است
بسنت والد بزرگوار و جد عالی مقدار این موهبت نصیب این خلف سعید گردید طوبیٰ
لهُمْ وَبُشْریٰ کسانے را که توسل ایشانان حاصل نمودند و داخل طریقه علیه ایشان
شده اند اللهم اجعلنا منهم ولا تحرمنا من برکاتهم بحرمت سید البشر علیه وعلی اله
الصلوة والسلام آمین یا رب العلمین می نویسند که روزی سلطان وقت
اورنگ زیب عالمگیر طلب ایشان نمود که از زیارت ایشان مستفیض شود با وجودیکه
سلطان مرید و خلیفه والد ماجد ایشان بوده خدمت ایشان قبل از رسیدن خدام
سلطان مطلع شدند امر فرمودند که پالگی مبارک حاضر آرند سوار شده به باغی تشریف
بردند و به متعلقان گفتند که هرگاه آدمان ظل سبحانی بطلب من بیایند بگوئید که قبل از
رسیدن شما ایشان بطرفی رفته اند القصه بعده از انقضائی این ماجرا یکے از نیازمندان
صیمی بعرض اقدس رسانید که این قدر فرار از مجلس سلطان با وجود کثرت خواهش او چه

سبب باشد و حال آن کہ برادران شما صحبت سلاطین اختیار نمودہ اند و کارسازی عالم ازین ممر فرمودہ در پاسخ زبان گوہر فشان کشودہ گفتند کہ برادران ما نیات صالحہ داشتہ باشند فقیر یک دل دارم کہ بیک پادشاہ دادہ ام دل دیگر ندارم کہ بہ بادشاہ دیگر بدہم و رباعی عارف جام قدس سرہ بزبان مبارک بشوق تمام آوردند رباعی

ای آنکہ بقبلہ بتان روست ترا	بر مغز چرا حجاب شد پوست ترا
دل در طلب این و آن نہ نکوست ترا	یکدل داری بس است یکدوست ترا

می آرند کہ شبہا کہ برای ادای تہجد مے برخاستند بعضی شعرہای پرسوز از زبان مبارک میفرمودند و اکثر می فرمودند بسوز تمام کو ریم و کریم و مسافریم و بنگیم از عزیزے خدا آگاہے منقول است کہ در اثنای سلوک کہ بمقام جمع الجمع رسیدم از آنجا کہ بدایت حال بود ہر خس و خاشاک در دیدہ بصیرت بعنوان حقانیت می در آمد و ولالت بعبادت خود می کرد و گاہے انا الحق در دل جوش می زد و گاہے ہمہ اوست بنظرے در آمد و این معاملہ استیلا پیدا کرد روزی بعد از نماز عصر چون مغلوب این معاملہ بودم و پاس شریعت از دست رفتہ ازان گریہ و اندوہ روئے نمود خدمت حضرت قیوم الزمان استفسار گریہ کردند معاملہ ہائلہ را بہ عرض اقدس رسایندم فرمودند از انا الحق توبہ باید کرد و ہمہ از وست مقامی است کہ در اثنای راہ سالکان را روی مے دہد و بسیاری از عرفای درین مقام ماندہ و سکونت اختیار نمودہ اند و حظ ہای فراوان فرابردہ اما رای حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ بر ہمہ از وست قرار گرفتہ باید کہ شما ہم ہمہ از وست بگوئید و از ہمہ اوست درگذرید کہ محل خطر است بمجرد اشارہ شریف از مقام جمع الجمع گذشتہ بمقام فرق بعد الجمع پیوستم و بجای ہمہ اوست ہمہ از وست با فہم و معتقد قوت و تصرف صریحہ ایشان گشتم مے نویسند کہ میر محمد غنی نواسہ مولانا

محمد هاشم کشمی قدس سرہ اظهار نموده که فقیر بدار الارشاد و سرهند جهت دریافت زیارت حضرات و مزارات رفته بودم و هر یکی از مخدوم زاده گان این فقیر را بدعوت سرافراز می فرمودند خدمت عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان روزی این فدوی را فرمودند که بیرجیو وقت طعام شما کدام است عرض نمودم که چاشت گاه فرمودند که چنین وقت چیزے خواهد رسید انشاء الله تعالی سعادت خود انگاشته منتظر بودم حتی که وقت چاشت گذشت بخاطر خطور نمود که آیا ایشان را فراموش شده باشد اما از غایت ادب چیزی نخوردم تا وقت ظهر شد به مسجد حاضر شدم خدمت ایشان بعد از ادائے نماز فرمودند که بیرجیو سهو شده اما بزی که کشته طعام تیار کرده بودند آن بز نیاز آمده بود بعد از کشتن و پختن بر صاحبان بز اظهار مطلبی نمودند طعام مشکوک شد آن طعام را بآنها دادیم و گوشت دیگر از بازار طلب داشته تیاری طعام شما نمودیم انشاء الله تعالی میرسد عرض نمودم که حضرت از راه ذره پروری بنده را از طعام مشکوک نجات بخشیدند بعد از نفسے اطعمه ملونه رسید بحلاوت کامله خوردیم و بموجب نص قرآنی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ از دل و جان معتقد ایشان شدم می آرند که در ایام طفولیت بموجب امری بصحبت سلطان وقت شاهجهان پادشاه غازی غفر الله له رسیده بودند در آں وقت موذن بانگ نماز داد بادشاه برائی نماز برخاست ایشان نیز برائی نماز برخاستند بخاطر شریف آمد که پائے جامہ خالی از اشتباه نیست ادب سلطان را گذاشته پائی جامه را بدر کرده لنگ ازار بسته بنماز پرداختند چون از نماز فراغ شدند پائی جامه را بسرعت پوشیده نشستند چون برخاستند بادشاه بوزیر سعد الله خان خطاب نموده فرمود که امروز بنده از بندگان خدائے را دیدم که غیر از خدا جل شانه نمیداند که دیگری هم هست یا نه که بحضور مثل من بادشاهی ذی شانی یک طفلی از مخادیم سرهند پا جامه را فرود آورده و نماز را باداب آن ادا نموده اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ که درین عهد من این قسم مردمان هستند و صاحب

معدن الجواہر مے نویسد کہ سیدی از مخلصان عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان اظہار نمود کہ خدمت ایشان وقتی لسیر بجوارہ آمدہ بودند شخصے از اعیان آن بلدہ دعوت کردہ بود و خدمات شائستہ بہ کار بردہ وقت رفتن ایشان آن داعی چندپر کالہ رخت و مبلغ چہل روپیہ بخدمت گذرانید ایشان چون بہ پالگی سوار شدند در رکاب می رفت مسافت بعید در رکاب سعادت انتساب بود چون قریب فرسخی رفت خدمت ایشان پالگی را ایستادہ کنانیدہ فاتحہ رخصت برائی او خواندند وقت رخصت آن عزیز معروض داشت کہ برادر این فدوی ارادہ دار السلطنۃ دارد و برادران حضرت آن جا اند کہ اگر از راہ غلام نوازی مکتوبی بعنوان سفارش بطرف حضرات عنائیت فرمایند موجب بندہ پروری خواہد بود ایشان مکتوب را نوشتہ بدست مومی الیہ دادند و از خادم نقد و جنس نذر را و را خواستہ حوالہ او کردند بران عزیز گریہ مستولی شدہ قسم یاد کرد کہ نیاز را باین نیت نگذرانیدہ بودم و این فکر آن وقت بخاطر نداشتم و مکتوب ہم نمی خواہم اما نیاز مرا ردنہ فرمایند بمعرض قبول نہ افتادہ عزیز مذبور سہ منزل در رکاب میرفت و الحاح در قبول نیاز می نمود آخر الامر بعد سہ روز چون بسیار بی آرامی او را مشاہدہ نمودند مکتوب را پس گرفتہ نیاز او را قبول فرمودند عزیز مذکور شکر گویان بمقام خود عود نمود فرد

اگر از شبہہ خلیدی خاری	پاکشیدندی ازان گل زاری

می آرند کہ خدمت ایشان از بلدہ لاہور بدار الارشاد سرہند می رفتند چون پالگی مبارک کہ بگنج رسید دو روپیہ بخادم عنائیت کردند کہ کنجک ہا خرید نماید کہ در اثنائی راہ برائے سائلان بکار می آید خادم بخدمت قیام نمود و پالگی شریف روانہ شد چون بمسافت بعید رفتند خادم کنجک ہا را آورد چون بکنجک ہا نظر فرمودند پالگی شریف را ایستادہ کردہ کنجک ہا را شمار فرمودند اتفاق دو عدد کنجک زیادہ برآمد بخادم فرمودند کہ بقال بہ سہو دو کنجک زیادہ دادہ بردہ باو برسان خادم تعلل آغاز نمود و گفت مردم بقال بجسے

زیادہ نمید ہدمن پس نمی روم فرمودند ہر گاہ تو پس نمی روی لاچار من خود رفتہ حق او را
مے رسانم دیگر خدام معروضہ داشتند کہ حضرت رجوع نہ فرمائید ما یان رفتہ میرسانم فرمودند
کہ مبادا از راہ گردیدہ بیاید و حق او را ماند آخر الامر دو روپیہ اجورہ دادند و مکتوبی بہ الغو
کنج نوشتند کہ این دو کنجک را بہ بقال دادہ جواب نامہ را بدست آرندہ مکتوب بارسید
بقال ارسال نمائید و نیز می آرند کہ خدمت ایشان در سفری بہ مرض نقرس بیمار شدہ
بودند و دست مبارک ہم شکستہ اتفاق بیتوتہ شب بخانہ افتاد کہ در آن خانہ اشجار
خرما بودند و مکان ایشان تحت آن اشجار قرار یافت دران شب ایشان چار پایہ را
ترک نمودہ بر زمین جائی گرفتند و تمام شب با وجود اوجاع اضطجاع نہ فرمودند بلکہ نشستہ
ماندند و ہر خرمائی و برگی کہ می افتاد بادب تمام برداشتہ آنرا جای مرتفع می گذاشتند
تا روز شد صاحب خانہ عرض نمود کہ خدمت ایشان شب را باین کیفیت بسر
بردند وجہش چہ باشد فرمودند کہ در حدیث وارد شدہ کہ اکرموا عمتکم النخلة
فانها خلقت من بقية طينة آدم بموجب امر حدیث اکرام او لازم بود اینقدر
احتیاط و اتقا کہ در ایشان بودہ کم از کسی شنیدہ شد لہذا از کمال اتقا جناب
قدس خداوندی جل شانہ وجود مسعود ایشان را قیوم الزمان گردانید و قوام
عالم و عالمیان را بوجود شریف ایشان گذاشت و منصب مخصوصہ جد بزرگوار و والد
عالی مقدار را نی سائر اخوان بہ ایشان عنائت فرمود و تا مادام قیام ساعت نسبت
ایشانرا وعدہ دوام داد الحمد للہ کہ این مسکین را از جملہ محبان ایشان گردانید و ہم از زمرہ
اولاد ایشان ساخت امید واثق و رجای کامل از جناب قدس خداوندے جل شانہ
آن کہ چنانکہ از نسبت ظاہری ایشان ممتاز گردانید از معاملہ باطنی ایشان نیز بہرہ
کامل و برخی وافر عنائت کند انہ قریب مجیب بیت

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار	کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردہ تست

تذکرہ سیوم از منتخب خامس در ذکر بعضی خوارق و تصرفات حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغة اللہ رضی اللہ تعالی عنہ

ہر چند مکرر نوشتہ شدہ کہ نزد اکابر مستقیم الاحوال خوارق کہ تعلق بعالم کون و فساد دارد از حیز اعتبار ساقط است چنانچہ از عارف سریع السیر شیخ ابو سعید ابو الخیر مذکور است کہ بوی گفتند کہ فلان کس بر روئی آب می رود فرمود کہ سہل است ماہی و مرغ آبی نیز بر روئی آب می رود گفتند کہ بر ہوا طیران می نماید و در لمحہ از شہری بشہری میرود گفت مرغی و صعوہ نیز این طیران دارند و شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ مغرب می رود مرد آن است کہ با خلق در آمیزد زن بخواہد و بخورد و بخشد و دلش یک لمحہ از یاد حق جل و علا فارغ نباشد نظم

در ابلیس لعین پر شقاوت	بود پیدا ہزاران خرق عادت
گہے از در در آید گاہے از بام	گہے در تن نشیند گہ در اندام
رہا کن ترہات شطح و طامات	خیال نور اسباب کرامات
کرامات تو اندر حق پرستی است	جز این کبر و ریاء و عجب ہستی است

اما عادت نویسندگان جاری شدہ کہ در احوال اکابر از این قسم خوارق مے نویسند لہذا ہر چند قصص ورع و تقوی و متابعت شرع و ترک ہوا کہ بالا ذکر یافتہ در بزرگی ایشان کافی است و احتیاج باثبات خرق عادات نماندہ اما قاعدہ مذکور را ملاحظہ نمودہ چیزے ازین قبیل نوشتہ می شود من خرق عادات مے نویسند کہ در سفر حرمین الشریفین کہ ہم رکاب والد بزرگوار خود بودند خبر گیری آب و نان صوفیان تعلق بایشان داشت روزے خادم سرکار عرض نمودہ کہ ہیمہ و چوب ناپیداست

دخمیر افتاده وقت طعام صوفیاں رسیده علاجی فرمائند امر فرمودند که خمیر را حاضر آرید چون
حاضر آوردند آنرا برداشته بگوشه بلکه عقب قلعه کوهی رفتند واز خمیر نان را ساخته بر سر
مبارک خودمی نهادند ودر آن وقت سر مبارک را برهنه کرده بودند ونان پخته می شد حتی
که اکثری خمیر پخته شد اقلی مانده بود که یک خادم جهت تفحص در رسیده ومشاهده احوال کرده
پیشتر شده به ایشان در گفتگو در آمد چون ایشان همیشه ستر احوال را مرعید اشتند لاچار سر
مبارک را پوشیده باقی خمیر را برداشته بخدمت حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه آمدند
وعرض نمودند که حطب همین قدر بهم رسیده که همین نان پخته شدند زیاده وفا نکرد حضرت عروة الوثقی
از راه تبسم در جواب عنایت فرمودند که اگر خادم نمی رسید حطب تمام آردرا کفایت می کرد

من خوارق عادات از شرافت پناه میرزا محمد افضل کابلی نقل می نویسند که در
ایام خدمت حضرت قیوم الزمان رضی الله تعالی عنه به کابل تشریف داشتند وخادمی
را جهت اخبار فرزندان بدار الارشاد سرهندی فرستادند در آن هنگام برای بول
برخاستند وبعد از فراغ بول کلوخی برائی استبرا گرفته بودند ناگاه خادم عرض نمود که خرچ
راه مهربانی کنید همان کلوخ بدست او دادند دید که تصرف نموده حقیقت اورا منقلب ساخته
طلائی احمر کرده بودند فرمودند که خرچ راه تو باشد میرزا محمد افضل مذبور گفته که میر ظریف
ومیر غلام حسین ولد ارشد خان دیوان کابل ومرزا محمد معصوم ویاران دیگر بسیار حاضر
بودیم که کلوخ از خاک برداشته واستبرا نمودند وطلائی کرده به صوفی دادند هریکی برائے
خرید طلائی مذبور تردد نمودیم اما میر غلام حسین سبقت نموده طلا را از صوفی خرید وتبرکا نگهداشت

در امس قلبم نگاه مرحمت کن از کرم	بیت	تا ز اکسیر نظر در دم طلا گردد تمام

من تصرفات خدمت ایشان در بلدهٔ اٹک بخانه قاضی آن بلده نزول
نموده بودند وقاضی در خانه نبود ومتعلقان قاضی بخدمت گذاری حاضر بودند وایام
روزه رمضان بوده ایشان بنماز تراویح مشغول شدند به ناگاه شورشی عظیم در بلده

مذکور برپا شد و قریب خانه قاضی آن شورش و غوغا رسید معلوم گردید که افاغنه یوسف زی بجهت تاراج خانه قاضی آمده بودند و قریب هزار کس بیشد نداز این ممر در عورات و اطفال خانه قاضی فغانی شدید برپا شد چون آن جماعة قریب خانه رسیدند بیکبارگی رجوع نمودند و بهزیمت می رفتند و سرها بریده از آنها می افتاد تا آن که از بلده مذکور بدر شدند فی الجمله تسکین یافتند از هم دیگر تفحص هزیمت نمودند گفتند که چون قریب خانه قاضی رسیدیم مردی سفید ریشی خضر وشی را دیدیم که شمشیر عریان بدست دارد و بر هر کس که می انداز دبی اختیار سرش از تن می افتد ناچار باضطرار تمام گشتیم و چون حلیه آن شخص بیان نمودند بعینه حضرت قیوم الزمان بودند و حال آن که ایشان در نماز ایستاده به فراغت تمام ادای صلوة میکردند و این تصرف ایشان در تمام بلده مذکور و اطراف آن کالشمس فی نصف النهار بدرجه اشتهار است **من تصرفاته** حقائق و معارف آگاه صوفی محمد رفیع کابلی که از زمرهٔ خلفای ایشان بود از وی منقول مینویسند که در اثنای سفری بدریای رسیدیم که کشتی نداشت و گذرے هم معلوم من نبوده توکل بر حفظ الهی نموده خود را بدریا گذاشتیم چندی رفته بودیم که آب غلبه نمود و مرا در ربود و چند غوطه داد دران هنگام یاد ایشان نمودم و ناگاه دست ایشان را دیدم که ظاهر شد و مرا گرفته از امواج نجات داده بساحل رسانید و ناپدید شد ؎

چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان

من تصرفاته می نویسند که یکی از مخلصان ایشان بسفری می رفت در اثنای راه طریق را گذاشته بسر کوهی رسید سبز و خرم گویی اثر خزان بدان اشجار دست تصرف نداشت و بهار سرمدی توطن بدان جا اختیار نموده و لاله قدرت خود بخود در روئید و اقسام گل و ضمیران و سنبل تخته تخته شگفته و هیچ راهے بطرفی نه برآمده هرچند سیرگاه دل کشا که باد از فردوس جان افزامی داد اما چون از بنی آدم نشانے در آن جا پیدا نبود

جز وحوش وطیور به نظرش نمی آمد ویرا وحشت افزود وهر جانب تردد بسیار کرد مخلص خود
نمی یافت لاچار تن به هلاک نهاد وآن خرم گلستان در نظر وی بلائی جانستان گردید
درآن آوان بیاد حضرت قیوم الزمان رطب اللسان شد بچشم سر بجمال باکمال
ایشان مشرف شد دید که عنان اسپ او را گرفتند وفرمودند که چشم بپوش بموجب امر
عالی چشم خود را به پوشید لمحه نگذشته بود که بانگ مردم قافله بگوشش رسید چشم بکشاد خود
را به قافله یافت وایشان مختفی شدند **من تصرفات** ۱- از صوفی
عبد اللطیف مروی می نویسند که یک باری خدمت ایشان به کابل تشریف داشتند
در حوالی مرزا محمد عادل که متصل پل خشتی واقع است نزول فرموده بودند وبه پای مبارک
ایشان آزار نقرس بود حکما منع یخ آب کرده بودند از آن جهت برای ایشان یخ نمی آوردند
واز هر که طلب یخ می نمودند عرض میکرد که در بازار یخ بهم نمی رسد اتفاقا نیم روزی باین
فدوی امر فرمودند که بعضے چشمه های می باشند که آب آن ابرد من الیخ توان گفت
درین نزدیکی کدام چشمه باین هیئة یافته می شود عرض نمودم که نیست فرمودند که نادیده
جواب نه باید بر خواسته تجسس نمائید هر چند معلوم داشتم که چشمه درین نواحی نیست اما امر
عالی را پاس داشته با جمعی از مریدان بر خاستیم به مجرد بر آمدن از دروازه چشمه نمایان شد
که آب از زیر دیوار حوالی مذکور جوش زده بر آمده است چون به نزدیک رسیدیم چشمه
دیدیم ابیض من اللبن واحلی من العسل وابرد من الثلج در شان
او توان گفت مایان وعابران آن طریق همه متحیر ماندیم اول خود از آن آب نوشیدیم وظرفی
را پر کرده بخدمت آوردیم وقصه تصرف ایشان را عرض نمودیم خوشوقت شدند وشکرانه
الهی جل شانه به تقدیم رسانیدند وآن چشمه را اسمے بچشمه نور نمودند مدتے
آن چشمه بدان اطراف جاری بود **من تصرفات** ۲- صاحب معدن الجواهر
از ملا محمد شوق که خلیفه ایشان بوده نقل می نویسند که خدمت ایشان در کابل تشریف داشتند

واین غلام را بامامت خود سرفراز فرمودہ بودند یک روزے برای نماز ظہر بخدمت
می آمدم در راہ جوانے بنظر درآمد شیفتۂ او شدم و بیک بار دل از تصرف من بدر
شد و از خود غائب شدم بعد لمحہ بہوش آمدم جوان مذکور گذشتہ رفتہ بود برخاستم
و خود را بخدمت ایشان رسانیدم خدمت ایشان را دیدم کہ در حجرہ شریف در را
کشیدہ بودند از خادم پرسیدند کہ کیست عرض نمودم کہ فقیر شوق است فرمودند
قصہ شیخ صنعان و عاشق شدن او بدختر ترسا شنیدہ اید و این ابیات را خواندند

مثنوی

شیخ صنعان پیر عہد خویش بود	از کمالش ہرچہ گویم بیش بود
شیخ بود اندر حرم پنجاہ سال	با مرید چار صد صاحب کمال
دختر ترسا چو برقع برگرفت	بند بند شیخ آتش در گرفت

دانستم کہ از اشراف باطن بر حالم مطلع شدند بالجملہ برخاستہ بنماز بر داختند بعد از فراغ
نماز چون دل از تصرف بدر شدہ بود لاچار برخاستہ بنظارہ آن محبوب رفتم وقت عصر کہ باز برائے
نماز حاضر شدم خواستم کہ مقدم شوم فرمودند کہ از امروز شما امامت نمی کردہ باشید دیگرے را
امام کردند بندہ خجالتے کشیدم کہ فوق آن نباشد از ان روز بہ توبہ و استغفار مشغول شدم
بہر روز محبت در تنقیص ہیشد تا آنکہ بیمن پیر دستگیر رضی اللہ عنہ دل را تسلی کلی حاصل شد
و از ان عشق اثری نماند وقتی عصری بخدمت حاضر شدم چون بطرف بندہ دیدند تبسمی فرمودند
گفتند کہ شما سورہ فاتحہ بخوانید بامر عالی سورہ فاتحہ خواندم فرمودند کہ بعد ازین امامت
میکردہ باشید زمین خدمت بوسیدم و سرور کلی حاصل و رفتم شد ازین سہ خوارق نشان
مشاہدہ کردم اول آنکہ از اشراف باطن معاملہ ہائلہ را دریافتند ثانیا از تصرف از ان
بلیہ نجات دادند ثالثا ستر احوال بندہ نمودند و کسی را مطلع نگردانیدند و فرمودند کہ
فقیر را در مخرج ضاد و ظا شبہ است کہ اکثر مردم عجم فرق آن ندارند و دیدیم کہ شما خوب مے خوانید

وفرق می کنید **مِنْ تصرّفاته** درویشی از مخلصان ایشان را مرضی صعب عارض شد شبی بجهت دعای صحت بخدمت ایشان شتافت اتفاق دران وقت خدمت ایشان باکل طعام مشغول بودند چون او را دیدند فرمودند بکدامی ازین اطعمه میل خاطر شما می شود عرض نمود که بهمه مائل و شائقم اما پرهیز دارم و طبیب که علاج او می نمود نیز از جمله مخلصان ایشان بوده حاضر الخدمت بود بوی فرمودند که این اطعمه درحق وی چونست عرض نمود که سم قاتل است بمریض فرمودند که اطعمه بخورید که شفای شما درهمین است آن مریض باشتهای تمام تکیه بر بشارت آن قبله انام نموده از اقسام اطعمه متلونه تناول نمود وفی الحال صحت کلی یافت :——

مِنْ خرق عاداته می آرند که در ایامی در بلدان هندوستان قحط کلی افتاده بود وامتداد بهم رسیده مردم بخدمت ایشان به طلب دعا می آمدند وعرض می نمودند که آخر این بلیه کی دور خواهد شد وازین قحط ووبا مردم کی خلاصی خواهند یافت خدمت ایشان امر بصبر می نمودند هر بار که صورت ابر در آسمان پدیدار می شد مردم بخدمت ایشان عرض نمودند که در آسمان ابر محسوس است امید باران پیدا شده وتفاول از زبان مبارک ایشان می خواستند ایشان می فرمودند که این ابر عقیم معلوم می شود وگاهی می گفتند که بی فیض معلوم می شود وگاهی عنایت می کردند که اعتبار ندارد حتی که ایام ابتلا باخر رسید روزی خدمت ایشان به یاران فرمودند که به بینید که در آسمان ابری معلوم می شود فقرا تجسس نموده معروض داشتند هم چون ابری نیست که باو اعتبار شود یک قطعه تاریکی جانب مغرب است فرمودند تاریک نیست این ابریست بارنده عالم گیر بمجرد فرمودن آن ابر وسعتی پیدا کرده پهن شدن گرفت ورعد وشورش آغاز کرد وبرق جهیدن گرفت وبارش بشدت باریدن گرفت وخدمت ایشان به فرحت تمام این آیه کریمه میخواندند هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ تا سه شبانروز باران بشدت تمام می بارید در تمام بلدان هندوستان بهمین هیئت

مے بارید عنایت خداوندی جلّشانہ بہمین باران اطفائی قحط ودبا نمود و عالم از سر نو رنگ تازگی یافت **من تصرفاتہ** می نویسند کہ فرزندان ایشان مخدوم زادہ خدا آگاہ میان شیخ اھل اللہ قدس سرّہ العزیز بہ تپ مرلوع مبتلا بودند ومدت یک سال گذشتہ بود وحکما از معالجہ بہ عجز اعتراف نمودند روبروے خدمت حضرت قیوم الزمان رض باصحاب فرمودند کہ مدّت مرض فرزندی شیخ اھل اللہ بامتداد کشیدہ وبسیار عاجز شدہ ومرض او نیز ممتد می نماید باید کہ مرض ورا بخود کشیم وتصدیع بقیہ او را بخود اختیار کنیم بعد از فرمودن این کلام خدمت مخدوم زادہ را شفائی کامل حاصل شد وخود ایشان تا مدّت دو سال بآن تپ مبتلا بودند وبعدہٗ شفائے کامل نصیب وقت ایشان شد **من تصرفاتہ** می نویسند کہ یکی از مریدان ایشان بودہ بہ شامت نفس ارادت بجائے دیگر آورد واز خاندان مجددی رُو گردان شد کسی بخدمت ایشان عرض نمود کہ فلان دست از فتراک حضرات بازداشتہ بطرف دیگر رجوع آوردہ فرمودند از ما چہ برد وہرچہ کرد بہ خود کرد وآن شخص فی الحال بعلت جنون گرفتار شد وبطوق وزنجیر محبوس شد وبہ ہلاکت دارین وخسارت نشاتین مبتلا گردید **بیت**

یا مکن با پیل بانان دوستی	یا بنا کن خانۂ در خورد فیل

من خوارق عاداتہ از زبان شہزادہ خان کلان کہ قلعہ دار کابل بود می نویسند کہ خدمت حضرت قیوم الزمان در شہر کابل تشریف داشتند وبندہ حاضر بخدمت بودم ناگاہ یکی از بعضی بدافعال کہ در کابل شیوع داشت بخدمت ایشان حالی نمود خیلی طبیعت ایشان ملول شد وفرمودند کہ از شامت اینہا این بلدہ خواہد سوخت بندہ خائف بودم کہ از زبان اولیائی چیزی کہ می برآید البتہ وقوع مے یابد چون خدمت ایشان روانہ دار الارشاد سرہند شدند مدّتی نگذشتہ بود کہ باروت خانہ قلعہ را آتش درگرفت

وتمام قلعه صورت جهنم گردیده و مردم بسیاری با امتعه فراوان هلاک شدند در آن اثنائے بباطن
فیض مواطن ایشان رجوع نمودم و استخلاصی خود دریوزه کردم بچشم سر می بینم که عالی حضرت
یعنی حضرت قیوم الزمان مشکیزه آب بر کتف مبارک دادند و آب فضل بر آن آتش قهر مے
ریزند آتش فرو نشست و این مخلص با جمیع قبیله و امتعه و اکثر اسباب ازان مهلکه بسلامت
ماندیم و حال آن که ایشان در آن ایام بدار الارشاد سرهند تشریف داشتند **مِنْ**
تصرّفاته می آرند که کل اندام نام مروی از مخلصان ایشان ظاهر نموده
که ابلیس پر تلبیس را بر من بسیار دست تصرف بوده اکثر بخطراتی ناملایم و افعال ناشایسته
رهنمونی می نمود شبی در عین این ابتلا بخاطر خطور نمود که تو از زمره بار یافتگان عتبه علیه حضرت
قیوم الزمانی چرا عرض حال خود بخادمان آن درگاه نمی نمائی تا ازین بلیه مامون گردی الغرض
وقت نماز تهجد ایشان را خلوت یافته عرض احوال خود کردم فرمودند که شیطان از شما نا
امید شد ازان شب تا الیوم که چند سال گذشته از تصرف او بدر شدم و هیچ گونه دخل
او را در خود مشاهده نه نمودم حتی که بعد ازان فرموده تا این زمان محتلم نشده ام **مِنْ**
تصرّفاته صاحب معدن الجواهر می نویسند و بعینه عبارت او بی کم و کاست ایراد
مے رود که مخدوم زاده عالی درجه صاحب ناطق اسرار و علوم فائق موجود و معلوم ناطق
حضرت شیخ غلام محمد معصوم سلمه الله القیوم که نبیره عالی حضرت اند یعنی حضرت قیوم الزمان
و به کمالات ظاهری و باطنی آراسته و خداوند مقامات علیه و واردات عجیبه اند هنگام
مراجعت از سفر حجاز به امراض قویه مثل ضعف دل و دماغ و تپ مبتلا گردیدند بعد از
رسیدن بلده دار الخلافت شاه جهان آباد معامله بیاس کشید خدمت ایشان را عریضه
داشتند بجناب عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان به جهت طلب بشارت شفا و
ازان جا سرفراز نامه بدست خط خاص در جواب رسید که یک فقره او این است
بشارت میدهم شما را شفا مے شود و به خیریت در وطن رسیده مارا می بینید فخوفقد

بشر رضی اللہ تعالی عنہ **من تصرفات** از احوال شیخ فقیر اللہ قدس سرہ می نویسند کہ موصی الیہ مذکور دزد بے بدل و سارق بے ہمتا بود و در شجاعت بے مانند و بدزدی و قطع طریق مشہور وقت چنانچہ در آن نواحی خانہ نبود کہ از جفائے ایشان بسلامت ماندہ باشد و دیہ نبود کہ دست تصرف ایشان بآن نرسیدہ چوں عنایت بیغایت الٰہی شامل حال او گردید اتفاقاً سارق مذبور در دیہ میوہ خاتون وارد شد و خدمت حضرت قیوم الزمان در آن جا بودند روزانہ بزیارت ایشان مشرف شدی شبانہ با رفقائی خود در قریہ یعقوب ترکمان کہ ماوائی او بود رفت و کاروان سرائے قریب قریہ مذکور بودہ کہ آن جا تجار ولائیت بلخ نزول می نمودند و آن شب قافلہ بزرگی نازل آن کاروان سرا شدہ بود دزد مذبور از احوال قافلہ باخبر شدہ بود کہ با مال بسیار اند خصوصاً اسپی در اصطبل دارند کہ بہ قیمت بسیاری می ارزد شیخ مذبور با رفقائی با رادہ دزدی اسپ متوجہ کاروان سرا شدند در سرا را محکم یافتند خود شیخ کہ رئیس دزدان بود بہ صنعت کمند داخل کاروان سرا شد و رفقا را بیرون گذاشت و خود را باسپ مذبور رسانید میخ قدام او را بر آورد و ارادہ بر آوردن میخ عقب داشت کہ اسپ آواز کرد صاحب اسپ برخاستہ میخ کندہ او را گرفت کہ برزمین بکوبد دزد مذکور خود را قریب اسب برزمین انداختہ بود بہ ہیئتی کہ ہرگز محسوس نمی شد اتفاقاً صاحب اسپ میخ اسپ را بر کف دست دزد گذاشتہ بہ میخکوب کوفتن آغاز نمود و دزد از آنجا کہ گرفتار آمد کشیدن دست موجب ہلاکت خود دید لاچار از راہ بردباری خود را ہم چنان کہ بود بے حرکت گذاشتہ تا صاحب اسپ بحسب مدعا خود میخ را محکم نمود دست موصی الیہ زیر میخ بستہ شد چون صاحب اسپ از آن جائے بہ مکان خود رفت دزد ہر چند سعی نمود خود را نتوانست رہائی داد چون ہمان روز بزیارت ایشان مشرف شدہ بود بہ باطن ایشان متوجہ شد و عرض نمود اگر ازین بلیہ نجات میسر شد

از دزدی توبہ نمودہ مرید ایشان میشوم و در ساعت دید کہ ایشان حاضر شدند و هیچ را از دست
او بر آوردند و گفتند کہ بروکہ ترا خلاصی دادیم دزد از آن جا برخاستہ براہ کہ آمدہ بود بدر شد
و یار رفقای خود مقدمہ هائلہ درمیان نہاد و گفت کہ من نزد ایشان رفتہ از دزدی توبہ
میکنم رفقای او گفتند کہ در دزدی رئیس ما بودی الحال ما نیز اقتدا بتو نمودہ تائب میشویم
القصہ دزد و مذکور با رفقای بخدمت ایشان آمدہ تائب شدند و از ہر جائیکہ دزدی
نمودہ بود مہما امکن چیزے رسانیدہ بحلی حاصل کرد و بسلوک مشغول شدند و در اندک
مدتے بدرجات کمال و اکمال رسید و بشرافت خلافت ممتاز شد و از خدمت ایشان
مسمی بشیخ فقیر اللہ شد چہ قبل ازاین موسی الیہ خسرو بیگ نام داشت مردم بسیار بوسیلہ
او داخل طریقہ علیہ شدند و مردم آن جا الی الیوم بفضائل و مناقب او رطب اللسان
اند حدیث نفیس خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا در حق
وی صادق آمد **من تصرفات ۸** می نویسند کہ عزیزی از محبان صمیمی ایشان
از کثرت محبت و فرط اعتقاد از وطن مالوف مہاجرت نمودہ سکونت بدار الارشاد اختیار
فرمودہ و باہل و عیال خود آمدہ بہ مجاورت ایشان سرافراز گشت مدتی از فیوضات
باطنی ایشان کامیاب بودہ و از نسبتہای عزیز الوجود بہرہ مند اتفاقا اہلیہ موسی الیہ بمرض
صعب گرفتار شد و بہلاکت مشرف گردید عزیز مذکور با اہلیہ خود محبت بیکران داشت
بخدمت ایشان عرض نمود کہ دعا در حق آن مریضہ نمائید و دریوزہ شفائے او کنند ایشان
فرمودند کہ غم مخور کہ مرض او بصحت مبدل خواہد شد بعد از چندی احوال آن مریضہ بیاس
کلی انجامید و نشی مقدمہ او بہ آخر رسید جان را بہ قابض ارواح سپارید چشم و دست و پائے
او را چنانچہ عادت موتی است درست نمودند عزیز مذکور از آنجا گریہ کنان خود را بدر
سرائی و الا رسانید و فریاد بر آورد کہ آن مریضہ برحمت حق شد امیدوار دعائی بمغفرت
او می باشم در آنوقت ایشان برائی ادائی تہجد برخاستہ بودند فریاد و فغان آن عزیز

رسشنیدند خود بدر سرای آمدند و فرمودند که آن مریضه نمرد است آن عزیز عرض نمود
که حضرت دست و پلے اور او رست نموده چشم او را بسته بخدمت آمده ام فرمودند وی
هرگز نمرده است و چیزے از قسم ماکولات عنایت فرمودند که رفته دهن او را بهر نوع
که باشد کشوده این طعام را در دهن او اندازند و بهیچ نوع از مرگ او اندیشه مدار آن عزیز
بحیرت رفت باز ابتداع امر نموده بر بالین آن مریضه آمده دهن او را بشدت خلاص کرد
طعام را در دهن او انداخت به مجرد انداختن طعام در حرکت آمد و مضغ طعام نمود و موت او
بحیات مبدل گشت و صحت کلی یافت و طلب شور با نمود ازین تصرف ایشان جمع کثیره
بدل و جان معتقد ایشان شدند و مردم بیمار دار بهر جا ظاهر می نمودند که خدمت حضرت
قیوم الزمان احیای اموات می نمایند بمتابعت حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوٰة
والسلام بے علمائی امتی کانبیاء بنی اسرائیل در حدیث نفیس نبوی است
علی صاحبها الصلوٰة والسلام **من تصرفاته** می آرند که عزیزے
ظاهر نمود که در خانه من درختے بود اما عقیم که بار نمی آورد روزی بخدمت عالی حضرت
یعنے حضرت قیوم الزمان عرض این مدعا نمودم فرمودند که عصای مرا برده بر تنه
آن درخت برسان امید است که بارور شود بفضل الله سبحانه میوه نفیس فراوان
خواهد آورد چون عصای مبارک را بر تنه درخت چسپانیدم ازان سال میوه دار گردید و میوه
او در تمام شهر ضرب المثل شد و هم چنین که هر زن عقیمه را که آن عصای ایشان را التصاق
واقع مے شد بعون الله سبحانه و تعالی بارور میگردید **من تصرفاته** از
جناب ارشاد مآب صوفی عبد اللطیف کابلی که خلیفه ایشان بودی نویسند که موی الیه اظهار
می نمود که یک باری شوق ملاقات ایشان در دلم پدید آمد و خدمت ایشان بدار الارشاد
سرهند بودند بخاطرم خطور نمود که والد ایشان حضرت عروة الوثقی از سرهند در کابل و رلمحه
بخلوت حضرت خواجه محمد حنیف کابلی حاضر شدند و باز در لمحه رفتند اگر خدمت ایشان نیز

بے شمار

بسنت والد خود اقتدا نموده این فدوی را بجمال جهان آرای خود مشرف سازند و بر آتش اشتیاق من آبے ریزند از الطاف کریمانه ایشان بعید نخواهد بود بدین اندیشه بطرف بازار شدم ناگاه دیدم رو بروی من ایشان می آیند سرعت نموده در قدم ایشان افتادم و ملازمت نمودم چون خواستم که اظهار مطلوب خود نمایم از نظرم غایب شدند وَصَارَ ذٰلِكَ باعثاً لاعتقاد جماعة كثيرة من المنكرين و قصه حضور والد ماجد ایشان در منتخب رابع در تذکره خوارق آن قبله صفا کیشان بتفصیل نوشته شد بیت

پدر نور و پسر نور است مشهور	ازآنجا فهم کن نور علی نور

من خرق عادات صالحه مرید ایشان بود اراده سفرے نمود خدمت ایشان منع نمودند که ترا خطرے درین سفر درپیش است ازین اندیشه برگردد چون مقدر بود آن صالحه خود را نتوانست از آن سفر باز داشت آخر متوجه سفر شد بارادت سبحانه به منزل مقصود رسیده بوطن مراجعت فرمود چون قریب وطن شد روزی در راه بخاطرش آمد که خدمت ایشان مرا ازین سفر منع می فرمودند و حال آن که از سفر خیریت مراجعت صورت بست درین اندیشه بود ناگاه قوم جاٹ گبرو زنی مشهور آفاق اند بروی تاختند اسباب و اموال وی به تاراج بردند و رئیس آنها خود او را با خادمه که همراه داشت غنیمت دانسته بخانه خود برد شبی باندیشه زفاف نزد وی آمد آن ضعیفه ازین حال ملول گردید استمداد از جناب ایشان خواست و آن گم راه بدست درازی مشغول شد و این ضعیفه رد آن مے نمود درین گیر و دار می بیند که خدمت ایشان حاضر شدند و شمشیر برهنه در دست دارند بدان کار آن ناپاک را ساخته به هلاکش رسانیدند و با این ضعیفه فرمودند که زود به همراه خادمان خود بدر شوید که شما را بخانه شما برسانم هر دو در اثر ایشان بسرعت تمام برآمدند خدمت ایشان فرمودند که چشم به پوشید هر دو چشم پوشیدند بعد لمحه فرمودند که چشم بکشاید چون چشم خود را کشودند در خانه خود در محله خود [illegible]

ای دست گیر هر دو جهان دست من بگیر	کافتاده ام بمهلکه و گیر دار ها

من خرق عادات عورتی حامله بخدمت ایشان آمده عرض نمود که هر بار دختر می آرم امید آن که خدمت ایشان به فرمایند که این مرتبه چه باردارم فرمودند که لیس الذکر کالانثی دانست که دختر میدارم فوقع کما اشار رضی الله عنه **من خرق عادات** از ارشاد پناهی صوفی عبداللطیف کابلی منقول می نویسند که خدمت ایشان یک باری در کابل تشریف داشتند و به معرفت بنده از بقال برداشت خرچ روزمره می نمودند وقت رفتن حساب او را کرده آنچه برداشته شده بود با و رسانیدند بعد چندی که بعضی مخلصان به ملازمت ایشان رفته بودند از پنج و شش منزل رخصت یافته آمدند و مکتوبی بنام این غلام آورده نوشته بودند که بخاطر می رسد که شش کوڈی که ربعه فلوس می شود از بقال مانده دوباره با و حساب کنید و باو برسانید فقیر به موجب امر عالی حساب را اعادت نمودم چنانچه فرموده بودند همان شش کوڈی باقی مانده بود باو رسانیدم و کاغذ رسید او را گرفته بخدمت ایشان رسانیدم **من خرق عادات** صاحب مقامات ایشان می نویسند که میر عوض باقی نام مردی از زمره مخلصان ایشان نزد وی ظاهر نموده که من مدتی در خدمت حضرت قیوم الزمان قدس سره می بودم و خوارق بسیاری از ایشان مشاهده نموده ام اگر بیان آن ها نمایم هر آئینه بطول انجامد اما یک خارقی عجبی در خصوص خود مشاهده کرده ام آنست که اینفدوی را بخدمت بوالی سرافراز فرموده بودند و اهلیه ام داخل حرم سرائی والامی بود اتفاقا روزی بخدمت ایشان بدعوت مخلصی تشریف فرما شده بودند و بنده بدر حرم سرا نشسته بودم ناگاه اهلیه ام از داخل حرم سرا بدر وازه خاص آمد و با من غرضی داشت برخاسته نزد وی شدم در اثنائی گفتگو بخاطر رسید که ازین جا نظری داخل حرم سرا اندازم و چگونگی آن را معلوم سازم چون قدمی پیش نهاده نظر در حرم سرا انداختم اهلیه من گفت که خدمت ایشان

نور کرنوڈی / لے خرچ روزمرہ

غیور اند ترا لازم نیست کہ نظر در حرم سرا اندازی گفتم کہ آنجا ہمہ ما دران من اند اگر در نظرم آیند چہ باک ناگاہ چشم از بینائی معزول شد ندتو بہ کردم باز بینائی عود نمود باز نظرے در حرم سرا سر دادم باز نابینا شدم باز توبہ کردم باز بحال اصلی آمدم باز نظری انداختم بدستور سابق نابینا شدم ہم چنین شش مرتبہ بدین دستور بینا و نابینا شدم مرتبہ ہفتم ہر چند توبہ کردم سود مند نشد و نابینا ماندم اہلیہ من دست مرا گرفتہ بحجرہ کہ بمن تعلق داشت بردہ آن جا بگریہ و زاری مشغول شدم کہ خدمت ایشان از دعوت عود نمودہ آمدند بدر حجرہ فقیر ایستادند فرمودند کہ ہر چند نیت شما بد نبود اما حق سبحانہ وتعالیٰ غیور است وخلافت اولیای خود مے کند وَاِنَّ اللّٰہَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ می فرماید عرض عفو تقصیر نمودم فرمودند عفو است چشم بکشائید چون چشم راکشادم بر جمال ایشان مشرف شدم در قدم ایشان افتادم وتجدید توبہ کردم **من تصرفاتہ** از حافظ نظام کابلی کہ بشرف خلافت از ایشان مشرف بود می نویسند کہ وی بیمار بودہ وبشدت حمی گرفتار خدمت حضرت قیوم الزمان بعیادت ایشان آمدند فرزند حافظ مذکور انگور وخربوزہ بخدمت ایشان برآوردند وخدمت ایشان بہ طبیبے کہ حاضر بود ومعالجہ مومی الیہ می نمود فرمودند کہ این فواکہ برای حافظ جیو چون است عرض نمود کہ سم قاتل است پس از دست شریف چند کرچ خربوزہ وچند خوشہ انگور دادند کہ حافظ راہوشیار کردہ بخورانید کہ خدا تعالیٰ قادر است کہ ہمین سم را موجب شفای او کند کسان حافظ را باخبر کردہ ہوشیار نمودند وانگور وخربوزہ را باو دادند بمجرد خوردن آن شفای کامل عاجل یافت **من تصرفاتہ** ہامی نویسند کہ خدمت ایشان از بلدہ لاہور بارادہ دار الارشاد بر شدند ودران ایام راہ مسدود بودہ چہ طائفہ قطاع الطریق دست تطلم دراز نمودہ بودند وقافلہ عظمی ہم رکاب ایشان بودہ روزی کہ از سلطان پور بر آمدند در عرصہ راہ بقافلہ فرمودند کہ مردم قدام را بگوئید کہ

پیش نروند در عقب پالگی باشند مردے پیش شدہ مردم قافلہ را باخبر کرد بعضے گرویدند و در عقب پالگی مبارک شدند و بعضی گفتند با بضرب شمشیر خود می رویم پس نمیگردیم خدمت ایشان فرمودند کہ الراضی بالضرر لا یستحق النظر اتفاقاً شخصی عرض نمود کہ حضرت دوبار من پیش رفتہ بہ ہمراہی مردمانی کہ پیش رفتند فرمودند کہ غم نیست شما پیش نروند بمال شما ضرری عائد نمی شود ساعتی بران نرفتہ بود کہ قوم ہارونی کہ راہ زنی بمفسدی مشہور بودہ اند قریب بدو صد سوار بر قدم قافلہ تاختند و کسانی راکہ بہ شمشیر خود اعتبار داشتند اکثری را کشتند و بعضی را اسیر کردہ و اموال قافلہ بتاراج بردہ مگر دو بار کہ بدان دست تصرف نیافتند و درین اثنا پالگی مبارک با بقیہ قافلہ رسید سواران خود را از اسپ انداختہ بہ قدم بوسی مشرف شدند و عرض نمودند کہ از مردم قافلہ آنچہ متعلق ایشان اند بہ آن ہا غرض ما نیست فرمودند کہ آنچہ ہمراہان ما اند ہمہ بہ ما تعلق دارند و دو بار از ہمراہان ما پیش بودند آنرا تجسس کنید کہ چہ شدہ و دزدان عرض نمودند کہ دو بار اند کہ دو شیر غرندہ در اطراف آن ہا می گردند و کسی را از ہیبت آن سباع بدان بارہا رسیدہ نمی تواند فرمودند کہ ہمان بارہا از ہمراہان ماند بصاحب بارہا امر فرمودند کہ رفتہ بارہائے خود را دریاب آن شخص چون قریب بارہا خود شد ہر دو شیر از نظرش غائب شدند دزدان و مردم قافلہ تمامی بخدمت ایشان گردیدہ مرید شدند و اموال را بہ مردم باقی ماندہ قافلہ دادند و خود ہا رخصت یافتہ رفتند و

من تصرفاتہ می نویسند کہ صوفی الف بلخی کہ یکی از زمرہ خدمت گاران قدوی ایشان بودہ برکاب مبارک از دار الارشاد بہ کابل می آید اتفاقاً در منزل باریک آب چند قدمی از خدمت ایشان پیش شدہ بود دو پارہ مال تجارت با خود داشتہ چون بہ مقام بینی گرگ کہ جائے مہیب و خطرناک بود رسید فرقہ از افاغنہ کہ بہ قطع طریق مشہور اند تاختہ متاع صوفی را بغارت بردند صوفی مذبور مال را بتاراج دادہ خود را بخدمت ایشان رسانید خدمت ایشان فرمودند کہ چرا از ما

دو بار

پیش شده بودی عرض نمود که شومی اعمال خود و ادبار اقبال فرمودند که خاطر جمعدار که آنچه
از تو رفته به بعنایات ایزدی باز به تو خواهد رسید رفته تجسس مال خود نمائید صوفی از مردم آن
نواحی نشان آن بدکیشان یافته خود را به منزل آن ها رسانید و اظهار نمود که من خدمت
گار حضرت قیوم الزمان مے باشم جماعت مفسدان نام ایشان شنیده بظاهر با صوفی تملق
پیش آمدند و در خود ها جمع شده مشورت قتل صوفے نمودند ناگاه آتشے در خانه ہاے
آنہا افتاد و بچشم مشاہده می نمودند که حضرت قیوم الزمان تشریف دارند و آتش در
خانهای آنها می زنند از مشاهده آن رجوع بصوفے نموده در قدم های او افتاده عذر
تقصیر مے خواستند و اطفای آتش مے جستند و بر مال او قسم ها یاد مے کردند چون
خاطر صوفے جمع شده آتش فرو نشست و دزدان متاع صوفی را ذره ذره از خانها
جمع نموده دادند و ظاهر نمودند که بچشم سر مے دیدیم که حضرت قیوم الزمان حاضر اند
و آتش بخانه های ما می زنند از این تصرف اکثر از جمله مخلصان شدند مِن تصرفاته
صاحب مقامات ایشان می نویسد که عزیزے از مخلصان ایشان ابو البنات بوده و فرزند
نرینه در خانه او متولد نمی شد چون آرزوی فرزند نرینه داشت روزے بخدمت والای
ایشان معروض داشت که اگر حضرت درباره من دعا فرمایند که جناب تقدس خداوندی
بیمن دعای ایشان مرا فرزند نرینه عنایت کند از کمال مهربانی خواهد بود خدمت ایشان
دعا نموده فرمودند که انشاء الله تعالی امید است که این مرتبه بخانه شما فرزند نرینه تولد شود
فوقع کما بشر رضی الله عنه مِن تصرفاته مے نگارند که شبے بعد
ادای نماز شام در مجلس ایشان بعضے از اصحاب ایشان بیان نمودند که فلان امیرزاده
که از آبا و اجداد از مخلصان حضرات عالی شان است الحال از شامت نفس بلیس و
اغوای ابلیس با این خاندان بے ادب شده الفاظ ناملائم ازوی صادر میشود که نسبت باین
اکابر میگوید خدمت ایشان بعد از استماع این قول متغیر شدند و غیرت ولایت که

زمرہ

(منتخب)

کہ نمونۂ غیرت آلہی است جل شانہ درایشان پدید آمد وساعتے فرورفتند واین فرد کہ از گفتۂ صائب است بزبان آوردند **فرد**

انتقام ہرزہ گویان را بخاموشی گذار	تیغ میگوید جواب مرغ بی ہنگام را

حضار محفل خجلد مشاکل از دیدن آثار غیرت وشنیدن این فرد ترسیدند روز دیگر آن امیرزادہ بشمشیر مقتول شد بعد از واقعہ اوازراہ کرم برجنازہ او رفتہ نماز گذاریدند وبہ بشارت ایمان وامید خیرخاتمہ مبشر گردانیدند **من تصرفاتہ**

صاحب معدن الجواہر می نویسند کہ یکی از نیازمندان دانش وران نقل نمودہ کہ قبل از دخول طریقہ علیہ نقشبندی ملتزم طریقہ حضرات کبرویہ بودم رضی اللہ تعالیٰ عنا ربابھما وہیچ کشاد کار خود مشاہدہ نمودم حتی کہ بخاطر رسید کہ این گردہ معارف شکوہ مخصوص زمان پیشینیان بودند درین عصر حکم عنقائی مغرب دارند پس پیرے ومریدی درین زمان عیب است مدتی بدین عقیدہ می بودم تاآنکہ روزی ازیاری بخت بلند وطالع ارجمند دررہگذری بسواری اسپی می گذشتم کہ پالکی مبارک حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان مقابل آمد ونظر برروے مبارک ایشان اُفتاد **فرد**

بیک دیدار کار از دست رفتہ	زمام اختیار از دست رفتہ

وازاسپ فرود آمدہ بقدم بوسی مشرف شدم ورفاقت عالی اختیار نمودم وملتزم صحبت شدم ومورد توجہات گردیدم ودیدم آنچہ دیدم وصد چند معتقد اولیائے اینوقت گردیدم ولذت قرن اول درآخر دیدم ومضمون حدیث نفیس مثل امتی کمثل المطر — لایدری اولہ خیرام اخرہ فہمیدم **بیت**

صائب جماعتے کہ بمعنے رسیدہ اند	تسخیر دل بیک نگہے آشنا کنند

الغیث

تذکرہ چہارم از منتخب خامس ذکر ارتحال حضرت تاج الاولیاء

قیوم الزمان ازین جهان بفردوس جنان رضی الله تعالی عنه

صاحب برکات میان سفر احمدی نویسند که روزی این حقیر بی پر و بال حاضر الخدمت بودم و بمالیدن پای مبارک مشغول عنایات بسیار در ماده خود مشاهده نمودم القصه چون اراده سفر دکن داشتم به خاطر گذشت که دولت قدم بوسی بعد از انفراغ این سفر هم به موجب بشارت عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان میسر خواهد شد یا نه جانب فقیر نگاه کرم آلوده کرده به پند فرمودند که عارف سریع السیر شیخ ابوسعید ابوالخیر می فرماید قطعه

در عالم ما ز ما بجز نام نماند	وز صبح وجود ما بجز شام نماند
مرغیکه فتاده بود در دام وجود	بگریخت ز نزد ما بجز دام نماند

فقیر این رباعی معلوم کرد که اشارت بقرب ارتحال خویش می فرمایند چه غالب وضع شریف بر اظهار اسرار به طریق رمز و اشاره بود و نیز مومی الیه مذبور نوشته که مرتبه اول که وزیر خان فوجدار دار الارشاد حضرت سرهند را جنگ با کفار نگونسار نانک پرستان بدکردار افتاد داعیه جهاد در خاطر مبارک داشتند اما آنچه از انجا که غلبه آزار با کبر سن مجتمع بود خیر اندیشان تجویز برآمدن ایشان نه نمودند اتفاقا که در شبی که کارسازی از طرفین بود و تیر و تفنگ دهن موت کشوده بودند خدمت ایشان جانب آن قریه جهت تحقیق مقدمه متوجه بودند و به قصد بول برخاستند فی الفور پای مبارک ایشان بلغزید و زیر افتادند چون خدام برداشته آوردند زخمی قریب بسرین مثل زخم تیر یافتند معلوم شد که در آن مجموع الطریق استمداد حضور فرموده بودند از ان جا مجروح شدند چه این مقدمه چون بعرض هم رسید نفی آن نه فرمودند و در ان مرتبه فتح مسلمانان باوجود غلبه کفار باستمداد آن قبله عارفان دست داد و از ان زخم شش ماه بشدت تصدیع

آزار کشیده به شهادت واصل حق شدند ازان پس بر اہل شہر شکل جمعیت صورت نبسته بلکه جمعیت از اہل عالم رخت بسته یکی از علامات ظہور فتن و اختلالات که در بلدان ہند واقعه شده رحلت ایشان بوده و در شروع فتنه ثانیه که اشد و دیرپا بوده ازین عالم رخت بستند **وفات ایشان** روز جمعه نہم شہر ربیع الثانی سنه ہزار و صد و بیست و دو ہجری و مدت عمر مبارک ایشان حضور حق بیت

در حضور حق چو روحش بار یافت	سال تاریخش حضور حق مثال

یک کم نود سال و قیل ہفتم یا ہشتم شہر مذکور که مولد ایشان است و درین اختلاف نیز اتباع سنت بدست آمد چه ایشان در ہر امور متبع به سنت بودند که در روز رحلت جناب نبوی نیز اختلاف است وقت نماز عصر این واقعه رو نمود اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن تواریخ ایشان را مخلصان و فرزندان عالی شان بسیار جمع نموده اند ازان ہا چیزی ثبت می نماید منها آن آیت رحمت (۱۱۲۲) بود منها فضل ربی (۱۱۲۲) منها خواجه نقشبند (۱۱۲۲) منها وه چه گلدسته قیومیت (۱۱۲۲) بود منها آه یارب امام عالم رفت منها فرزند محبوب مجدد الف ثانی (۱۱۲۲) منها افسوس از دنیا رفته قیوم (۱۱۲۲) منها نوباده بستان اصالت بوده منها آن اعظم اولیا بود منها او فیض باری بود منها یکی از علمای راسخین بود منها چه وارث مرسلین بوده منها آه چه آیت ایزد رفت منها آه چه حجت ایزد رفت منها قیوم معصوم رفت و این ابیات در تاریخ ایشان تصور کرده فقیر است **ابیات**

زین جهان تا رفت قیوم الزمان	صبغة الله حجتی پروردگار
در قوامی عالم آمد شکست	
بود ذاتش نسخهٔ مرآت حق	نقد قلب وقت ذو و بدر عبار
یعنی از لطف الٰه لم یزل	بود غوث و قطب این ثانی ہزار

چون مجدّد صاحبِ تجدید بود — عروة الوثقی بدو معصوم وار
چون شهِ کنعان بالطافِ الٰه — در ربوده گوی ز اخوان صغار
واقفِ شرع نبی در هر عمل — عارفِ حق خواجهٔ عالی تبار
سیّدِ دوران امامِ وقت خویش — مرجع افراد و ملجاءِ نُدّار
در مقاماتِ ولایت هر چه بود — جمله را دریافت آن صاحبِ وقار
در کمالات نبوت نیز یافت — وز تبعیت بهره آن صاحب وقار
کرد عالم را منور از فیوض — بعد زان شد عازم دار القرار
از لباسِ تن مجرد گشت یافت — خلعتِ وصلِ جناب کردگار

ے نویسند که نماز عصر را روز واقعه خود بحضور ادا نموده صد مرتبه درود بر پیغمبر صلی الله علیه واله وسلم فرستاده متصل آن رحلت فرمودند می آرند که چون عمر مبارک ایشان بحدود ثمانین رسید اکثر ها می فرمودند ابناء الثمانین عتقاء الله من النار و چون الثمانین تجاوز نمودند امید واری برحمت باری بیش از بیش مے نمودند و حمد الٰہی جلّ شانه بجا می آوردند و آرزوی شهادت بسیار داشتند لهذا ایزد تعالی ایشانرا بدرجه شهادت مشرف گردانید خلائق بسیار بر جنازه ایشان حاضر شدند و داخل گنبد مبارک حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه مدفون نمودند قبل ازاین احوال آن مکان در ذکر وفات حضرت عروة الوثقی رض بیان شده در یره وه خاک بغواصی دریای انوار والد بزرگوار خود مشرف شدند **فرد**

از برای عیش عشرت ساختن — صد هزاران جان بباید باختن

تذکره پنجم در ذکر ہر چہار فرزندان حضرت قیوم الزمان و سائر خلفاء ایشان رض

خدمت حضرت شیخ ابو القاسم فرزند نخست حضرت قیوم الزمان اند و

خدمت

خدمت ایشان را حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه که جد ایشان اند
داخل فرزندان خود گرفته حتی که چون کتب وغیره اسباب را به فرزندان تقسیم می نمودند
قسمت کامل در رنگ فرزندان خود به ایشان داده اند و شفقت و مهربانی درباره
ایشان زائد التحریر داشتند و نیز خدمت ایشان آن قدر تعشق و محبت که بجد بزرگوار
خود داشتند مافوق آن متصور نباشد چون محب کامل از جمیع کمالات محبوب خود
بهره درست و اتباع محبوب را بر خود فرض عین میدان شده و در متابعت کما ینبغی تقصیر
نمی نماید لهذا مصبغ به کمالات او شده در رنگ او می نماید چه تابع کامل از جمیع کمالات
متبوع بهره وافر است در اندک مدت به کمالات معصومی فائض شدند و ماذون
و مجاز گردیدند و باعلی درجات کمال او کمال رسیدند بشارات عالی و اشارات متعالی از
خدمت حضرت عروة الوثقی یافته اند چنانچه در مکاتیب معصومی مشروح است
و از متتبعان آن مستور نیست و بشارت وصول بحقیقت کعبه ربانی صریحا با ایشان
از جناب حضرت عروة الوثقی قدس سره در جواب عریضه ایشان وارد شده چنانچه در مکاتیب
ثبت است و پایه علمیت ایشان بمولویت رسیده بود اکثر علوم را در نزد عم عالی مقدار
خود حضرت مروج الشریعت شیخ محمد عبید الله خوانده اند از خدمت ایشان
منقول است که می فرمودند که ابوالقاسم باعتبار دیدن خلائق سبق از این فقیر می گیرد
و باعتبار قوت مدرکه و جودت طبیعت یکتا بیان مے آرد که گویا مے خوانانند
اکثرے علوم عقلیه و نقلیه از ایشان گذرانیده اند و بعضی را از دیگر فضلای وقت
حاصل نموده حد تحصیل را باتمام رسانیدند فضائل صوری و معنوی ایشان را در این منتخب
جمع نمی توانم نمود اشعار ایشان خیلی رنگین و نازک افتاده اند فردے از آنها ایراد می رود فرد

ز مهر بیرون کنم چشمے که از جنبش تهی باشد ॥ چرا بر طاق ابرو جا دهم مینای خالی را

می آرند که حافظ محمد صادق کابلی که از خلفای حضرت عروة الوثقی بودند در بلده دار الخلافه بارشاد و مشغول امور

آنجا

حضرت شیخ ابو القاسم رضی اللہ عنہ آنجا شد مومی الیہ غدبور در خدمت گذاری تقصیری ورزید و بعضی اثنایان از جانب او امور غیر مرضی عالی بایشان رسانیدند خاطر مبارک ازوی در بار شد احوال را در خدمت جد بزرگوار خود نوشتند خدمت حضرت عروۃ الوثقی از رسیدن عریضہ ایشان ازوی نیز برنج شده سلب نسبت و منع ارشاد فرمودند و مکتوبے بمشار الیہ باین معنی نوشتند این فقره از افتتاح آن مکتوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ایذای فرزند شخص مستلزم ایذای آن شخص است الی آخرہ می آرند کہ بعد مدتے حضرت حجت اللہ و حضرت مروج الشریعت عذر تقصیر نموده و او را از خدمت والد خود عفوا و کنانیدند اما از خدمت شیخ محمد فضل اللہ مردی مے نویسند کہ بعد عفو نسبت او عود نمود اما ارشاد باز عود نکرد خدمت ایشان بعد از وصال جد بزرگوار خود بمدت سہ سال بطرف اکبرآباد تشریف فرما شده بودند در آنجا رحلت نمودند مدت عمر شریف ایشان بہ بیست و ہفت سال رسیده بود و تابوت مبارک ایشان را از بلده مذبور بدار الارشاد آوردند و در روضہ منوره حضرت عروۃ الوثقی بیرون گنبد شریف مدفون نمودند رحمۃ اللہ تعالی علیہ رحمۃ واسعۃ تاریخ وصال ایشان را ماناکہ افلت شمس العلوم یافتہ اند۔

ذکر حضرت امام العارفین قدوۃ العلمین صاحب کمال و تکمیل شیخ محمد اسمعیل رضی اللہ عنہ

خدمت عارف بے بدیل شیخ محمد اسمعیل فرزند دویم حضرت قیوم الزمان اند و صحبت جد

بزرگوار خود یعنی حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالی عنہ دریافتہ بملازمت
ایشان مستفیض گردیده اند و کسب فیوض و برکات از ایشان اخذ نموده و
بعد از ارتحال آن قبلہ ارباب کمال بخدمت والد خود حضرت قیوم
الزمان اتمام کسب باطنی نموده اند و باعلی درجات کمال و اکمال فائض شده
و عالم عالم فرو رفتگان بوادی ہوا و جہان جہان سرگردانان تیہ اغوا از آثار
تربیت و ارشاد و انوار ہدایت رشاد ایشان بہره ور گردیده و مسند ارشاد
از تمکن ایشان آباد و سلسلہ اجداد از تمکین شان قوی بنیاد کلام مبارک ایشان
مرہم دل ہای افگار است و سکوت شریف شان موجب ورود انوار و اسرار ست
صفات حمیده ایشان نہ آن قدر است کہ در تقریر آید و مراتب سنیہ ایشان نہ
از ان قبیل اند کہ در تحریر گنجد قصص ورع و تقوی ایشان لا تعد ولا تحصی علوم
و معارف والای شان از بیان مستغنی بحکم اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ شمہ از اتقای
ایشان در معرض تبیان می رود بگوش ہوش استماع نما از زبان الہام ترجمان مرشدی
و سیدی حضرت قیوم جہان مسموع دارم کہ خدمت حضرت شیخ محمد اسمعیل
در ایام آغاز جوانی در خدمت والد شریف خود حضرت قیوم الزمان بدار الخلافت
دہلی تشریف فرما شده بودند و خدمت ایشان در وجاہت حسن ظاہری در رنگ کمال
باطنی خود بی نظیر وقت و بی بدل دہر بودند اتفاقاً عورتی از اعیان آن بلده مفتون ایشان
شده بود صبر و آرام از دست داده **فرد**

عشق با صبر کے شود ہمتا	آتش و پنبہ چون بود یک جا

از کمال بیطاقتی پرده از روی مدعا برداشتہ مادر خود را بہ طلب داشتہ اظہار نمود کہ آتش
عشق فلان در پنبہ زار دلم افتاده و شعلہ آن سر بلند شده بحدی کہ کار از اندیشہ ننگ و
ناموس گذشتہ الحال فکر وصال در حق این آواره نما یا رسوائی افشائی حال را آماده

باش ومادرش چون احوال دختر را بدین منوال یافت کیدی برانگیخت به حکم اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ نزد داماد رفته اظهار نمود که دخترم امرضی از قسم سودا شده آن امرض کن که بخانه خود برده علاج نمایم دختر را به این بهانه از خانه داماد آورده وخانه خود را از اغیار خالی نموده خود به خدمت حضرت قیوم الزمان آمده عرض نموده که این مخلص مرید خاندان والاشان ایشان می باشم ودختری دارم که به سودا ابتلا شده میخواهم که داخل طریقه عالی کرده شود تا بیمن بزرگان از بلیه سودا نجات باید وچون که جوان است این جا بخدمت رسیدن او محال امید که از کمال ذره پروری حضرت صاحبزاده را اذن فرمایند که به کلبه فقیره رفته طریقه را باو بگوید خدمت قیوم الزمان مامون از کید زنان بوند فرمودند که چه مانع دارد پالکی حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل را حاضر فرموده ایشان را اذن نمودند که همراه این مخلصه رفته دختر او را داخل طریقه علیه سازآن مکاره ایشان را تا خانه خود بلدی یعنی واقف نمو وچون بدر سرای رسیدند گفت که صوفیان درهمین جا باشند وشما داخل شوید ایشان فارغ البال بدرون سرائی او شدند واین زن در عقب ایشان شد ودر سر امحکم نمود وخود قدام شده ایشانرا به حجره از آن سرا برد وفرشی مکلفی آنجا گسترده بود ایشانرا نشانیده وخود رفته دختر را آراسته به خدمت ایشان فرستاد دختر با کمال حسن وآراستگی با هزار غنج ودلال در حجره درآمد وبرسم محبوبانه خود را در آغوش ایشان انداخت وطریقه انبساط در پیش نهاد وخدمت ایشان متحیر شده دریافت نمودند وآن زن اظهار نمود که من مدتی در آتش عشق تو در افتاده ام وهیچگونه خود را ابشمار سانیدن نمی توانستم باین حیله بخدمت رسیده ام ایشان علاج مگراو را بجز حیله ندانستند فرمودند که هرگاه هم چو تو وحیده عصری مرا بخواهی من زیاده چه می خواهم اما مرا حاجت ضروری انسانی درین وقت غالب شده آبریزرا بنما که تا از حاجت فارغ شده بیایم آن زن برخاسته راه آبریزه ایشان

نمود خدمت ایشان فرمودند که آب ریزنجے روم راه بام بنما آن زن راه بام را نشان داد
وخود برای آب استنجا رفت که خدمت ایشان را برساند ایشان فرصت را غنیمت شمرده
بر بام رفته خود را از بام به کوچه راه گذر انداخت اتفاقاً آنجائی برابر بدر وازه آن سرائے
بوده که صوفیان آنجا نشسته بودند به مجرد افتادن از غایت که بام بلند بود بیهوش
شدند واعضائی ایشان مجروح شد صوفیان متحیر شده ایشانرا برداشته در پالکی انداخته
بخدمت والد ایشان رسانیدند چون والد ایشان از کیفیت مقدمه پرسیدند ایشان
اظهار احوال نمودند خدمت حضرت قیوم الزمان شکرانه للهی جلشانه بتقدیم رسانیدند
که حق سبحانه از کمال کرم خود فرزند ایشانرا قوت پرهیز داده از بلیه کید زنان محفوظ
داشت ازین جا پایه پرهیز ایشانرا باید دریافت وازان پے به کمالاتی که متفرع بر تقوے
است باید برد وعلمیت ایشان به پایه مولویت رسیده بود واشعار رنگین دارند
دیوانی جمع نموده اند وتخلص ایشان عاشق است در رنگ برادر بزرگ ایشان
شیخ ابو القاسم که تخلص اوشان فائق بود در مدح اجداد مبارک خود بسیار مضمون
هائی عالی بسته اند وفردی چند از اشعار ایشان رونق ده این اوراق میگردد **نظم**

آبرو گر طلبی گیر قوی پیشهٔ ما	روبهی گر گذرد شیر کند بیشهٔ ما
صحبت گلشن ما بوئی جدائی ندهد	کنده شد بیخ جدائی ز رگ و ریشهٔ ما

ونیز این فرد از فرموده ایشانست **فرد**

در دما ابر کعبه مقصود بس است	عینک دیده دل داغ نمک سود بس است

ونیز این فرد فرموده ایشان است۔ **فرد**

نثار از ماه و پروین دادن گردسرش گشتن	چو عاشق کرده ام هر شب من این تعلیم گردون را

دار الارشاد ایشان در اطراف واکناف عالم منتشر شده بود وعزیزانی بسیار از ایشان
بروے کار آمده خصوصاً مشعر کمالیت ایشان آنکه مثل حضرت قطب

الاقطاب غوث الاحباب قیوم دوران محبوب سبحان کاشف الاسرار
والعلوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم فرزندے ازایشان بوجود آمدکہ
قایم مقام اجداد کبار خود شدند و در رنگ حضرت مجدد الف ثانی و حضرت
عروۃ الوثقیٰ بہ مراتب والا رسیدند چنانچہ در منتخب ششم بیان احوال ایشان خواہد شد
انشاء اللہ تعالیٰ و خدمت حضرت شیخ محمد اسمٰعیل را امام العارفین خطاب است
چہ در وقت خود مقتدای عرفای زمان بودند لہذا ملقب بامام العارفین شدند خدمت
حضرت قیوم الزمان کہ شیخ و والد ایشانند در سائر فرزندان و مجازان ایشان را
ممتاز دانستہ در حیات مبارک خود مجازان وغیرہ مریدان را حوالہ ایشان نمودہ اند
چنانچہ در مکتوبے کہ در جواب عریضہ ایشان نوشتہ اند تصریح بران فرمودہ اند

هذا مکتوبه الشریف

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی مکتوب مرغوب نورچشمی رسیدہ
ساخت حمد اللہ سبحانہ کہ بعافیت اند و آنکہ تفقد دوستان دورافتادہ
فارغ نہ از دخول بلدہ کابل و کرم ہای یاران نوشتہ بودند بوضوح انجامید حضرت
حق سبحانہ یاران را جزاء خیر دہاد و بعضی دیگران کہ چیزہای غریب بیان می کنند نوشتہ
بودند مطالعہ آن سبب فرحتی فراوان گردید اگر استقامت آن جماعت معلوم می کنند
واحوال آن ہابے شبہہ بحصول پیوست است گنجائش دارد کہ اجازت ارشاد بدہند
و آنچہ از عدم توجہ مجازان نوشتہ بودند و چیزہائے دیگر آن منتظم بود فقیر بآواز بلندمی گویم
کہ ہمہ یاران چہ مجازان چہ غیر مجازان ہمہ از شما توجہی گرفتہ باشند و از جانب فقیر ہم ہیچ ملاحظہ درین
باب نکنند کہ ہمیشہ مرضی فقیر ہمین است دیگر از نسبت ہای خاص الخاص کہ نوشتہ
بودند امیدوار باشند فقیر ہیچ چیز از شما دریغ نداشتہ و نخواہد داشت امید کہ نسبت خاص
الخاص بحصول انجامیدہ باشد ہرچند علم بہ نسبت نباشد چہ حصول دیگر است و علم

چیز دیگر نشتان ما بینهما فقیر درین روزها بسیار خوب است پا پیاده بمسجد می رود و می آید لیکن یک قسم ناتوانی در پای و زانو هست حق سبحانه آنرا نیز دفع خواهد کرد انشاء الله تعالی مکاتیب شما رسید خوشوقت ساختند والسلام آن قدر محبت و محویت بوالد خود که شیخ و مقتدای ایشانند داشتند که مافوق آن متصور نه باشد لهذا بیشتر از همه اخذ فیوض نمودند چه مدار فیض این طریقه به محبت شیخ مقتدا است چه مرید بقدر محبت اخذ فیوض از باطن مرشد می نماید خدمت مرشدی و سیدی حضرت قیوم جهان در مدح جد خود که خدمت حضرت امام العارفین اند چنین می فرمایند نظم

مدح من کلام حضرت قیوم جهان

دلا چه گونه نشینی ز دیدن گلذار
بیا به سیر گلستان که آمد ست بهار

چه بسته تو درین موسم بهار زبان
بگو چه طوطی شیرین بیان شکر گفتار

بمدح اهل ولایت زبان خود کن پاک
بوصف اهل صفا صاف ساز این منقار

بمدح قدوه اقطاب شیخ اسمٰعیل
نما ترنم رنگین که سامع اند خیار

جمال اهل حقیقت کمال مجد و علی
چراغ نور طریقت به مجلس ابرار

امام سرور عشاق عارفان زمان
ظهور شمس هدا برگزیده جبار

گرفته هست از و افتخار قطبیت
ولائیت هست از و در جهان به استظهار

دلش چه منبع اسرار فیض ربانی است
جبین او شده بی شبهه مظهر انوار

غلام هست آن قطب شد صفی که دلش
شده ست مطلع انوار و مصدر الاسرار

و عمر مبارک ایشان از صد و د سبعین تجاوز نمود قریب ثمانین رسیده بتاریخ کذا از این عالم پرملال انتقال فرمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن مجازان ایشان بسیار اند اما در کتب مقامات مذکور نشده لهذا از ذکر آنها تقاعد نمود و اختصار بذکر فرزندان ایشان نمود رضی الله عنه فرزندان گرامی ایشان که بدرجه کمال رسیده اند یکی حضرت

شاہ محمد صبغۃ اللہ کہ ارشاد ایشان در نواحی کابل وپشاور بسیار بود و خلفائے
صاحب کمال از ایشان بروئی کار آمدہ اند چنانچہ از انہا یکی خواجہ حسن آقا بودہ
کہ در نواحی کابل در قریہ گندرمی بودند و آثار ارشاد ایشان الی الیوم در خلفائی ایشان ماندہ
و در ملک ماوراء النہر وروم و بلغار خلفائی مومی الیہ منتشر شدہ و طریقہ را مروج اند
اللّٰھُمَّ ثَبِّتْھُمْ وَثَبِّتْنَا عَلَی الطَّرِیْقَۃِ الْمَرْضِیَّۃِ یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا
قَالَ اٰمِیْنًا از خدمت حضرت محمد صبغۃ اللہ پسری نماندہ یک صبیہ خلف شدہ
بود آنرا امجد راقم در نکاح داشتند از ان عفیفہ یک پسری تولد شدہ میان مسجدی نام
دارد والحال در قید حیات است در نواحی با وجود بہ پیری بر دع ہر کجاہست خدایا بسلامت
دارش ؛ مزار فیض آثار ایشان در بلدہ پشاور درباغ عبدالرحیم خان واقع است یزاد
ویتبرک بہ وعبدالرحیم خان مذبور مرید ایشان بودہ بعدار واقعہ ایشان باغ را وقف مزار
ایشان نمودہ وزیارت ایشان آنجا ساختہ است و فرزند ثانی حضرت امام العارفین
شیخ محمد اسماعیل حضرت حاجی غلام محمد معصوم اند کہ از زمری خصوصیات ایشان
باللہ ذکر شدہ و منتخب سادس این کتاب در ذکر ایشان و فرزندان ایشان قرار یافتہ انشاء
اللہ تعالیٰ تفصیل احوال ایشان آنجا خواہد شد :—

ذکر فرزند ثالث حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ اہل اللہ رحمۃ اللہ نعم فرزند سیوم حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان اند
با علی مراتب کمال فائض بودند و در خدمت والد ماجد خود و استرضای ایشان حریص
مے بودند علم وعمل و شائستگی ونکتہ دانی و استغنا از مخلوق و کمال تمکین وثبات شیوہ
مرضیہ ایشان بودہ والد ماجد ایشان می فرمودند کہ فرزندی میان اہل اللہ صابر وشاکر
است با کفار نانک پرستان ہمراہ شمشیر خان افغان یک جا شدہ جہاد فی سبیل اللہ

نموده اند و شمشیر خان مذبور شهید شد و ایشان کفار بسیار را بدست مبارک خود به قتل رسانیده
اند و کلمه حق را هر جا بے تحاشی ادامی نمودند و در آخر عمر شریف از دار الارشاد بدار الخلافت
بطریق سیر تشریف فرما شد آن جا رحلت فرمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ تابوت
ایشان را از آنجا بدار الارشاد آوردند و در روضه منوره حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه مدفون
شدند مدت عمر ایشان پنجاه سال بوده رحمة الله علیه رحمة واسعة:-

ذکر فرزند رابع حضرت قیوم الزمان مخدوم زاده صغیر

شیخ پیر نام مبارک ایشان رحمة الله است ارشاد ایشان در نواحی کابل بسیار
شده بود و مردم بیشمار از ایشان بدرجه کمال و اکمال رسیده می آرند که چون ایشان تو
تولد شدند مقارن آن ایام ماه رمضان آمد تمام آن ماه را روزه داشتند چه در ایام آن ماه شیر می
نوشیدند بعد از شام خواهش شیر می نمودند مناقب ایشان بسیار است اما به همین قدر اکتفا نمود که القلیل یدل علی الکثیر

ذکر اسامی خلفائی تاج الاولیا حضرت قیوم الزمان رض

سوائی فرزندان سائر مجازان بسیار از خدمت حضرت قیوم الزمان بروے کار آمده اند
اما آنچه میان سفر احمد صاحب معدن الجواهر بطریق صبٔ بیان کرده سیزده نفر را
مجاز فرموده اند از انها یکی خود مصنف معدن الجواهر که برکات معصومی نیز تصنیف اوست
در هر دو کتاب نسبت خود را بایشان ظاهر نموده و خود را از ایشان مجاز قرار داده و این عزیز
هم خواهر زاده و هم داماد حضرت قیوم الزمان است و بسیار اطلاع در احوال ایشان دارد و
بسیار وصول فیوض و برکات ز ایشان در حق خود بیان نموده که از مطالعه کنندگان آن
کتب صدق اینمقال پوشیده نیست و شیخ زین العابدین مشتهر میان نقیر الله برهان
پوری نیز مجازان از ایشان است و شرافت پناه میر عزیز و شرافت پناه میر محمد
غنی و مشیخت پناه شیخ ابونصر سلطان پوری و شیخ محمد رفیع کابلی

وشیخ عبد اللطیف کابلی وشیخ ملا محمد شوق کابلی وشیخ فقیر اللہ لشکر دریہ از قریہ یعقوب ترکمان وحافظ محمد نظام کابلی وصوفی الف بلخی وصوفی محمد کابلی رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ وخدمت حضرت قیوم الزمان را پنج برلور اند کہ ہمہ آنہا بدرجات کمال واکمال رسیدہ اند واز خدمت والدخود مجاز اند چنانچہ در اسمائی خلفائی حضرت عروۃ الوثقی رض آسامی خصوصیات ایشان رمزی رفتہ اینجا تفصیل احوال آنہا بہ طریق ایجاز مے شود

تذکرہ سادس از منتخب خامس در ذکر فرزند ثانی حضرت عروۃ الوثقی نام او محمد حجۃ اللہ معروف بہ نقشبند ثانی قدس سرہ السامی

خدمت ایشان جامع بودند در علوم ظاہری وکمالات باطنی تبیین احوال ایشان مستحق کتاب علیحدہ است اینجا بہ قدری اکتفا رفتہ تولد ایشان در شہر ذیقعد ویکہزار وسے چہار ہجری اسم مبارک ایشان محمد نقشبند قدسنا اللہ تعالی بسرہ الاقدس ولادت ایشان بہ قرب واقعہ ارتحال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در بلدہ طیبہ دار الارشاد واقع شدہ مے آرند خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بوالد ایشان حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالی عنہ فرمودہ بودند کہ این فرزند تو کہ در حمل است صاحب معارف واسرار والاو از عجائب روزگار خواہد شد فوقع کما بشر رضی اللہ عنہ حجت اللہ لقب ایشانست ومنصب خلت بہ ایشان رسیدہ چنانچہ از فحوائی عریضہ ایشان کہ بہ طرف والد خود نوشتہ اند استنباط می شود **ھذا ھو** قبلہ عالم وعالمیان سلامت درین دو سہ روز آنقدر شمول عنایات ومواہب وعطیات الٰہی جل شانہ در بارہ خود احساس نمود کہ شمہ از ان بیان را بر نتابد علی الخصوص درین نزدیکی آنقدر بدقائق اسرار خلت نواختند وبآن سربلند نمودند کہ تفصیل آن از حیطہ بیان خارج است وموافق آن بالہامات بزرگ سر افراز گردید دیروز بعد از نماز عصر متوجہ حال خود گشت ہمان اسرار واجب

الاستتار بہ قوت وغلبہ تمام ظاہر شدن گرفت وعجائب غنج و دلال درمیان آوردند درین اثنا ملہم ساختند کہ خدائی تعالیٰ پیش آمدہ است احساس نمود کہ در ہمان بالاخانہ با خیر و برکت گوئیا نزول بلا کیف باعظمت و کبریائی واقع شدہ وخصوصیاتی کہ باین بندہ عاجز در میان آمد نتوان گفت کہ لاعین رأت ولا اذن سمعت یضیق صدری ولا ینطلق لسانی زیادہ برین جرات نمی تواند نمود اطلاق این قسم الفاظ بر آن حضرت از تنگی میدان عبارت است ومصروف از ظاہر است والا فہو سبحانہ منزہ عن الزمان والمکان والنقائص کلھا سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین مدت عمر شریف ایشان ہشتاد یک سال شب بیست نہم محرم الحرام لیلۃ الجمعہ سنہ ہزار وصد و پانزدہ ہجری برحمت پیوستند انا للہ وانا الیہ راجعون مزار فیض آثار ایشان واقع دالارشاد متصل باغ فتح تاریخ رحلت ایشان را یافتہ اند نور محض بود و از ایشان سہ فرزند خلف شدند اکبر آنہا شیخ ابو العلی رضؓ کہ فرزند ایشان میان محمد زبیر بودہ است و فرزند ثانی حضرت حجت اللہ شیخ محمد اند سہ چہار سال بعد از وفات والد خود رحلت نمودند در گنبد والد خود مدفون شدند شیخ محمد کاظم فرزند ثالث حضرت محمد حجت اللہ اند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین :-

تذکرہ سیاس از منتخب خامس در ذکر فرزند سیوم حضرت عروۃ الوثقیٰ رضؓ شیخ محمد عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت ایشان با علی درجات علوم ظاہری ومعارف باطنی ممتاز بودند ولادت باسعادت آن قبلہ ارباب ارادت در شہر رجب المرجب سنہ یکہزار وسی وہشت اتفاق یافتہ می نویسند نقل از زبان حضرت خازن الرحمت کہ روز ولادت این مخدوم زادہ بقرب مکان ولادت او فرشتہ می خواند والسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا و محاسن اخلاق ومکارم اوصاف ایشان زائد التحریر است

نور محض بود ۱۱۱۵ھ
چون شیخ عبید اللہ صاحب دیں مسند ثبت و در یک نظر کرد

می آرند کہ خدمت مولنا عبد الحکیم بخدمت حضرت عروۃ الوثقےٰ تشریف آوردہ بودند اتفاقاً
استفسار نمودند کہ دل پارچہ گوشت است چہ طور ذاکر میگردد و خدمت این مخدوم زادہ حاضر
بودند و در آن ایام در جوانی ہفت و ہشت سالگی بودند بی تامل فرمودند کہ زبان نیز پارچہ
گوشت است بقدرت خدا چگونہ گویا و ذاکر است دل چرا گویا و ذاکر نباشد اہل مجلس ہمہ
جواب شافی از ایشان باوجود کودکی شنیدہ متحیر ادراک ایشان شدند خدمت حضرت
قیوم الزمان در وصف این برادر خود می فرمودند کہ اخوی مرحومی حافظ و فاضل و حاجی
و عارف و سخی و ولی و متقی و مقبول حضرت عروۃ الوثقی رض و عاشق جمال جناب ایشان علیہ السلام
بود می نویسند کہ حفظ کلام مجید در یک ماہ نمودند و آن ماہ روزہ بود ہر روز یک سیپارہ
یاد فرمودہ شب در تراویح می شنوانیدند می آرند کہ این مقدمہ در کشتی بودہ چہ بہ سفر حج تشریف
می بردند و ماہ مبارک در کشتی واقع شد ہر روز یک سیپارہ یاد نمودہ بہ شب در تراویح
مے خواندند کشف ایشان بہ نوعی بودہ کہ آنچہ در عالم میگذشت بایشان معائنہ می شد
از و دربار شدہ بخدمت حضرت عروۃ الوثقی التجا آوردند تا از انجا ایشان را کشیدند گذا کہ
مینویسند تمام بدن ایشان حکم چشم گرفتہ بود و ہر جزو بدن مبارک ایشان در رنگ
چشم بینا بود و این معاملہ تا مدت حیات ایشان بودہ جلد اول مکتوبات معصومے
کہ مسمی بدرۃ التاج است جمع ایشان است و رسالہ یاقوتیہ بہ عبارت عربی تصنیف
ایشانست کہ در واردات حرمین الشریفین از احوال والد خود جمع کردہ اند بعدہٗ
بامر ایشان ملا شاکر ولد مولنا بدرین بعبارت فارسی نقل فرمودہ تا کثیر النفع باشد
تفصیل احوال ایشان در برکات نوشتہ است ان شئت فارجع الیہ می آرند
کہ قریب ایام وصال بدار الخلافت تشریف بردند بودند بعد از رجوع در سرائے
سنبہالکہ کہ مابین کنور پانی پت است و در ہمین منزل ۱۲ شریف کہ رہبند بستہ در واقعہ حضرت خازن الرحمۃ شدہ بود و
ایشان نیز بدان منزل رحلت نمودند روز جمعہ بود سوال نمودند کہ وقت نماز شدہ آخوند

نَصِيحٌ	نَاصِحٌ	وَكِيلٌ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
كَفِيلٌ	شَفِيقٌ	مُقِيمُ السُّنَّةِ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
رُوحُ الْقُدُسِ		رُوحُ الْحَقِّ
صلى الله عليه وسلم		صلى الله عليه وسلم
الْقِسْطُ	كَافٍ	مُكْتَفٍ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مُبَلِّغٌ	شَافٍ	وَاصِلٌ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
سَابِقٌ	سَائِقٌ	هَادٍ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مُقَدَّمٌ	عَزِيزٌ	فَاضِلٌ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم

... الرحماء بعد أفضل ... وبذل المعروف بعد ... ولذة النظر ... إلى وجهك ... والشوق إلى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة وأعوذ بك أن أظلم أو أظلم أو أعتدي أو يعتدى علي أو أكسب خطيئة أو ذنبا لا تغفره اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة ذا الجلال والإكرام فإني أعهد إليك في هذه الحياة الدنيا وأشهدك ...

وكفى بك شهيدا فأشهد أن لا إله إلا أنت وحدك لا شريك لك ولك الحمد ولك الملك وأنت على كل شيء قدير وأشهد أن محمدا عبدك ورسولك وأشهد أن وعدك حق ولقاءك حق والساعة آتية لا ريب فيها وأنك تبعث من في القبور وأنك إن تكلني إلى نفسي تكلني إلى ضعف وعورة وذنب وخطيئة وإني لا أثق إلا برحمتك فاغفر لي ذنوبي كلها إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت

مفضل	فاتح	مفتاح	مفتح الر[illegible]
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم

مفتاح الجنة	علم الإيمان
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
علم اليقين	دليل الخيرات
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مصحح الحسنات	مقيل العثرات
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
صفوح عن الزلات	صاحب الشفاعة
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
صاحب المقام	صاحب القدم
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مخصوص بالعز	مخصوص بالمجد
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم

على مجلي الظلمة اللهم صل على مولى النعمة
اللهم صل على مؤتي الرحمة ، اللهم صل
على صاحب الحوض المورود اللهم صل على
صاحب المقام المحمود اللهم صل على صاحب
اللواء المعقود اللهم صل على صاحب
المكان المشهود اللهم صل على الموصوف
بالكرم والجود اللهم صل على من هو في
السماء محمود وفي الارض محمد ، اللهم
صل على صاحب الشامة اللهم صل على
صاحب العلامة اللهم صل على الموصوف
بالكرامة اللهم صل على المخصوص بالزعامة
اللهم صل على من كان تظله الغمامة اللهم
صل على من كان يرى من خلفه كما يرى من امامه

[illegible] كتابك [illegible] علمتني [illegible] وارزقني ان اتلوه على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسئلك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تستعمل به بدني

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّفِيعِ الْمُشَفَّعِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ٤٢
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ الضَّرَاعَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ
الْوَسِيلَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ الْفَضِيلَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ الْهِرَاوَةِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
صَاحِبِ الْحُجَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ
الْبُرْهَانِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ السُّلْطَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ التَّاجِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ
الْقَضِيبِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَاكِبِ النَّجِيبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَاكِبِ الْبُرَاقِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

صلوة النبي ﷺ

ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم
اللهمّ إنّي أتوب إليك من المعاصي لا أرجع إليها أبدًا اللهمّ مغفرتك أوسع
من ذنوبي ورحمتك أرجى عندي من عملي اللهمّ إنّك عفوّ تحبّ العفو فاعف عنّا
اللهمّ اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمّن سواك اللهمّ

سجاول بعرض رسانید که وقت است چون دست بتکبیر برمی داشتند گفتند السلام علیکم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وهر دو دست بسر گذاشتند بعده نیت نماز فرمود و در سجده جان بحق تسلیم نمودند انا لله وانا الیه راجعون مدت عمر شریف چهل و چهار یا چهل و پنج سال شده بود دهم شهر ربیع الاول سنه یکهزار و هشتاد و سه رحلت نمودند در تاریخ ایشان قطعه گفته اند از هر مصراعی اگر تمام حروف را بشماری سال انتقال را بیابی

قطعه

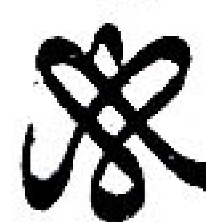
تا شد ز میان دیدهٔ ارباب طلب	احمد قدر آن محمدی المشرب
پوشیده خلک جامهٔ ماتم زده گان	واز ناله شده روز محبان چون شب

تابوت ایشان را بدار الارشاد بردند و داخل قبه شریف حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه متصل قبر مبارک دفن نمودند خدمت ایشان را سه فرزند خلف شدند اول شیخ محمد هادی و فرزند ثانی شیخ محمد پارسا و فرزند ثالث ایشان شیخ محمد صالح رحمهم الله تعالی

تذکرهٔ ثامن از منتخب خامس در ذکر فرزند چهارم حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه شیخ محمد اشرف قدس سره

خدمت ایشان باعلی درجات کمال واکمال ممتاز بودند واکتساب کمالات از خدمت والد ماجد خود نموده اند واز نسبت های خاصه ایشان بهره کلی یافته مجاز و ممتاز گردیدند ولادت کثیر السعادت آن قبله ارباب ولایت در سنه هزار و چهل و سه هجری در بلده دار الارشاد سرهند اتفاق افتاد کسب علوم ظاهری بعد از حفظ کلام مجید بخدمت عم عالی مقدار خود حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالی عنه نموده اند و تحصیل انواع علوم عقلیه و نقلیه از ایشان فرموده و بعضی نزد مولنا بدر الدین سلطانپوری و تفسیر بیضاوی را تیمنا از خدمت والد خود حضرت عروة الوثقی خوانده اند خوارق و تصرفات

از هر مصرع تاریخ ۱۰۸۲

سجاول بعرض رسانید که وقت است چون دست بتکبیر برمی داشتند گفتند السلام علیکم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وهر دو دست بسر گذاشتند بعده نیت نماز فرمود ودر سجده جان بحق تسلیم نمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن مدت عمر شریف چهل وچهار یا چهل وپنجسال شده بود دردهم شهر ربیع الاول سنه یکهزار وهشتاد وسه رحلت نمودند در تاریخ ایشان قطعه گفته اند از هر مصراعی اگر تمام حروف را بشماری سال انتقال را بیابی قطعه 

تا شد ز میان دیده ارباب طلب	احمد قدر آن محمدی المشرب
پوشیده فلک جامه ماتم زده گان	واز ناله شده روز محبان چون شب

تابوت ایشان را بدار الارشاد بردند وداخل قبه شریف حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه متصل قبر مبارک دفن نمودند خدمت ایشان را سه فرزند خلف شدند اول شیخ محمد هادی وفرزند ثانی شیخ محمد پارسا وفرزند ثالث ایشان شیخ محمد سالم رحمهم الله تعالی

تذکره ثامن از منتخب خامس در ذکر فرزند چهارم حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه شیخ محمد اشرف قدس سره

خدمت ایشان باعلی درجات کمال واکمال ممتاز بودند واکتساب کمالات از خدمت والد ماجد خود نموده اند واز نسبت های خاصه ایشان بهره کلی یافته مجاز وممتاز گردیدند ولادت کثیر السعادت آن قبله ارباب ولایت در سنه هزار وچهل وسه هجری در بلده دار الارشاد سرهند اتفاق افتاد کسب علوم ظاهری بعد از حفظ کلام مجید بخدمت عم عالی مقدار خود حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالی عنه نموده اند وتحصیل انواع علوم عقلیه ونقلیه از ایشان فرموده وبعضی نزد مولانا بدر الدین سلطان پوری وتفسیر بیضاوی را تیمنا از خدمت والد خود حضرت عروة الوثقی خوانده اند خوارق وتصرفات

ایشان مستغنی از بیان است می نویسند منقول از حضرت قیوم الزمان که والد ما را
دخول مقامی از مقامات قرب متمنا بود روز تولد این برادر آن متمنا به حصول پیوست
و خدمت ایشان در حسن ظاهری نیز درجہ کمال داشتند و تمام مشابہت در صورت بوالد
خود داشتند می آرند که خدمت والد ایشان را محبت کلی بایشان بوده می نویسند که
خطاب ایشان بُرهانُ اللہ رضؓ بود چه باین لقب از جناب قدس خداوندی ملہم
شده باشند عمر مبارک ایشان ہفتاد و پنج سال شد وقت رحلت باین کریمہ متکلم شده
جان دادند وھو حسبی و نعم الوکیل شب بیست و ہشتم صفر المظفر که روز آن عرس
جناب مجدد الف ثانی باشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنہ ہزار و صد و ہژده وقت
سحر جان بحق تسلیم کردند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن در قبہ شریف حضرت
عروۃ الوثقیٰ رضؓ مدفون شده اند و فرزند ایشان چہار اند اول شیخ محمد جعفر دوم
شیخ محمد حیات سیوم شیخ محمد روح اللہ چہارم میاں اشاف الکمال رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

تذکرۂ تاسع از منتخب خامس ذکر فرزند پنجم حضرت عروۃ الوثقیٰ شیخ محمد سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خدمت ایشان صاحب درجات والا و کمالات عُلیا بودند وجود شریف ایشان آیتے
بود از آیات ایزدی و رحمتی بود از رحمت ہای صمدی ترویج شریعت شعار ایشان بوده و
تخریب بدعت کار ایشان شده ارشاد ایشان آن قدر وسیع شده که جہان بر مرشدان
مبتدع تنگ گردید چه ایشان از خدمت والد خود برای تربیت سلطان وقت در دار
السلطنت می بودند اُمرا و سلاطین زمان ہمہ در فرمان ایشان بودند می آرند ولادت
باسعادت ایشان در شہور سنہ ہزار و چہل و نہ ہجری در بلدہ طیبہ دار الارشاد سرہند
وقوع یافتہ و نیز ہمان بشارت که در احوال تولد حضرت مروج الشریعت ذکر یافتہ ہمان
بشارت از جناب حضرت خازنُ الرحمت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ در حق ایشان منقول

شده که ملکی را دیدند که وقت ولادت ایشان آیۂ کریمہ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا می خواند چون بسن تدریس رسیدند بعد تلاوت کلام مجید علوم عقلیه و نقلیه را از خدمت
عم خود خواندند و در اندک مدت در علوم کثیره ممتاز شدند و کسب باطنی از خدمت والد ماجد
خود حضرت عروة الوثقی نمودند و باعلی درجات رسیدند و عالمی از نور فیوض و برکات باطنی
ایشان منور شد می نویسند که چون ایشان برائی تربیت سلطان زمان اورنگ زیب عالم
گیر از خدمت والد خود مامور شدند و بدار السلطنة رسیدند بدروازه شهر تصاویر بو خصوصاً
صورت دو پیل مست بوده که برپشت آنها صورت دو پهلوان هیبت کشیده بودند ایشان
بدروازه اندرون نشدند تا آن صورت را منهدم نکردند و انواع بدعت که در آنوقت بود به
اول صحبت با سلطان همه را از قلمرو سلطنت او موقوف کنانیدند و دین اسلام آن قدر
در بلدان هند قوت پذیرفت که هیچ وقت مثل آن نشده بود و اهل بدعت ذلیل و خوار شدند و
هیچ جا در بلدان هند رواج آنها نماند نیز نوشته اند که وقتی در آن ایام بادشاه ایشانرا در
باغ خاص دعوت کرد درمیان آن باغ حوضی بود که بکمال زینت ترتیب یافته و در آن صورت
های ماهی از طلا درست نموده و چشم های آنها را از جواهر و الماس ساخته بودند و جهت جلوس
ایشان فرش برکناره همان حوض انداخته بودند چون خدمت ایشان باسلطان برائی
جلوس بر آن مکان رسیدند اول امر فرمودند که آن ماهی های طلائی را شکسته از آنجا دور
کردند بعده جلوس نمودند و سلطان از اینجا که بهره ولایت یافته بود ازین امور ایشان محفوظ
مے شد و شکرانۂ الٰہی بتقدیم می رسانید که درعصر من این نوع مردمان پیدا می شوند و رجوع
خلائق آنقدر شده بود که روزے بادشاه زاده محمد اعظم شاه بخدمت ایشان برائی توجه می آمد آن
قدر ہجوم خلائق بدروازه ایشان بود که از ہجوم دستار از سر بادشاهزاده افتاد و بمشقت تمام
دخول میسر شد و بخدمت ایشان رسیده توجه شریف حاصل نمود چون بخدمت سلطان رسید
واحوال ہجوم خلق بعرض رسانید والد شرا زین سخن بسیار محظوظ شد که اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ که درین

نوع مردم اهل الله درین زمانه که سلاطین را بدر آنها باین مشقت راه حاصل می شود
و خدمت ایشان آنقدر در تعظیم اخوان خود می کوشیدند و حقوق را مد نظر داشتند که روزی
همین شاهزاده مذبور دعوت ایشان نموده بود و یکی از برادران ایشان که بعمر از ایشان کلان تر
بوزه حاضر بودند با ایشان بدعوت رفته بود چون طعام رامی آوردند بادشاهزاده افتابه
ولگن بدست خود گرفته برائے شستن دست ایشانان آمد ایشان از دست او افتابه و
لگن گرفته اوّل دست برادر بزرگ خود را شستند باز آفتابه ولگن را به شاهزاده گذاشتند
که دست ایشانرا و باقی مخدوم زاده گانرا شست این از کمال بی نفسی و حق پرستی ایشان هم
دلالت میکند مدّت عمر شریف ایشان چهل و هفت سال شد در سنه هزار و نود و شش هجری
ازین دار پر ملال انتقال نمودند انا لله وانا الیه راجعون تاریخ وصال ایشانرا یافته اند ماهی هے
ستون دین افتاد روضه مبارک ایشان در بلده دار الارشاد سرهند واقع است ـ
طوبیٰ لمن زادها از خدمت ایشان هشت فرزند خلف شدند سه ازان در حضور ایشان
بدرجه کمال رسیدند و پنج از ایشان خورد مانده بودند از سه فرزندان کلان ایشان اوّل شیخ
محمد اعظم قدس سره ثانی شیخ محمد حسین قدس سره ثالث شیخ محمد شعیب قدس سره

تذکرہ عاشرہ از منتخب خامس در ذکر فرزند ششم حضرت عروۃ الوثقیٰ شیخ محمد صدیق رضی الله عنهما

خدمت ایشان اصغر اخوان خود اند چون فرزندی که در شیخوخیت متولد شود در نظر والد محبوب میباشد ازان
جهت محبوب والدین خود بودند و خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ هر کمالی که فرزندان کلان خود را به
بشارت داده اند ایشانرا نیز بشارت داده اند ولادت کثیر السعادت آنقدوۃ ارباب ارادت در شهور
سنه هزار و پنجاه و نه در بلده دار الارشاد واقع شده تعلیم علوم عقلیه و نقلیه در اندک مدت نموده بخدمت
والد خود بسلوک مشغول شده اند چون عمر مبارک ایشان به حد بلوغ رسید و کسب باطنی ایشان نیز مقارن آن
باتمام انجامید در سن هیجده سالگی مشرّف بوصول ولایت احمدی شدند هر چند که قبل بر آن به چند سال

در طفولیت از سرور دین و دنیا بشارت این دولت یافته بودند خدمت حضرت عروة الوثقی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایشان را کامل و مکمل دیده اجازت کامله در رنگ دیگر فرزندان عنایت فرموده اند می آرند که در صورت ایشان مشابهت تام بحضرت والد خود داشتند علی الخصوص جبهه و ابرو و چشم و بینی ایشان مشابهت بسیار داشت می آرند که اکثر مرض به ایشان حایل میشد درین بسیار شاکر می بودند و اکثر عمر مبارک ایشان در پرهیز گذشته است چه از اطعمه لذیذه و فواکه و غیره اشیای مرغوبات طبعی تناول نمی نمودند می فرمودند که پرهیز که برای خوف مرض کرده شود خیلی تصفیه باطن می نماید چه ازین ممر در دل خطور ریاضت نمی آید که به عجب بکشد روز آخر عمر شریف در دار السلطنة دهلی تشریف فرما شده بودند و محمد فرخ سیر که بادشاه وقت بود مرید ایشان بود وصال ایشان پنجم شهر جمادی الاول سنه هزار و صد و سی و یکم هجری در دار السلطنة مذبور رو داد از آنجا تابوت شریف ایشان را بدار الارشاد آوردند و قبه مبارک و روضه علاحده متصل روضه حضرت عروة الوثقی رض ساخته اند مدفن ایشان آنجا قرار گرفته بزار و بیتبرک بهر رضی الله تعالی عنه از خدمت ایشان دو فرزند خلف شدند اول شیخ محمد مهدی و ثانی شیخ محمد عبد الباقی رحمة الله علیهما مخفی نماند که خدمت حضرت عروة الوثقی رض را شش صبیه بودند و از هر شش پسران ایشان نیز صبیات بودند و همه این صالحات بدرجه ولایت مشرف شده صاحب کشوف و کرامات ظاهره و خداوند معارف و خوارق باهره اند که تفصیل آن موجب تطویل می شود رحمهن الله تعالی رحمة واسعة چون تسوید این منتخب در رود بار توقع یافته و صعوبت کشتی مانع تفصیل احوال حضرات خمسه از فرزندان حضرت عروة الوثقی رض شده ازین ممر کوته اندیشی گمان نبرد که راقم نسبت باین اکابر کم عقیده یا بی اطلاع از احوال ایشان بوده خدا جل شانه گواه است که فقیر هر یکی از فرزندان حضرت عروة الوثقی را به مرتبه معتقدم و هر یکے را ابتدا بوجه بعدهم دیگر چنانچه ذکر شد در ردیف همدیگر میدانم و امید استمداد

ازارواح طیبه ایشان درحصول نسبت های خاصه این اکابر می نمائیم ۔ فرد

یقین عذرم بزرگان درپذیرند || کلان ها خورده بر خوردان نگیرند

منتخب سادس از منتخبات سبعه در احوال حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث سرمست باده قیوم حضرت شیخ حاجی غلام محمد معصوم و قدوة الاولیا ملاذ الاتقیا مستغرق انوار سرمد حضرت شاه غلام محمد رضی الله تعالی عنهما

مخفی نماند که خدمت حضرت قطب الاقطاب در سائر اولاد حضرت مجدد الف ثانی رض در زمان خود امتیاز تمام بوده و در عصر خود جامع بودند در منصب قیومیت و غوثیت و قطبیت و به نسبت اصالت نیز محقق چنانکه بطور حضرت مجدد الف ثانی رض منصب قیومیت بی نسبت اصالت ممتنع الوجود است این معنی از محرمان کلام والا ایشان مخفی نیست و خدمت ایشان به قطب الاقطاب ملقب بودند و امام الاولیا نیز خطاب ایشان است و در رنگ جد خود قیوم الزمان که تاج الاولیا خطاب ایشان بود و در حق ایشان بشارات این مناصب مذکوره قبل از تولد مبارک ایشان بسنین از حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه بحضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان شیخ محمد صبغة الله شده بود که از نسل تو فرزندی عزیز الوجود تولد خواهد شد خواه از تو بی واسطه و خواه از فرزندان تو بواسطه چون آن عزیز را دریابی آنرا قایم مقام من دانسته اسم مرا بوی گذاری که وارث نسبت مجددی و معصومی بالاصالت وے خواهد بود و فیوض و برکات او الی یوم القیامت در اولاد و منتسبان او خواهد ماند و طریقه علیه اکابر را رواج دیگر خواهد افزود این مژده بشارت که در حق ایشان از جد شریف ایشان واقع شده در رنگ بشارتے است که حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رض در حق شیخ ابوالحسن خرقانی رضی الله تعالی عنه قبل وجود ایشان بمدت مدید عنایت نموده بودند خدمت مولوی معنوی در مثنوی بآن تصریح فرموده اند

و درین مجموعه نیز در منتخب اول در احوال ایشان تفصیل آن شده است چون عمر مبارک ایشان بحد تعلیم رسید بدرس مشغول شدند و از انواع علوم عقلیه و نقلیه در اقران خود ممتاز گردیدند تا سن مبارک ایشان بحدود عشرین رسید از تحصیل فارغ شده بخدمت جد والای خود حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان بحسب سلوک باطنی مشغول گردیدند در مدت قلیله اخذ فیوض کثیره کردند و بدرجه کمال و اکمال فائض شدند و از خدمت جد خود بخلافت کلی سرفراز گردیدند و عالمی از انوار ارشاد ایشان منور شده و طریقه علیه را رواج کلی بوجود ایشان حاصل گردید نسبت اجداد کبار خود را بتازگی و طراوت تمام در معروض جلوه در آوردند و ارشاد ایشان عالم گیر شده و بشارت موعوده مذکوره بحصول پیوست و بمناصب اعلی که رمزی ازان رفته سرافراز گردیدند و این معانی را در نسخه خود خدمت میر غیاث الدین قدس سره که یکی از خلفای جهت مندان ایشانست و بسیار عزیز الوجود و شیرین سخن بود در قصیده بوزن مثنوی بنظم کشید اینجا نیز فروی چند ازان ایراد نمود **نظم**

ای مست شراب ناب قیوم	شد بر تو مزین اسم معصوم
ای بدر منیر چرخ باهر	سیمائی ولایت از تو ظاهر
ای نیر مشرق تصوف	لامع ز تو مشعل تعرف
ای بحر تموج حقایق	مشروح تو گوهر دقایق
ای مطلع آفتاب توحید	شد مقتبس تو ماه خورشید
ای ابر بسرق گهربار	جاری ز تو بحر هاے اسرار
ای عقده کشائی مشکل دل	روشن ز تو شمع محفل دل
ای محرم راز امین عشق	پر گل ز تو گشته گلشن عشق
ای بلبل آشیان جبروت	منظور تو بوستان لاهوت
ای آهوی مرغزار قدسی	صحرای تو صحن عرش و کرسی

ای کوکب برج چرخ اقبال / اقطاب بخدمتت چو ابدال
ای اختر آسمان عرفان / روشن ز تو شمع نقشبندان
ای ملجاء فرقهٔ طریقت / صیقل ز تو عینکِ حقیقت
ای دُرّ ثمین بحر پر نور / حیران ز تو صد جنید و منصور
از جذب تو ای مسیح عرفان / روشن شده شمع نقشبندان
از فضل تو ای محیط پر دُر / صد خسرو جام در تحیّر
شد ذات تو در تمام اقطاب / در فضل و شرف چو دُر نایاب
شبران بوادی بصارت / دادند ز مولدت بشارت
جدِّ تو که تاج اولیا بود / در وصفِ تو صد مقوله فرمود
بر سائرِ اہل دارالارشاد / از قطبیت تو مژده میداد
آن مہر سپہر دین و اسلام / با خویش ترا نمود ہم نام
ای نام تو سر خطِ نجاتم / وی لطف تو حلِ مشکلاتم
ای مرہم داغ سوز ناکم / گلشن ز تو گشته مشت خاکم
زان یک نگہی تو سرفرازم / احسان ترا چه شرح سازم
مفتاح توجہی تو لاریب / بکشائے بدل دریچهٔ غیب
ای راحتِ جان بیقرارم / روشن ز تو چشم اشکبارم
ای بدرِ سرادقِ امانی / طغرائی تو خازن المعانی
ای شاهِ سراچهٔ ولایت / رونق دهِ مسندِ ہدایت
ای قطب سپہر ملک جاوید / قندیل در تو رشک خورشید
ای مرشدِ راه خرقه پوشان / ای کہف پناهِ سینه ریشان
ای راهِ نمائی جاده عشق / ای جرعه فزائی بادهٔ عشق

ای زبدۂ اولیائی اعظم ای قدوۂ اصفیائی اکرم
ای منبعِ فیض آسمانے ای مہبطِ نور لامکانے
ای بلبل گلبنِ عجائب ای طوطی گلشنِ غرائب
ای قطبِ مشائخ طریقت ای غوث اکابرِ حقیقت
ای مروحہ نسائمِ غیب ای مقتبسِ فیوضِ لاریب
سلطان سرہند ملکِ ارشاد قطب الثقلین شاہِ اوتاد
دیباجۂ دفتر لطافت صندوق جواہر شرافت
مفتاح عوالمِ درِ غیب دہلیز تجلیات لاریب
دُرِّ صدفِ خزانۂ خویش قطب فلک زمانۂ خویش
سرہند ز نورِ تست فیروز بیضائی توگشت عالم افروز
ظاہر ز تو جوہر کرامات مقطوعِ تو عرصۂ کمالات
این طارم نہ رواق اخضر گردیدہ ترا چو حلقۂ بر در
بر درکہ انوارِ تو ای شاہ شیران جہان بسانِ روباہ
عالم زمئی تو مست مدہوش شاہان بدرِ تو حلقہ درگوش
اصحاب تو پرمی وصال است مستان ترا عجب خیال است
وہ وہ چہ مئی وچہ لذتست این ھیہی چہ کمال قربت است این
ای مرشد راہِ عشقبازان ای ہمدمِ سوزِ جان گدازان
مگذار چنین خراب مارا دریاب دلِ کباب مارا
ہر چند بدم سگی تو ہستم ای قطب زمان بگیر دستم
دل خستہ قلندری گدائے آمد بدرِ تو بے نوائے
بارنگ خزان ودیدۂ تر نومید مسازیش ازین در

تا کی غم خون خورم درین راه	دست من و دامن تو ای شاه
در چاهِ غم اسیر مگذار	رخسار مرا ز خاک بردار
در کهفِ کرم بده پناهم	بنمائی بسوی دوست راهم
گمراه شده ام تو رهبرم شو	غمخوار دلِ مکدرم شو
محرم بحریم وحدتم کن	سرمستِ مئے محبتم کن
در بوتۂ منقل شهودم	بنمائے طلاسِ وجودم
رشیح رشحات فیض عرفان	افشار به کامِ تشنه کامان
زان زخمِ شراب شعله انگیز	در ساغرِ باطنم فروریز
از اشعۂ آن شراب ساغر	کن دیدۂ باطنم منوّر
نقل است که آن امام قیوم	قطب الثقلین یعنی معصوم
روزے بجناب صبغة الله	میداد چنین بشارت آن شاه
کز آلِ تو اے ولیئے یزدان	فرزند شود چو ماهِ تابان
کز فر و کمال بے نهایت	فیضش بجهان کند سرایت
در سکر بود بسان طیفور	در جاذبه هم عنان منصور
در عشق ز جمله پیش باشد	بوالقاسم وقت خویش باشد
در کشف کرامت آن نکوکار	گردد یم بحر راز اسرار
رونق دهد او سریرِ ارشاد	روشن کند او چراغ اجداد
گردد ز همه برتبه فائق	باشد بلباس قطب لائق
آفاق شود ز مقدمش نور	سرهند شود ز مرقدش طور
پس ذات ورا عزیز دارید	این اسم مرا بوی گذارید
ناگاه رسید پیک عزت	آن قطب جهان نمود رحلت

میداشت نہ بعد قوت آن شاہ — قیوم زمانہ چشم در راہ
کز رحمت عمیم واحد — آن نادرہ کے کند تولد
ناگہ بعنایت الٰہی — بشگفت گلے ز باغ شاہی
فرخندہ گلے حدیقہ سرمد — تابندہ چراغ شرع امجد
آمد بوجود آن فلک شان — رشک مہ و آفتاب تابان
آن کاشف جملہ سر مکتوم — کردش بلقب غلام معصوم
شد سال مبارکش چو عشرین — افروخت چراغ ملت و دین
تحصیل علوم شرع بنمود — انگہ بسلوک سعی فرمود
در مدت کم بفضل یزدان — گردید نہنگ بحر عرفان
در جذبہ ربود دل ز طیفور — در جیب شدش ہزار منصور
برداشت لوائے معرفت را — آراست سریر قطبیت را
مشحون شد از وایاغ عرفان — افروخت چراغ نقشبندان
پوشید لباس احمدی را — نوشید مے محمدی را
آن بلبل علوی آشیانہ — بگرفت سماع عاشقانہ
گردون شدہ شیشہ شرابش — بر کف شدہ ساغر آفتابش
از قلقل ختم نحن اقرب — لبریز نمود جام مطلب
یک شیشہ ز جام او ہست افلاک — خم خانہ او برون ادراک
اکواب جہان پر از مے او ہست — بیرون ز دو کون نشۂ او ہست
او طرفہ شہر بکام دل زد — مضراب عجب بتار دل زد
او رمز دگر بگوش دل گفت — لؤلؤئے دگر ز بحر دل سفت
او ریخت ز قطع شاہ لولاک — صہبائے جنون بجام ادراک

در میکده هاے کبریائی	نوشید شراب مصطفائی
بگرفت قبائے عشق در بر	بنهاد کلاهِ شوق بر سر
بنشست بسرج رخش همت	رخ کرد بسوی ملک حضرت
ناگاه جذباتِ لایزالی	بردش بحریم بے زوالی
زد سکّه قطبیت نامش	هم کرد قیوم خاص و عامش
هم غوث و امام وقت خود شد	هم فرد هم امام وقت خود شد
شد ملک ملک مسخّرِ او	کونین چو حلقه بر درِ او

این منظوم بسیار طویل است قدرے ازان در تذکره خوارق ذکر خواهد شد که بدآنجا مناسبت دارد انشاء الله تعالی اینجا قدرے ایما براحوال ایشان شد چنانچه مشتی نمونه خروارے گفته اند می آرند که آنقدر استغراق وحضور برایشان غلبه داشت که به محسوسات ظاهری اگرچه در نظر ایشان می گذشت اوراک نمی فرمودند مگر از حضّار مجلس ایشان را بر آن مطلع می ساخت این نقل اشاره باین مدعا می نماید می آرند که در ایام کبر سنّ نوعی بامراض بار و مبتلا شده بودند وطبیب جهت پرهیزانه ایشان گوشت مرغ معیّن نموده بود و خادمی که در طبخ معیّن بود و همیشه بریان را ازان بحضور عالی می برد روزے مرغی بیک پا چنانچه عادت مرغان رفته است استاده می شوند ایستاده بود و آن مرد جهة رفع مظنّه که همیشه یک پای را برای خود میداشت ایشان را مطلع ساخت که حضرت به بینید که مرغان این ولایت یکپا دارند خدمت ایشان دیده یقین وا نموده فرمودند که سبحان الله چه قدرت کامله است که بعضی مرغان را یکپای خلق نموده و ما یحتاج او را بیکپاے کفایت کرده این از کمال استغراق وحضور ایشان مخبر است که تا این حد از احوال ظاهری بیخبرے بودند و تمام همت والای شان در امور کمال باطنی مصروف بوده در نزد فقیر بیاض خاص ایشان است و دران از کشوف والهامات وعلوم و

معارف

معارف بنوعے تدقیقات و تحقیقات نگارش نموده اند و در صفاوت ذات و آثار و فعال
بطرز خاص خود از عبارات عالی و اشارات متعالی بیان فرموده که عقل عقیل از دریافت
آن عاجز و درک و ادراک آن قاصر و آن بیاض مبارک تمام بدستخط شریف ایشان است
و دران از الهامات و خصوصیات خود آن قدر باریک مقدمات آورده اند که ظاهر نمودن (ابراز نموده اند)
آن بیاض جز بنظر خواص از جمله محالات است مسموع از اکابر است که خدمت ایشان در
رنگ اجداد کبار خود باین الهام نیز ملهم شده اند که غفرت لك ولمن توسل بك
بواسطة او بغیر واسطة الی یوم القیمة و این الهامات بجناب حضرت مجدد
الف ثانی و حضرت عروة الوثقی و حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغة
الله رضی الله تعالی عنهم شده بود و این خلف رشید به نسبت اجداد کبار بدان
ممتاز شد عادات و عبادات ظاهری ایشان تمام بمطابقت سنت واقع شده و موافقت
حضرت اجداد خود را در افعال و اطوار و آثار آن قدر حریص بودند که ما فوق آن متصور
نباشد و در امورے که سنت ازان ساکت است تابع الهام بودند حتی که از
اکابر مسموع است که نوشیدن آب بے اذن الهام بایشان میسر نبود در ایامی که خدمت
ایشان بزیارت حرمین الشریفین تشریف می بردند و خدمت حضرت حجة الله
و حضرت وحدت و دیگر کبار حضرات نیز عازم آن سفر بودند چون خدمت ایشان
خوگر بملازمت جد خود حضرت قیوم الزمان بودند و صحبت دیگران بر ایشان گران
می نمود ازاین ممر بجناب حضرت قیوم الزمان عرض نمودند که فقیر را سوای صحبت
حضرت صحبتی نمی سازد و باخوان و بنی اعمام حضرت درین سفر همراهم هر چند ایشانان
همه کامل و مکمل اند اما ازانجه این فدوی سوای ایشان بطرفے مد نظر ندارم و اداب صحبت
دیگران کماهو از من بوقوع نخواهد آمد بلکه حضور مجلس عالی ایشانان نیز بر من گران است
مبادا موجب آزار ایشانان شود و نقصی ازان بمن عاید شود و خدمت حضرت قیوم الزمان

فرمودند که کشف کونی را باشما همراه میسازم چه شما و این اکابر همه از ان مقام عبور نموده اید و در عرصه سفر احتیاج بدان میشود چون این نسبت ملازم شما شود همه همراهان شما را احتیاج بشما خواهد بود چون محتاج شما شدند در رهتر رضای شما خواهند بود و خدمت ایشان مرخص شده با حضرات دیگر ملحق شدند روزی واقعه عظمی بایشان نمودند که اگر امروز کوچ نموده بدان منزل رفته شود موجب این بلیه خواهد بود آن واقعه بعینه در حفظ فقیر نمانده اما دیگر صاحب زاده گان را ظاهر بلیه باشد و حاصل آن همین است که ایشان بحضرات اعلام نمودند که امروز چنین و چنان بمن نموده اند و منع در کوچ فرموده اند حضرات فرمودند که ظاهر مقدمه بنظرے آید و کشوف چندان اعتبار ندارند گاہے واقع مے شود گاہے واقع نمی شود توکل بهتر است القصه بعد اللتیا والتی کوچ نمودند ایشان آن روز از حضرت تخلف فرموده فردائے آن بایشان ملحق شدند آن واقعه بحضرات روئداده بود و موجب بسیار آزار ایشان شد بعد ازان روزانه هیچ منزل کوچ نمے نمودند که از ایشان استصواب آن نمیدیدند و نیز مسموع شده که در همان سفر چون کشتی ایشان بدریا قریب جده رسید گونه باد مخالف وزید و کشتی در تباهی آمد و امید خلاصی از تمام رکاب آن بکسے نماند همه از همدیگر بحلی و وداع می خواستند و غوغای محشر در اهل آن مرکب افتاده بود خواص و عوام حیران و سراسیمه شده بودند و شبیه یوم ترے الناس سکارے وما هم بسکارے پر توے انداخته بود و خدمت ایشان در آن هنگام بفراغ کلی بمراقبه و استغراق شغل داشتند یکے از حضرات ایشان را جنبانیده از کیفیت معامله با خبر کرد ایشان فرمودند که خاطر جمعدارید که انشاء الله تعالیٰ روز جمعه بجامع جده بخیریت نماز ادا خواهد یافت و هیچگونه مکروهے واقع نیست فوقع کما بشر رضی الله تعالیٰ مشهور است که روزے ایشان بطواف

مشغول بودند دران اثنا سارقے بجیب مبارک ایشان دست انداخت و حال آنکہ
جیب مبارک ایشان خالی بود ایشان بران مطلع شدہ دست اورا گرفتہ با خود
میگردانیدند تا دورہ طواف بآخر رسید و آن شخص ہیچ نوع خود را از دست ایشان
رہانیدن نتوانست لاچار خود را با ایشان گذاشت چون فارغ شدند دست اورا
کشیدہ بگوشہ بردند و خادم را فرمودند کہ مبلغ کذا حاضر ساختہ و بدان سارق عنایت
نمودند و فرمودند کہ مرا شرم آمد کہ دست او از کیسہ من خالی رود ہمے آرند کہ خدمت
ایشان برکنارہ دریائے اٹک منزل داشتند جہت وضو برکنارہ دریا آمدند خدمت
میر غیاث الدین کہ خلیفہ جہت مند ایشان بودہ و نظمی کہ بالا ثبت شدہ تصور فرمودہ
اوست حاضر الخدمت بود برکنارہ آب سنگے را یافتہ نمودند کہ فارس است و خاصیت
آن دارد کہ ممسوس آن طلا شود اگر بکار شما است بردارید خدمت میر مذکور چون
در جذب بود موافق مذاقش نیامد و بعصائیکہ در دست داشت آن سنگ را
بدریا انداخت سنان عصای او آہنے بود فے الفور طلا شد آن را نیز برآوردہ
بدریا انداخت خدمت حضرت قطب الاقطاب تحسین ہمت او کردند و طالب
صادق دانستہ القائے نسبت خاصہ خود بقدر استعداد او فرمودند و نیز مسموع است
کہ یکبار در کشتی اٹک سوار شدہ عبورے نمودند و دریا در آن ایام در طغیان
بود کشتی را از حدّی کہ می برآید پایان برد آن مکان را کمالی و جلالی می نامند محل مہیب
و مہلک است چنانچہ از عابران دریا پوشیدہ نیست ملاحان فریاد برآوردند
ایشان از استغراق باخبر شدہ فرمودند کہ چہ غوغا است صورت حال بعرض آن
قدوۂ ارباب کمال رسانیدند ایشان فرمودند باک مدارید کہ فقیر ملہم شدہ ام
کہ اہل این کشتی از غرق و حرق دنیا و آخرت محفوظ اند ملاحان را از بشارت
ایشان دل قوی شدہ در تردد کشتی شدند ایزد تعالی خلاص آنہا از غرق نمودہ

کشتی را بامن رسانند چون از کشتی فرود آمدند شخصی از انها بعرض رسانید که حضرت بشارت خلاصی غرق و حرق دنیا و آخرت عنایت نمودند در حق تمام اہل کشتی در دنیا خود این مژده بحصول پیوست در عقبی نیز امید است که ثابت شود اما درین کشتی چند نفر ہندوان اند در حق آنہا این بشارت چگونه راست آید درین مقوله بودند که ہندوان آن مذکور آمده بخدمت ایشان اظہار نمودند که ما را اخلاص کلی حاصل شده بما کلمه عرض نمایند که مسلمان می شویم ہمه بخدمت ایشان اسلام آوردند حتی آرند که ایشان روئے مبارک خود را پوشیده می داشتند یا در پالکی مبارک خود ذنلاے میکشیدند که در رہگذار مبادا عدو خدا جل شانه و رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله و صحبه وسلم بنظر من درآید اتفاقاً اگر ہندوی بشرف دیدار ایشان مشرف می شد و حال کلمه می خواند و مسلمان میشد و این واقعه بکرات وقوع یافته ہندوان از این معنی با خبر شده از رہگذار ایشان دور می شدند و منقول است که خدمت ایشان درین فرد از دیوان حافظ اعتراض مے نمودند که فرموده فرد

من ازان حسن روز افزون که یوسف داشت دانستم
که عشق از پرده عصمت برون آرد زلیخا را

مے فرمودند که باعث بر عصمت زلیخا عشق حضرت یوسف شده نه آنکه موجب نقض عصمت او گردید و مے فرمودند فرد۔

کمال حسن یوسف را چه دانی حافظا بشنو
که عشق او سبب گردید بر عصمت زلیخا را

درین معنی ہم ادب جناب حضرت یوسف صدیق صلوات اللہ علی نبینا و علیه مے ماند و ہم ادب حضرت زلیخا که حرم محترم او است آن قدر در آداب انبیا می کوشیدند که بالاتر ازان متصور نباشد و در استماع این فرد

فرد که ذکر میشود بجا آولوالعزم اولوالفضل تجویزے نمودند

دران روز کر فعل پر سند قول	اولوالعزم را دل بلرزد زہول

می فرمودند ہر چند از عظمت کبریا جناب قدس خداوند جل شانہ مجز است بصعوبت قیامت مشعر اما از صریح کنایہ بہتر است کہ با آداب انبیا صلوات اللہ علیہم الیق و آین کریمہ مبارک بدان دال اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ۔ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَھَا وَھُمْ فِیْمَا اشْتَھَتْ اَنْفُسُھُمْ خَالِدُوْنَ لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ **مروی است** کہ شبے خدمت ایشان در ملازمت مرشد خود کہ جدّ ایشان نیز بودند از خانقاہ معلے بدر حرم سرا تشریف آوردند از ان مکان طلب رخصت نمودند کہ بخلوت خود تشریف برند خدمت حضرت قیوم الزمان فرمودند کہ ساعتے توقف نما تا من از اندرون گردیدہ بیایم بتو حرفے دارم خدمت ایشان آن جا ایستادہ ماندو جدّ ایشان چون بحرم محترم رفتند از خاطر مبارک ایشان نسیان شد ایشان تا صبح از ان مکان بیجا نشدند بہمان ہیئت ایستادہ ماندند حتی الصبح چون جدّ ایشان برای نماز صبح برآمدند ایشان را در ہمان مکان ایستادہ یافتند معلوم نمودند کہ از ہمون وقت ایستادہ اند استفسار نمودند بعرض رسانیدند از ان وقت منتظر بودم رخصت نمودند کہ وضو کردہ برای نماز بیا و نسبت خاصہ خود را بایشان القا فرمودند بلے مریدان را بدین صفات باید بودن تا از فیوضات پیر بہرہ ور گردند مشہور است کہ ہیچ بے ادبی بخدا نرسیدہ است کسانے کہ بخدمت و ادب توفیق یافتہ اند آنہا بالفیوض و برکات مستحق اند نہ غیر آنہا مَنْ خَدَمَ خُدِمَ **فرد**

ہر کہ عاشق شد اگر خود نازنین عالم است	نازکی کم کرد آید ناز مے باید کشید

تذکرہ ثانی از منتخب ساد سن در ذکر بعضے خصوصیات و خرق عادات جناب حضرت قطب الاقطاب حضرت حاجی شاہ غلام محمد معصوم قدس سرہ العزیز

من خرق عادات ۔ چند خوارق جناب ایشان را خدمت میر غیاث الدین مذکور در نسخہ مذکور خود بہ نظم کشیدہ است اینجا ہمان منظومہ را تبرکا ایراد میشود

من خرق عادات نظم

ای خاصۂ مرید صادق او — بشنو تو ز من خوارق او

روزے بکنارۂ سرائے — شد صحبتِ من بفراز جائے

آن جاہلِ بے تمیز بے درد — زین قطب زمانہ غیبتے کرد

از غیبت آن مظن جاہل — افتاد مرا خطور در دل

آن شب ز تصرف این علامات — بنمود بخوابم از کرامات

بستان خوشِ عجب بہارے — با ہر طرفش شگوفہ زارے

چون طرہ حور سنبلِ او — چون عارض مہوشان گل او

از چادر سبز فرش راہش — وز لالہ زعفران گیاہش

خاکش بمثال مشک و عنبر — آبش چو زلال روح پرور

سروش چو الف کشید قامت — صحنش چو گل سمن تمامش

با زینت خوبی آن گلستان — بردہ گرو ز بہشت رضوان

در اوسطِ آن صدیق بینش — آمد بنظر عمارتِ خوش

ایوان خوش و عجب مکانے — پر فیض کرامت آشیانے

از عنبر و مشک طینتِ او — جنات خجل ز زینتِ او

روزے بکنارہ سرائے

دراوسط آن بساط انور　　فرش دگری ازان نکوتر
فراش ازل ازان ز قدرت　　گسترده بساطهای صنعت
دیدم که درو نشسته مردے　　برمسند عہد خویش فردے
یعنے شہ دین امام قیوم　　قطب دو جہان غلام معصوم
چون مہر سپہر عالم آرائے　　بنشسته دران مقام کبرای
دیدم که بنزد بزم آن شاه　　یک مرد پدید گشت ناگاه
آن مرشد عاشقان سرمست　　بہر ادبش ز جای برجست
لب پر گہر سلام بکشود　　اورا بسی احترام بنمود
باشوق مصافحت کنادش　　تشریف بجائے خویش دادش
یک خلعت سبز آن نکو مرد　　از تحت قمیص خود برآورد
پوشاند وراو شاد بنشست　　انگہ بنہاد بر سخن دست
آن پیک خجسته پی ز اقبال　　آغاز نمود گوہر قال
چون بلبل مست در بیان شد　　از درج دہن گہر فشان شد
گفت آن شہ بارگاه سرمد　　شائسته خلعت محمد
کین خلعت قطبی است و ارشاد　　بہر تو رسول حق فرستاد
آن پیر چو این سخن بگفتش　　چون گل ہمہ چہره برشگفتش
گفت این سخن آنغز بزرگ　　ور کتم عدم بگشت مستور
از خواب چو دیده برگشودم　　مرآت دل از خطر ربودم
آن رنگ خطر چو بود در دل　　شد رفع ز فضل پیر کامل
آنکس که نموده بود غیبت　　زو قصه شنو بگیر عبرت
چون صبح رسید شب بدر شد　　مہ گشت غروب شب سحر شد

در های حصار شرق بگشود — بیضای فلک طلوع بنمود
رفتم بسلام آن فلک جاه — دیدم که پدید گشت ناگاه
غیبت گر آن ولی یزدان — با آه و فغان و چشم گریان
آمد بقدوم شاه غلطید — زین حالتش آن ولی بپرسید
گفت ای شهِ مسندِ هدایت — خورشید سرادقِ ولایت
دیروز خطای بر زبانم — بگذشت ز جهل و از گمانم
در واقعه خویش را بیکبار — دیدم بر نقشبند ابرار
آن شاه سوار قاع وحدت — بیضای سپهر دین ملت
زد نعره بمن که خیز مقهور — از صحبت ما تو دور شو دور
کین خانه سرای مخلصان است — کی جای قدوم منکران است
بوجهل چه و چه قدر احمد — تا چند شوی باولیا بد
رو زود بآن ولی بگرو — مستغفر این گمان بد شو
رو دامن قطب را بدست آر — ورنه بغضب شوی گرفتار
اکنون شدم ای امیر عرفان — از گفتهٔ زشت خود پشیمان
بد کردم و توبه کردم اکنون — رحمی بنما بدین جگر خون
گر تو نه پذیری این گناهم — پس روز حساب روسیاهم
آن قطب چو دید حال زارش — بخشید خطای بی کنارش
ای گشته اسیر نفس مردار — این طائفه را چو خود مپندار
تا کی ز گمان نفس کافر — با زنده دلان چه گردی منکر
این طائفه ماه و آفتابند — از بهر تو لیک در حجابند
این فرقه مدام در حضورند — غواص محیط بحر نورند

لیکن تو ازین فریقه دوری — هی هی چه نشان دهم که کوری
از پرتو آفتاب خاور — بی بهره بماند مرغ شب پر
یک صوفی آن شه نکو نام — بر ظالمی داشت اندکی وام
آن صوفی چو دام خویش درخواست — آن مرد ز روی جهل درخواست
زد سیلی بر عذار صوفی — شد خسته دل فگار صوفی
با جان حزین و چشم پر آب — آمد بحضور قطب اقطاب
برگفت هر آنچه ماجرا بود — بگریست جبین بخاک آلود
آن قطب سرادقات افلاک — این قصه شنید شد غضبناک
از کثرت اشتداد غیرت — شد سرخ چو گل جبین حضرت
سبحه بزمین فگند از دست — مستقبل قبله زود بنشست
آن بحر خوارقات عادات — برداشت دو دست مناجات
گفت ای شه ملک لایزالی — قائم بسریر بی زوالی
هر کس که بکار ماست کج باز — او را بسقر تو سرنگون ساز
ناگاه ز کردگار بی عیب — الهام شدش ز پرده غیب
هر کس که ترا نماید آزار — او را بغضب کنم گرفتار
از رحمت خود کنم برونش — سازم بجحیم سرنگونش
هر کس که ز درگه تو رد شد — مردود اله تا ابد شد
آن نیر آسمان جلال — زین سر چو شنید گشت خوشحال
مستانه صفت دو دیده بگشود — رخ جانب صوفی کرد و فرمود
کامروز ورا بحکم یزدان — کردیم بخاک تیره یکسان
مردود شد عاقبت ز درگاه — از قهر ولی نعوذ بالله

اکنون شنو از ہلاک آن مرد — کور الغضب چسان فنا کرد
آن مُدبرِ بے تمیز گم راہ — در اکل طعام بود ناگاہ
شد بند یک استخوان بحلقش — نزدیک رسید جان بحلقش
دم رفت قفا بہ گشت مجنون — شد حال تباہ او دگرگون
از قہر خدا بمُرد آنروز — بر ہاویہ جان سپرد آن روز
از غیرت آن ولیِ یزدان — گردید بخاک دہر یکسان
ہر کس کہ با اہل دل در افتاد — در حال سرش ز تن بر افتاد
ای کشتنہ مطیعِ نفس کافر — با زندہ دلان چہ گردی منکر
این بے ادبی این جنونت — انداخت بچاہ سرنگونت
از جاہلی و ز کوریت حیف — خود را بزنی تو بر دمِ سیف
این قوم چو تیغ آبدارند — جان از تن بے ادب برآرند
رو بہ توجہ داری ترک تازی — با زندہ دلان مکن تو بازی
ای طائرِ گلشنِ ہدایت — بشنو ز غیاثی این حکایت
در راہِ حجاز بودم آزار — یک ماہ بلرزہ تپ گرفتار
یک شب بدلم شرار بنشست — ضعفم بر بود رفتم از دست
چون مرغ ز حبس تن پریدم — خود را بسرای او بدیدم
کان طرفہ سرای بو العجائب — گویا کہ جہان در وست غائب
از شش جہت و چہار ارکان — پہنای او ہزار چندان
ناگاہ بنظر در آمد از دور — ہر سوی سرادقات از نور
القصہ ازان زمین گذشتم — مقرون بسرادقات گشتم
دیدم بنگہ کہ قطب مرحوم — گردید پدید یعنی معصوم

دسنہ

دستم بگرفت رهنمون شد / در خیمهٔ عالی درون شد
دیدم بمیانه بر سریرے / بنشسته چو ماهِ بے نظیرے
گردیده جهان ز روی آن ماه / چون مطلع نیّرِ سحرگاه
این بنده ز راه نما پرسید / کای رهبر سالکانِ تجرید
این کیست که هست عالی القدر / رخساره چو ماهِ لیلة القدر
این کیست درین صفوف خلقان / بنشسته به تخت نور اعیان
این نور تجلیِ صفات است / یا آیینهٔ جمال ذات است
یا مهر سپهر لامکان است / یا شاهِ سریر ملک جان است
گفتا که حبیب لایزال است / شاهنشاهِ ملک بے زوال است
آن تخت نشین قاب قوسین / سلطان لَمَا خلقتُ کونین
آن خاتم انبیاے برحق / گردید قمر ز کلکِ او شق
یعنی شهِ بارگاهِ سرمد / تاجِ سرِ مرسلان محمد
القصه بآن رسول اشرف / گشتم بزیارتش مشرف
سر بر سر رکبه اش نهادم / در پای مبارکش فتادم
همدست خود آن جناب حضرت / مالید به پشت من بشفقت
آن قطب ز خاتم النبیین / طلبید شفای گفت آمین
برداشت دو دست بر دعا شد / خواهان شفاے این گدا شد
زان ضعف چو دیده برگشودم / شکرانه حق بدل نمودم
گردید دلم مفرح و شاد / گشتم ز بلا و رنج آزاد
این است اشنو کمال پیران / این است طریق دستگیران

تذکره خوارق ایشان را برهمین مقدار اختصار نموده شد اگر بتفصیل

آن می پرداخت بہ شش این سالہ بائست بگنجد جمع میکرد و تطویل می انجامید از مقاصد دور افتاد ۳

تذکرۂ ثالث از منتخب سواس در ذکر وفات حضرت آیات جناب قطب الاقطاب رضی اللہ تعالے عنہ

مروی است کہ چون عمر شریف ایشان از حدود تسعین تجاوز نمود قرب وصال خود را اظہار می فرمودند و مقارن آن ورود آفات در بلدان ہند پیدا شد و خلل در سلطنت چغتائیہ پدید آمدہ بود دران ایام احمد شاہ بادشاہ ورانی با عسکر عظیم باراوہ دہلی بلاہور رسید و بیرون بلدہ مذبور فرود آمد از آنجا شاہ ولی خان کہ وزیر او بود باسردار جہان خان ہر دو را بخدمت ایشان فرستاد و خدمت ایشان بیرون قلعہ در میدانی محلہ سکونت داشتند ہر دو امیر مذکور بخدمت ایشان مشرف شدند و قدم بوسی حاصل نمودہ معروض داشتند کہ سلطان سلام فرستادہ و جہت فتح ہمت دریوزہ نمودہ خدمت ایشان فرمودند کہ عمر فقیر بآخر رسیدہ سالے بیش بودن خود را نمی بینم در آخر عمر ننگ سلاطین ہند را نمیگذارم ہر چند سلطان ہند از این خاندان گردیدہ و قبلہ توجہ خود را پراگندہ نمودہ و ازان جہت خلل کلی در سلطنت او راہ یافتہ بر زوال سلطنت آمادہ شدہ اند اما مدت حیات فقیر کم ماندہ تا زندگی فقیر با و متعرض نشوید کہ فتح کلی نخواہید یافت و سال آئندہ فقیر ازین دنیا سفر خواہد نمود و فتح کلی نصیب شما خواہد بود و دستار مبارک خود را از خادم طلب نمودہ امر فرمودند کہ دو جا کنند یک قطعہ بوزیر شاہ ولی خان عنایت نمودند و قطعہ ثانی را بسردار جہان خان شفقت فرمودند قطعہ کہ بوزیر عنایت شدہ بود بر قطعہ سردار

بابد

می چربید فرمودند کہ قدر منزلت شما ہر دو بزیادتی وکمی این قطعہ متفاوت خواہد افتاد ورخصت نمودند ہر دو امیر مذکور بعرض سلطان کیفیت ارشاد ایشان را رسانیدند ہر چند کہ در آن مرتبہ ترددات نمودند نافع نہ افتاد و بفتح صورت پذیر نشد سال دیگر کہ ارتحال ایشان ازاین دار پر ملال واقع شد باز سلطان درانی آمد و بحسب مدعا کامیاب شد نیز مسموع شدہ کہ بعد از تولد مرشدی حضرت قیوم جہان رض فرمودہ بودند کہ مرا برای وجود این فرزند داشتہ بودند چون این فرزند بوجود آمد سبب بودن من دراین عالم نمی نماید و بشارات بسیار در حق ایشان فرمودند۔ انشاء اللہ تعالیٰ در احوال ایشان مذکور خواہد شد و از این نوع اشارات بقرب ارتحال خود بسیار نمودہ اند در سنہ یکہزار و یکصد و شصت یکم از عدد و تسعین متجاوز شدہ بقرب صد رسیدہ در پنجم تاریخ ذی الحجۃ الحرام بوصل جناب قدس خداوند تعالیٰ شانہ مشرف شدہ اند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تاریخ وصال ایشان را بسیار یافتہ اند آنہا بنزد فقیر از آنہا منظومہ کہ میر غیاث الدین تصور نمودہ است موجود بود بتحریر آمد

نظم

زبستانِ مجدد الف ثانے	بباغ قطب معصوم زمانی
برآمد ازنہالِ صبغۃ اللہ	عجائب گل چو چشم آسمانے
مہ از برجِ امام العارفین بود	کہ مہر آسمان جانش بخوانی
نبی را نائبِ کامل مکمل	مجدد شان قیوم جہانی
امام الاولیا از حق خطابش	باسم معرفت معصوم ثانی
پس الفی بیکصد شصت یکم	بجنت رفت خوش زین ارفانے دانے

و قبر مبارک ایشان واقعہ دار الارشاد در روضہ مبارک حضرت عروۃ الوثقیٰ رض بیرون گنبذ شریف متصل قبر شریف والد ایشان حضرت امام العارفین رض واقع است

طوبی لمن زارها و قبه خوردی برایشان بنا یافته خدمت حضرت میر غیاث الدین در اتصال شجره ایشان و انتساب ایشان بسلسله علیه نقشبندیه رضی الله تعالی عن آبائهم اهالیها زیبا بنظم کشیده اند اینجا ایراد می شود:—

قصیدهٔ شجره

پیشتر از آنکه دو عالم نبود　　نام و نشان هیچ ز آدم نبود

خلقت لوح و قلم بوده است　　صورت کونین عدم بوده است

حی قدیم ازلی بوده است　　ذات شه لم یزلی بوده است

بحر ازل نور محیط احد　　خود بخود از قدرت او جوش زد

گشت از آن جنبش دریای نور　　گوهر اسرار محمد ظهور

باعث او خالق پروردگار　　کرد جهان را ز عدم آشکار

خسرو نه خیمهٔ افلاک اوست　　صاحب آن خطبهٔ لولاک اوست

اوست شه کشور افلاکیان　　اوست شه و سرور این خاکیان

انی قد آمنت باقباله　　صلی الله علیه و آله

از پی این نعت نبی کبار　　باز بیا بر صفت چار یار

افضل اصحاب شه مقتدا　　یعنی ابوبکر امام الهدی

آنکه بلرزید ز عدلش جهان　　یعنی عمر بادشه انس و جان

چشم جهان نور ز عثمان گرفت　　عینک از و دیدهٔ ایمان گرفت

مخزن اسرار خفی و جلی　　شیر خدا یعنی علی ولی

آن دو گل گلشن شاه نجف　　آن دو مه برج سپهر شرف

آن دو شهنشاه زمین و زمن　　ابنی علی یعنی حسین و حسن

خیز کنون بربط دل ساز کن	پرده ز رخسار سخن باز کن
دست بنه در خم این سلسله	رو بفگن در دو جهان غلغله
ای بلقب طوطی شکر شکن	باز بیا بر سر اصل سخن
خاص ازان گوهر خود مصطفی	ریخت بصدر علی مرتضی
خازن آن گوهر احمد علی است	سلسله آرائے محمد علی است
شد زپے آن ولی خافقین	صاحب این سلسله یعنی حسین
آنچه گرفت از پدر آن نیکزاد	جمله سپارید بزین العباد
از پے آن نیز امام همام	داد همان گنج بباقر تمام
آنچه ز باقر بر صادق رسید	شد همه درج صدف بایزید
از پے آن قدوهٔ کبرائے دین	گشت درین حلقه حریف نگین
یعنی شه مملکت عارفان	قطب جهان بوالحسن خرقان
از پے آن مهر سپهر سمے	کوکبه دورا بو القاسمے
شیخ جهان قطب زمان بوعلی	جای نشین شد پی آن دو ولے
از پے آن قبله اهل صفا	مهر ز شرق همدان زد ضیا
یوسفے از چاه دل آمد برون	شد همه خلق جهان رهنمون
پرتو از طلعت او ناگهان	زد بدل پادشه غجدوان
شور عجب ریخت ببازار او	جمله جهان گشت خریدار او
شد دل عارف هم زان بهره ور	ریخت همان غلغله بر ریوگر
از پے آن مهبط نور احد	طبل فلک نوبت محمود زد
گشت چو او واصل نور یقین	شد پی او خواجه علی جانشین
آن شه دین چون ز جهان رخت بست	خواجه سماس بجائش نشست

شد ز پی آن ولی ذو الکمال — کوکبۂ حضرت میر کلال
آن گہر قلزم سر الٰہ — نور نبی میر سیادت پناہ
گشت ازان بعد زمان بہر ہند — خسرو دین یعنی شہ نقشبند
ہادی کل مرشد دنیا و دین — قطب جہان مہبط نور یقین
شاہ سریر بلد غوثیت — سکہ زن مملکت قطبیت
شمس و قمر رشک بر راہ او — شیر جہان روبہ درگاہ او
گشت چو مہر نسبش جلوہ گر — شد دل یعقوب ازان بہرہ ور
از پی آن سکہ شاہنشہی — زد بجہان فیض عبید اللٰہی
چون دل او مخزن اسرار شد — معتکف پردۂ انوار شد
بر شرف مسند آن حق پرست — قطب زمان خواجہ زاہد نشست
آن شہ دین خواجہ درویش را — کرد عطا خواجگی خویش را
گشت پس از دہر شہور و سنہ — قطبیت خواجہ دین امکنہ
از پی آن خسرو خورشید فر — کابلی بر مسند او شد دگر
یعنی مہ برج سپہر یقین — خواجہ باقی سر مردان دین
شد مہ و خور مقتبس سینہ اش — گنج معانی دل بے کینہ اش
ظرف می از کف ساقی گرفت — جملہ جہان رامی باقی گرفت
از پی آن کشور ہندوستان — گشتہ سراپا وطن بوستان
مرقد آن خواجہ عالی گہر — میدہدش از جنت رضوان خبر
دہلی پر از جلوۂ انوار اوست — دہلی کو بلدۂ اسرار اوست
از پی آن مقتبس بحر نور — شد گہر ذات مجدد ظہور
یعنی قدح پر می صہبای ناب — احمد فاروق شدہ کامیاب

زد بہ تخت

زد بخست آن شہ عالی مقام — سکہ بہ ہندو بن روم وشام
این در ناب از صدف دیگر است — جوہر او از شرف دیگر است
جذبہ آن اکمل شمس اقتباس — بود ز حد بیش برون از قیاس
رونق از و مملکت ہند یافت — زینت از و خطۂ سرہند یافت
مست می میکدۂ مصطفےٰ — بحر کرم معدن صدق وصفا
قافلہ سالار سفر در وطن — پیش نشین ہر صف انجمن
ساغر آن قطب چو سرشار شد — جلوہ کنان واصل دیدار شد
از پی آن قطب حقیقت پناہ — داد ضیا مشعل این شاہراہ
یعنی قدح بخش دل طالبان — شمس جہان بدر زمین و زمان
سرور اقطاب شہ اقتدا — خواجہ معصوم امام الہدیٰ
در نسب این برج فلک انتساب — عالی سپہر ست پر از آفتاب
بلکہ رفیع تر ز فلک شان او — بادشہان حلقہ بگوشان او
مہبط نور او ست ز اسرار پر — بحر محیط او ست ملیء ز در
شاہ سوار کہ بیک حملہ او — برد بہ معنی سبق از جملہ گو
از پی آن شاہ مجدد سیر — شد مہ قیوم زمان جلوہ گر
نائرۂ باطن آن اولیاء — شعلہ زنان شد ز سمک تا سما
گشت ہمای جبروت آشیان — ساخت مقر بر افق لامکان
شد ز پی آن ولی ذو المنن — غوث زمان بدر زمین و زمن
سرور عشاق شہ عارفان — خواجہ اسمٰعیل مہ برج جان
ہادی مہدی جہان از ازل — بادشہ کون و مکان بی بدل
از پی آن خواجہ خورشید بین — نور فزا غوث زمان شد ہمین

[illegible]

شاہِ سوارِ صفِ مردانِ راہ | قطبِ زمان حضرتِ معصوم شاہ
مرشدِ دین ہادیِ نہج القویم | کانِ یقین وافیِ عہد القدیم
گردِ رہش افسرِ اربابِ حال | خاکِ درش اشکِ عیونِ زلال
صیرفیِ گوہرِ دریائے قدس | مقتبسِ نورِ تجلی قدس
تازہ گلِ گلشنِ اصلِ نسب | نخلِ نزاکت قدِ شیرین رطب
مروحہ گردانِ فیوضِ الٰہ | سلسلہ جنبانِ رسالت پناہ
جرعہ فزایندہ کاساتِ عشق | مبتہجِ مستیِ حالاتِ عشق
آئینۂ قابلِ انوارِ ذات | معتکفِ برجِ حریمِ صفات
نورِ مجسم در بحرِ شہود | مالکِ دل کاشفِ سرِّ وجود
پیشِ روِ کوکبۂ قلعِ دین | زیب دہِ مجلسِ اہلِ یقین
بادشہِ جملہ اساتیذِ فقر | موتمنِ جلوۂ جاوید فقر
فیضِ اعم مظہرِ نورِ قدم | بحرِ سخا منبعِ جود و کرم
واقفِ اسرارِ بطون فی البطون | ناظرِ انوار شیون در شیون
دردکشِ میکدۂ لم یزل | پیرِ مغانِ اکملِ روزِ ازل
میکدہ طرفہ برآراستہ | یافتہ آن نشہ کہ می خواستہ
چون درِ آن میکدہ را درکشاد | غلغلہ در گنبدِ گردون فتاد
ساغرِ او پر زمیِ دیگر است | نشۂ او ہم زمئے دیگر است
تا بابد رشتۂ ارشادِ او | کندہ مباد از کفِ اولادِ او
شکرِ خدارا کہ چنین سلسلہ | نظم نمود از منِ بے حوصلہ
بارِ خدایا بحقِ این شہان | از درِ خود بر درِ غیرم مران
گرچہ بدرگاہِ تو لے کردگار | عاصیم و روسیہ و شرمسار

لیک

یک بر آن لطف تو وا زم امید — از کرم خود مکنم نا امید
یک نظر از رحمت خویشم بکن — چاره درد دل ریشم بکن
گرچه نیم لائق آن یک نظر — رحم کن و بر کرم خود نگر
ای کرمت چاره گر هر دلی — حل بود از لطف تو هر مشکلی
بیکسم و عاجز و خوارم بسی — در دو جهان جز تو ندارم کسی
راه سوی گلشن جانم بده — از شر نفس امانم بده
چشم دلم جانب خود باز کن — گلشن جانم چمن راز کن
گرچه غیاثی است ز عالم بتر — عفو کن و از گنهم درگذر

هرچند خلفائے جناب حضرت قطب الاقطاب سوائے فرزندان عالے مقدار ایشان نیز بسیار بودند اما حضرت امیر غیاث الدین بسیار در اقران خود ممتاز بودند و بدرجات کمال و الکمال رسیده شمه از احوال ایشان لازم که بیان آید اما چون درین منتخب تمام اختصار منظور است لهذا بطریق ایجاز از کلام خود او که در مبادی احوال خود در عین جذبه فرموده است نوشته می شود مصرعه

بر حال تو هم حال تو برهان و دلیل ؛ نظم

گه در حجابم گه مست دیدار — گه عین ظلمت گه غرق انوار
گه محو ذاتم گه در صفاتم — گاهی در افعال و گاهی در آثار
گاه بحر وحدت گاه موج کثرت — آن موج زین بحر بیرون مپندار
ای شمع عرفان وای ماه تابان — از برج امکان خود را برون آر
در خود سفر کن از جان گذر کن — آنگه نظر کن بر روی آن یار
کان یار حاضر در تست ظاهر — لیکن ز خواطر خود را نگهدار
گشته حواسات کنه حجابت — ورنه عیان است آن شمع رخسار

گنجی است در تو لیکن چه چاره | خفتیده در روی نفس تو چون مار
خواهی که یابی راهی بدین گنج | او را قلم زن از تیغ اذکار
خواهی که گردی غرق تجلّے | از چشم جانت این پرده بردار
آنکه چو منصور بر یاد آن نور | میزن انا الحق بر چوبهٔ دار
گشتی چو منفک از ریب و از شک | بادت مبارک از بخت بیدار
برزن چو عشاق بیرون نه طاق | بر اوج اطلاق در عالم یار
بشنو تو اکنون درهای مکنون | با نظم شیرین لفظ شکربار
مستان از انم پیر مغانم | داده نهانم کاسات اسرار
یعنی که معصوم قطب یگانه | غوث زمانه شاهِ سپه دار
داده بدستم جام جهان بین | آن آل یسین آن پیر اخیار
من هست هستم مست الستم | توبه شکستم از جام سرشار
گه در کنشتم گه در مساجد | گه رند زاهد گه مست هشیار
گه خرقه پوشم گه باده نوشم | گه عقد تسبیح گه شد زنّار
گه در سکوتم گه در تکلّم | زین قعر قلزم زین موج زخّار
گه غرب و شرقم گه جمع و فرقم | گه رعد برقم گه غیث مدرار
گه آب خاکم گه باد و آتش | گه نور پاکم بیرون از این چار
گه بر زمینم گه بر سمایم | گه بر هوایم چون ابر دُربار
شفته غیاثی در عین مستی | از کان وجدان درهای اسرار

خدمت ایشان باعلی درجات کمال مشرف شدند و مجاز گردیده بولایت خود فیض آباد که از توابع بدخشان است تشریف فرما شدند و طریقهٔ ایشان را در آن ولایت رواج کلّی شد و خلائق کثیر بتوسط ایشان بدرجات کمال مشرف شدند الی الیوم نسبت

ایشان

ایشان در اولاد و منتسبان ایشان جلوہ گراست و مزار مبارک ایشان چون لعل در کان بولایت بدخشان واقع شدہ یزادو یتبرک بہ رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃً و سعۃً

تذکرہ رابعہ از منتخب سادس در ذکر قدوۃ الاولیا حضرت شاہ غلام محمد ولد حضرت قطب الاقطاب امام الاولیا شاہ حضرت غلام محمد معصوم رضی اللہ عنہما

خدمت ایشان بعد از تحصیل علوم ظاہری کسب کمالات باطنی از خدمت والد خود حضرت قطب الاقطاب نمودہ اند و بہ نسبتہای خاصہ ایشان مشرف شدہ بدرجہ کمال و اکمال رسیدہ مجاز شدند چون والد ایشان خدمت ایشان را کامل و مکمل یافتند مسند مشیخت را بایشان تفویض فرمودند و سائر فرزندان و مریدان ابایشان حوالہ نمودند و خدمت ایشان در حیات والد شریف خود بر مسند ارشاد اتکا نمودہ برہنمای بریہ مشغول شدند و ہنگامہ ارشاد و لارشاد ایشان در اطراف و اکناف عالم انتشار یافت و جہان جہان خلائق از اطراف طرائق بخدمت ایشان رسیدہ داخل بطریقہ علیہ شدند و اخذ فیوض و کمالات نمودند و مظہر اسرار و برکات گردیدند القصہ مرجع کل در عصر خویش بودند و ہمہ اخوان و اکثرے از اقوام ایشان اخذ فیوض و برکات از خدمت ایشان نمودند بموجب آیۃ کریمہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا جوق جوق مردم از فقرا و اغنیا و سلاطین و حکام و مشائخ و اکابر و فضلا و علما رجوع آوردند و خلفای ایشان در اطراف و اکناف عالم انتشار یافتند و آن قدر رواج این طریقہ کہ در ایام ایشان شد چہ از نفس نفیس خود ایشان چہ از فرزندان و برادران و غیرہ مجازان ایشان کہ حوصلہ کاتبان تعداد آن عاجز و زبان قلم از نکتب آن قاصر از

اکابر شنیده شد که در مراقبه صبح وشام معموله ایشان زیاده از دوازده هزار مردم جمع
می شدند و در مراقبه بعد از جمعه آن قدر جمعیت خلائق میشد که از اندازه حساب بیرون
می بود حضرت جی صاحب کلان و قدوة الاولیا لقب ایشان بوده و عادت مبارک
ایشان چنان قرار یافته بود که شش ماه با عیال و اطفال و اخوان و اقربا در لاهور
تشریف می داشتند و شش ماه دیگر به پشاور مے بودند و همه عیال و اطفال و
اقربا و ملازمان را با خود می آوردند و مے بردند و در رنگ اردوی بادشاهی جمعیت
خلائق در راه با ایشان مے بود حتی که مسموع شده که پالکی های مردانه و پالکی هائے
زنانه که از متعلقان ایشان همراه می بود گاہے بصد عدد می رسید و گاہے
زیاده از آن مے شدند و سواری هائے دیگر مثل کجاوه و گاڑی و ستور وغیره
برین قیاس باید نمود شنیده شده که ماهی قبل از سفر قوم را برای اصلاح
راههای مے فرستادند که از رهگذارها قطع جنگل و خار و خاشاک می نمودند و ما یحتاج
طریق و منازل را تهیه می فرمودند و بخشش و سخا و کرم آن قدر که از ایشان
بوقوع آمده چه شرح نماید فی الجمله آیتے بودند از آیات الٰهی و رحمتی بودند
از رحمت هائے سبحانی و تمام عمر شریف خود را بشغل احادیث بسر بردند
مسموع شد که چندین هزار احادیث با اسناد یاد داشتند و بر هر فعلے که از ایشان
صادر میشد حدیثے در آن باب می آوردند و آن فعل را مطابق حدیث مبارک
مے نمودند حتی که بر نوشیدن آب احادیث کثیره مے فرمودند۔

فقیر از زبان یکی از منتسبان ایشان شنیده ام که یکی از علمای پشاور بحرکت بعضی مرض القلوب
با جماعة از طلبه جیده خود برای مذاکره بخدمت ایشان آمد و این عزیز در قوت علمیه و فصاحت

تقریر و بلاغت تحریر سرآمد علمای زمان بود چون در حضور عالی باریاب شد صورت علوم
تمامی و کمال از لوح دل وی محو گردید بطرف تلامیذ اشاره نمود همه آنها را نیز همان حالت
روی داده بود هیچ یکی از انها را حرفی بر زبان و بر دل نیامد از مجلس عالی برخاستند
و بمحل خود رفتند و کتب را کشودند خود را بقوت اصلی یافتند و بعضی مباحثه های دقیق
را بتکرار همدیگر ضبط گرفته روز دیگر باز به نیت سابق آمدند همان حالت اول دیدند
باز رجوع نمودند چون از مجلس عالی بیرون شدند خود را بقوت اصلی یافتند روز
ثالث باز آمدند و کتب را نیز با خود آوردند به مجرد ملاقات ایشان در خود نظر کردند
و متوجه شدند خود را عاری محض دیدند کتب خود را کشودند از الف تا با فرق نمی نمودند
آن عزیز با تلامیذ خود بر قدم های مبارک ایشان افتاده و اظهار معامله خود نمودند
خدمت ایشان فرمودند که فلان بحث و فلان بحث را ضبط نموده آمده بودند و
جواب هر یک را بیان فرمودند آن عزیز با طلبه خود مرید ایشان شدند و صحبت والا
اختیار نموده از برکت صحبت ایشان بهره کلی یافتند و از مجازان شدند و خدمت
والده شریفه فقیر حضرت بی بی صاحبه قدس سرها که خواهر زاده ایشان و یکی
از صالحات کاملات زمان بودند می فرمودند که در سن هفت سالگی بودم روز
بیست نهم رمضان مبارک را روزه داشتم و همان روز بخدمت ایشان مرید شدم ہفتم
چون از تلقین فارغ شدند متوجه من گردیدند حالتی بمن رو نمود که لذت آن الی الیوم
از من نرفته همانا که خلص نسبت علیه را بطریق اندراج النهایة فی البدایة بمن القا نمودند
و آن قدر رسوخ عقیدت و کمال محبت که بجناب ایشان داشتند در تحریر نمی آید
و کسیکه فی الجمله از جناب ایشان کم اخلاص بود آنرا بی بهره محض میدانستند و اگر از
اهل طریق بوده با وسوء معامله می نمودند اگر متنبه نمیشد سلب نسبت او می فرمودند
از انها این معنی را فقیر در حق یکی از منتسبان مشیخت حضرت قیوم جهان قدس سره دیده

نعوذ باللہ من غیرت اولیاء اللہ چون مدت عمر مبارک ایشان بانقراض رسیده
شوق لقاء اللہ بر ایشان غلبہ کرد طالب و داعی آن شدند و بقرب ارتحال خود مطلع
گردیدند و اظہار آن می نمودند و حظ ہا از ان برمے داشتند مسموع است کہ سی روزہ
ماہ رمضان مبارک را تمام بہ صحت ادا نمودند و ختمات تراویح را بطریق معمول خود
تمام کردند شب عید فطر با صحت کلی بمستراح خود اضطجاع نمودند وقت نماز تہجد
برای نماز برخواستہ وضو نمودند و ادعیہ موقتہ آن وقت را خواندند و بنماز مشغول
شدند بعد از فراغ نماز بہ مستراح رجوع نمودند تا صلوۃ بین النومین واقع شود چون
بخواب رفتند برنخواستند وقت صبح خادمہ ایشان را برای نماز بیدار نمود و الحاح
کرد از ایشان اثر حس و حرکت ندید فغان بر آورد و فرزندان و متعلقان جمع
شدند چون دست بر نبض میگذاشتند نبض متحرک مے بود و لطایف در سینہ بے کینہ
ایشان بذکر مشغول بودند و زعفران چون بر جبہ می مالیدند خشک میشد و آئینہ را
چون قریب دم و دماغ مے آوردند اثر بخار نفس بر آن ظاہر میشد حکما وغیرہ متحیر ماندند
آخر الامر اہل کشف دریافتند کہ ایشان رحلت نمودہ اند سنہ ہزار و یک
صد و ہفتاد و ہفت ہجری بتاریخ شب غرہ شوال کہ شب عید فطر باشد ازین دار
پر ملال بدین نوع ارتحال نمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ل پس از رحلت
مبارک ایشان صورت جمعیت ظاہری درین خاندان کما ہو نماند و تفرقہ کلی رو
نمود فقیر از زبان یکے از مریدان ایشان در قریہ شب قدر توابع پشاور شنیدم کہ قرب
ارتحال ایشان بخدمت رسیدہ بودم مبلغ سہ روپیہ نذر بخدمت گذاشتم فرمودند این
مبلغ را بردار و نزد خود امانت بدار فردای عید فطر بر قبر من بیا شخصے آمدہ
اظہار خواہد نمود کہ ہمین عدد مبلغ بذمہ این شخص قرض داشتم با وبدہ اما این معنی را
مخفی دار آن شخص گفت کہ از خدمت عالی رخصت شدم و بمکان خود رفتم روز عید

ل در بیرون شہر پشاور در باغ اسد خان کہ یکے از مریدان خاص بود دفن نمودند و عمارات و مساجد عالی در آنجا بنا نمودند کہ عاقبت از دست سکھان خراب شد ۱۲ منہ رح

بلشہ

بشهر آمدم خبر رحلت ایشان شنیدم بر قبر مبارک رفته بزیارت مشرف شدم بموجب امر عالی ساعتے در آنجا متوقف ماندم دیدم شخصے غریب بیامد و زیارت کرد و بمن گفت که بذمه ایشان مبلغ کذا قرضدار شدم الحال بفرزندان ایشان اظهار کنم یا نه که ایشان در عزا والد خود اند من آن وجه را برآورده بوی دادم و گفتم ایشان این مبلغ برای تو بمن امانت داده بودند بگیر و بفرزندان ایشان حاجت اظهار تو نمانده و ازین مقدمه زیاده از پیش معتقد ایشان شدم تواریخ ایشان بسیار جمع شده است اما میر غیاث الدین قدس سره چند فردے نظم فرموده **نظم**

غلام محمد شه اهل دل / امام هدای قطب ارض و سما
مجدد صفت شاه معصوم فر / سعید ازل صبغة الله لقا
زنور وشش منفعل آفتاب / بسان پدر بود صاحب لوا
چو زین دار فانی ملال آمدش / بشد عازم ملک دار البقا
ملائک همه خیر مقدم کنان / بتشریف روحش مباهت نما
پشاور شد از مرقدش معتبر / چو شد روضه قدوة الاولیا
زانوار آن روضه پر زنور / بساط زمین گشت رشک سما
بتاریخ او شد ندایم زغیب / بفردوس جاکرد آن مقتدا

سوای فرزندان و اخوان و اقربای مبارک ایشان نیز دیگر عزیزان بسیار از خدمت ایشان بدرجه کمال رسیده اند از آنها خدمت مرزا عمر خان شیره خانے و خلیفه مسجدے استالفے ترکنئی و خواجه نظام خواجه خدری و خواجه حبیب الله آئینه ساز کابلی این هر چهار عزیزان از باقی مجازان ممتاز شدند و مردم بسیار از اینها اخذ طریقه نموند الی الیوم خلفای و فرزندان آنها ملتزم طریقه اند و ذکر باقی خلفائے ایشان تطویل میکشد و ذکر فرزندان ایشان در تذکره خامس و سادس قرار

نموده و ذکر اخوان در تذکره سابع این منتخب ثبت میشود انشاء الله تعالی و ختم این تذکره بایراد شجره مبارکه که خدمت میر غیاث الدین الطریق ثنوی در انتساب سبت علیه نقشبندیه تا بایشان نظم فرموده می شود - هذا هو نظم

چون پیش نبُد ازظهور کونین | کز غیر نبود نقش مابین
جز شاهِ سریر لایزالی | کو بود بتخت بی زوالی
می خواست بخود که عشق بازد | تصویر بشر بهانه سازد
دریای تجلی صفاتش | جنبید ز اقتضای ذاتش
ناگاه ازان محیط بیحد | گردید ظهور نور احمد
زان نور ظهور انبیا شد | بنیاد سرادقِ سما شد
آمد ز عدم پدید کونین | خیلِ ملک و گروهِ ثقلین
بشنو صفتش ز ایزدِ پاک | لولاک لما خلقت الافلاک
سلطان مقربانِ درگاه | شایان سریر لی مع الله
تاجِ سرِ انبیاء مرسل | نور دلِ اولیاء اکمل
منشی صحائفِ حقائق | عنوانِ مکاتبِ دقائق
دُرِ صدفِ وجودِ آدم | مسجود ملائک مکرم
یک لحظه ز هفت چرخ افلاک | بر جست چو برق چست و چالاک
در راهِ نوای رسول یزدان | میکائیل جبرائیل حیران
نه طاق سرادقات خضرا | بوسید قدوم مرکبت را
ای خواجهٔ بارگاهِ مقصود | مخصوص تو شد مقام محمود
این رتبه نه هیچ انبیا رست | این جامه بقامتِ تو زیباست
یارب بجمالِ شاهِ لولاک | فخر دو جهانِ تاجِ افلاک

جبرئیل امین شد است حیران

یارب

یارب بشهِ سریر تصدیق	سلطان صحابه یعنی صدیق
با حرمتِ آن امیر عادل	با آن شهِ تخت کشور دل
یارب بحق علوم عثمان	غواص محیط نور قرآن
یارب بحق علی شهِ دین	ابن عم خاتم النبیین
یارب بشهادتِ امامین	سبطین رسول فخر کونین
یارب با مام اهل ارشاد	تاج الملوک زین عباد
با حرمت باقر و جلالش	با جعفر صادق و کمالش
یارب بحق امام کاظم	آن کہف جماہر اکارم
با آنکه علی رضاست نامش	باید ز علوم و فیض عامش
با نور دل تقی شهِ دین	با سر نقی امام حق بین
با جذبهٔ عسکری و حالش	با بحر کمال بی زوالش
با حرمت مهدی و خروجش	با طالع اختر عروجش
یارب بصفائی شیخ الاسلام	آن قطب زمانه پیر بسطام
یارب بامیر کرکانی	با حرمتِ پیر خرقانی
یارب بابو علی جان باز	شهباز فضائی گلشنِ راز
با یوسفِ تخت ملک ایقان	با آن سه آسمان عرفان
با حرمت شاهِ غجدوانی	سرمست شراب لامکانی
یارب بولائی خواجه عارف	آن بحر حقائق معارف
یارب بولائی خواجه محمود	با خواجه علی که شمع دین بود
یارب بیقین پیر سماس	آن شاه سریرِ ملک انفاس
با حرمتِ آن امیر سادات	آن بحر خوارق عادات

باحرمت آنکه نقشبند است — از پرتو ذات بهره‌مند است
یارب بحق کمال یعقوب — کو داشت بجذب حال مغلوب
یارب برضای پیر احرار — مواج محیط بحر انوار
باحرمت زاهد نکونام — کو بود در رواج دین اسلام
یارب بخشوع آن حق اندیش — فیاض زمانه خواجه درویش
باحرمت آنکه شه دین — سیمرغ فضای قاف تمکین
باحرمت ذات خواجه باقی — کز خویش فناست با تو باقی
باآن شه بارگاه سرمد — قطب ملکوت شیخ احمد
یارب بوقار خواجه معصوم — کو در صف اولیاست قیوم
باحرمت آن شه فلک جاه — قیوم زمانه صبغة الله
باآنکه امام عارفان است — شمس فلک محققان است
باآن جذبات شاه مرحوم — قطب دوجهان غلام معصوم
یارب برموز آن نکوزاد — فرزند رشید قطب اوتاد
شائستهٔ آن سریر مسند — یعنی شه دین غلام محمد
باحلقهٔ ذکر صوفیانش — باجذب دل قلندرانش
باپادشهان کشور فقر — باجوهریان گوهر فکر
باتیزروندگان آن راه — باهم نفسان ذکر الله
باشیروشان بیشهٔ راز — طایر صفتان عرش پرواز
باذکر مسبّحان علیا — بامنجذبان صحن غبرا
فیض بغیاثی از کرم بخش — یک مشربه زان می قدم بخش
گرچه به فعل زشتم و بد — بخشا بطفیل آل احمد

در محفل قدس محرمم ساز یک جرعہ ز جام نحن اقرب	با نور تجلی ہمدمم ساز دل می طلبد بدہ تو یارب

از خدمت ایشان شش فرزند خلف شدند اول خدمت حضرت جیو صاحب کہ در احمد شاہی مدفون اند اسم ایشان شاہ غلام حسین است ثانی خدمت حضرت جیو صاحب کہ با والد خود در پشاور مدفون اند اسم ایشان شاہ غلام حسن است این ہر دو حضرات از باقی اخوان ممتاز بودند و نسبت علیہ با وجود صحبت پدر از جد بزرگوار خود حضرت قطب الاقطاب حاصل نمودہ بودند و بہ بشارات عالی از ایشان سرافراز گشتہ چون احوال این ہر دو اکابر تفصیل مے طلبد برای ذکر احوال ہر یکی تذکرہ علیحدہ مذکور میشود انشاء اللہ تعالیٰ و این ہر دو بزرگوار از یک والدہ بودند و آلدہ ایشان از اولاد حضرت شیخ الجن والانس جناب حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است ازان خدمت والد و جد ایشان حرمت این ہر دو فرزند را زیادہ از فرزندان دیگر داشتند باقی چہار فرزندان ایشان در این تذکرہ مذکور می شوند فرزند ثالث حضرت قطب الاقطاب نہنگ دریای عرفان غوث الزمان حضرت میان عبد الرحمن قدس سرہ از جملہ اصحاب و یاران مخصوص و ممتاز بحضرت پیر دستگیر خود و در قید حیات بارشاد طلاب و مرجع خلائق آن وقت اعلی و ادنی صاحب کشف و کرامات در شان آن ولایت پناہ ہویدا و آشکارا بود اکثر خلفای ایشان در انجای پشاور و احمد شاہی خلافت و ارشاد بہرہ یاب و فائز اند و میان عبد الرحمن کہ فرزند ثالث ایشان است در حضور والد خود رحلت نمودہ و بسیار مردم داخل طریقہ علیہ بوسیلہ او شدند و بسیار صحبت مؤثر داشت از وے یک پسر خلف شد حضرت میان محمد شاہ نام از چشم معذور بودہ و

حفظ کلام مجید داشت و بعضی علوم لابدی را بیاد داشت و ارشاد می نمودند فرزند رابع ایشان حضرت میان محمدی نام داشتند خدمت ایشان در علوم ظاهری پایه مولویت داشتند و شعر بسیار خوب می فرمودند و دیوانی دارند تمام در نعت و مدح جناب نبوی صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم جمع نموده اند و تخلص خود را لطفی قرار داده اند این غزل نعت از فرموده ایشان بیاد فقیر بود ایراد نمود

نعت محمدی صلی الله علیه و سلم

ای که تو احمد و محمود و محمد لقبی	سید ابطحی و هاشمی و مطلبی
ای که شاهان جهان جمله گدایان تواند	رحمتی عالمی و خواجه قدسی نسبی
بو البشر را ز وجود تو شرف در کونین	که ز نسلش چو تو منتانه شد هیچ نبی
چه خلیل و چه کلیم و چه نجی و چه مسیح	همه حیران کمال تو بدین بو العجبی
هود و با صالح و داؤد و سلیمان یوسف	روز محشر همه محتاج شفاعت طلبی
توئی ای مرسل امی که به بعثت دارد	با همه علم و خرد روح امین حکم صبی
گشته مست می اخلاق تو ای جزو کل	چه جنوبی چه شمالی و چه شرقی غربی
ای قریشی مضری المدنی المکی	مه خورشید لقا نخل حدیق عربی
جز ثنای تو نباید ز من نامه سیاه	ذکر و فکر سحری ناله و افغان شبی
دعوای مدح تو کردن نه بلطفی زیباست	گرچه گفته سخنی چند ولی زبی ادبی

و خدمت ایشان بعد از والد شریف خود بخدمت عم بزرگوار خویش حضرت مرشدی قیوم جهان گردیده اخذ فوائد زوائد نموده اند از ایشان پسر خلف نشده و فرزند خامس ایشان میان خیر الدین اند از ایشان یک پسر خلف شده میان محمد عمر نام فرزند سادس ایشان میان عبد الرحیم نام بودند و از ایشان پسری نماند رحمة الله علیهم اجمعین

تذکرهٔ خامس از منتخب سادس در ذکر حضرت جیو صاحب

شاه غلام حسین و اولاد ایشان قدس الله اسرارهم

خدمت ایشان ابتداءً اخذ طریقه علیه از خدمت جدّ بزرگوار خود نموده و از نسبت عالیه ایشان مستفیض شده بامر مبارک رجوع بوالد ماجد خود کردند و سلوک تسلیک را بخدمت ایشان باتمام رسانیدند و مجاز شدند و در حضور والد خویش بارشاد مشغول بودند جماعت کثیر از ایشان مستفاد گردیدند و ارشاد ایشان عالم گیر شده چنانچه در عصر خویش مرجع کلّ بودند و قوت علمیت ایشان بنهج کمال بوده و پایه معرفت ورای حال و احوال بلکه از حال گذشته بمحول حال پیوسته بودند خلفای صاحب کمال از ایشان بوقوع آمدند و در اطراف عالم انتشار یافتند و طریقه را رواج کلی دادند اگر تعداد خلفای ایشان نموده شود بتطویل خواهد انجامید و سخا و کرم ایشان زائد البیان و مذکور هر لسان است و وفات ایشان در غربت واقع شده در بلده قندهار و مدفن مبارک ایشان در بلده مذبور زوار یافته و بر مزار مبارک ایشان مخلصان احاطه و مسجد و حوض و امکنه فقرا ساخته اند امروز مرجع کل احیای آن بلده مزار فیض آثار ایشان است و قبور اموات آن شهر در جوار رحمت دثار عالی قرار یافته طرف شرقی شهر متصل بدامان کنار جوی شاه واقع شده طوبی لمن زاده و فرزندان گرامی ایشان چهار بوده اند اکبر آنها میان غلام مجتبی نام داشتند و از والد خود مجاز بودند و خلائق بسیار از ایشان اخذ طریقه نموده اند و خلفای بسیار از ایشان بروی کار آمده و در قندهار و هرات خلفای ایشان رواج کلّی دارند و علمیت ایشان بحدّ مولویت بوده از ایشان دو پسر خلف شده اما در حیات ایشان صغیر بودند

ذکر فرزند ثانی حضرت جیو صاحب رض که الیوم در قید حیات اند و صاحب مسند اجداد کبار ایشان اند اسم ایشان میان ادریس است و مشهور

بحضرت میان قاضی اند اخذ طریقہ علیہ از والد ماجد خود نمودہ اند وبدرجات کمال فائض شدہ
ودر صغر سن مجاز گردیدہ بودند وعالمی از ایشان اخذ طریقہ علیہ نمودہ فائض گردیدند
الحال وجود شریف ایشان بسی مغتنم است وسلسلہ اکابر از ایشان برپا اخلاق
واوصاف ایشان در قید قلم وبند رقم بتعسر گنجائش یابد وقوت علمیت ایشان مستغنی
از بیان است وتمام عمر را بتدریس بسر بردہ اند الحال مشتغل دائمی ایشان قراءۃ صحیح بخاری
شب وروز در آن مشغول اند فقیر چون اکثر بصحبت ایشان رسیدہ مجلس ایشان را
خالی از شغل کتاب مذبور نیافتہ ام ودر علوم ومعارف حضرات الیوم کم کسی را چون
ایشان اطلاع خواہد بود وبیان معارف بہ تدقیقات لازمی وتحقیقات واجبی از
ایشان باید شنید فی الجملہ مجموعہ فضائل کمالات ظاہری وباطنی اند وبا حضرت
میان فضل احمد جی مرحوم صحبتہا نمودہ حظہا گرفتہ اند اللّٰھم متع المسلمین
بطول حیاتہ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا وفرزند ثالث
حضرت جیو صاحب میان محمد عیسیٰ نام داشتند
ودر علمیت فائق وقت بودند وآز نسبت والد خود بہرہ ور ومجاز ورسوخ عقیدہ
کلی باجداد مبارک خود داشتند وآثار صلابت وشجاعت از ایشان ظاہر ووجد کمالات
از ناصیہ ایشان پیدا چون مدت عمر ایشان بانقراض رسیدہ در بلدہ پشاور رحلت
نمودند در جوار جد بزرگوار خود آسودند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ چہارم فرزند
حضرت جیو صاحب میان غلام رسول نام داشتند در ابتدائے
نشو ونمای جوانی رحلت نمودند۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ؛

تذکرہ سادس از منتخب سادس در ذکر حضرت شاہ غلام حسن وفرزندان ایشان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

خدمت ایشان اخذ طریقه علیه از خدمت جدّ بزرگوار خود حضرت قطب الاقطاب نموده اند و به نسبت های خاصه ایشان بهره مند گردیده باذن مبارک ایشان رجوع بوالد خود نمودند و سلوک طریقه را بترتیب از ایشان کرده اند و بدرجات کمال و اکمال رسیده مجاز شده اند و در حیات والد خود بارشاد مشغول بودند و عالمی از ایشان اخذ طریقه نموده اند آن قدر ارشاد ایشان وسعت پذیرفته که مرتبه اول که بکابل آمدند روز اول شش هزار کس رجال و نساء در نزد ایشان داخل طریقه شدند و روز دیگر از کثرت خلائق حساب و سیاهه را موقوف نمودند خلفای صاحب کمال از ایشان بسیار ماندند و ارشاد ایشان انتظام کلّی یافت و در هر قریه از قرای کابل خلیفه از ایشان متمکن است و کذلک در دیگر بلدان و مسموع گردیده که آن قدر جذب در صحبت ایشان بود که اکثر مردم حلقه ایشان بیهوش میشدند و بعضی بجنون مے رسیدند باوجود مراعات طریقه که مدار آن خفیه است اهل حلقه ایشان ضبط خود نمی توانستند نمود و تأمل بو جد مے کشید و از کثرت تواجد غلغله در تمامی محله مے افتاد و رهگذار از هجوم خلائق بسته می شد و بر همه آنها وجد سرایت می نمود و در کوچه و بازار مدهوشان سرشار افتاده بودند یکی از مریدان ایشان نزد فقیر نقل نموده که روزے وقت را دریافته بخدمت عرض نمودم که مدار طریقه عالی بسکوت است و حضرت نیز امر سکوت مے نمایند اما مردم خود را نمی توانند یافت باعث آن چه باشد تبسّم نموده فرمودند که شیرمستان نقشبندی کاسات می قادری مے نوشند یعنی نسبت ما از نسبت مادری چاشنی از نسبت قادری گرفته از ان نشه دوبالا دارند و ضبط خود نمی توانند نمود فرد از ین افیون که ساقی در می افگند ؛ حریفان را نه سر ماند نه دستار و آخر عمر نسبت موروثی بر ایشان غلبه کرد و اهل صحبت ایشان تمکین و وقار

آمدند و از غلغله و بیقراری تسکین یافتند. خدمت ایشان رساله در بیان سلوک و تسلیک املا فرموده اند و کار را بر طالبان سهل نموده و دران بسی مدارج معارف را بیان کرده اند و در مجلس عالی ایشان آن قدر صلابت ایشان مستولی بود که کسی را یارای تکلم نبود و مزاج مبارک ایشان جلال آمیز بود و هیبت ایشان در دلها متمکن فقیر صحبت ایشان را در صغر یافته بودم آن قدر التفات و مهربانی که می نمودند هرگز یارای تکلم نداشتم. بخاطر فقیر نیست که در حضور ایشان متکلم شده باشم نقل تصرفات و خوارق ایشان از حد زیاده مسموع شده اکثرے بخاطر نمانده و از آنچه بخاطر مانده دو سه تصرف ایشان نوشته میشود صوفی عبداللہ نام مردے از مستفیضان ایشان ظاهر نمود که روزے در نواحی کابل بقرب چارهی ایشان بودم پالکی مبارک ایشان را در راهے می بردند ناگاه قطعه ابرے بر آسمان ظاهر شد و بهن شدن گرفت مقارن دامان کوه چند سیاه خانه از قبیلے مهمند نزول نموده بودند خدمت ایشان بجانب ابر نگاه نمودند باز بطرف سیاه خانه دیدند و ساعتے متامل شدند و بفقیر خطاب نموده فرمودند که زود خود را باین سیاه خانها برسان و باهل آن بگو که فلانی درینجا می آید اگر قبول کردند زود بیا فقیر خود را رسانیده پیغام رسانیدم آنها از قبول نزول ایشان ابا کردند بخدمت رسیده معروض داشتم سر مبارک خود را جنبانیده بر زبان مبارک آوردند الراضی بالضرر لا یستحق النظر فرمودند که مردم قدام را بقلعه خود راهنما شده خود مقدم شو و زود تهیه مکان نما که باران شدید بنظر مے آید فقیر صوفیان را که در قدام بودند بقلعه خود راه نمودن شدم و خود مقدم شده تهیه مکان نزول ایشان نمودم چون خدمت ایشان بدر قلعه رسیدند باران بشدت تمام ریزش نمود و خدمت ایشان ملد ر بقلعه درون شدند فقیر ترسیدم

که مباوا از من ملول شده اند معروض داشتم که باعث ملال ذات عالی چه باشد فرمودند که در ابر بلائے بسر اہل سیاه خانہا بنظر آمده ملتجی برفع آن شدم معلوم نمودند که اگر بنزغیب تراد رضانہائے خود برند ازین بلیه نجات یابند و آنہا از دل مراد رمکان خود قبول نفرمودند آن بلیه بر آنہا واقع شد بر برج قلعه برآمده مشاہده احوال آنہا بکن فقیر از برج متفحص شدم دیدم که سیلے عظیم از کوه آمده و خانہائے آنہا را برداشته بدریا ملحق نمود و واقعه را بعرض رسانیدم فرمودند که الراضی بالضرر لا یستحق النظر

نظم

زهی غلام حسن پیر عارف کامل
چو کرد عزم مسلم بسیر باغ عدن

بفرقتش ز همه شهر غلغله برخاست
بماتمش همه جا جمع شد چه مرد چه زن

سحر ز چشم کواکب فشانده قطره ز اشک
ز غم بخون شفق شام کرد تر دامن

ز پیر عقل چو جستم وصال را تاریخ
جواب داد که تاریخ شان مجو از من

ز اهل شهر شنو کز غمش چه میگویند
شنید از همه سو نعره هی غلام حسن

۱۲۰۵ھ

مزار شریف ایشان در پشاور در جنب والد بزرگوار خود متصل مرقد حضرت قدوة الاولیا بسمت مغرب است اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُون ط خدمت ایشان کثیر الاولاد بودند اما پسران ایشان سوای بنات هفت نفر خلف شدند فرزند اول ایشان میان غلام اسمٰعیل نام داشتند و بمحاسن و کمالات آراسته بودند تمکین و وقار شعار ایشان بود از علوم ظاہری بہره کلی داشتند و سلوک باطنی را بخدمت والد خود باتمام رسانیده بودند و ہر دم بسیار اخذ طریقه

از وی نمودہ بودند و بعد از والد شریف خود بر مسند والد در پشاور بودند و فرزند ثانی ایشان والد فقیر اند کہ حضرت شاہ غلام نبی نام داشتند و والد ایشان نیز از سادات کرام بودند بعد از بہرہ علوم ظاہری کسب کمالات باطنی از خدمت والد خود نمودہ اند و مجاز گردیدہ و نامہ ارشاد بدستخط جد شریف برای ایشان نزد فقیر موجود است ایرادمی رود بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ معلوم جمیع طالبان راہ حق سبحانہ و تعالی و جمیع مخلصان حضرات عالی شان غزنی و کابل و کوہ دامان و قندہار و ترکستان را بودہ باشد از این جانب فقیر غلام حسن سلام سنت الاسلام مطالعہ نمایند و ختم الم و فاتحہ با جماعۃ درویشان در حلقہ ہا و اذکار ختم در دعاے سلامتی ایمان شمایان مخلصان مشغولیم بعدہ آنکہ مخفی نماند در این وقت فرزندے ارشدی جامع الکمالات نور چشمی میر غلام نبی کہ اجازت نامہ چہار طریقہ کہ مراد نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ است بموجب امر حضرات عالیشان رخصت این چہار طریقہ را دادہ شد ہر طالبے اکہ ذوق طلب راہ حق جل و علا در طریقہ حضرات عالیہ نقشبندیہ و جمیع طریقہ ہا باشد مرید شوند کہ بہرہ خواہند یافت و خوشنودی حضرات عالیشان خواہد شد و نجات دارین در این است از کمالات حضرات ایشان بشرط آنکہ بر سجادہ شریعت مستقیم و برحب اولیا اللہ و مرشدان طریقت مستقیم و سرگرم باشند انشاء اللہ تعالی بکمال مکمل خواہند رسید و خدمت فرزندے ارشدی جامع الکمالات میر غلام نبی را بنیاز تمامی ایجاب دادہ باشند کہ باعث رضای حضرات عالی شان و رضامندی این فقیر خواہد شد چرا کہ شما جمیع خلیفہ ہای و مرید ہا را بایشان سپردہ شد میباید کہ در خدمت ایشان حاضر باشند و اگر ہر کدام روگردان این خاندان حضرات شود خدا و رسول خدا

وحضرات عالی شان و نیز این فقیر از او نا رضا باشد چراکه رضای فرزندی رضای فقیر است زیاده چه نوشته شود. والسلام علی من اتبع الهدیٰ ۔

ذکر خوارق عادات ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خوارق بسیار از ایشان مخلصان اظہار می نمایند که ایراد آن بتطویل مے انجامد از آنہا نقلے از زبان حضرت والدہ بیاد فقیر است نوشته می شود والدہ فقیر مے فرمودند که در ایامی که ترا حامله بودم روزے والد تو فرمودند که بخانه ما فرزند نرینه تولد خواهد شد و ہمچون این خال سیاه که بر صدر من است بر صدر او خواہد بود و طویل العمر وغیرہ بشارات عنایت نمودند چون تولد شدی بعینه ہمان نوع خال که بر صدر والد تو بود بر سینه تو بوده است و الی الحین آن خال بر صدر مائل به پہلوی چپ فقیر موجود است وکذلک وقت حمل برادر فقیر میان ضیاء الحق نیز فرموده بودند که خالے که بر کتف من است بر کتف این پسر خواهد بود و ہم چنین وقت حمل ہمشیرہ نیز فرمودہ بودند که این مرتبه بخانه ما دختر تولد خواهد شد و در جوانی رحلت خواهد کرد فوقع کما اخبر خدمت مرشدی حضرت قیوم جہان مے فرمودند روزے والد شما کتابتے بجانب من نوشته بودند و در آن کلمات ناملائم ثبت نموده بود بخاطر گران آمد شخصے پرسید که چه مکتوب است که شما را ملول ساخته است گفتم کاغذ غلام نبی است که مقدمات ناملائم نوشته است در آن ہنگام ملہم ساختند که حضرت غلام نبی بگو که وے پایه محبوبیت دارد و از محبوبان ناز معقول است خدمت مرشدی حضرت قیوم جہان قدس اللہ سرہ الاقدس میفرمودند که زہے طالع والد شما که در آخرت او را ہم مقام حضرت بی بی صاحبه می باید شد که مقدمه زوجیت این امر را مستدعی است

مفعول

روزی رساله منظومه والد شریف در دست فقیر بود فرمودند که چه در دست داری رساله را بخدمت گذاشتم دیدند و بسیار پسندیدند و تحسین نمودند خدمت ایشان را در توکل پایه بلند و عالی بود حتی که اد رارمعین هر گز نمی پسندیدند و مردم از مشاهده اخراجات و کثرت عیال و خدمت صادر و وارد و صوفیان مقرری که همیشه در خانقاه بودند متحیر می ماندند و حمل می نمودند که ایشان در کیمیا دست رس دارند بعضی بخدمت ایشان ظاهر نمودند که شما را در کیمیا دسترس عظیم است چه شود که ما را نیز بنمائید خدمت ایشان تبسم نموده فرمودند که کیمیای ما کسبی نیست موہبتی است که بهمه کس راست نمی آید و آن توکل کامل است که از مواهب ایزدی است مرتبه ثانی که فقیر بعزم حج بقندهار رسیدم و بزیارت ایشان مشرف شدم بفقیر فرمودند که قرب ارتحال معلوم می شود ترا نباید که از نزد من بروی حج فرض ادا ساخته باید که با من باشی و بعد از من سرپرستی عیال و خدمت فقرا نمای فقیر معروض داشت که از کابل باراده حج برآمده ام و الحال تقاعد خیلی بر من گران است امید از کرم عالی آنکه فقیر را رخصت فرمایند آب بچشم آورده فرمودند که حسبنا الله و نعم الوکیل ترا بخدا سپردم وقت رخصت تا بیرون شهر بوداع برآمدند و ادعیه مسنونه وداع خواندند فرمودند که از راه خدا گردانیدن محال است والا نه رخصت نمیدادم چرا که بار دیگر ملاقات معلوم نمی شود از فقیر گریه کنان جدا شدند و فقیر نیز گریان بودم فقیر چون بشرف زیارت روضه مشرف شدم معلوم نمودم که بطریق غرابتی معامله درمیان آمد چون فقیر از احکام حج خلاص شدم و از زیارت کامیاب گردیدم بسرعت از راه خشکی مراجعت نمودم و در راه موانع بسیار واقع شد چون بشکارپور رسیدم خبر ارتحال ایشان رسید تاسف دامن گیر شد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ سنه هزار و دو صد

وبیست وشش در ماه جمادی الاول بجوار رحمت حق مشرف شدند و مدت عمر ایشان پنجاه و شش سال شد و در ایام مرض مریدان را فرمودند که تا آمدن محمد فضل بکسی رجوع ننمایند و چون او بیاید از و مشغول شوید و دیگر وصایا بمریدان نمودند و وصیت نامه برای فقیر نوشته بدست ملا هراتی که از ملتزمان صحبت ایشان بود دادند و تاکید نمودند که بدست دیگرے نخواهی داد و در آن بعضے اشعار رنگین از زاده طبع خویش ثبت فرموده بودند لله الحمد که آن ودیعت بفقیر رسید ع بوسیدم و برمردمک دیده نهادم ؛ و این قطعه در مادهٔ تاریخ ایشان از فقیر منظوم شده

نظم

آن عارف ولی که غلام نبی بداد — چون شد برون ز حیطهٔ این تیره خاکدان

عریان شد از لباس جسد بهر وصل یار — در بر گرفت شاهد مقصود در زمان

در مرغزار قدس بصد گونه آب و تاب — با دار روان قدس و الاش جاودان

گفتم خرد بسال وصالش چه یافتی — چون خرده بین اهل جهانی و نکته دان

گفتا که رو تو باسر سالش حساب کن — بردند روح انور او را به قدسیان

فرزند ثالث جد شریف میان مسعودی اند والده ایشان صبیهٔ جناب زبدة الکاملین سرمست باده قیوم فنافی الرسول حضرت شاه صبغة الله جیو است که در ذکر او شان رمزے بدان رفته الحال اکبر اعمام فقیر ایشانند در باجور بارشاد فیض رشاد مشغول اند و مردم آن نواحی با ایشان اخلاص کلّی دارند حکام و رعایای آن نواحی از مخلصان ایشانند و فرزند رابع جدّ شریف میان ابو الحسن اند و فرزند پنجم ایشان میان عبد الوهاب است و فرزند ششم ایشان میان حاجی نام دارند و فرزند هفتم ایشان میان غازی است و این هر دو صاحبزاده که اخیر ذکر شدند از بطن والده والد فقیر اند و تربیت پدر والد فقیر یافته اند

تذکرۂ سابع از منتخب سادس در ذکر احوال حضرت شاہ عزت اللہ و باقی فرزندان حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرزند دویم حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم احمد نام داشتند در محبت والد شریف خود فانی بودند و از ان محبت نتایج کلی یافتند از ایشان یک پسر خلف شدہ میان نثار احمد نام و میان سراج احمد فرزند وی بودہ فرزند ثالث حضرت شاہ نوردین نام داشتند میان بدرالدین ولد ایشان بود فرزند رابع حضرت قطب الاقطاب میان عبد القدوس نام دارند از ایشان یک پسر خلف شدہ فرزند خامس ایشان حضرت شاہ عزت اللہ اند خدمت ایشان اول از والد خود مشرف شدہ سلوک بخدمت برادر خود قدوة الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد نمودہ اند و باعلیٰ درجات کمال فائض شدہ و بہ نسبت خاصہ مجددی رسیدہ اند و از خدمت برادر خود مجاز گردیدند و جہانی از ایشان منور شدہ معاملہ ارشاد ایشان عالم گیر بود خلفای ایشان طرق جاری دارند ارباب جاہ و ریاست را رجوع کلی بخدمت ایشان بودہ اوصاف اخلاق ایشان مستحق کتاب علیحدہ است خدمت ایشان مرتبہ مداریت داشتند سخا و کرم ایشان منت بر اہل زمان گذاشتہ بود ہمت عالی ایشان بنوعی بود کہ دنیا و مافیہا در نظر ایشان حکم متاع غرور داشت اگر بالفرض تمام امتعہ دنیائی با ایشان تعلق میداشت و آنرا بیک کس میدادند ہنوز از عطای خود محجوب می بودند آن قدر مہربانی کہ بر فقیر داشتند اگر احصائی آن نمایم مثل ربع این مجموعہ

جمع شود و خدمت ایشان بعمر مسنون سید در بلده کابل بوصال حضرت باری مشرف شدند بتاریخ دوازدهم بمتابعت سید البشر سرافراز گردیدند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ بیرون شهر کابل برتپه مشرف بر چمن در دامن پشته مرنجان شرقی بلده مذکور آسودند احمد خان نورزئی که از مریدان صمیمی ایشان بود بنای مزار فیض آثار ایشان نموده مسجد و احاطه و چاه و مکان ترتیب داده و تیمور شاه بادشاه درانی باغیکه قریب مزار ایشان است مسمی بگلاب باغ در صرف مزار ایشان گذاشت و احمد خان مذکور بعد از وفات بموجب وصیت در تحت قدم ایشان مکان یافت طوبی له و بشری الیوم مزار مبارک ایشان مرجع خلائق است یزار و یتبرک به رحمة الله علیه از ایشان هفت پسر خلف شدند اکبر آنها میان شاه بیگ است که مسند ایشان باو تعلق دار دامروز در یارکند بر هنمونی بریه مشغول است فرزند ثانی ایشان میان شاه نواز نام داشت در صورت این مخدوم زاده راخیلی مشابهت بوالد شریف خود بود اکثر عمر در بدخشان بسر برد و آخر به بخارا رفت و آنجا رحلت نمود این هر دو مخدوم زاده مذکور خیلی محبوب والد خود بودند سوای این دو مخدوم زاده پنج فرزند دیگر حضرت شاه عزت الله قدس سره داشتند حافظ عباس و میان الیاس و میان علیم الله و میان نعمت الله و میان حرمت الله اللهم وفقهم فیما تحب و ترضی

ذکر فرزند سادس حضرت قطب الاقطاب شاه غلام محمد معصوم رضی الله تعالی عنه جناب قطب الاقطاب و العارفین غوث الکاملین حضرت پیر محمد صادق در قید حیات پیر سرست باده قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم نور الله تعالی مرقده و جناب قطب الاقطاب حضرت غلام محمد قدس سره بر شریعت نبوی علی صاحبها الصلوة و السلام محکم بدرجه کمال و محبت حضرات ذوالبرکات قدس الله اسرارهم مزین بعلم و تحصیل علم ظاهری و باطنی آراسته و بخدمت حضرت قبله دارین خود بطریقه مبارک مشرف شده بودند و مخلوقات الهی جل شانه از ارشاد

* از اظهار عبارت از آنحضرت سه فرزند خلف شدند و مخفی است از نظر *

ایشان در دارالسلطنۃ کابل و کوہ دامن و توابع و اطراف بہا ہر طرف و از جلال آباد از دست
مبارک ایشان ہزاران کسان بتوبہ و انابت و تلقین مشرف شدند و از اعزازان
و شرفایان و عزیزان تاثیر مجلس و صحبت ایشان بہر کس تا سر و سرایت میشدند و
حرص و ہوای و ریای بوجود مسعود راہی نداشت و ہموارہ ظاہرا و باطنا بخلق
محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام آراستہ و عمر مبارک ایشان شصت و سہ
سال بود در پشاور بجوار حق رحلت نمودند ازان حضرت سہ فرزندان خلف
شدند ہر واحد مسند ارشاد بکمالات صوری و معنوی آراستہ بودند حضرت
میان محمد اسحق و میان حضرت غلام محی الدین و حضرت میان
محمد یعقوب **ذکر** فرزند سابع حضرت قطب الاقطاب میان عبدالاحد
اند مشہور بمیان کالوجیو از ایشان چہار فرزند خلف شدہ میان غلام رسول
و میان غلام حمید و حافظ عبدالحمید و میان فضل حق **ذکر** فرزند
ثامن حضرت قطب الاقطاب حضرت میان بشیر اللہ قدس سرہ اند
خدمت ایشان در عین نشو نمای جوانی و قوت نسبت باطنی لاولد رحلت نمودہ اند
مکارم اخلاق [illegible] البیان است مردم کوہستان و نخراب کابل و توابع مریدان
ایشان اند کہ بعد ارتحال ایشان بحضرت مہدی قیوم قیوم جہان
گرویدہ اند یکی از مریدان ایشان نقل نمود کہ در ایامیکہ ایشان امرد بودند روزی
من در رکاب ایشان بودم در رہگذر شخصی بطرف ایشان نگاہ انداخت گستاخانہ
متصل آن نگاہ کور شد بعدہ بخدمت ایشان آمدہ گریہ و زاری آغاز نمود
پس از التجای بسیار پارہ خاکی بر داشتہ دادند کہ در چشم خود بکش چون کحل
الجواہر آنرا بچشم انداخت فی الحال بینا شد تصرفات ایشان را اگر بیان نمایم
باید کہ نصف این مجموعہ دیگر بیفزایم رحلت ایشان در غربت واقع شدہ

در

* از مرسل مصنف در سن یکہزار و یکصد و ہفتاد محل ھا شم محمد علی ہندی ۱۲

دربلده لاهور از آن جا بوت ایشان را بدار الارشاد سرهند بردند و در جوار والد ماجد خود مدفون شدند خلد منا ایشان. و حضرت قیوم جهان قدس الله تعالیٰ سره الاقدس و والده حضرت بی بی صاحبه از یک مادر بودند آمد **ذکر فرزند** تاسع حضرت قطب الاقطاب حضرت مرشدی قیوم جهان اند اسم مبارک ایشان در افتتاح کتاب ذکر یافته و کیفیت احوال ایشان به منتخب سابع حواله نموده شد و باعث بر جمع این مجموعه ذکر ایشان شده بیت

مثنوی را چون تو مبدء بوده	گر فزون گردد تو اش افزوده

منتخب سابع از منتخبات سبعه متضمن بر هفت تذکره

در احوال مجدد مائة ثالث عشر غوث الجن والبشر قطب زمان قیوم جهان زبدة اهل الله حضرت حاجی محمد صفی الله رضی الله تعالیٰ عنه و منتسبان ایشان

تذکره اول از منتخب سابع در ذکر ولادت صوری حضرت قیوم جهان رضی الله تعالیٰ عنه

ولادت کثیر السعادت ایشان چهارم ذی القعده الحرام سنه هزار و یکصد و پنجاه و شش هجری وقوع یافته از والد شریف ایشان منقول است که شبی که فردای آن خدمت ایشان متولد شدند در واقعه بزیارت حضرت ابو البشر علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام مشرف شدند و خدمت حضرت ابو البشر در آن واقعه بوالد ماجد ایشان بشارت دادند

که فرد ابخانه تو فرزندی تولد خواهد شد که عجوبه روزگار و برگزیده کردگار خواهد بود و نسبت
آبا و اجداد را وارث خواهد گردید و عالمی از و منور خواهد شد قدوم میمنت لزوم او را سبب
مغتنم دانسته اسم مرا بوی گذار چون خدمت حضرت قطب الاقطاب از خواب چشم کشودند
وقت صبح بود بوضو و نماز پرداختند در خانقاه معلی با جماعت فقرای بمراقبه مشغول بودند
دیدند که کعبه حسنی ابخانه ایشان نزول نموده و میگوید که برائی زیارت فرزند نو متولد شده
توآمده ام درین بودند که خادمه از حرم سرآمده بشارت ولادت آن قرة العین الولائیت
بسمع مبارک رسانید خدمت ایشان از بشارات پی درپی بفرحت تمام داخل حرم
سرا شدند و مولد والائی آن نوباوهٔ بستان مجددی و معصومی شتافتند و بوسه بر طاق
ابروئی آن ثمرة الفواد دادند و در گوش ذی هوش ایشان اذان و اقامت رسانیدند
می آرند که چون آغاز تکبیر نمودند طفل نو متولد شده لب به تکبیر کشود چنانچه حضار همه استماع
نمودند بعد از فراغ بوالد ایشان آنچه شنیده بودند معروض داشتند خدمت ایشان
امر باخفائی آن فرمودند و گفتند که این طفل فرد عصر خویش خواهد شد و صاحب معاملات
شگرف خواهد شد و عالمی از نور ارشاد او منور و کامیاب خواهد گردید و مرا برائی تولد
او گذاشته بودند الحال چون این نادره پیدا شد سبب بودن خود را درین عالم نمی بینم
از والدهٔ ایشان منقول است که این طفل من چون اطفال دیگر اول لب بگریه نکشود
بلکه ابتدائی لب بذکر مبارک اسم ذات کشوده و سه مرتبه بفصاحت تمام اسم مبارک الله
را بزبان آورده بعدهٔ بگریه پرداخت و والده ایشان می فرمودند که عجائبی که ازین
طفل می بینم اگر اظهار نمایم اکثری باور ندارند لهذا اسرار او را پوشیده می دارم بیت

عرض نادادن ز حالات تو حالی دیگر است :: چهرهٔ پوشیده حالا ز اجمالی دگر است

و خدمت والد ایشان در ایام طفولیت این شجره ولایت توجهات عالی خود را از ایشان
دریغ نمی داشتند چنانچه خود حضرت قیوم جهان در دیباجه مخزن الانوار صفی

احمدی فی کشف اسرار المجددی ایمای بدان نموده اند هذا هو هر چند که در ایام حیات صوری آن کعبه ارباب حقیقت این فقیر صغیر و خورد سال بود فاما از انجا که در حصول کمال و برکات طریق درین سلسله علیه نقشبندیه جلیله صغیر و کبیر و برنا و پیر و نساء و رجال و احیاء و اموات مساوی اند لهذا آن حضرت قبله دارین و کعبه کونین قدس سره بموجب عنایتی که در حق من داشتند بمقتضای امر الهی جل شانه که بدان مامور بودند کمال اشفاق و عنایات خود را درباره این فقیر فی سائر فرزندان مصروف داشتند و درهمان ایام طفولیت بدل نا قابل این هیچ اصل متوجه گردیده توجهات کثیر البرکات خود را ازاین ذره بیمقدار دریغ نداشتند و اکثرے به بشارات عالیه و اشارات متعالیه نیز مے نواختند چنانچه برخے از بشارات که از زبان درفشان آن عالی حضرت متعالی منقبت که در حق این بے بضاعت صدور یافته در سائر احباب اخیار آن قبلة الابرار در رنگ آفتاب نصف النهار بدرجه اشتهار است و چنانچه مقربان آن درگاه فلک جاه را از استماع آن کلمات زاکیات در حق طفل چند ساله که مشاهده می نمود تعجب و حیرانی می افزود بیت

نیست امروزی میان ما و جانان اتحاد	بلبل ما را به طفلی چوب گل گهواره بود

تم کلامه العالی وکذلک از جد امجد ایشان حضرت قیوم زمان و حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنهما نیز در حق ایشان بشارات عالی و اشارات متعالے علی التواتر والتوالی منقول است که شمه ازان خدمت ایشان در قصیده مدح حضرت قیوم الزمان نظم فرموده اند اینجا چند فردے ازان تیمناً مذکور میگردد

نظم

عروة الوثقی بآن شه وانمود گفت از نسل تو آید در وجود	بهر این مسکین بشارات که بود بوالعجب فردے بالطاف و ودود

کو یگانه عصر خود باشد چو من
بل خلیفه حق بود اندر زمن
بر همه ذرات عالم زامر هو
هم چو خور تابنده باشد نور او
از محیط فرش تا عرش علا
جمله زو یابند ارشاد و هدا
اندرین دیر کهن زان نام دار
در و تورع آید عجائب روزگار
ای خدای پاک بیچون و چنان
دستگیر وره نمای بیکسان
این صفی بیچارهٔ مسکین گدا
دارد امید عطا بی انتها
حامل بار امانت شد به جهل
لطف کن از قوتش آور به فعل
بر سرش از چار سو صد آفت است
دست بر گیرش که وقت رافت است
از حواس خمسه خسته جان شده
شش جهت را چار طبعش ره زده
خاطرش اندر شش و پنج ابتر است
نرد جانش پای بند ششدر است
ماه کنعانش فتاده در چهی
آفتابی دل در ابر ناگهی
یونسش در بطن ماهی شد زبون
از کرم آور ز ظلماتش برون
ای بحق شاه فرقان مجید
کن در آغوشش آنچه در گوشش رسید
وی بحق سائر ربّانیان
گوهر گنج نهانش کن عیان
تا کند جان اندران حالت نثار
هر دل افسرده را بخشد بهار

از خدمت ایشان مسموع است که می فرمودند که در ایام طفولیت عجائب معاملات در نظر من می در آمد و ظهور ارواح طیبه و ملاقات صلحای جنیان اکثر و تورع می یافتن روزی در ایام صبی با اطفال هم عمر خود بیرون شهر لاهور رفته بودم و دران ایام سوالان نانک پرستان بر نواحی بلده مذکور تاخت می نمودند اتفاقاً دران ساعت بر درخت کناری سوار بودم و برای اطفال کنار می افشاندم ناگاه گرد سوران پیدا شد و اطفال گریختند و به شهر رفتند و من مطلع نشدم همچنان کنار خوب چیده با طفال ندا کردم

کہ کنار را بگیرند اطفال گفتند و انداز دید و من بر آن اطفال می نگریستم دیدم کہ از دہن
اطفال آتش می بر آید متحیر شدم گفتم چہ شدہ شمایان را کہ آتش از دہن شما مے بر آید گفتند
کہ ما اطفال جنیانیم چون اطفال کہ ہمراہ شما بودند از ہیبت سواران سکہ گریختند و شما را
اطلاع ندادند ما یان برائی خدمت گذاری و محافظت شما آمدیم و نیز می فرمودند کہ در ایام
طفولیت روزی در جنگل شدیم و با من کسی نبود شیری را دیدم کہ درعقب من می آید
و بہر طرف کہ می روم متابعت من میکند و دل من قوی بود ہیچگونہ خطرہ بمن راہ نداشت
چون از جنگل بر آمدم شیر از من تخلف ورزید دانستم کہ بدرقہ من شدہ بود و نیز مے فرمودند
کہ روزی بر اسپ سوار بودم و خادمان متعقب شدہ بودند براہی می رفتم ناگاہ اسپ
ایستاد و نمیرفت چون تفحص نمودم دیدم کہ شیری حملہ کنان از روی من می آید بمجردی کہ چشم
من بروی افتاد بسرعت تمام پس گردیدہ میگریخت دانستم کہ حفظ الٰہی با من است
مصرعہ وانراکہ تو رہبری زکس باکش نیست ؛ ازین نوع معاملات در
طفولیت بایشان روی دادہ و مسموع شدہ اگر ثبت نمایم بتطویل انجامد خدمت
ایشان بسن چہار سالگی از سایہ بلند پایہ والد شریف خود جدا شدند و ودیعت
نسبت علیہ را اجمالا از والد خود گرفتند و بقیہ سلوک را بہ تفصیل از خدمت
برادر خود حضرت قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد رضی اللہ عنہ
بعد از رسیدن بسن بلوغ نمودہ اند چنانچہ رمزی ازان در رسالہ خود آوردہ اند
و خدمت حضرت قدوۃ الاولیا بوصیت والد بزرگوار خود دقیقہ از دقائق افاضہ
در حق ایشان نامرعی نداشتند میفرمودند کہ در ایام طفولیت یاد دارم کہ در ہر
مرضے کہ عارض میشد از فکر خود مصالح آنرا دانستہ طبابت میکردم نافع می افتاد
و نیز عنایت نمودہ اند کہ ہر کہ بسن دہ سالگی رسد و در مزاج خود محتاج
بطبیب شود این معنے از نقص عقل او خبر مے دہد ؛

ی نمودم

تذکرهٔ ثانی از منتخب سابع در ذکر رسیدن حضرت قیوم جهان بسن بلوغ و کسب کمالات و رسیدن ایشان بدرجات عالیات رضی الله عنه

چون عنایت بیغایت جناب قدس خداوندی جل شانه شامل حال ایشان بود از ابتدای نشو نمای جوانی شوق این راه دامنگیر ایشان شده عنان توجه شریف آن مستغنی التعریف را درپی حصول کسب کمالات و وصول به محول حالات گردانیده شورشی جنونی در طلب ارزانی نمود و آتش عشق در کانون سینه معارف گنجینه ایشان انداخته خس و خاشاک ماسوای مطلوب را بدان شعله جانگداز درداد وجود شریف ایشان را چون طلای ناب از تاب التهاب بدر آورده بجواهر بیشمار و لآلی آبدار معارف و اسرار مرصع و مزین گردانید چنانچه رمزے ازان کلام مبارک فرجام ایشان استنباط میگردد **هذا هو** ملخص کلام آنکه چون پس از وفات آن خجسته صفات این پس مانده سرگردان صغیر و خورد سال مانده بود از سایه بلند پایه پیر و پدر بزرگوار جدا افتاده لهذا از غم مفارقت و الم مهاجرت آن عالی حضرت متعالی منقبت زار زار چون ابر نوبهاری گریست و سینه بریان خود را بآب دیده گریان تسکین میداد و گرد یتیمی را از جبهه غبار آلوده خویش بر و مال بیکسی مے افشاند و با هر که از جماعت اقارب شیشه دل غمگین مجروح خود را می نمود بعضی بلفظ بشکن بشکن تا شکسته گردد و اشارت بسنگ ملامتم می نمودند و جمعی به نیش سنان زبان جگر ریش نموده نمک پاشی چشم حقارت طبایم می فرمودند تا سالی چند بر این حال بر آمد که عنایت ازلی حضرت لایزالی شامل حال درویش گردیده دستگیری

رحمت فرمود و او را بخدمت فرزند رشید و خلیفه آن امام همام قبلة الانام روح الله روحه رسانید و طریق اندراج النهایة فی البدایة این اکابر را به برکت صحبت شریفش حاصل نموده باجازت تعلیم و تلقین طریقهٔ علیهٔ شریفه از جناب فیض مآب او مفتخر و ممتاز گردید الحمد لله علیٰ ذلک حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه و مبارکا علیه تم کلامه الشریف ؛ مخفی نماند که این معاملات که مذکور گردید مخبر از مبادی احوال و مشعر از طلوع اختر اقبال آن کعبهٔ ارباب حال دارد اما کمالاتی و مراتبی که از جناب قدس الهی به محض عنایت نامتناهی در حق ایشان مرحمت شده مصداق ما لا عین رأت ولا اذن سمعت توان گفت بیت

وصف حالاتش نیاید در شمار	عاجزم گر یک بگویم از هزار

و ارشاد ایشان در اطراف عالم منتشر شد و خلفای صاحب کمال از ایشان بروی کار آمدند و بگرمی هنگامه غلغلهٔ ارشاد را به مشرق و مغرب رسانیدند و چون عمر شریف ایشان بحدود اربعین رسید متصل آن سفر ترکستان بایشان روی داد و دران سفر شورشی و جذبی در نهاد ایشان افتاد و قلق و اضطرابی دیگر پدیدار گردید چون از آن سفر مراجعت واقع شد و به کابل رسیدند آن حالت تزاید گردید و معامله ایشان را بجائی رسانید که از جمیع ما هست خود یکسو شدند و ترک کلی گزیدند حتی که آنچه در ملک و بود همه را بفقرا و مساکین ایثار نمودند و مداخلی که مقرری سرکار ایشان بوده از همه دست بردار شدند فرامین و ارقام را بسلاطین و حکام پس فرستادند و در آمد شد اهل روزگار را روی بر خود بستند حتی که امرای ذو الاقتدار چون بزیارت ایشان می آمدند در دیوان خانه یا در خانقاه نشسته انتظار بسیار کشیده می رفتند و صحبت میسر نمی شد بعضی که خوگیر صحبت ایشان بودند انواع ترددات بکار بردند

نافع نہ افتادی و مردم در نظر ایشان چون شیر ببر مے نمودند تا آنکہ فقرای خانقاہ معلی را طلب داشتہ اظہار نمودند کہ فقیر بنقص خود اطلاع یافتہ ام و خود را مناسب بمنصب ارشاد نمیدانم باید کہ شمایان از قبل من خود را رخصت دانستہ از ہر جائی کہ بوی بہ مشام شما آید بوی بگیرید و مرا معذور دارید و درین امر الحاح فرمودند اما محبان از آنچہ داشتند برنگشتند بمصداق این فرد

فرد

تو خواہی آستین افشان و خواہی روی من درکش	مگس ہرگز نخواہد رفت از دکان حلوائی

و دیدہ آنچہ بودند پانزدہ نشستند دران ایام حضرت ایشان بقدر ادای صلوة خمسہ بمسجد خود می آمدند بعد از ادای بسرعت بزاویہ کہ در حرم سرای اختیار نمودہ بودند می شدند و آنجا بگریہ و زاری و التجا و تضرع بسر می بردند و متعلقان و محبان از دیدن آن حالات و ترک تنعمات و التزام ریاضات و استماع و تعب و بیقراری روز و شب و انواع قلق و اضطراب ایشان در غم و الم می بودند و چارہ آن نمی دانستند بلکہ حکم بجنون و سودا میکردند بیاد فقیر است کہ روزے دران ایام بخاطر ایشان آمد کہ کتب و اسباب تبرکات نیز داخل اموال اند آنہارا نیز باید بفقرا داد چون اظہار این امر نمودند حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا فرمود کہ کتب و اشیای متعلق تبرکات را فقرا سہل دانستہ باشند کہ چیزے از دست خواہند بر آورد بہتر آنست کہ اشیای مذکورہ را فروخت نمودہ مبلغی کہ حاصل آید بفقرا دہند حضرت ایشان امر بفروخت آن اشیا نمودند آنچہ قیمت آنہا مقرر شد حضرت بی بی صاحبہ از خود دادہ آن اشیا را داشتند و نیز روزے اہل حرم سرائی در یک حجرہ انداختہ مساکین را طلب داشتہ اشیا ما یحتاج خانہ را تمام بآنہا دادند از زین نوع معاملات بسیار دران اوقات از ایشان بوقوع مے آمد بارے روزے سنگے طلب نمودند چہار دندان علیای مبارک خود در شکستند چون دندان ہائے مبارک مضبوط بودند

بضرب شدید بر آورده شدند و بایشان محنت کلّی روی نمود و مدّتی بزحمت بسر بردند
و این امور هیچگونه مسکن اضطراب ایشان نمیشد و جمال مقصود بحسب خواهش نمی نمودند
تا روزی در معامله بزیارت حضرت سرور کائنات صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم
مشرف شدند و آزان سرور مهربانی و شفقت بسیار مشاهده نمودند و بعد ازان روزی
والد خود را امید یافتند که بایشان توجه می نمایند بعد چندی حضرت مجدد الفثانی رضی
را دیدند که در ایشان تصرف نمودند و نسبت خاصه خود را القا فرمودند و معامله ایشان
روز بروز مترقی گردید و سکر ایشان بصحو ممتزج شد فی الجمله دریافت معامله خود نمودند
روز بروز بعروجات و مکاشفات و الهامات سرافرازمی گردیدند و تسلّی هامی یافتند
تا بار دیگر بزیارت حضرت خواجه کائنات صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم
مشرف شدند و آن حضرت عنایت فرمودند که تا الحال در من مرضی بوده الحال
صحت کلّی حاصل روزگار من شده زهی مراتب متابعت و سرایت محبت که تا بچه
حدّ یک جهت می سازد که احوال محبّ را محبوب بخود اشاره می نماید **بیت**

هست معذوریش معذوری من	هست بیماریش بیماری من

بعد ازان بالکلیه با فاقه آمدند اما رجوع بارشاد نمی نمودند و کسانیکه در خانقاه معلّی
درین مدت معطّل مانده بودند بعرض مے رسانیدند و اظهار اشتیاق توجه
می نمودند خدمت ایشان بوعدهای محبوبانه می پرداختند و تسکین آنها
می دادند و محبان هجران دیده اینقدر التفات را عطیه عظیم انگاشته شکرانه های
خداوندی بجامی آوردند و حظ هامی برداشتند و می گفتند **بیت**

خوش این زمان که تیر بوعده گشت بدل	امید وصل ازاین رهگذار می بینم

خدمت ایشان روی بنزول آوردند و شعوری بعالم پیدا کردند و آمیزشے
بهم رسانیدند درین اثنا بعنایات بی غایات جناب اقدس خداوندی سرافرا

چندین

شده

شدہ بمنصب قیومیت ممتاز گردیدند وخلعت بغایت عالی وتاج مکلل ومرصع
بیواقیت ولآلی کہ شعشعان آن تمام عالم را منور ساختہ بسر وبرخود یافتند
وبدعوت ارشاد کل مامور گردیدند وطوقے رانیز بایشان نمودند کہ ہرکہ انکار
منصب تو نماید این طوق بگردن او خواہد افتاد بعد از ورود این معاملہ اول خدمت
حضرت بی بی صاحبہ راکہ خواہر زادہ ایشان بود طلب داشتہ توجہ
نمودند والقای خلاصہ نسبت خود فرمودند واظہار معاملہ خود کردند وازحرم سرای
بیرون آمدند خواجہ حبیب اللہ آئینہ ساز از زمرۂ خلفای حضرت قدوۃ
الاولیای شاہ غلام محمد معصوم بودند بدر سرای ایستادہ یافتند
مومی الیہ سلام ونیاز بجا آوردہ مبارکی منصب عالی وتاج وخلعت متعالی
رسانید واظہار نمود کہ باین جراءت مامور گردیدم والا مراچہ یارا کہ اظہار مکاشفہ
خود بخدمت عالی نمایم خدمت ایشان بخانقاہ شریف تشریف فرماشدند مریدان
راطلب داشتہ اظہار عطایای پروردگار نمودند وتلقین جدید عنایت کردند
وبمراقبہ وتوجہ پرداختند یاران ہجران دیدہ از این معاملہ چنان تازگی یافتند
کہ زندگی از سر نو گرفتند واین آوازہ در شہر واطراف افتاد وجوق جوق
خلایق از ہر طرائق رجوع آوردند ومظہر برکات ومورد فیوضات شدند بیت

جملہ عالم شد ازان می در سرور	جز کہ خفاش عدوی او بدہ کور

وبعد ازان مدتے در دار السلطنۃ کابل صانہا اللہ عن الآفات والتزلزل
اہل روزگار را بارشاد سرافراز داشتند وازاطراف واکناف مردم ترک علائق
وعوائق خود نمودہ بخدمت میرسیدند ومیدیدند فقیر درین ایام چنان یقین داشت
کہ مثل این مجمع اہل اللہ وصحبت للہ وفی اللہ کہ امروز در مجلس عالی ایشان ہست اگر گرد
عالم گشتہ شود بوی ازان بمشام نخواہد آمد ومشیخت دیگران را در مقابل ایشان

همچون بازی کودکان میدانست **بیت**

بلی هر کس گرفتار هوائی است	یکی دیگر بچشمش اژدهائی است

معاملات عرفان ومقالات پنهان آن قدر بروز واعلان کرد که شب و روز مستفیضان در بیان انواع این وآن می گذشت وبجز نعره مدهوشان ووجد وحالات درویشان بگوش نمی آمد جمعی را میدید که سر بگریبان فرو برده ودر بحر شهود ومشاهده مستغرق گردیده وخلقی از ذوق یافت وبعضی از قلق نایافت بیحوصله شده از خود و خودی بریده چون مرغ نیم بسمل بشوق خنجر قاتل دست وپازده در گوشه افتاده ومترنم به مضمون این فرد گردیده **بیت**

از من اکنون طمع صبر دل وهوش مدار	کان تحمل که تو دیدی همه بر باد آمد

سرعت وصول که در مسترشدان ایشان دیده میشد از جاهای دیگر کم شنیده و معاملات که بشهور وسنین تعلق داشت از برکت ایشان بایام وساعات بحصول می انجامید **بیت**

فریاد حافظ این همه آخر بهرزه نیست	هم قصه عجیب وحدیث غریب هست

خدمت ایشان را جامع گردانیدند در مناصب قرب وکمال ومنصب قیومیت را با قطبیت وفردیت را با غوثیت وخلت را با محبوبیت وغیره مناصبی که زبان قلم از کتب آنها عاجز است به محض عنایت بی نهایت بایشان مرحمت فرمودند وخدمت ایشان را مبشر گردانیدند والهام در رداوند که شفاعت اهل کبائر این امت فردای قیامت حواله تو خواهد شد وترا ماذون بشفاعت اهل کبائر خواهند ساخت فردای آن روز طعام بسیار بشکرانه این عطیه تیار نمودند ومردم اعزه وغیره را دعوت عام کردند وفقرای ومساکین را مبلغ بسیار ایثار نمودند بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اظهار این الهام نمودند ونیز در رنگ آباواجداد

کبار ایشان را بالہام غَفَرتُ لَكَ وَلِمَن تَوَسَّلَ بِكَ اِلٰی يَومِ الْقِيٰمَةِ نیز مشرف ساختہ اند و نیز ایشان را معلوم نمودہ اند کہ دنیائی ترا آخرت گردانیدیم وکذلک این الہام بحضرت مجدد الف ثانی و حضرت عروۃ الوثقیٰ و حضرت قیوم زمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم شدہ این خلف رشید را بسنت آبا باین دولت سرافراز نمودند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ و خدمت ایشان را بر مقامات اجداد کبار خود عبور عنایت نمودند و مقامات ہر یکی را متصل در زیر مقام دیگر یافتند مگر یکے از اجداد خود را دیدند کہ مقام ایشان اندکے پائین تر واقع شدہ آنجا توجہ گماشتند تا آن مقام را عروج واقع شد و در مکانے کہ ایشان مے خواستند جاے یافت بیت

کمال طفل ہنر مند نیست پدر است	شود ز آب گہر نام ابر نیسان سبز

و با ایشان معلوم گردانیدند کہ بر ہر جنازہ کہ تو نماز گذاری آن میت مغفور گردد و با ایشان معلوم ساختند کہ نسبت تو در متوسلان تو تا انقراض این نشاء خواہد ماند اگر مثل این عطیات کہ با ایشان عنایت شدہ مذکور گردد ہر آئینہ بتطویل انجامد و معارفیکہ با ایشان نمودہ اند ہمہ موجب کتاب و سنت اند خدمت ایشان عنایت میکردند کہ من حیرانم از معارف بعضی اکابر کہ فی الجملہ از کتاب و سنت انحراف دارد و فقیر را ازین قسم معارف ہیچ معلوم نساختہ اند للّٰہ الحمد و المنۃ کہ آنچہ بمن نمودہ اند ہمہ موافق کتاب و سنت بودہ چہ در مبادی احوال و چہ در وسط و چہ در انتہا و خدمت ایشان ہم بروحانیت والد شریف خود اویسی بودند و ہم بجناب حضرت مجدد الف ثانی رض و آخر بجناب اقدس نبوی اویسی گردیدند و اخذ اعز کمالات از خدمت آنسرور فرمودہ اند چنانچہ در شجرہ کہ میر حسن علی نظم فرمودہ ایمائی بدان نمودہ است اینجا آن شجرہ را ثبت می نمایم هٰذا هو النظم

اول ہر امر ذی بال ست حمد ذوالجلال	بعد ازین باست نعت سرور اصحاب و آل

وازپس این بشنو از من نسبتِ کبرای دین
کو خلیفهٔ ایزد است و نائبِ شاهِ رسل
شافعِ اهلِ کبائر رحمتِ حق در ظهور
اندرین اعراض فانی جوهرِ قائم بذات
هم امام و سرورِ وقت است فردِ عصرِ خویش
هم مربائی اله و هم اویسی رسول
از علوم و از معارف کو بد و ممتاز گشت
حاملِ آن نیّرِ ذات است قلبِ اقدسش
از مناصب هرچه امکان است در نوعِ بشر
خلعتِ قربت معیت ندیمی و صدور
مرشدِ او فی الحقیقه شد روانِ جدِّ خویش
هم طفیلِ او مربی گشت سلطانِ رسل
لیک اول بانیِ ارشاد آن قیومِ دین
روحِ پاکِ ابّا او شد فردِ دوران قطب و غوث
قطبِ عالم شیخ اسماعیل امام العارفین
غوثِ اعظم صبغة الله مرشدِ این حضرتین
مقتدایش عروة الوثقی است قیومِ جهان
پیرِ او قائم مقامِ حضرتِ خیر البشر
مبدءِ فیضِ جز و کل مرشدِ جنّ و ملک
قبلهٔ اوتاد و ابدال کعبهٔ هر قطب و غوث
بے حجاب و هم فخر امید فردے از بشر

از صفی صفوة الحق تا رسولِ لایزال
قبلهٔ اشیای عالم کعبهٔ اربابِ حال
آیتِ فضلِ الٰهی مروهٔ جانان را زلال
صاحبِ تجدید قیومِ جهان تاج الرجال
هم کفیلِ کعبه هم شیخِ حریمِ بے زوال
هم مرید و هم مراد حضرتِ عز و جلال
عاجز اند از فهمِ آن اربابِ علم و حال و قال
کہ ابا کردند زو ارض و سماوات و جبال
جز نبوت جملہ دریافت آن صاحب کمال
از صباحت و ز ملاحت با همہ آمد بفال
شیخ احمد کو مجدد بود فردِ بے مثال
هم بامدادش جنابِ قدسِ ایزد تعال
سوی جدِّ امجدش هم یار سولِ ذوالجلال
شاہ معصوم لی با عونِ لطفِ لایزال
والدِ معصوم ثانی بود آن کانِ کمال
کرد تجدیدِ صدِ اثنا عشر در حسبِ حال
شیخ ثانی ثانیِ شیخِ خود اندر حال و قال
الفثانی را مجدد و مانعِ دین از زوال
قطبِ ارشاد دو عالم بحرِ علم حال و قال
مرجعِ افراد و نجبا هادیِ اهلِ ضلال
بعد پیغمبر چون آن شه در نهایات الوصال

مقتدائی نیست جز آن واصل اصل الاصول	با چنین سرعت روی ها در وصول و در ظلال
کس نفهمیده است در اقطاب امت همچو او	فرق در ذات و صفات و شیونشان هم شمال
مرشد او در طریقهای وساطت مصطفی است	ز ابتدا تا انتها در اکتساب بر کمال
نیک در راه اصالت تا نبی پیغمبر است	بی وساطت ها بذات الله وارد اتصال
با وجود این اصالت خانه زاد آنشه است	نیک عبدی کو فزاید خواجه را عز و جلال
بیش زین شرح کمالش ناید از من کم خرد	اندرین حیرت ز سر رفت و زبانم گشت لال
لاجرم از اصل معانی باز میگردم بحرف	کانشه تجرید را مرشد بفضل لایزال
در کمالات نخستین خواجه عبد الباقی است	گرچه جان خواجه را بگرفت آن شه در مال
ظل رحمان خواجه کز انعکاس باطنش	ماند باقی تا قیامت ولیاً ذو الجلال
شیخ ایشان قطب عالم خواجگی امکنه	خواجه درویش است او را والد و هم پیر حال
بود پیر و خال مولانا محمد زاهدش	خواجه او خواجه احرار است قطب بی مثال
سر بپای خواجه می مالید آن چرخ برین	کو بپای پیر خود یعقوب بودی چهره مال
نقشبند دین و دنیا خواجه او نقشبند	خواجه کان را خواجه شد از خدمت پیر کلال
چون منقش بود لوح دل ز مدح نقشبند	خواهم تا سر کنم مدحش زبانم گشت لال
میر او بابا محمد خواجه سماس یافت	ره بسوی دولت عرفان بلطف لایزال
خواجه سماس را خواجه علی رامیتنی	خضر وش بنمود روی دلش آب زلال
شیخ او چون خواجه محمود است زان محمود گشت	طالبان حق را عاقبت بی قیل و قال
مرشد او خواجه عارف یافت از خواجه جهان	لعل کان جوهر عرفان بفضل ذو الجلال
خواجه یوسف یوسف ثانی مصر عصر خویش	غجدوانی چون زلیخا یافت ان یوسف جمال
خواجه او بوعلی فارمد غواص عشق	خورده او از خرقانی بو الحسن آب زلال
پیشوای راه عرفان است سلطان بایزید	رهبر خود برگزیده جعفر صادق ز آل

با امام سید جعفر دو نسبت شد قرین
آن یکی دادش باقلیم ولایت سروری
اولین نسبت که ابواب ولایت برکشود
والدش باقر محمد از شه زین العباد
آن شهنشاهِ شهیدان از امیر المومنین
راهبر شاهِ ولایت شد شفیع المذنبین
آمدم اکنون بشرح نسبت ثانیه اش
اخذ کرد از باطنِ قاسم که با سلام اوست
پیرِ او سلمان فارس مقتدای عصر خویش
افضل اصحاب خیر الاولیا صدیق را
ای حسن گرمی نوانی مدح شان احسن بگوی

از رسولِ حق درین راه بهر افراط کمال
وان دگر بخشیدش از خوان نبوت صد نوال
از جناب والد خود یافت آن صاحب کمال
او ز اب خود حسین مجتبی بی قیل و قال
حیدر صفدر علی مرتضی تاج الرجال
صدر بدر هر دو عالم شمع بزم لایزال
آنکه بر قرب کمالات نبوت هست دال
آن امام المسلمین جعفر بفضل ذوالجلال
یافت از صدیق اکبر پرتو صدق و کمال
رهنما خیر الرسل شد آفتاب بی زوال
تا که گردی از طفیل مدح شان احسن مآل

تذکره ثالث از منتخب سابع در ذکر تصانیف و اشعار و تصرف و خرق عادات و بعضی عبادات معموله حضرت قیوم جهان (زبدة اهل الله حضرت صفی الله) رضی الله عنه

خدمت ایشان سه رساله تصنیف دارند یکی را مسمی به آداب الاسرار شاهی نموده اند و معدن الاسرار نیز نامیده اند و این رساله را در ایام آغاز جوانی تصنیف فرموده بودند در سنه یکصد و هفتاد و شش بعد الالف رساله دوم را مخزن انوار صفی احمدی تاریخ است و مسمی به مخزن الانوار احمدی فی کشف الاسرار المجددی کرده اند و درین رساله

بیان سلوک ہر چہار طریقہ فرمودہ اند و تصنیف این رسالہ در دار السلطنت کابل صانہا اللہ تعالیٰ عن الآفات والتزلزل واقع شدہ در سنہ ہزار و یکصد و نود و ہشت از ہجرت حضرت خیر البریہ علیہ و علیٰ آلہ من الصلوات و التسلیمات افضلہا و اتمہا و رسالۂ ثالث منظوم است بطریق مثنوی مسمی بچہار جوی و ہر طریقہ را بجوئی از انہار رضوانی مناسبت دادہ اند چنانچہ طریقہ نقشبندیہ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہم بجوی شیر نسبت دادہ اند و طریقہ اکابر قادریہ را رضی اللہ سبحانہ عنہم بجوی شہد نسبت دادہ اند و طریقہ حضرات چشتیہ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار اکابرہم بجوی خمر مناسبت فرمودہ اند و طریقہ حضرات سہروردیہ را بجوی آب خطاب کردہ اند رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و این جوی رابع ناتمام ماندہ و ہر چند مدت حیات ایشان بعد از تصنیف این رسالہ تبطویل کشیدہ اما بارادۃ اللہ سبحانہ وقت ایشان مساعدت نشد کہ در اتمام آن مے کوشیدند و از افتتاح این رسالہ فردے چند تیمنا اینجا ایراد می رود ہذا من رسالتہ الشریفۃ المسمی بچہار جوی۔ نظم

حمد بیحد و ثنائے بیعدد — مر قدیم لایزالی را سزد
کو بایمائے دو حرفِ کاف و نون — ہستہا از نیستہا آرد برون
عقل را در کنہ ذاتش راہ نیست — فکر از ماہیتش آگاہ نیست
حال و استقبال ماضی ہمہ گر — زابتدا و انتہایش بے خبر
آسمان گوید زمین حیران کیست — ارض گوید چرخ سرگردان چیست
عرش و فرش و کرسی و ارض و سما — وآنچہ ما فیہا الی تحت الثریٰ
جملہ حیرانند بذاتِ پاک او — عاجزانند و قاصر از ادراک او
خواست چون روزے نخستین کردگار — کہ نماید سرِّ مخفی آشکار

تا کند اظہار ذات خویشتن ‌‌ ‌ در مرآت صفات خویشتن
پس تجلی کرد بر خود آن چنان ‌ کش از و نور محمدؐ شد عیان
نجم ثاقب نیّر برج ہدا ‌ بدر اوج لامکان شمس الضحیٰ
نے غلط بل نور بے مانند چون ‌ از شبیہ و مثل کیفیت برون
حق بجود آن نور را آئینہ ساخت ‌ واندر آن آئینہ با خود عشق باخت
بال آثار صفات خود کشود ‌ با عدم بخشید تشریف وجود
از فروغ نور پاک آن وحید ‌ ہر چہ دیدی و شنیدی آفرید
سعید
چونکہ او بد سرور سردار کل ‌ نور او شد موجب اظہار کل
بعد زان آن نور پاک مصطفےٰ ‌ گشت ساجد در مقام عابدے
تا بوقت ساعت موعود خود ‌ بود دائم عابد معبود خود :-
عقدہ کروبیان او مے کشود ‌ قدسیان را راہ روشن مے نمود
بود انواع ملک را رہنما ‌ عالم ارواح را ہم مقتدا
زورق افلاک را ملاح بود ‌ ناخدای کشتیٔ ارواح بود
صلاح
چونکہ ہنگام ظہور او رسید ‌ نو بہار آمد خزان رو در کشید
غنچۂ دل بر شگفت از مقدمش ‌ زندہ شد ہر جان فسردہ از دمش
روز روشن شد شبستان جہان ‌ آفتاب آمد سہا گشتہ نہان
منہدم شد قلعۂ کفر و فساد ‌ بلدۂ ایمانیان آباد و شاد
از جناب حضرت رب المجید ‌ مژدہ رحمت بعالم در رسید
القاقش کند بنیاد نفاق ‌ وصل جستند عہدہ داران فراق
کعبہ شد بتخانۂ دار الحرب ‌ بت شکستند بت پرستان عرب
ظلمت عالم تمامی نور گشت ‌ صبح نور و شب دیجور گشت

زانکه در عالم چو ارشد و تربیت / نیست ممکن غیر جذب جنسیت
لاجرم آن نور پاک من لدن / در بشر روپوش شد از امر کن
جامهٔ چون و چنان در بر کشید / دعوی جسمانیان بر خود گزید
بے نشان پوشید پیرایهٔ وجود / لامکان اندر مکان خود را نمود
نور پاکش همچو شمس خاوران / کرد منزل در سپهر جسم و جان
هست بر چرخ چهارم آفتاب / نیست مرآت فلک اورا حجاب
خاصه خورشیدیکه از انوار حق است / کرد روشن عرش و فرش و نه طبق
تافت بر ذرات عالم در حجاب / نور پاکِ او برنگِ آفتاب
صد جهان روشن شد از انوار او / قوت جان ها گوهرِ گفتار او
مقتبس شد هر یک از نزدیک و دور / جز که خفاشِ عدوّی دیده کور
هر زمان خفاش لافے میزند / که عدوّی آفتابم از حسد
چشم من هرگز ندیده روے او / دل نمی خواهد که آیم سوے او
خود نداند آن لئیمِ خود پرست / که بمعنی دشمنِ جانِ خود است

همچنان مظاهر نور مقدس اورا بیان فرموده از حضرات خلفای اربعه تبیین کرده باز به اکابر طرق اربعه آورده و هر طریقه را بجوی نسبت نموده اند ان شئت الاطلاع فارجع الیه و نیز خدمت ایشان را در اشعار دیوانے بود بغایت رنگین و عالی در ایام جذب ثانی آنرا شستند دو سه غزلے از ان یافته شده اینجا نوشته مے شود غزلے از ان در نکوهش دنیا و دنیه و اهل آن فرموده اند و دران مدح شریف حضرات انبیائے کرام صلوات الله تعالی علیهم و اصحاب و احباب ایشان و سائر مشائخ و ابرار که ترک آن نموده اند و مفتون نشده بیان کرده اند هذا هو النظم

چیست دنیا جانستان زهر شکر پیچیدهٔ جیفهٔ سگ گندیده در نافه پوشیدهٔ
بی وفای زشت رای گاه لیل و نهار قحبهٔ مکارهٔ دهر دغا نامیدهٔ
محنت و رنج و بلای غفلت آباد نهیب دل نه بندد کس درو جز ابلهٔ نادیدهٔ
حال این ماتم سرا پرسیدم از پیر طریق گفت بادی یا خیالی یا چو سیل تیرهٔ
گفتمش چون است حال آنکه بندد دل درو گفت وا ویلا بحال پر غلط فهمیدهٔ
غافل است و بیخبر یا احمق است آن بدگهر یا خری یا غول یا دیوانه یا لغزیدهٔ
باز پرسیدم کدام است آنکه دل بر کند ازو گفت یا آدم صفی یا نوح طوفان دیدهٔ
یا خلیل خلت حق یا کلیم طور عشق یا مسیح مریم و یا احمد بگزیدهٔ
یا ز اصحاب هدی یا ز اهل بیت اجتبا یا اویسی مصطفی از غیر حق ببریدهٔ
یا سر اقطاب عالم شاه تجدید هزار یا ضیاء الحق بهاء الدین منور دیدهٔ
یا محی الدین جیلان یا جلال الدین روم یا جناب خواجه باقی بحق بگزیدهٔ گرویدهٔ
یا ز اقطاب است یا غوث است یا قیوم وقت یا چو ابراهیم ادهم رند صاحب دیدهٔ
یا امام عاشقان یا مقتدای عارفان زاهدی از خائفان یا عابدی ترسیدهٔ
یا ز مستانی که مدهوشند از جام الست یا مگر دردی کشی لائی خم نوشیدهٔ
زلف مشکین ترا نازم که در دام فریب هم چو من دارد هزاران دل بمو پیچیدهٔ

ای صفی در عالم فانی کسی بکام مباد
بی می و چنگ و رباب و شاهد بگزیدهٔ

و نیز این غزل از دیوان مبارک ایشان است و در این ابیات ایمای بفوت نسبت خود نموده اند

غزل

گدای کوی ترا ذوق بادشاهی نیست اسیر دام هما سایهٔ الهی نیست
بتاج تخت و گهر گنج حشمت و اقبال مخور فریب که زین هیچ با تو راهی نیست

تو یونسی بحقیقت فتاده در ظلمات
بهر طرف که روی صد هزار طوفان است
ز فیض پرتو مهر جانش رقص کنان
فنا اتم و بقا اکمل اثر زازل

برابرا که مقام تو بطن ماهی نیست
برابر کشتی قیوم کو تباهی نیست
کدام ذره که از ماه تا بماهی نیست
نشان هستی موهوم گر بخواهی نیست

هزار حسرت افسوس ای صفی که ترا
قیام لیل نه در صبحگاهی نیست

وایں غزل نیز از زادهٔ طبع مبارک ایشان ست غزل

وی بمن نگاهی کرد ظالمی جفا کوشی
قاتلی ستمگاری خونخوری دل آزاری
مهوشی پریروی فتنهٔ شرر جوی
لاله رخی سمن بوی غنچه لب فسونگوی
کبر نامسلمانی آفتی دل جانی
جامهٔ زری در بر طره گهر بر سر
دام زلف کافر کیش بهر صیدا یمانم
ترک چشم خونخوارش با سنان مژگانها
دو خط مشکینش آتشی بجانم زد
دی بطاق ابرویش سجده ادا کردم

جان کنی جگرکاهی دلبر با هوشی
بی پیاله سرشاری فرح کن فراموشی
خانه جنگ بدخوی با گنه قدح نوشی
نونهال دلجوی نسترن بنا گوشی
خصم دین و ایمانی کافری سیه پوشی
چهره ارغوان طاسی تیه بند در گوشی
چون کمند زناری کج فگنده بر دوشی
کرده غارت دلها ز ظلم رو مهوشی
مهر خاور رم کرده ماهی هاله آغوشی
کعبه رو برو آمد قبله شد فراموشی

ای صفی چه افسون خواند عشق معجز انگیزت
کان صنم بگفت آمد با دو لعل خاموشی

خدمت ایشان را بیاضی است در قصائد مناجات و حمد سرور کائنات و
مدح حضرات عالی درجات چنان مقرر شده که در خاتمه این کتاب آنها را جمع

خورشید

کرده شود و تکمله این رساله گردد ان شاء الله تعالے ۔

ذکر بعضی عبادات و عادات حضرت قیوم جہان محبوب الرحمان رضی الله عنه السبحان

خدمت ایشان در عادات و عبادات و اکل و لبس و در جمیع امور حتی المقدور رعایت سنت را از دست نمیدادند و وظائف یومی و لیلی ایشان ادعیه و اوراد مسنونه بودند که از احادیث و آثار نبوی اخذ فرموده بودند صلوٰة و صیام نوافل نیز بدستور مسنونه ادامی شد و در نماز رعایت آداب و تعدیل ارکان و حضور و خشوع و طمانینت و وقار و طول قیام و سجود بنوعے دیده مے شد که مافوق آن متصور نباشد و عادت ایشان در صیام نوافل چنان قرار یافته بود که در هر هفته چهار روز صائم می بودند و سه روز افطار مے نمودند ایام صیام ایشان متصل می بود ابتدائی از روز دوشنبه می نمودند و سه شنبه و چهارشنبه و پنجشنبه را متصل روزه می داشتند و جمعه را عید مے فرموده اند لهذا از جمعه شروع افطار مے کردند و شنبه و یکشنبه متصل مفطر مے بودند و اگر درین سه روز ایشان را بعطیه می نواختند آنروز را نیز بشکرانه آن صائم مے بودند گاہے چنان واقع میشد که تمام هفته را بصوم میگذرانیدند خواه بوقوع صیام ایام بیض این واقعه می بود خواه بصیام شکرانه و در لباس نیز رعایت سنت را بنوعے داشتند که در لباس مسنون نز زائد و تغیر و تبدل را مجوز نمیداشتند کیفیت ازار و قمیص و رداي و عمامه را از کتب تحقیق نموده معمول داشتند و در پای مبارک نیز نعلین مے انداختند و سراویل و کفش و غیره انواع را بپانمی کردند در هیچ

امر بدعت را از قلیل و کثیر نمی پسندیدند و در ہیچ بدعت حسن نمیدانستند حتے که
سبحہ نمیداشتند و در تسبیح و تہلیل اگر عدد مقصود مے بود بانگشتان حساب
می فرمودند و در ختمات بسنگریزہ می پرداختند و صاحب بدعت را در
مجلس خود بار نمیدادند و از صحبت اغنیا متنفر مے بودند و در آمد و شد را
بستہ حتے که تیمور شاہ بوقت مرض موت خود انواع سعے بکار برد که خدمت
ایشانرا زیارت کند و اکثرے امرا را بطلب ایشان فرستاد ہرگز بسمع قبول
نیامد و در اواخر بجمیع امور محتاج باذن بودند و در ہر امرے که ازان اذن
نمی یافتند بعمل نمے آوردند و ہنود و از نزد ایشان بار نمی بود و در رہگذار
و بازار ہر جا ہندوی بنظر مے آمد روی مبارک را می گردانیدند و گاہے
بر سر مبارک ردا می داشتند تا چشم ایشان بر منکران نبوت نیفتد احیانا اگر
ہندوے بایشان ملاقی مے شد مآل او باسلام مے کشید چنانچہ رمزے
ازان در خوارق ایشان نوشتہ خواہد شد

من خرق عاداته رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روزے برائی دیدن حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا که ہمشیرہ زادہ ایشان
و والدہ فقیر بودند تشریف آوردند ارادۃ اللہ ہندوئی در زیر دروازہ برائے
حاجتے آمدہ بود چون دید که خدمت ایشان تشریف می آرند گریختہ از رہگذار
دور شدہ باسطبل در آمد و در را بند نمود ارادۃ اللہ خدمت ایشان ساعتے
زیر دروازہ ایستادہ ماندند و باکسی سخن نمی کردند آن ہندوی از عقب در
بطرف ایشان نگاہ میکرد نظر مبارک بآن طرف افتاد فرمودند که این چہ کس
است که از عقب در نگاہ می کند شخصی عرض نمود که ہندوے است جہت
غرضے آمدہ بود چون در ورود حضرت شد در عقب در پنہان گردید فرمودند

باوجود پنہان شدن چون بما وز دیده نگاه میکند بعد لمحه فرمودند که عنقریب با ما ہمنشین
خواهد شد چون خدمت ایشان اندرون تشریف فرما شدند هندو برآمد و یکی با دی
اظهار نمود که بشارت اسلام یافته مید است که زود مسلمان شوی هندو از سخن او ناخوش
شده رفت در عرصه راه یکی با او مخاصمه نمود و صورت دعوی درمیان آورد نهاد
بخانه قاضی رفتند در آنجا بنوعی از زبانش کلمه صادر شد که حکم اسلام بروی
آمد و بزور مسلمان کردند روز دیگر بخدمت آمد و داخل زمره مریدان شد
من تصرفاته سالی تیمور شاه بیمار بود بخدمت ایشان کس فرستاد
که حکما از دوا عاجز شده اند وقت همت است الحال آنچه فرمایند از قسم ادویه
همان کرده شود فرمودند که یکپاو اسفرزه را بخورد در سه روز انشاء الله تعالے
شفا خواهد یافت بادشاه از حکما استصواب آن درخواست همه متفق الکلمه عرض
نمودند که این مرض عارض از برودت است اگر این دوا کرده شود موجب هلاکت
بهر نوع در نظر است اما گفته ایشان را تجربه باید کرد معالج خان که از حکمای حاذق
آن وقت بود گفت که این تجربه نمی باید کرد که بجان بازی کردن است موافق طبع که حاشش مرگ است
بادشاه گفته وی نیامد طلب مقدار اسفرزه نمود و بخدمت ایشان فرستاد و بخادم
گفت که گفتگوی حکما را نیز بعرض ایشان برسان و اسفرزه را بخدمت بگذران که از
دست مبارک خود سه جا نمایند تا از مین دست مبارک حضرت رساند چون
اسفرزه را بخدمت ایشان آورد و احوال گذشته بعرض رسانید ایشان تبسم
فرمودند و اسفرزه را سه حصه برابر کردند و فرمودند که بی اندیشه سه روز پی درپی نمودند
بخورد که صحت او در این ودیعت شده چون بعمل آورد موجب شفای کامل
گردید بادشاه و حکما همه معتقد تصرف ایشان شدند و معالج خان مذکور را بخدمت
ایشان فرستاد که مرید شود و معروض داشت که اگر صحبت عالی بوی اثر نمود

وکشودی در کار او پیدا شد در عقب او نیز بخدمت رسیده سلوک طریقہ علیہ خواہم کرد چون معالج خان دو سہ روز آمد شد نمود توجہ عالی در وی اثر کرد در درک و عقل وی خللے پیدا شد چنانچہ تشخیص احوال نبض نمی نمود و عادت بادشاہ چنان جاری بود کہ طعام ہر روزہ را باستصواب وی می کردند موی الیہ صبح نبض بادشاہ را دیدہ تجویز طعام وادویہ مصالح آن میکرد چون صبحی معالج خان درحضور رسید بادشاہ تکلیف دیدن نبض بدستور سابق نمود معالج خان بعرض رسانید کہ من بحال خود نیستم نوعے حالتے بمن رو نداد کہ را اشعور تشخیص را از من بردہ باید کہ حکیم دیگرے برای این خدمت معین شود حضار مجلس سلطانی بعرض رسانیدند کہ معالج خان باوفور عقل و تمیز کامل بدینحال رسیدہ کہ تشخیص نبض نمے تواند نمود اگر ظل سبحانی صحبت ایشان اختیار نمایند کارخانہ سلطنت رو بخرابی خواہد آورد و بادشاہ از خوف این از صحبت عالی محترز شد و امر فرمود کہ معالج خان را نگذارند کہ بار دیگر بخدمت ایشان رود و طعام مشتبہ بوے بدہند کہ در صفائی وقت وی خلل آید و بہیئت اصلی شود خدمت ایشان از استماع این ماجرا تبسم فرمودند و گفتند الراضی بالضرر لا یستحق النظر فرد

نگفتم فلانی کہ بد میکنی	نہ با من کہ با نفس خود میکنی

من خرق عاداتہ رضی اللہ عنہ

روزے حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا فقیر را بہ طلب ایشان فرستادند چون بخدمت ایشان رسیدم در مجلس عالی از اکابر وقت بسیاری جمع بودند در اظہار طلب توقف نمودم روی مبارک بسوی من آوردہ فرمودند بگو تا چہ داری معروض داشتم کہ از رای عالی پوشیدہ نخواہد بود تبسم نمودہ فرمودند کہ بابا تو ہم آزمائش ما می کنی برو بخدمت بی بی صاحبہ بگو کہ اینک آمدم فقیر عرض نمودم کہ توقف من از روی آزمائش

نبود بلک از ادب معروض داشتم گفتند راست گفتی چیزی از ادب چیزی نوع ثانی
مِنْ تصرفاتہ رضی اللہ عنہ برادر فقیر میان ضیاءُ
الحق بانواع سرفہ وتپ گرفتار بود ہرچند علاج مے نمودند فائدہ نمیکرد روزی
کسے روغن گاؤ بخدمت ایشان آوردہ بود دران اثنائی حضرت بی بی صاحبہ
برادرم را بخدمت ایشان فرستادند کہ رفتہ عرض احوال خود رابکن وبگو کہ از دوا
عاجز شدہ ام وقت تصرّف است میان ضیاءُ الحق رسیدہ احوال خود را معروض
داشت فرمودند کہ دوای شما پیشتر از شما آمدہ باطعام وبیطعام ازین روغن
خوردہ باشند کہ شفائی شما درین نہادہ شدہ چون روغن را بخدمت حضرت
بی بی صاحبہ قدس سرہا آوردند خادمہ ایشان بعرض رسانید کہ وتپ وسرفہ
روغن چگونہ دوای باشد فرمودند کہ روغن چیز خوردن است اگر ایشان زہر
دہند شفا است ازان روغن برادر فقیر مے خورد چون روغن خلاص شد آزار
او ہم بصحت مبدل گردیدہ **مِنْ تصرفاتہ رضی اللہ عنہ**
درخت [illegible] دہخانہ ما بود وآز مدتے خشک شدہ روزے ایشان را وضو میدادم
وآب وضو ایشان را در زیر درخت انداختم فرمودند کہ [illegible] بچہ نیت
زیر درخت انداختی عرض نمودم کہ بطمع آنکہ سبز شود فرمودند کہ چنان خواہد شد
آن درخت از سر نو سبز شد وشاخہا برآوردہ ومدتے تازہ ماند بعد از چند
سال باز رو بخشکی آورد روزے بطرف درخت نگاہ کردہ فرمودند کہ این
درخت ما وام حیات ما چون ماگاہ خشک گاہ سبز است بعد از وفات ما
خشک خواہد شد فوقع کما قال رضی اللہ عنہ **مِنْ خرق**
عاداتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیر انہمدتے مریض بودہ
واز دوا ہا دلم سرد گردیدہ روزے درحضور ایشان برای من دوا حاضر کردند

طبع من ازان متنفر بود اما از ادب نمی توانستم که ردّ آن نمایم خدمت ایشان بر ضمیرم مطلع شده فرمودند که میل تو بدوائی شود عرض نمودم که خیلی طبیعت من ازین متنفر است اگر در حضور عالی نمی بودم نمی نوشیدم فرمودند منوش فقیر خوشدل شده آن قدح را از دست انداختم تبسّم فرمودند وگفتند که اینقدر از دوا و اول تشنگی گفتم بر ص خوشم نه بنوشیدن این دوا فرمودند دہن بکشا دہن خود بکشودم لعاب دہن مبارک را بدہن من انداختند آنرا آب حیات انگاشته برغبت فرو بردم و در حال صحت کلی یافتم

من تصرفاته رضی الله تعالیٰ

روزے وضو فرمودند و بخادم گفتند که این آب را نگہدار که بکار خواہد آمد آن خادمه از نادانی گفت که چه کارے آید فرمودند که جہت دفع زہر مار بکار می آید وخود برای ادای نماز جمعه تشریف فرماشدند بعد از ادائے نماز از مردمان کوچی ضعیفه را بخدمت آوردند که این را مار گزیده است وبحالت مرگ است وطفلی دارد دوماہه که بمرگ این آن طفل نیز خواہد مرد دعا فرمایند که حق تعالیٰ او را شفا دہد فرمودند که آب مستعمل وضو را که داشته بودیم برای این بود بیارید آب را حاضر کردند و بآنہا دادند که باین آب مکان گزیده را بشوئید و بقیه آب را بخورانید چون بعمل آوردند فی الفور بصحت آمد

من خرق عاداته رضی الله تعالیٰ عنه

یکے از فرزندان ایشان میان مطیع الله نام داشت و در ایام شیر خوارگی بود بسیار مریض شده او را بر داشته نزد حکیمی بردند آن حکیم چون او را دید بخادم گفت زود ببرید که در راه خواہد مرد چون بخانه آوردند احوال آن طفل متغیّر بود و مادرش از مشاہده آن در گریه و فغان آمد خدمت ایشان در مشغولی بودند از استماع آن آواز متوجه آن طفل شدند بایشان الہام دادند بزبان ہندی که معنی آن بفارسی این است که مادرش ریوند بخورد و بخوراند بطفل و بمالند بطفل از استعمال

آن شفا یافت مدت عمر بهر مرضے که مبتلا می شد از خوردن مالیدن ریوند شفا می یافت

مِنْ تصرفاته رضی الله تعالیٰ عنه یکی از مشایخ وقت
با ایشان مخالفتے داشت و سلطان وقت را باوے اخلاصے بود و بصحبت سلطان
آمد و شد داشت گاه گاه سخنان نا ملائم از جانب ایشان در محفل سلطان مذکور می نمود
یکی از ملازمان سلطان که بخدمت ایشان اخلاص کلی داشت از شنیدن سخنان
او متغیر شده بخدمت ایشان معامله مذکوره را معروض خدمت ایشان نمود بغایت
رنجیدند و رنگ مبارک سرخ شد حاضران آن ملازم را اشاره نمودند که زیاده
ازین حرفے بر زبان نیارد ایشان از اشاره آنها مطلع شده فرمودند که چرا
منع مے نمائید و از ملازم پرسیدند که وقتے که فلان ازین نوع سخنان
درمیان داشت در مجلس که حاضر بودند و اسامی امرای که حضار مجلس
بودند یک بیک بزبان برد ایشان فرمودند که کسی از اوشان تکذیب او را
نه کرد آن شخص گفت که همه تصدیق وی نمودند بلکه سخن او را آب دار میکردند زیاده
ملول شدند ساعتی مراقب بودند و بعد لمحه فرمودند که با ما نمودند که هفده
گاو را تصدق ما کردند کذلک آن امرا هفده نفر بودند از غضب سلطان بمرور
ایام بقتل رسیدند و یکی از آنها نماند و آن شیخ باندک مدت هلاک شد
و از نحوست او اثرے نماند و بساط آن سلطنت نیز برچیده شد نعوذ
بالله من غضب اولیائه اگر ازین نوع معاملات که بنظر فقیر از ایشان
گذشته بے آنکه از دیگران شنیده ثبت نماید بیش مثل این کتاب دفترے
انشا کنم با آنکه مرضی ایشان در اظهار این معاملات ظاهر نشده معرضاً عن
التطویل بهمین مقدار اکتفا نمود **فرد**

عنان از کف مده کاین ره دراز است	رجوعی جانب مطلب ضرور است

تذکره رابع از منتخب سابع در ذکر ارتحال حضرت قیوم جهان بفرادیس جنان رضی الله عنه

چون عمر مبارک ایشان بآخر رسید در دل ایشان اشتیاق طواف بیت الله المعظم وزیارت روضه منوّره حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلّم وزادهما الله تعالی شرفاً وتعظیما غلبه کرد هرچند که این عزم ایشان را از مدّتے بوده وحج فرض را باوجودی که در ابتدای جوانی ادا نموده بودند چنانچه در رساله آداب الارشاد را دران را تصنیف فرموده بودند ودران رساله از احوال وارد آن سفر خود نوشته اند اما شوق بنوعی داشتند که نذر فرموده بودند که تا براه حج نه برآمده ام گوشت را که محبوب ترین اطعمه نزد من است نخواهم خورد واز این نذر دوازده سال گذشته بود که روانگی ایشان روی داد ودرین مدت مدید گوشت نخورده اند وچون بمنزل اول برآمدند خدمت حضرت بی بی صاحبه قدس سرها دعوت نمودند واقسام گوشت را بانواع تیار کنانیدند وخدمت ایشان ازان تناول فرمودند وچون شب اول از کابل برآمدند منزل را قریب غارهای اختیار فرمودند بقرب ده فرسنگ وسه روز آنجا بودند بمتابعت هجرت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلّم ونیز جهت متابعت شب از کابل بدر شدند ومطابق کردند کوچ خروج را بتاریخ هجرت ودران منزل با ایشان معلوم ساختند که از تحرک توکرهٔ زمین بحرکت شده کذلک از انروز انواعی سرگردانی بعالم رخ نمود وجمعیت از اهل جهان رخت بربست ودران سفر در اوراد ووظایف وعبادات وصیام مقرریه خود افزودند فقیر به عرض رسانید که درین ایام سفر بعبادات زیاده از عادت ماسبق افزوده اید آیا باعث تشکرانه این سفر خواهد بود تبسم فرموده گفتند که با عمر بآخر رسید هرچه از دست بیاید

علیم

بیت
غنیمت فرصتی در دور روزِ زندگی جامی ۞ نشد سیر از غمت یکدم کاشکی در عشق عمر جاودان میداشتی

ازین نوع اخبار مشعر بر قرب ارتحال از ایشان شنیده می شد چون با حمدشاهی رسیدند چند روزی آنجا اقامت فرمودند و خلق بسیار داخل طریقه علیه شدند وکذلک چون بقلات نصیرخان رسیدند مردم قلات بیک منزل استقبال نموده بودند جمهور خلائق بنوعے بود که زیاده ازان متصور نباشد کذلک در هر بلده که مے رسیدند قدوم میمنت لزوم ایشان را غنیمت شمرده جوق جوق خلائق بزیارت شریف مشرف میشدند و آنان نتائج کلی برمیداشتند و در قلات چند روزے جهت بعضے مصالح ماندند و از آنجا روانه بندر کراچی از راه کوهستان شدند و فقیر بعرض رسانید که اگر براه سنده رفته شود عالمی از نور ارشاد عالی منور گردد فرمودند که بابا ایام حیات بسیار کم بنظرے درآیند در راه رفتن سرعت را ازان مرعی مے دارم که بملک عرب رسیده شود اگر بطرف سنده می روم ایام بسیار می باید رسیدن بعرب دشوار می شود روزے در عرض راه فقیر با ایشان در شق ثانیه کجاوه سوار بودم و آنحضرت ایشان غنوده بودند بعد لمحه بیدار شدند فرمودند که معامله عجب بنظر درآمد جماعت از اهل الله را که اموات اند دیدم که بطرف عرب روانه اند و بر اسپان بس بزرگ سوار اند که فقط گردن های آن اسپان از تمام وجود اسپان دنیا کلان تر است و فقیر خود را بر پالگی مے بینم سوار و از قافله جدا شده با ایشان ملحق شدم و پالکی من بے کهار میرفت و از اسپان پس نمی ماند ازین معلوم نمودم که من با روحانیان همراه خواهم رفت و از شمایان جدا خواهم شد چون به بندر کراچی رسیدند فرمودند که دریا بنظر من از خون مے درآید معلوم میشود که وفات من در دریا واقع خواهد شد بعد از رکوب کشتی و قرب کوادر طوفانے شدید در دهم ماه شعبان روز پنجشنبه مردم عاجز آمده التجا بخدمت ایشان آوردند و طلب دعائے

نجات از شر طوفان نمودند خدمت ایشان عنایت کردند کہ بہتر آن است کہ بندہ خود را برضای خالق بگذارد و آنچہ ازان جناب آید محبوب دارد اما چون مردم الحاح بسیار بکار بردند دست مبارک بدعا برداشتند ہنوز دست ہای ایشان بدعا بود کہ طوفان تخفیف شد و باران ایستاد و آفتاب از ابر برآمد چون از دعا فارغ شدند بالکل امن حاصل شد و باد از وزیدن ماند چنانکہ سہ روز کشتی جا بجا ماندہ بود بعد از سہ روز باد وزیدن آغاز نمود چون بہ بندر مسقط رسیدند در قریہ ابق فرود آمدند چہ خدمت مخدوم ابراہیم رح در ابق سکونت داشتند دران ایام کہ خدمت ایشان در آنجا بودند مخدوم صاحب انواع خدمتگاری بجای آوردہ حتی الوسع در خدمت کوشیدند اتفاقاً در آنجا دندان مبارک ایشان بدرد آمد تجویز بر آوردن آن نمودند چون آن را بر آوردند بیخ دندان قوی بود تمام نہ بر آمدہ و پارہ ازان در محل خود بماند بدان سبب زحمت بسیار از وجع بدید ندروزی دران وجع ضعف بر ایشان غلبہ نمود و مدتی بے حس و حرکت بودند چون بہوش آمدند فرمودند کہ عجب معاملہ درین ضعف رو نمود خود را در حضور مقدس جناب نبوی یافتم و عنایات بیغایات در خود مشاہدہ نمودم و نسبت خاصہ آنحضرت مرا در بر گرفت و وصل عریان میسر شد و معاملاتے درمیان آمدند کہ مصداق ما لا عین رات و لا اذن سمعت تواند بود ہمانا کہ متمنا بہ حسب خواہش بدست آمد و ازین معلوم گشت کہ وقوف جسدی من در حضور روضہ شریفہ واقع نخواہد شد چہ اگر بحیات آنجا رسیدن می بود این امور در آنجا وقوع مے یافت چون از بندر مسقط روانہ شدند و بہ بندر مخہ رسیدند سواری دریا را موقوف نمودہ از آنجا براہ خشک بہ نیت زیارت یمن تا بندر حدیدہ روانہ شدند چون

بشہر زبید رسیدند مردم بسیار از ایشان مشغول شده مورد فیض و برکات گردیدند و از آن
جا بقریہ بہا کہ قریب ہمان شہر بود رفتہ از زیارات مزارات کامیاب شدند و در ملک
یمن در ہر منزلیکہ مے آمدند در اطراف آن مرحلہ تفرج مے نمودند و خیلی توصیف یمن بزبان
مبارک میگذشت آورنے یکی از مخلصان معروض داشت کہ ملک خراسان کہ مراد کابل
و قندہار باشد از این ملک بمراتب بہتر است حضرت ایشان فرمودند کہ مگر نشنیدہ
خبر اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ الرَّحْمٰنِ مِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ و نشنیدہ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ
شَامِنَا وَ یَمَنِنَا کہ دیگر ولایات را بر آن فضل میدہی این ولایت عرب است خراسان
عجم و عجم را با عرب چہ مساوات و چون بہ بندر حدیدہ مبارک رسیدند بقرب مکانے
کہ زیارت ایشان آن جا واقع شد نزول فرمودند و مردم بسیار بسعادت قدم بوسی
مشرف شدند چند روز آنجا انعقاد حلقہ و مجلس ارشاد گرم بود چنان سرعت
فیاضی بود کہ کار سنین بساعات تعلق داشت و بنصیب ہر کہ از ہر چہ رسیدن
بود رسید تا حضرت ایشان مریض شدند و حمی شدید بایشان عارض گردید
روز اول بحلقہ صبح پرداختند و آن روز جمعہ بود بار دیگر حلقہ میسر نشد بیت

در میخانہ بستند ہیہات	کنون کور ندکو میخانہ کو نوش

تمام ایام مرض ایشان ہفدہ روز کشید اما از روئے شدت اوجاع و تپ اگر
ہفدہ سال گفتہ آید بجا است فقیر در عمر خود الی الیوم شدت حرارت تپ کہ از ایشان
دیدم از ہیچ محمومی بنظر نیامدہ روز چہارم از مرض بکشتی سوار شدند ہر چند محبان
معروض داشتند کہ وقتی سواری دریا بسیار است چون حق تعالی صحت عنایت فرمود
سوار شوید با این ہمہ شدت مرض سواری دریا مصلحت نیست فرمودند کہ کار
از مصلحت رفتہ بیت رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار، کار ملک است آنکہ تدبیر و تحمل بایدش
اگر بمصلحت کار کردہ شود در قاعدان محسوب خواہم شد روزی دو سہ پیش نظر نمے آید

هرچه بیشتر رفته شود اولی‌تر خواهد بود اراده الله کشتی را مانعی در پیش آمد و یروز جا بجا
ماند شب سیوم حوائج کشتی تمام میسر شد و ناخدا بخدمت ایشان عرض نمود که فردا
علی الصباح لنگر خواهم برداشت اگر مرضی حضرت باشد والا آنچه امر فرمایند
بجا آورده شود فرمودند علی الصباح لنگر بردارید و چون پاسی از شب بگذشت
بفقیر فرمودند که امشب از شبهای گذشته آرامم آیا مرض کار خود کرده فارغ شده
حضرت بی بی صاحبه که از کثرت غم و اندوه مریض شده بودند از استماع
این سخن مطلب ایشان را فهمیده بهر نوع از جا برخاسته بر بالین مبارک شدند و دست
بر پیشانی انوار نشانی گذاشتند و جهت تسلّی فرمودند که آثار عرق دیده می‌شود
امید که عرق شفا باشد تبسم نموده فرمودند که چون از زبان شما لفظ شفا صادر شده
امید که شفا اخروی حاصل باشد و مردم قافله که همراه در کشتی بودند طلب فرمودند
و از آنها بحلی خواستند و قرض که از آنها دادنی داشتند ادا فرمودند بدین وجه که بعد
حساب قرض که هشتصد روپیه برآمد فرمودند که کسی باشد که این قرض را بخود بردارد
و مرا فارغ سازد خدمت حضرت بی بی صاحبه فرمودند که من بذمه خود برداشتم
قرض خواهان را فرمودند که شما قبول دارید همه معروض داشتند که قبول داریم دست
مبارک برداشته در حق حضرت بی بی صاحبه دعا فرمودند چون نیم شب
شد فرمودند گونه تعب و تشنگی ظاهر شد آب حاضر کردند چون بدهن مبارک
رسید رغبت نه فرمودند و بحضرت بی بی صاحبه گفتند که معلوم چنان است
که وقت احتضار است باید که متوجه احوال من باشند که مبادا در این وقت خللے
واقع شود چون پاسے از شب ماند بفقیر امر فرمودند که دست خود بر زانوی من گذاشته زور نما
چون چنان کردم فرمودند که محسوس من نمیشود که بر زانوئے من دست نهاده شده یا نه معلوم هست که جان
از آنجا بالاتر رفته فرمودند که دست بر سینه من بگذار چون گذاشته شد فرمودند که اینجا محسوس من

می شود و آنقدر در آنوقت آثار بشاشت و فرحت بر چهره مبارک ظاهر بود که حضار را ازان تحیّر دست میداد و وقت صبح اول لنگر کشتی را بر داشتند و در حین برداشتن شرارع احوال ایشان تغیر مانده بپهلو شدند و امر بخواندن یٰسٓ بر بالین خود نمودند و بذکر مشغول شدند باذکر تبسمی فرمودند و جان بجانان سپردند اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ؎ **فرد** آنچنان زی که وقت دادن جان ؛ همه گریان شوند تو خندان بعد از ارتحال حضرت بی بی صاحبه ناخدا را طلب داشته که اگر تا جدّه تابوت ایشان را بکشتی برسانی آنچه اجوره آن باشد بحسب مدعای دل بخواهی بتو داده می شود کشتیبان قبول ننمود و گفت که معمول ما یان نیست که میّت را در کشتی نگهداریم و ازاین امر ببسی احتراز می نمائیم لیکن من کشتی را لنگر مے کنم و خدمت ایشانرا تا بندر حدیده میرسانم ازان جا اگر مقصد شما بردن تابوت باشد براه خشک ببرید بعد اللتا والتی ایشان را به بندر حدیده برده شد و مردم آنجا از مخلصان وغیره ظاهر نمودند که اگر بے اذن شریف آنجا برده شود موجب بازآوردن خواهد شد باید که اول ایشان را بگذارید و بعد از رسیدن شما اگر اذن شریف واد باز برده خواهد شد مکان گذاشتن ایشان متصل مسجد روشن هندی مقرر شد مکان شریفه را روزی در صحبت خود پسندیده بودند آنجا درختی بود خدمت ایشان زیر سایه آن درخت نشسته بودند و فرمودند که اینجا کاملی تکملی مکان خواهد یافت و قبر ایشان زیر آن درخت واقع شد وقت غسل ایشان این فقیر ایستاده بود خدمت مخدوم صاحب نیز ایستاده بودند و غسال چون بغسل مشغول شد و جامه مبارک برداشت و آب بر جسد مبارک ریخت ساعت بساعت حسن ایشان می افزود چنانچه مردم از دیدار ایشان سیر نمی شدند و متحیر مے ماندند چون غسل را باتمام رسانیدند فقیر بطرف روی مبارک ایستاده بودم چنان معلوم

نمودم کہ اشارہ بپای مبارک خود میکنند چون بطرف پائی مبارک ایشان شدم اندکے خشکی در پائی مبارک ایشان ماندہ بود آنرا بشستم و کفن مبارک ایشان بعدد مسنون دادہ شد و بر عدد مسنون افزودہ نشد پاس آنکہ ایشان در حیات خود تمام ملتزم بسنت بودند بعد ممات نیز مرضی ایشان بمتابعت است ارباب مکاشفہ می دیدند کہ ظہور ارواح طیبہ حضرات انبیا و اہل بیت و اصحاب و اولیا بود و کذلک حین حمل جنازہ وصلوۃ این حضور مرئی بود چون در کفن بپیچیدند حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا کہ والدہ این راقم اند و ہمشیرہ زادہ ایشان بودند ذکر ایشان در آخر منتخب خواہد شد خبر فرستادند کہ مردم از آنجا دور شوند کہ من بزیارت ایشان مشرف شوم چون ایشان آمدند و روی مبارک را کشودند در رنگ کسیکہ از خواب باز چشم بکشاید بآہستگی چشم مبارک را کشودہ بطرف ایشان نگاہے انداختہ پوشیدند چون ایشانرا برای نماز بر آوردند آنقدر جمہور خلائق بود کہ عدد آن از حوصلہ کاتب بیرون می نمود مخدوم صاحب مقدم بنماز ایشان شدند و چون بدفن آوردند فقیر در قبر مبارک ایشانرا گذاشت چون روی مبارک را خواستم بقبلہ کنم مرئی شد کہ بحرکت ضعیف کہ مخبر بتصرف قوی است خود روی مبارک خود را بقبلہ برابر فرمودند چون روئے مبارک را کشودم آن قدر تجلی انوار بر روئے ایشان بود و حسن متزائد شدہ میرفت کہ عقل عقیل از درک قاصر مے شد فرد

چرا از کاسہ سر چشم من بیرون نمی افتد	کہ دیدار اخیر است و بجا ماندن چہ می باید

وفات مبارک ایشان صبح یوم الاثنین ششم شہر ذیقعدۃ الحرام فی سنہ ہزار و دو صد و دوازدہ و این تاریخ تصور کردہ فقیر است ہذا ہو النظم

ز باغ مجدد شہ ملک دین	کہ فردوس را زوست صد زیب و زین
چو معصوم اولی کہ قیوم وقت	بشد صبغۃ اللہ فیضش قرین

درختی که بُد بر فلک سایه اش	که معصوم ثالثش خوانند بین
بسر نو گلے داشت خوب و لطیف	کزو بود خوشبو گلستان دین
قوام جهان را قضا چون شکست	نزول نمود آن بسوئے زمین
همه قدسیان زین بماتم شدند	از آنرو فلک جامه نیلی است بین
هجوم غمش عالمے گشت باز	بملکِ دلِ فضل شد جانشین
چو تاریخ جستم ندا شد زغیب	بجنت مکان کرد آن شاهِ دین

بجنت مکان کرد آن شاه دین

غم دلم افزود

مخلصان و محبان تواریخ بسیار جمع کرده اند از آنها خلیفه احمد خان نظامانی که خلیفه مخدوم صاحب است قصیده طویله جمع کرده است ما ناکه این دو فرد از قصیده اوست سے ذی قعده بدو پگاه ششم ؛؛ کان اختر برج شد گم ؛؛

دوشنبه دوازده صد و سال ؛؛ ؛؛ کان باز زده از جهان پر و بال ؛؛

و نیز در حروف غم دلم افزود یافته و خدمت مخدوم صاحب بزبان تازی مرثیه املا نموده اند و دران بعضی خصوصیات ایشان را نیز درج فرموده و تاریخ ایشان را نیز دران قصیده بدو سه ماده دران جا ذکر کرده اند آن مرثیه را ذکر

میسازم

مرثیه

الشیخ الاجل قطب الاکمل غوث الاغواث قیّوم البشر مجدّد مائة ثالث عشر مولٰنا و مرشدنا الحضرت الحاج محمّد صفی الله السرهندی المجددی حسبًا والفاروقی نسبًا رضی الله تعالیٰ عنه وارضاه و فیها تواریخ وصاله قدسنا الله سبحانه و تعالیٰ باسرار کمالہ

بدرجی بلیل الفنا

شمس المحبّة والتقی ؛ غابت بلیل دجی الفنا
عن فرقه احترق الشوی فاسترجعوا اهل البلا
قد کان ذا یهدی العمی فی دین خیر الانبیا
ولبیکه بالغ الهدی فاسترجعوا اهل البلا
فی حین مولده النقی زا رته کعبته بالسنی
سمہ الادم با لصفی فاسترجعوا اهل البلا
ولذا اصفی الله دعا ومن الثقات لقد وعی
قد کان ذا کل یعی فاسترجعوا اهل البلا
قد کان رافته العُلا غیثًا مغیثا راتعا
جواد هدی والعطا فاسترجعوا اهل البلا
قامت یداه عن النبی فی ارشاد منهك الغوی
نحو الطریق المنزوی فاسترجعوا اهل البلا
ظلت سہام انظاره فی جلب قلب اغیاره
کانت تصادیداده فاسترجعوا اهل البلا
من مصرع شعر له لم یعد الاصاده
والی النجات فقاده فاسترجعوا اهل البلا
حتف السکار انفه ملجا الحیاری کنفه
یحمی الامانة کتفه فاسترجعوا اهل البلا
صدر له فخزینة بالحق فیه دفینة
من فیضه بسکینه فاسترجعوا اهل البلا
جل الکتا در ماده زان استواء بجاده

ولنعم من بعمـا د ه به	فاسترجعوا اهل البلاء
صحت قلوب واحيه	بنعاله المتضاحيه
فى الذكر عادت جاريه	فاسترجعوا اهل البلاء
محى لدين قد علاء	قيوم وقت معتلاء
هو قطب اقطاب العلى	فاسترجعوا اهل البلاء
قد جدد الثالث عشر	من الف ثانى واشتهر
متبعتر الاف البشر	فاسترجعوا اهل البلاء
هو فرد عصر مختبر	هو غوث اغواث البشر
فى نشر احكام ابتدر	فاسترجعوا اهل البلاء
هو قطب ارشاد الامم	قطب لمدار المحتشم
هادى الطريق المعتصم	فاسترجعوا اهل البلاء
واضاء قلوبا واحيه	من ضوئه بالراضيه
ظل السكارى صاحيه	فاسترجعوا اهل البلاء
وسقى العطاش عذوبه	لم يستقل ذنوبه
ملاء المدام غروبه	فاسترجعوا اهل البلاء
ذاك المدام المسكر	بل ذو الخمار المخمر
اذعن به من ينكر	فاسترجعوا اهل البلاء
اقداح عشق بطونه	فاضت على مطعونه
بات السلى لشجونه	فاسترجعوا اهل البلاء
يا ويلنا فى فوته	واحسرتا فى موته
هذى العمى عن صوته	فاسترجعوا الى اهل البلاء

ابخاء دين محمد : ضاءت ضياء مهتد : فى الكتم جاء بموقد : فاسترجعوا اهل البلاء : ۲

فی شعشعان انوارہ نقباض من ابرارہ
یا ویل لیس بدارہ فاسترجعوا اهل البلا
مات الخلیفة للنبی قام القیامة یا صفی
من این اجدک یا ولی فاسترجعوا اهل البلا
این الصبوح واین من اعطاہ ذارب المنن
یمسح بہ کل الزمن فاسترجعوا اهل البلا
این التلذذ صبوحہ انی احتظاط سبوحہ
کیف اهتدا من دوحہ فاسترجعوا اهل البلا
این الغبوق المرتضی فی ساحة ارباب الهدی
ومتی اغتباق المهتدی فاسترجعوا اهل البلا
این الصبوح الفائض وانی استنکار عارض
ومتی استجار فائض فاسترجعوا اهل البلا
این الغبوق المحرق من سکر حب العشق
طار العقول فغلق فاسترجعوا اهل البلا
این الغبوق بما حلی فی سکر حب احتلی
کیف ارتفاق المحتلی فاسترجعوا اهل البلا
یا زائرین لوجهه فالذاکرین بسرہ
والفائضین بفیضہ فاسترجعوا اهل البلا
من وجهہ فیضا لقدم قد کان تحصیل لذم
وهو الزریح الی القدم فاسترجعوا اهل البلا
حضر البنی وصدیقہ معہ اذا صدیقہ

فی الغسل کان رفیقہ   فاسترجعوا اہل البلا
فی فجر اکبرے   قد جاد بالروح الصفی
لحدیدۃ الیمن النقی   فاسترجعوا اہل البلا
فی حین غسل جنازتہ   قد کوشفوا ببراعتہ
اصحاب قرب جسمانتہ   فاسترجعوا اہل البلا
حضرا ہل اسلام اذا   صلوا صلوۃ المہتدی
جمعا عظیما محتفی   فاسترجعوا اہل البلا
اہل البصیرۃ شاہدوا   حین الصلوۃ فحاضروا
صلی النبی واصحابہ   فاسترجعوا اہل البلا
صلی ملائکۃ السما   صفوا صفوفا بارتضا
فی عالم الارواح اذا   فاسترجعوا اہل البلا
متیقن ان الولی   قد کان بارشاد النبی
یہدی ہداہ المعتلی   فاسترجعوا اہل البلا
اللہم ارفع قدرہ   نوروا راہ بدرہ
فی نشر ماجا صدرہ   فاسترجعوا اہل البلا
قدس الہی سرہ   وافض علینا برّہ
حتی نقیل مقرہ   فاسترجعوا اہل البلا
اسکنہ فی بحبوحۃ   من حبہ محبوبہ
مع امتہ مفتونۃ   فاسترجعوا اہل البلا
وطنہ فی انس البقا   ادمہ فی حظ اللقا
احبابہ انج من الشقا   فاسترجعوا اہل البلا

برّده ربّی مضجعا — ایّده دائما مرحبا
فی انس قد سک موهبا — فاسترجعوا اهل البلا
ادم الهدی فی آله — واسترضه بما له
وارحم جمیع عیاله — فاسترجعوا اهل البلا
رب ارض عن اولاده — وزد التقی فی احفاده
کثر جنود ارشاده — فاسترجعوا اهل البلا
ظلل بظل دائم — من فیض انس قائم
سکّن بهم فی عاصم — فاسترجعوا اهل البلا
یارب ادّ حقوقه — عن ذمّتی محقوقه
قد علقت مرقوقه — فاسترجعوا اهل البلا
وامطر علینا وابلا — من غوثه غیثا حلی
منه ثما متواصلا — فاسترجعوا اهل البلا
ربّی ادم ارشاده — فی جمع من قد صاده
او صاده من جاده — فاسترجعوا اهل البلا
کثرت فی تطریقه — خلفاء فیض طریقه
فاکثر سواد فریقه — فاسترجعوا اهل البلا
وادم فیوضا باهره — الی القیامة ظاهره
وبالاستقامة عامره — فاسترجعوا اهل البلا
عظم هدی خدامه — کثر لمن بزمامه
یاتوا الی احکامه — فاسترجعوا اهل البلا
کثر سواد جمیله — یاتوه فی تسبیله

ورجعا له عنه بارا ضیا؛ متواه مجدا صافیا؛ متزائدا مستنطا فیا؛ فاسترجعوا اهل البلا؛ ۴

اوسلك من بسبيله ... فاسترجعوا اهل البلا
بارك باهل طريقنا ... واكثر جميع فريقنا
واحرقهم بحر ليقننا ... فاسترجعوا اهل البلا
ويا عظيم الخلق السنى ... حصّصهم تلو النبى
سلكهم للمستفى ... فاسترجعوا اهل البلا
فى قرب زلفى اقدس ... قربهم بالمانس
جنّبهم عن دنس ... فاسترجعوا اهل لبلا
يا من تدوم بلا فنا ... يا من يحصّ بك البقا
وبك الحوى او فى الثنا ... فاسترجعوا اهل البلا
كل يموت ويهلك ... الا الاله المالك
واليه كل سالك ... فاسترجعوا اهل البلا
انا لله نسترجع ... واليه كل راجع
وهو العليم السامع ... فاسترجعوا اهل البلا
فى يوم اثنين فارتحل ... وباخر الفجر انتقل
وبظل خالصنا ستظل ... فاسترجعوا اهل البلا
فى سادس الشهر البهى ... ذيقعدة حضر الولى
بحوزة الفيض العلى ... فاسترجعوا اهل البلا
فى اثنا عشر سنة مضت ... من بعد ما ثما انت
اثر الف سنة قد خلت ... فاسترجعوا اهل البلا
ولقد رضيت قضاءه ... اذ ذقته ورضاءه
متلذذا بمضاءه ... فاسترجعوا اهل البلا

زربا رضی عنهم بالکرم ؛ واسترضاهم یا ذالنعم ؛ انت الملاذ المعتصم ؛ فاسترجعوا اهل البلا ۴م

فسئلت بشری الهاتف — عن سن وصل العارف
جاکلمہ الخیر الوفی — فاسترجعوا اهل البلا
یرضی الله عنه جا — الف و ماتان اثنوی
واثنا عشر معہ استوی — فاسترجعوا اهل البلا
ثم ارثنی بلسانه — بشری الی غفرانه
هو حام فی رضوانه — فاسترجعوا اهل البلا
تاریخہ الثالث فیهما — هو فی الحریم قدس جا
بطفیل عم الاصفیا — فاسترجعوا اهل البلا
قد حار ابراهیمه — اذ فات عنه نعیمه
ما ان انتہ سمیمه — فاسترجعوا اهل البلا
ضاقت علیه حیاته — ذاقت لدیه مماته
بانت الیه شتاته — فاسترجعوا اهل البلا
فیض لرسول المصطفی — من غیب غب مرتضی
غابت فی حجب السنا — فاسترجعوا اهل البلا
باصدق صدیق عتیق — بافرق فاروق فریق
وحیای عثمان وثیق — فاسترجعوا اهل البلا
وباعین علم علینا — غواص بحر نبینا
رب اتخذن نجلیه — واخلع علینا بحلیه
الا دحریق مضلته — فاسترجعوا اهل البلا
نبی فصل وسلم — لمحمد ولآله
ولصحبه واشیاعه — فاسترجعوا اهل البلا

ومنی افضال ولینا :: فاسترجعوا اهل البلا ۱۲

ولاینا

ولا اولیا من امته	ولا انبیا من اخوته
فاسترجعوا اهل البلا	واتباعه من شیعته

تذکرہ خامس از منتخب سابع در ذکر فرزندان جناب حضرت قیوم جہان رضی اللہ عنہ

خدمت ایشان کثیر الاولاد بودند حتی که نساء و رجال زائد از شصت نفر از ایشان بولادت رسیده اند اکثرے در ایام صبی رحلت نموده اند وآنچه بعد از ایشان خلف شده اند هشت پسر و سیزده صبیه بودند واز جمله پسران اول واکبر ایشان حضرت شاه ولی الله بودند خدمت وی باعلی درجات کمال واکمال رسیده واز خدمت والد شریف خود ماذون شده وخلقی از وی مشغول گردیده فقیر بعضے مسترشدان آن مخدوم زاده را دیده محفوظ شدم وحضرت مرشدی قیوم جہان خیلی وصف استعداد وے می نمودند ومکاشفات ومعارف او را می پسندیدند وچون مسکن این مخدوم زاده بعید افتاده بود همیشه در حضور نمی بود اکثر احوالات خود را بقلم معروض میداشت وبصحت وسقم احوال بورود مکاتیب عالی سرافراز می شد فی الجمله اعجوبه روزگار وپرتو لطف کردگار بوده مردم آن نواحی بوجود شریفش مفتخر وممتاز بودند واز فیوض وبرکاتش بهره مند وپرهیز وتقوی وی بسر حدی بود که بی اعانت خداوندی بوسع بشری بدان رتبه تورع از جمله محالات است از بسکه در امور احتیاط بکار می برد که مردم حکم بجنون می نمودند فقیر بیاد وارد که شخصی پیزار پشاور بخدمت حضرت هدیه آورده باین مخدوم زاده داده اند مخدوم زاده بنات اورا کنده وپیزار بپا کرد چون بخدمت حضرت آمد پیزار او را دید

خیلی محظوظ شدند و شکرانه الهی بجا آوردند که در اولاد من چنین شخصی بوجود آمده اگر ازین نوع خصائص وی ثبت شود بتطویل کشد خلیفه ملا عبد الکریم بابی از زبان حضرت قیوم جهان در توصیف زهد این مخدوم زاده نقل میفرمودند که روزی بتقریبی فرمودند که اگر در زیر جرم آسمان دیده شود همچون ولی الله زاهدی درین زمان بنظر ندر آمد و در علوم ظاهری نیز برخ کامل داشت و احادیث بسیار بیاد نموده بود بیاد فقیر است که تیمور شاه درانی که سلطان وقت بود وفات یافت جماعت صاحبزاده گان بنزد شاه زمان که سلطنت با و مقرر بود برای فاتحه میرفتند و چنان مقرر نموده بودند که بمسجد جامع قلعه یکجا شده باز برای فاتحه بنزد بادشاه روند و خدمت حضرت قیوم جهان چون از صحبت سلاطین محترز بودند فرزندان و متعلقان خود را برای فاتحه فرستادند که در مسجد مذبور رفته با قوم یکجا شده بفاتحه بروید اراده الله چون بدر قلعه بادشاهی رسیدند وقت عصر بود و نوبت و نقاره و کرناه وغیره انواع می نواختند که معمول آن وقت بود چون مخدوم زاده استماع نمود گوشهای خود را بدست بند نمود و جلوه اسب را گردانید چون کبیر همه او بود لاچار همه گردیدیم و بخدمت حضرت رسیدیم و خدمت ایشان استفسار نمودند که چرا جلد آمدید واقعه را بعرض رسانیدند حضرت از استماع آن ملول شدند و فرمودند که قوم همه رفتند و از جانب ما کسے نرفته مبادا معاندان وقت را یافته بنمامی در آیند و بادشاه را در تردد اندازند و ساعتی متامل شده فرمودند حسبنا الله نعم الوکیل اتفاقا بعرض بادشاه رسانیدند که حضرات صاحبزادگان برای فاتحه آمدند سوای حضرت قیوم جهان که ایشان از مدتے تارک صحبت سلاطین اند بادشاه چون اخلاص کلی در آن وقت بخدمت ایشان داشت گفت من اراده نموده ام که اول بزیارت حضرت قیوم جهان مشرف شوم و از ایشان

دستار بر بندم و چون دیگر صاحبزادہ گان را ملاقات کنم لابد باخود دستار آوردہ باشند و تکلیف بستن کنند ہر آیینہ رونمی توانم نمود بہتر آنست کہ اول زیارت ایشان را یافتہ ثانی ملاقات دیگر حضرات کنم غفار خان صند وقدار را بخدمت صاحبزادہ گان فرستاد و عذرے درمیان آورد و وعدہ ملاقات بروز جمعہ کرد و ہمان شب بخدمت حضرت قیوم جہان پیادہ آمد و دستار از ایشان بست باز ملاقات بدیگران نمود خدمت حضرت قیوم جہان فرمودند کہ نتیجہ ورع میان ولی اللہ بود کہ بادشاہ خود پاپیادہ در اینجا رسید و او را از ملامت بر آورد و توکل و تبتل و ورع و تقوی و انزوا و استغنا و شکستگی و بے نفسے زائد التحریر داشت در سنہ ہزار و دو صد و سی و یک از این دار پر ملال انتقال نمودند اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرزند دوم حضرت قیوم جہان میان قدرۃ اللہ نام دارند و در نواحی کوہستان کابل سکونت دارند و فرزند سیوم ایشان میان کرامۃ اللہ اند در توابع پکلے سکونت دارند فرزند چہارم ایشان میان امین اللہ نام دارند و این مخدوم زادہ طبع شعر بسیار خوب دارند فرزند پنجم ایشان میان ذکر اللہ نام دارند و در کوہستان کابل مے باشند فرزند ششم ایشان میان ظہور اللہ نام است و این مخدوم زادہ در طفولیت خیلی مقبول والد شریف خود بودند فرزند ہفتم ایشان میان مطیع اللہ بودہ بعد از والد شریف خود در جوانی رحلت نمود فرزند ہشتم ایشان میان عبد الباقی است عمر این مخدوم زادہ در حیات والد شریف و بد و سالگی رسیدہ بود والدہ این مخدوم زادہ از اولاد حضرت خواجہ خواجگان بہاء الدین بلاگردان است رضی اللہ عنہ از این ہم بتولد این مخدوم زادہ خدمت حضرت مرشدے قیوم جہان

خیلی محظوظ شد نا اللّٰهم وفقهم فیما تحب و ترضی برین فقیر در باده جمیع
حضرات مخدوم زاده گان امید دارم که در نسبت والد شریف محظوظ شوند
و از زبان الهام ترجمان والد ایشان نیز بشارت در حق اینها مسموع دارم امید که از
گوش باغوش رسد ؎

تذکره سادس از منتخب سابع در ذکر خلفای حضرت قیوم جهان رضی اللّٰه تعالی عنه

مخفی نماند که از خدمت ایشان خلائق بسیار به نسبت باطنی مشرف شده اند
و صاحب کشوف والهامات گردیده و مستحق بامر خلافت بوده اند اما کسانیکه
مجاز گردیده اند بیست وهشت نفر اند اول واکمل همه خدمت حضرت بی بی
صاحبه قدس سرها اندی بایست که اولی ذکر ایشان نموده می شد
و در ذکر حضرت قیوم جهان وایشان فاصله نمیشد چنانچه حضرت قیوم
جهان عنایت می نمودند که صورت ما هر دو جدا است وحقیقت ما یکی اما
چون عادت نویسندگان مقامات چنان جاری شده که ذکر نسای صالحات
در آخر کتاب می کنند کذلک در نفحات وغیره کتب یافته شده متابعت
اینها نموده ذکر ایشان را در تذکره سابع این منتخب نموده شد وختم کتاب بدان قرار
یافت وثانی خلیفه ایشان فرزند ایشان میان ولی اللّٰه که احوال این مخدومزاده
در تذکره ماقبل ذکر یافته ان شدت فارجع الیه کاتب الحروف نیز بشرف
اجازت از ایشان حضرت قیوم جهان رضی اللّٰه تعالی عنه مشرف شده ام اما اجازتی
که بفقیر عنایت شده از مواهب ایشان است والا نه در خود لیاقت آن نمیداند
و برادر عینی این فقیر میان ضیاء الحق نیز مجاز از ایشان است وصاحب حالات

بلند و معارف ارجمند واز خدمت حضرت قیوم جهان و حضرت بی بی صاحبه به بشارات
عالی واشارات متعالی سرافراز اند اللهم اوصله الی غایة الکمال بحرمة
النبی والآله خدمت حضرت مخدوم صاحب میان محمد ابراهیم رحمة الله علیه
نبیره مخدوم صاحب جامع کمالات ظاهری و باطنی میان محمد هاشم قدس سره
که از فحول سرآمد علمای عصر واحوال ایشان مستغنی از بیان است بودند از ایشان مجاز
اند و باعلی درجات کمال واکمال مشرف وجهانے از ایشان منوّر شده در طریقه علیه
داخل گردیده وارشاد ایشان کامل آمد و خلفائی صاحب کمال از ایشان بروئے
کار شدند و سلسله علیه را رواج کلی دادند فرزند ایشان مخدوم میان عبد اللطیف
بصحبت حضرت قیوم جهان مشرف شده اند واز توجهات علیه بهره کلی یافته واز
خدمت والد خود بکمال رسیدند و مجاز گردیده اللهم اوصله الی غایة ما یتمناه
واز جمله خلفای ایشان خلیفه میان سلیمان و خلیفه میان احمد خان نظامانی وسیادت
پناه میان سیّد نور محمد مرحوم و قاضی میان محمد قاسم و میان اسمعیل و خلیفه
میان محمد فاضل و خلیفه احمد کهتائی و مولوی محمد حیات هر یکے صاحب معارف
واسرار مظاهر کشوف وانوار اند و براه نمونی خلایق مشغول اللهم زد اخواننا
فی الدین ویرحم الله عبدا قال آمینا دریں کتاب هرجا مخدوم صاحب
در خلفای حضرت مرشدی قیوم جهان ثبت یافته مراد ایشانند و تفصیل
احوال ایشان مستحق کتاب علیحده است دراینجا بهمین قدر اکتفا افتاد فضیلت پناه
کمالات دستگاه ملا محمد زکی نیز از خدمت حضرت قیوم جهان مجاز شده
بدرجات کمال فائض گردیده اما خدمت حضرت مرشدی قیوم جهان
می فرمودند که نسبت ملا محمد زکی ضمنی است حامل نسبت وی منم اما بعد از من
عجب است که حفظ نسبت خود نتواند کرد فضائل و کمالات شعار آخوند زاده محمد انور

بنوی از جملہ مجازان کامل و نسبت یافتگان مکمل حضرت قیوم جہان است
و عالمی از و اخذ طریقہ نمودہ در بلدہ مذکور بارشاد مشغول است حقائق و معارف
آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ خواجہ مقیم صوفیان چارکاری المشہور بصوفی
خواجہ از زمرہ خلفای ذوالاقتدای حضرت قیوم جہان است این عزیز
خیلی صحبت موثر داشت و خلائق بسیار از وی بہرہ ور گردیدہ در حیات
مرشد خود رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ پیر اکبر شاہ خوستی نیز از مجازان معتبر ایشان است
در الکائی مذکور بارشاد مشغول است و پیر احمد نیز از زمرہ مجازان ایشان است
با پیر اکبر شاہ مذبور در یک نواحی بسر مے بردشاہ بزرگ خوستی نیز از مجازان
ایشان است و باحوال نادرہ سرافراز صاحب جذبات قوی است و
خلقی از و بہرہ مند در نواحی کرم برہنمائی خلق مشغول شاہ مقصود زرمتی نیز از
مجازان ایشان است و مریدان صاحب نسبت دارد یکی از فقرای وے
با فقیر شبے بسر برد خیلی از و محظوظ شدم شیخ صنعان خوستی از جملہ خلص مجازان
ایشان است صاحب خوارق و کمالات باہرہ بودہ قبر شریفش در دور واقع بود
یزادوینبراے بدر والحال نیز از مزار او مردم خوارق اظہار می کنند کہ دیدہ خلائق
بیشود و طریقہ در اولاد او باقی است خلیفہ ملا سلطان اندری مشہور بملا خلیفہ
صاحب کمالات و منبع فیوضات است و خلقے از و مشغول از زمرہ خلفائے
کامل حضرت قیوم جہان است فضیلت و کمالات پناہ حقائق و معارف
آگاہ خلیفہ ملا مہربان توخی محمد زہی از جملہ خلفای کامل ایشان است و صاحب
نسبت قوی و خلقے از و بہرہ مند و کامیاب فی الجملہ عجوبہ روزگار است
آخوندزادہ ملا محمد حسین موسیٰ صاحب نسبت قوی بودہ در سفر سعادت
اثر حرمین الشریفین در رکاب سعادت انتساب حضرت قیوم جہان بود قبل از

ارتحال آن قبلهٔ ارباب کمال بچند روزے در بلدهٔ زبید رحلت نمود رحمة الله علیه خلیفه ملا حسام الدین دولت شاهی از زمرهٔ مجازان کابل بوده بعد حضرت قیوم جهان بمدتے رحلت نمود رحمة الله علیه سید ولایت شاه پشنگی ثم شکارپوری از قدمائے خلفائے ایشان است وخلقی ازو فائض شده الحال مزار او در شکارپور است یزاد ویتبرك به ملا حاجی ولی محمد بابی ولد حاجی رحیم خان مرحوم نیز از زمرهٔ خلفائے حضرت قیوم جهان است وخلیفه ملا عبد الکریم بابی قلاتی از قدمائے اصحاب ایشان بوده چون خدمت ایشان از قلات عبور نمودند عازم حرمین الشریفین شدند موصی الیه دو سه منزل در رکاب عالی بود وقت رخصت او را مجاز فرمودند ومریدان آنجائے را حواله موصی الیه کردند وامر بصحبت نمودند اهل صحبت او خیلے محظوظ شدند وصاحب انوار واسرار گردیدند در این دو سال رحلت نموده در بلدهٔ قلات مدفون شده یزاد ویتبرك به رحمة الله علیه رحمةً واسعةً وخلیفه محمد صادق کنجابی از خلفائے قدیم ایشان است بفضائل وکمالات سرافراز حاجی پیر محمد چاردهی از جمله مجازان معتبر ایشان است وصحبت موثر داشت وملا عبد الله جغتائی الاصل در کوهستان کابل از قبیل ایشان مجاز بوده بخصائص مشهور الحال مزارش در کاریزی یزاد ویتبرك به وملا عبد الله قهقهائی از قهقهان آمده مدتے در خانقاه معلی بسر برده از فیوضات وکمالات ایشان بهره کامل یافته مجاز شده بولایت خود رجوع نمود ومخدوم عبد الواحد سیوستانی مشهور بمخدوم محمد احسان صاحب فضائل وکمالات صوری ومعنوی واز خدمت ایشان اجازت داشت ملا عثمان علی زیئی نیز از مجازان بوده سیادت پناه سید حسن دهلوی صاحب شجرهٔ منظوم که در این منتخب ثبت شده نیز از جمله مجازان ومستعدان بوده وباعلی درجات

کمال و اکمال رسیدہ میان آن عبدالکریم تتوی و میان قاضی محمد نصرپوری و میان عبداللہ نصرپوری نیز از مجازان بودند فضیلت و کمالات شعار خلیفہ محمد کاظم شکارپوری نیز از قدمائے اصحاب ایشان بودہ بدلالت مخدوم صاحب بخدمت ایشان رسیدہ بود و مظہر فیوضات شدہ نقل مے نمود کہ دران ایامے کہ مخدوم صاحب در شکارپور بودند جزری از ایشان مے خواندم روزی برای سبق آمدم ایشان را بنوعی دیگر یافتم کہ امکان سبق در ایشان ندیدم گفتم چہ واقعہ رو نمودہ است کہ شما را بنوعی دیگر مے بینم فرمودند وی صیادی را دو چار شدم و در بند افتادم الحال از ذوق آن از خود رفتم بیا تا ترا نیز با خود در ردیف کنم با ایشان برخاستہ بخدمت حضرت قیوم جہان رسیدم و اخذ طریقہ نمودم و بخدمت ایشان آمد و رفت داشتم و روشنی در خود میدیدم روزے شخصے سوار بخدمت رسید و اسپ را بیرون مکان بست و بحضور آمد و طلب طریقہ نمود خدمت ایشان طریقہ باو گفتند چون خواستند کہ توجہ بدہند آن شخص گفت کہ توجہی مے خواہم کہ از قید ہستی برہم ایشان توجہ باو فرمودند چون خدمت ایشان از توجہ فارغ شدند آن مرد نشستہ ماند ہر قدر کہ او را خبر کردند بخود نیامد فرمودند کہ بیماری کہ دوا ایدل خود بخواہد حال وی چنین شود القصہ تا شب در آن جا نشستہ ماند و اسپش بستہ شب رفقاش تجسس نمودہ آمدند اسپ را باخور بستہ دیدند از حال او استفسار نمودند مردم حال او را گفتند نزد وی شدہ ہر چہ گفتگوئی نمودند بخود نیامد و خدمت حضرت قیوم جہان فرمودند کہ او را بردا شتہ باوطانش برند چنان کردند علی الصبح رفقاش آمدہ اظہار نمودند کہ آن مرد مردہ است خدمت ایشان بجنازہ اش تشریف بردند تا بمدفن تعقب نمودند فرد

آفرین بر دل نرم تو کہ از بہر ثواب	کشتۂ غمزۂ خود را بنماز آمدہ

بر سر اصل سخن روم کہ خلیفہ محمد کاظم ناقل بعد از تشریف بردن حضرت قیوم جہان از

شکارپور مدتی برآنچہ داشت اکتفا نمود بعدہ بکراچی بخدمت مخدوم صاحب سید
وچندی بخدمت ایشان گذرانید و بزیارت حرمین الشریفین رفتہ از اماکن متبرکہ
مشرف شدہ بوطن مالوف آمد وچون فقیر از حرمین مرتبہ ثانی مراجعت نمود با فقیر
نیز صحبت داشت باذن ارواح طیبہ فقیر باو اجازت داد ومخلصان آن نواحی
را حوالہ وی نمود روزی چند باطلبہ نشست وخواست نمود بقرب آن بداعی وصال
جانان جان سپرد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ احوال خلفای حضرت مرشدی
قیوم جہان را اجمالا ذکر نمودہ شد اگر بتفصیل مے پرداخت بتطویل می انجامید

تذکرہ سابع از منتخب در ذکر عارفہ باللہ ومقبولہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدہ حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا

خدمت ایشان والدہ راقم خواہر زادہ حضرت قیوم جہان اند اول بخدمت
حضرت قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد مشرف بودند واز نسبتہای خاصہ
ایشان بہرہ یافتہ چنانچہ رمزے ازان در تذکرہ احوال حضرت قدوۃ
الاولیاء گذشتہ چون حضرت قیوم جہان بمنصب قیومیت سرافراز
گردیدند بی بی صاحبہ بخدمت ایشان رجوع فرمودند چنانچہ در احوال حضرت
قیوم جہان اشارہ بدان رفتہ وسلوک آن راہ از سر نو بخدمت ایشان از
ابتدا تا انتہا بانجام رسانیدند وباعلی درجات کمال واکمال فائض ومشرف شدند
اول نسبت ایشان بربیان آوردہ شود بعدہ کیفیت احوال ایشان بطریق اجمال
مذکور گردد والد ماجد حضرت بی بی صاحبہ حضرت شاہ عطاء اللہ
نام داشتند ونسب از طرف آبای کرام از سادات بخاری دہلوی اند از اولاد

حضرت حاجی عبد الوهاب بخاری قدس سره که در ایام حضرت مجدد
الف ثانی در حضرت دہلی صاحب ارشاد بودند و طریق اجداد خود را ترویج می فرمودند
و از جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنہ مکاتیب بطرف
ایشان ورود یافته دران مکاتیب فقرات مدحیہ ایشان بسیار نوشته اند انشاء الله تعالیٰ
مکتوبی ازان مذکور خواهد شد نسب حضرت حاجی عبد الوهاب بخاری رح
بحضرت مخدوم جہانیان می رسد و طریقه نیز از ایشان داشتند مکتوبی
که بالا وعده ذکر شده نوشته می شود۔

مکتوب پنجاه و پنجم از جلد اول بسیادت پناه نجابت دستگاه شیخ عبدالوہاب بخاری صدور یافت در اظہار محبت

چند گاه است که دل را محبتی نسبت بملازمت شما پیدا شده است غیر آن
ارتباطی که سابقاً متحقق بود بناء علیه بدعای ظهر الغیب بے اختیار مشغول است و چون
سرور کائنات و مفخر موجودات علیه و علیٰ آله الصلوات والتسلیمات والتحیات
فرموده اند که من احب اخاه فلیعلم ایاه اظهار حب خود نمودن اولیٰ و انسب دانست
و باین محبت که نسبت باقربای آنحضرت عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ والتحیة پیدا شده
رشته امیدواری تمام بدست آورده حق سبحانه و تعالیٰ بر محبت ایشان
استقامت ارزانی فرماید بحرمة سید البشر علیه و علیٰ آله الصلٰوة والسلام تم
مکتوب الشریف شجره ایشان بحضرت سید کائنات علیه و
علیٰ آله الصلٰوة والتسلیمات بدینمنوال اتصال مے یابد چه حضرت حاجی
عبد الوهاب بخاری قدس سره ولد حضرت سید محمد بخاری اند و آنجناب
از اولاد حضرت سید ابو الکرم حسین بخاری ملقب بسید جلال سبز

ومشہور بمخدوم جہانیان اند رض وآیشان ولد حضرت سید محمد غوث بخاری اند وایشان ولد سید السادات حسنی الحسینی سید جلال الدین اعظم البخاری ملقب بسید جلال سرخ رض اند وآیشان ولد سید ابو المؤید علی رض اند وایشان ولد حضرت سید یوسف رض اند وخدمت ایشان ولد حضرت سید ابو جعفر رض اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام سید محمود رض اند وجناب ایشان ولد حضرت امام سید احمد رض اند وجناب ایشان ولد امام سید عبد اللہ رض اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام سید علی عسکر رض اند وجناب ایشان ولد حضرت امام محمد تقی رض اند وجناب والای ایشان ولد حضرت امام محمد نقی رض اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام علی موسی رضا رض اند وجناب فیض مآب ایشان ولد حضرت امام موسی کاظم رض اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام الہمام خلیفۃ اللہ فی الانام محمد جعفر صادق رض اند وجناب ایشان ولد جناب امام واجب التعظیم والاکرام حضرت امام محمد باقر رض اند وخدمت ایشان ولد حضرت امام سجاد ومفخر عباد سراج العلمین زین العابدین رض اند وجناب مقدس ایشان ولد حضرت امیر المؤمنین وامام الاسلام والمسلمین شہید وسعید الدارین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اند وخدمت عالی ایشان ولد حضرت امیر المؤمنین وامام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اند وابن حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اند واز حاجی عبد الوہاب دہلوی البخاری قدس سرہ تا حضرت شاہ عطاء اللہ سندہی بخاری قدس سرہ کہ والد حضرت بی بی صاحبہ اند رض

بدینمنوال است کہ ولد حضرت حاجی صاحب عبد الوہاب مذکور حضرت
سید مزمل اند قدس سرہ ولد ایشان حضرت حاجی سید عبد الرحیم اند
و حضرت ایشان چون بحج بیت اللہ و زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و علی آلہ وسلم مشرف شدند و از جناب اقدس مامور گردیدند کہ بسرہند مبارک
رفتہ دختر حضرت شیخ محمد سعید ولد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ
عنہما را در عقد خود در آور کہ ازان عفیفہ فرزندان صالح بنصیب تو است
گویا این اشارہ بحضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالی عنہا بود چون
خدمت ایشان بدار الارشاد سرہند رسیدند آنچہ معلوم ایشان شدہ بود و بدان
مامور بودند بحضرت شیخ محمد سعید رضی اللہ تعالی عنہ ظاہر نمودند خدمت
ایشان عنایت کردند کہ اگر بمن نیز اشارہ شود قبول خواہم داشت دران شب
خدمت ایشان بزیارت حضرت سیدۃ النساء بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مشرف شدند و خدمت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی
اللہ تعالی عنہا بایشان عنایت نمودند کہ صبیہ خود را بچادر من انداز چون خدمت
حضرت خازن الرحمۃ بیدار شدند بسر و دیدہ منت داشتند عفیفہ خود را بہ
حضرت حاجی عبد الرحیم بخاری نکاح نمودند ہمچنین ازان عفیفہ ولدی کہ
پیدا شد صبیہ حضرت وحدت را نکاح نمودند الی الیوم اولاد حضرت
حاجی عبد الرحیم بخاری احفاد حضرات مجددی اند قدس سرہم و حضرت
شاہ عطاء اللہ قدس سرہ صبیہ حضرت قطب الاقطاب حاجی غلام محمد
معصوم رضی اللہ تعالی عنہ را در نکاح آوردہ کہ ہمشیرہ حقیقی حضرت
مرشدی قیوم جہان بودند و خدمت حضرت بی بی صاحبہ متولد از ایشان
اند و حضرت شاہ عطاء اللہ قدس سرہ ولد شاہ خسرو اند قدس سرہ

وایشان ولد شاہ اهل الله اند قدس سرہ وایشان ولد شاہ عبد الشکور اند وایشان ولد حاجی عبد الرحیم مذکور اند قدس الله تعالیٰ اسرارهم ونوّرنا بانوارهم چون نسب ظاهری ایشان بیان شد اکنون اظهار نسبت باطنی ایشان کرده می شود بگوش هوش استماع نما چون آن خدمت ایشان بسیر محبوبی ومرادی مراتب اظهار کمال واکمال را حاصل کردند ومعاملات سنین را بساعات طی فرمودند وبمقامات عالی ومراتب متعالی مشرف شدند وچون مشرب ایشان محمدی واقعه شده بود بجمیع مدارج ولایات فائض گردیدند ودقیقه از دقائق اسرار وکمال نماند که بدان ممتاز نشدند وبالهامات خاصه عنایات مختصه مفتخر ومسرور آمدند مرشد ایشان حضرت قیوم جهان خدمت ایشان را تکلیف تام بامر ارشاد داشتند وایشان خود را ازین امر خطیر یکسو نمودند وموانع آن بیان مے فرمودند هرچند مبالغه دران امر مشاهده می نمودند کناره ازان می جستند ودرین لیت ولعل مدتے در گفتگوی کشید تا آنکه در معامله بشرف زیارت جناب طهر صلوات الله علیه وعلی آله الانور مشرف شدند وازان سرور کائنات ومفخر موجودات بخلعت خاصه خلافت ارشاد ممتاز ومجاز گردیدند وتاکید اکید درین امر شریف دیدند لاچار اظهار بخدمت مرشد والا تبار خود نمودند وآن قیوم وقت چون از مدتے خواهش این امر داشتند ازین ممر مسرور گردیده نامهٔ اجازت وارشاد برای ایشان نوشته وجبه ودستار خود را به تبرکات بایشان عنایت فرمودند وجماعت طلاب که بخدمت عالی بود بآنها امر کردند که بخدمت حضرت بی بی صاحبه رفته از بیرون حجره شریف توجه گرفته باشند حتیٰ که خلفائے کامل خود را نیز اذن بتوجه از ایشان نمودند وفرزندان واطفال واهل خود را تمام چه بنات وچه ازواج بخدمت ایشان مرید کردند ایشان بامر مرشد واشاره ارواح

طلبہ طوعاً و کرہاً مشغول شدند بسرعت تاثیر در مسترشدان ایشان بنوعی شد کہ ما فوق آن متصور نباشد و مردم از دور و نزدیک خصوصاً از عالم نساء بایشان رجوع آوردند و ہنگامہ ارشاد و فیض رشاد ایشان در اطراف و اکناف منتشر شد بسا نسوان از خانمان خود دست بر داشتہ بذیل دامان ایشان افتادند و از انوار و اسرار سرمست و سرشار شدند و بسیاری از مسترشدات ایشان مجذوبہ گردیدند حتی کہ در خانہ ایشان مجذوبات زنجیر بپا ہمیشہ افتادہ بودند در عالم نسوان مثل این اجتماع للہ و فی اللہ کہ در خدمت آن مقبولہ رسول اللہ شدہ بود چہ در متقدمین و متاخرین از صالحات شنیدہ نشدہ بلکہ در عالم رجال خال خال دران حال باین قوت کمال و اکمال بودہ باشد بیت

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

ارشاد نامہ کہ خدمت حضرت قیوم جہان رضی اللہ تعالی عنہ نوشتہ اند اینجا ثبت می شود **ھذا ھو** الحمد للہ الذی خلق الآدم علی صورتہ وکرمہ بخلافتہ واجری تلک النسبۃ بین انبیائہ واولیائہ صلوات اللہ علی نبینا محمد و آلہ الطاہرین وصحبہ المہتدین وکذلک علی الانبیاء اجمعین واولیائہ المرضیین وعباد اللہ الصالحین **اما بعد** نمودہ می آید کہ خدمت مخدومہ محترمہ معظمہ مکرمہ مظہر انوار القیومیۃ قرۃ العین وثمرۃ الفواد امۃ المعصوم سلمہا اللہ تعالی چون سلوک وتسلیک طریقہ علیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالی عنہم را نزد فقیر حاجی صفی اللہ السرہندی باتمام و اختتام رسانیدہ و باعلی درجات کمالی واکمالی مشرف شدہ و قطع مراتب ولایات صغرا و کبرا و علیا و سیر الی اللہ و فی اللہ عروج در مدارج کمالات نبوت و رسالت و اولو العزم و صعود بمقامات انبیا و رسل و دخول در صفوف

آن اکابر و وقوف از علوم معیت احاطہ و سریان توحید وجودی و شہودی بتفصیل حاصل نمود و از حضور خاصہ نقشبندیہ بطرز خاص حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فناء اتم و بقاء اکمل و زوال عین و اثر و فناء فنا تحقق یافت و ارتقای از جمیع مقامات ظلال و اصول و وصول باصل الاصل کہ از شائبہ ظلیت مبرا و یکسواست حاصل وقت او شد و سوای آنچہ مذکور گردید بمعاملاتے مشرف شد کہ این کمالات نسبت بآن حکم قطرہ دارد نسبت بدریای محیط چہ این کمالات از علوم واجب الاظہار است و آن از اسرار لازم الاستتار یضیق صدری ولا ینطلق لسانی ایمای بدان نماید و قطع ہذا الباعوم اشارہ بآن می کند و در مقام نزول چون عروج کامل آمد بخاطر فقیر افتاد کہ معزالیہا را اجازت تعلیم و تلقین نماید تا خلائق از فیوض و برکاتش بہرہ ور گردند اما مخدومہ معظمہ و مکرمہ در قبول این امر اہمال ورزیدہ و تعویق درین امر افتاد و تا عنایات بے نہایات ازلی شامل حال او گردیدہ کار او را از حضیض باوج رسانید و بمنصب خلت و محبوبیت و بہرہ اصالت و فردیت و ما یناسب ذلک من الخصوصیات والانعامات از جناب اقدس خداوندی علی التواتر والتوالی سرافراز و ممتاز شد و در معاملہ بشرف زیارت حضرت خیر البریہ خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات والبرکات والتحیہ مشرف گردید و از ان جناب بخلعت خلافت و ارشاد ماذون و کامیاب شد و در قبول این امر تاکید اکید یافت الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً ہر چند الحال خدمت مخدومہ مشار الیہا را احتیاج باذن نیست اما چون از اکابر مرسوم گردیدہ کہ بے اذن پیر در این امر خطیر اقدام نمی نمایند لہذا قلمی میگردد کہ ہر کہ از قسم نساء و رجال کہ طالب راہ ایزد متعال باشند و بخدمت شریفش برسد و اخذ طریقہ نماید گویا باین فقیر رسیدہ باشد

وبقدر استعداد از انعکاس باطن شریفش بہرہ ور گردد **وشرط الاجازة** الاستقامة بالشریعة المرضیة والسنة المصطفویة علی صاحبہا الصلوٰة والسلام والتحیة والرسوخ بمحبة الشیوخ السلسلة العلیة رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ثم الصلوٰة والسلام علی خیر الانام وعلی آلہ العظام وصحبہ الکرام الی یوم القیام بعد ازین مدتے ارشاد ورزیدند وجہانے از قسم نسوان از خدمت ایشان مستفیض شدند جماعہ کہ بنقص عقل ودین متصف اند بکمال عرفان ویقین موصوف شدند بیت

حنظل صحرا چو سیب بوستان	میزند پہلو بقند ای دوستان

خدمت ایشان از کثرت مشاہدہ عنایات بیغایات جناب ایزدی دربارہ خود گاہے این فرد میخواند فرد

اگر بادشہ بردر پیرزن	بیاید تو ای خواجہ سبلت مکن

روزی نقل حضرت رابعہ قدس سرہا در مجلس ایشان میگذشت در آن اثنا بخاطر مبارک ایشان گذشتہ کہ نسبت حضرت رابعہ معائنہ کنم چون آن بوقوع یافت نسبت اورا دون نسبت بعضی از مسترشدان خود یافتند این معنی بخدمت حضرت قیوم جہان معروض داشتند ایشان عنایت نمودند کہ اگر رابعہ درین وقت می بود خدمت ایشان اختیار می فرمود فردای آن روز ایشان را در معاملہ الہام باین لفظ نمودند کہ ای فاطمہ ثانیہ ایشان این الہام را بخدمت حضرت قیوم جہان معروض داشتند خدمت ایشان امر بشکرانہ آن نمودند حضرت بی بی صاحبہ فردای آن طعام بشکرانہ آن بفقرا دادند وخیرات ہا نمودند فرد

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

چون خدمت حضرت قیوم جہان بارادہ سفر سعادت اثر حرمین الشریفین از کابل بر آمدند

شمار

خدمت ایشان نیز باراده مذکور بامرشد خود روانه شدند و دران سفر در هر بلده و قریه که عبور ایشان واقع مے شد اهل آن از برکات صحبت شریف ایشان بهره ور گردیده داخل طریقه علیه میشدند و چون به بندر حدیده شریف رسیدند واقعه مرشد ایشان رونداو بعد از دفن و عزا خدمت ایشان روانه حرمین شدند و چون بحرم کعبه محترمه معظمه رسیدند و از احکام عمره فارغ شدند ایشان را بخلعت قیومیت سرافراز فرمودند و بانواع عنایات نواختند که شرح آن درخور این مختصر نیست مرتبه اول که بدیدار کعبه مشرف شدند حقیقت آن بکمال بشاشت با ایشان معانقه نمود و فنای اتم و بقای ایشان را باز رونداده حتی که می فرمودند که چون متوجه خود مے شدم سر خود را کعبه می یافتم و چهار جوارح خود را چهار مصلے میدیدم و سجده عابدان را بسوی خود می یافتم تا آنکه بتوجه وسعی بسیار این معامله را از من جدا ساختند و می فرمودند که وقت طواف هر بارے که بقرب حجر اسود مے رسیم از حجر اسود ندا می رسد که تعالی یا مقبول گاہے تعالی یا محبوب گا ہے تعالی یا ھندی بموجب امر چون تقرب بجویم حق تعالی در آن وقت آن مکان را از طائفان خلاص میکند و بمدعا تقبیل حجر واقع مے شود از این نوع معاملات که ایشان را در ان اماکن متبرکه وقوع یافته ثبت آن بتطویل مے انجامد و چون بعد از فراغ حج در شهر مکه معظمه رسیدند فرمودند نامه قبول حج این ضعیفه را عنایت نمودند و چنان ندا در دادند که در این سال حج همه حجاج را بطفیل حج تو قبول کردیم چون بطرف طیبه طیبه روانه شدند در هر منزلے ایشان را بنوع عطیه می نواختند تا آنکه بشرف زیارت روضه منوره علی صاحبها الصلوۃ والسلام مشرف شدند حضور جناب اطهر با هر دو خلیفه مکرم با ایشان حاصل شد و عنایات بی نهایت دیدند و از جناب اطهر خلعت سبز رنگ در بر ایشان شد و آز

جناب خلفائے نیز و خلعت پیچیده مرحمت گردید فرمودند باحوال شما هر دو برادر متوجه شدم که از عطایا بشما هم ارزانی شود و بر سر شمایان نیز دستارها بستانیدند الحمد لله علی ذلک و چون بزیارت روضه حضرت سیدة النساء بنت رسول الله صلوات الله علیه وعلیها مشرف شدند از ان جناب عنایات بسیار دیدند و فرمودند که سر مرا گرفته بر پیشانی من بوسه دادند و مستغرق نسبت ایشان شدم وامر به نشستن فرمودند از کمال مهربانی و از خالص نسبت های خود بطریقے که مهمان عزیز را می نوازند نواختند و کذلک از مزارات بقیع نیز بانعامات مشرف شدند که تفصیل آن تطویل مے کشد و مدت هفت ماه بموجب امر عالی در طیبه طیّبه سکونت فرمودند و حالات عجیب و معاملات غریب بایشان رو داد و روزے رخصت شدند باز از هر جانب عنایات یافتند و چون از حضور روضه منوره رخصت شدند در حضور عرض نمودند که این سکینه را باز در این دیار علیا طلب شود و خاک وے در اینجا گردد معلوم نمودند که ترا به حضرت علیؓ کرم الله وجهه کرده اند و فرزندان تو درین جا خواهند رسید بفقیر فرمودند که سوالی برای خود کردم برآشنا ما قبول فرمودند و چون مراجعت نموده بجدّه رسیدند از ان جا باز احرام عمره بسته بزیارت بیت الله شریف روانه شدند و از زیارت کامیاب گردیده عیال را آنجا گذاشته فقیر را با خود گرفته بطرف طائف بقصد زیارت رفتند و از آنجا نیز مستفید گردیده باز بحرم شریف آمدند و اراده آن داشتند که تا حج دیگر آن جا باشند ملاقاتے ماندند غره ماه مبارک رمضان بایشان رخصت شد و عنایت نمودند که ثواب حج آینده ترا و همراهان ترا عنایت کردیم پس بطرف جدّه آمدند و روانه وطن شدند چون به بندر حدیده رسیدند باز بزیارت حضرت قیوم جهان مشرف شدند و در حین رفتن جهت تعمیر روضه مخلصان آنجا مبلغے عنایت نموده بودند آنرا بمصرف رسانیده بودند و قدرے کار مانده بود بقدر

آن نیز مبلغ دادند و بطرف وطن تشریف آوردند عبور ایشان درین رجوع از ملک
سنده واقع شد و مدتے آن جا ماندند مردم بسیار از برکات ایشان فائض گردیدند
و داخل طریقه علیه شدند و صبیه ایشان نیز دران ملک رحلت نمود و قبر آن در شهر
متعلوی که قریب حیدرآباد است واقع شده مسجدی را آنجا بنا فرمودند و مخلصات
آن حدود قبه و مکانی آنجا تعمیر نمودند یزار و یتبرك بها فقیر تاریخ آن همشیره را در
حروف مصراع آخر این فردیافت مصرع باز بجنات رفت وآن گل باغ جنان
۱۲۱۴ ۲۱۴
و خدمت مخدوم صاحب در ماده تاریخ همشیره یافته حروف رضی الله عنها بود
و مدت عمر این همشیره معظمه شانزده سال کامل شده و دراین عمر قلیل بفوائد
کثیر ممتاز بوده بر سر اصل سخن رویم چون خدمت حضرت بی بی صاحبه بوطن
مالوف رسیدند و مخلصان آنجای از قدوم ایشان مسرور شدند بعد چند ماه
بطرف دارالارشاد سرهند جهت زیارت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله
تعالی عنه تشریف بردند بعد از حصول زیارت و وصول سعادت باز بکابل
آمدند سالی در آن جا مانده باز بطرف بخارا شریف بزیارت حضرت نقشبند
مشرف شدند و دران ایام که در جوار مزار فیض آثار بسر مے بردند از جناب ایشان
بنسبت های خاصه سرافراز گردیدند روزی بفقیر و برادر فقیر عنایت نموده
فرمودند که ایام عمر کم مانده صحبت مرا غنیمت دانید و همیشه توجه میگرفته باشید
باز روی بفقیر آورده عنایت نمودند که مرا چنان معلوم ساختند که بخانه محمد فضل
فرزندی تولد شده و آن فرزند را در نظر من درآوردند چون بخانه رسی نام او
عبد القیوم خواهی گذاشت فقیر بخدمت معروض داشت که شما خود تشریف
برند و خود نام بگذارند تبسم فرموده گفتند رسیدن خود را مشاهده نمیکنم دران ایام
که در جوار مزار فیض آثار بسر می بردند روزے فرمودند که خدمت حضرت

سخن

خواجه عنایت نمودند که عمر تو باخر رسیده برای تو سی سال عمر دیگر از حق سبحانه و تعالی
خواسته ام و فرمودند که مرا چنان محبت وصال افتاده که معروض داشتم که عطیه
که بر فقیر شده نصف آن که پانزده سال باشد بیک فرزند من عنایت شود و نصف
ثانی بفرزند ثانی و اثر اجابت مفهوم گردید و چون از مزار فیض آثار حضرت شاه نقشبند
رضی الله تعالی عنه مرخص شده اراده مراجعت نمودند فرمودند که در وقت رخصت
خدمت حضرت خواجه را چشم پر آب دیدم آنرا نیز مشعر بر قرب ارتحال خود میدانم
و بفقیر و میان ضیاء الحق فرمودند که عرض شما هر دو برادر را بخدمت حضرت خواجه
نمودم ایشان عنایت کردند که نسبت مادر اولاد تو تا انقراض این نشاء خواهد ماند
و از جانب شمایان خاطر مرا جمع نمودند و چون بزیارت حضرت سید امیر
کلال رضی الله تعالی عنه آمدند و زیارت فرمودند گفتند خدمت امیر مرا بقرب
ارتحال مطلع نموده فرمودند که اینجائی ما خواب روید معروض داشتم که مرا بزیارت
حضرت شاه می باید رفت رخصت عنایت فرمودند از ین نوع معاملات
مشعر بر قرب وفات بایشان بسیار نمودند و چون بزیارت حضرت شاه مشرف
شدند از ان حضرت شفقت بسیار مشاهده نمودند و مکان قبر ایشان را نیز بایشان
نمودند اما خدمت ایشان بفقیر اظهار نکردند چون روزی دو سه در آن جا مانده شد
فقیر عرض نمود که شتربانان ظاهر می نمایند که درین مکان پشه و مگس بسیار است و از ان
بشتران زیان میرسد باید که کوچ کرده شود فرمودند که از مردم این جای مکانے که
برائے شتران خوب باشد در این نواحی تحقیق کرده شتران را بدانجا فرستید و مرا
درانیجا معامله در پیش است کوچ نمی کنیم فقیر از مردم آنجا جهت شتران مکان
تجسس نمودم گفتند مارمول برای شتران مکان خوب است آن جا شتران را
فرستاده شد روز جمعه فقیر برای نماز در مسجد روضه رفتم چون بمکان آمدم خدمت

ایشان را لحاف بر سر کشیده یافتم عرض کردم که خیر است فرمودند که تپ آمده است
و آثار مرگ دیده می شود و مکانی که حضرت شاه با ایشان نموده بودند در حین
زیارت نیز ظاهر فرمودند و آنچه وقت رخصت از حضرت مدینه منوره اشارت
یافته بودند نیز بیاد دادند فقیر با برادر خود متألم شدیم بانواع دلداری و مهربانی
نمودند و امر بصبر کردند مدت آزار ایشان بیست و چهار روز کشیده شب دوازدهم
ربیع الاول تیاری طعام عرس فرمودند و تاکید نمودند که وقت طلوع آفتاب طعام
تیار شود علی الصبح بخدمت عرض نمودم که طعام تیار است دست مبارک برداشته بروحانیت
جناب اطهر صلی الله علیه وآله وسلم گذرانیدند و فرمودند که بگویید که بزودی طعام ببردم بخورانید و بفقیر
فرمودند موی مبارک جناب نبوی علیه وعلی آله الصلوة والسلام بکشا که زیارت می کنم چون زیارت
نمودند باز فرمودند که قرآن تلاوت مرا بکشا که بزیارت آن نیز مشرف شوم
چون کلام مجید کشوده شد سورة الحمد و آیه از سوره بقره تلاوت کردند بعده فرمودند
که پارچه کفن خود را که بآب زمزم تر نموده بودم و داخل روضه منوره و کعبه
معظمه کرده بودم آنرا بیارید چون حاضر شد در گوشه از آن اثر آب باران که در راه
شده بود یافتند بفقیر و برادرم امر نمودند که شما هر دو خود بکنار جوی شده این پارچه
را باحتیاط نمازی کنید و زمزمی که موجود است آنرا شگافته بآب آن تر سازید و بمکان خوب خشک کرده بیارید
چون ازین خدمت فارغ شدیم و بخدمت رسیدیم ایشان را محتضر یافتیم بطرف ما این نگاه نمودند
فرمودند که بمن الهام کردند که اگر برای فرزندان خود سلطنت میخواهی که بآنها داده
شود عرض نمودم که بجز فقر و بجز چیزی نمی خواهم و بآن شما را نواختند و بخدا اجل شانه
شمایان را سپاریدم و بذکر اسم ذات مشغول شدند و بطریقه خاصه خود رحلت فرمودند
و وقت رحلت ایشان پاسی از روز گذشته بود یا قدری زائد بر آن و آن
روز جمعه بود و تاریخ دوازدهم از ماه رفیع القدر ربیع الاول سنه هزار و صد

وہجدہ از ہجرت حضرت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الاطہر مع صحبہ الانور من الصلوٰۃ الاظہر مدت عمر مبارک ایشان بہ پنجاہ ودو سال کامل رسیدہ ومکانے کہ ایشان بدان اشارہ فرمودہ بودند رواقے از قبہ ثانی مزار فیض آثار حضرت امیر کرم اللہ وجہہ الکریم بود کہ قبر مبارک آنجا کندہ شد بعد از نماز جمعہ جماعت کثیر در روضہ منورہ حضرت بر ایشان نماز گذاردند ودفن ایشان وقت نماز عشا شد سبب توقف دفن آن بود کہ مکان مذکور رواقی از قبہ شریف بود وبنای آن بسیار از زمین عمیق بر داشتہ بودند تا بزمین اصل رسیدند مدت کشید ہنگام دفن شریف این فقیر ایشان را بہ قبر مبارک گذاشتم وبرادرم میان ضیاء الحق سلمہ ربہ از بالائے ایشان را بمن رسانید چون روی مبارک را کشودم چشم کشودہ بجانب فقیر و برادرم نگاہ مہر آلودہ انداختہ ضحک فرمودند برادر فقیر گفت ایشان زندہ اند چون در قبر بگذاریم دراین اثنا چشم مبارک پوشیدند چون گفتگوی برادرم بسیا شد مردمی کہ آنجا حاضر بودند گفتند کہ از اولیای از این نوع خوارق بسیا بعد مرگ وقوع یافتہ چنانچہ خدمت حضرت مولوی صاحب جامی رح در نفحات در ذکر حضرت خواجہ محمد پارسا نیز از این نوع نوشتہ اند باری سخن گفتگوی ما گردید رضی اللہ تعالی عنہ تاریخ مبارک ایشان را درین نظم منظوم نمودہ ام

منظومہ

عفیفہ کہ دراین مرز و بوم مدفون است — وحیدہ ایست ز آل رسول یزدانی
بعالم ارچہ بسمات ائمہ معصوم است — مخاطبہ است بالہام فاطمہ ثانی
مراتبے کہ بوی کردہ مرحمت یزدان — نمی توان کہ شمارم بوسع انسانی
رسید نسبت فیضش ز نسبۃ صفی اللہ — کہ بود خال وی آن معدن صفادانی
چو نفس اطہر او بانگ ارجعی بشنید — بگشت راضی ومرضی بامر یزدانی

بعدد

بصدر جنت فردوس باہزار اکرام	خدا کناد مقامش بفضل سبحانی
ہزار دو صد و ہجدہ ز ہجرت نبوی	گذشتہ بود کہ بگذاشت عالم فانی

برصدر کتاب وعدہ رفتہ بود کہ ذکر صالحاتے کہ از صحبت کثیر البرکت ایشان بدرجات ولایت رسیدہ اند واز خوان الوان ایشان نوالہ کمالات چشیدہ بعد از ذکر ایشان مذکور خواہد شد اما اعراض از تطویل کلام قلم از تکتیب احوال آنہا باز داشت واکتفا بذکر مجمل ایشان نمود وبدان ختم کتاب را قرار داد **فـــرد**

نمیگویدکو تہ رشتہ یعنی رہا کردم	حکایت بود بی پایان بخاموشی ادا کردم

والحمد اللہ الذی اعاننی باتمام ھذہ الرسالۃ واصلی علی نبیہ صاحب الشفاعۃ وعلی آلہ وصحبہ الموصوفین بالکرامۃ واخلصنی من الکتابۃ مع الکرامۃ والسلامۃ :- قَدْ فَرَغْتُ مِنْ تَسْوِیْدِ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ المَیْمُوْنَۃِ بِعَوْنِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فی یوم الاثنین تَاسِعِ وَعِشْرِیْنَ مِنْ شھر رمضان المبارک سنۃ ثلث وثلثین بعد الف ومائتین مِنَ الھجرۃ الخاتمیہ علیہِ وَعلی آلہ الف الف صلوۃ وتحیۃ فی ٹنڈہ محمد خان مِن توابع السندھ -

واقول اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی **ابیات لمؤلفہٖ**

بنام ایزو زتائیدات سبحان	زالطاف شہنشاہِ رسولان
مدادوم یافت از مشک تر امداد	بتحریر سلاسل زاہلِ عرفان
گرفتم خامہ را از کلک مانے	پئے تصویر نقش نقشبندان
نمودم انتخاب این منتخب ہا	زاحوال خداوندان ایقان

بنظم آمد چو این دُر ہای منثور	ز آب و تابِ او دل شد دو چندان
صفا بخشند جہان را نامہ من	ز بس شد منزلِ صافی درونان
مصفّا ہر یکے ز اوصاف کثرت	بوحدت کرد تسلیم دل و جان
شدہ از خویش بیرون صد مراحل	ز چون و چند بگسستہ دل و جان
پی گل گشت بستان معلّی	ز خاشاکِ صور برچیدہ دامان
ز خود گم گشتہ چندان کز دو عالم	نیابد کس نشان زان بی نشانان
شدہ مولود ز تولید ثانی	در انوارِ قدم گشتہ نمایان
ترقی کردہ از اوجِ ولایات	رسیدہ در کمالاتِ رسولان
فناشان با بقا مخلوط گشتہ	چو پور بو قحافہ مردہ با جان
ز خود بگذشتہ در عین شہودند	عمر آسا محدّث اکثرے شان
منوّر در ولایت از نبوت	بہ تبعیت تو ذی النورین شادان
گذشتہ ز اعتبارات و شیونات	شدہ محفوف ذات اللہ علی شان
نہ گر ز آل اند محسوبند در آل	تعالی اللہ زہی عز و زہے شان
اگرچہ دفتر دل پر مدیح است	زبانم لال شد از وصف ایشان
خداوندا بحق ذات پاکت	سوالی دارم از تو رو مگردان
چہ کم آید ز الطافِ عظیمت	کنی گر فضل را در سلک ایشان
الٰہی ہر آن کس کہ این خط نوشت	ببخشا گناہش عطا کن بہشت
غلام ہمت آن عارفان باکرم	کہ یک صواب ببینند صد خطا بخشند

الحمد للہ ذی الانعام. والصلوة والسلام علی سید الانام. وعلی آلہ الکرام

وصحبہ العظام. الی یوم القیام :-

اَمَّا بعد نمودہ می آید کہ این افتتاح خاتمہ است کہ آنرا تکملہ این منتخبات عالیات

وترتم

وتتمہ این کلمات زاکیات نمودہ شدہ تیمنا وتبرکا از کلام الہام فرجام جناب فیض مآب نتیجۃ الاولیاء خلاصۃ الاتقیا ہادی طریق اندراج النہایۃ فی البدایۃ حضرت شیخی ومرشدی قیوم جہان قطب دوران غوث الزمان فرد الاوان مجدد مائۃ ثالث عشر سمی ابوالبشر مقتدای خلائق رہنمای طرائق کاشف اسرار لی مع اللہ حضرت حاجی محمد صفی اللہ رض بیت

عنان از کف مدہ کاین راہ دورست	رجوعی جانب مطلب ضرورست

المقصود آنکہ بخاطر فاتر این احقر چنان راہ یافت کہ قصائدے کہ جناب ایشان نظم نمودہ اند وبعضے از آنہا در حمد ومناجات حضرت باری عز اسمہ وبرخے در نعت جناب رسالت مآب صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وبعضی در منقب حضرات اہل بیت وخلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین وبعضی در مدائح حضرات عالی درجات اجداد وکبار ایشان علے الترتیب وقوع یافتہ بود خائف از آنکہ مبادا بمرور ایام آن لآلی منثور مستور گردند وچہرہ زیبا از کمال استغنا از ناظران پوشند چون این رسالہ جہت بیان احوال ایشان تصنیف وتالیف شدہ است آنہا کہ از قلم محترم ایشان یافتہ بود حفظ آنہا در اینجا زیبا نمودہ وخاتمہ کتاب کردہ شد۔ شعر

فالدر یزداد حسنا وھو منتظم ٭ ھذا ھو

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات من کلام الشریف

ارنہ بیت وتمم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ربّ یسّر ولا تعسّر وتمم بالخیر نستعین

ای نام خوش تو ورد عشاق	درد تو دوای جان مشتاق

ای حمدِ تو بیحد از بیان‌ها — در شکر تو منفعل زبان‌ها
ای ذاتِ تو برتر از چه و چون — از وهم و قیاس جمله بیرون
بر اوجِ کمالت ای خداوند — بال و پر مرغ فکر در بند
آنجا که ترا حریم و جاه است — اندیشه فکریان تباه است
در مرتبهٔ تو عقل و تدبیر — نایافته راه غیر تقصیر
ای آنکه ثنا و مدحتِ تو — ناید ز کسی چو حضرتِ تو
ای فضل ترا نهایتی نیست — وی لطف ترا بدایتی نیست
سر تا بقدم گناهگارم — جز فسق و فجور نیست کارم
از جبر بلیس و نفس مردار — در چاه معاصیم نگونسار
ای فضل تو از گناهِ من بیش — بخشای مرا برحمتِ خویش
هر چند که در نهان کراهت — بود است ولی من از جهالت
گشتیم بامانت تو حامل — کردی لقبم ظلوم و جاهل
ای بادشه سریر تقدیر — ناید ز جهول غیر تقصیر
از کثرتِ جهل غفلت من — شد ظلم و فساد خصلت من
فرمان ترا بجا نه کردم — بد کردم و جز خطا نه کردم
جز کذب و دغل نیامد از من — بی شبهه عمل نیامد از من
پیمانهٔ عهد را شکستم — سر رشته بندگی گسستم
یک طاعت بی ریا نکردم — بی عشوه و بی نما نکردم
جز کبر و غرور سرکشی‌ها — جز ما و منی و کجروی‌ها
جز نام و نشان و ننگ و ناموس — جز حیله و زرق و مکر سالوس
دیگر عملی ز خود ندارم — این است متاع روزگارم

القصہ من ای کریم وغفار	کردم بگناہِ خویش اقرار
ای آنکہ بجز تو ام خدا نے	لطفِ تو زبندگان جدا نے
ہرچند زبون وزشت کارم	از رحمتِ تو امید دارم
با اینہمہ ظلم وفسق وعصیان	نومید نیم زلطف واحسان
اکنون بکرم بگیر دستم	مگذار چنین خراب وستم
نا شد بود آنکہ سنگ اسود	بے پرتوِ مہر لعل گردد
ہیچ است کہ آید از گیاہے	بیجذب وعطای کہرباے
اند از فلا بہ وفارا	مگذار بطور خویش مارا
تخمی بدلم زمہر خود کار	خار بن ماسوی برون آر
جامی زمی بقاے ایمان	دردہ بکرم زراہ عرفان
از دولتِ وصل مژدہ بخش	دل زندہ ونفس مردہ بخش
با شعلہ نار عشق جان سوز	شمع شب تار من برافروز
از کاس کرام شاہ لولاک	یک قطرہ چکان بروے این خاک
از رویت خود مساز نومید	بیرنج رسان بگنج جاوید
دل بستہ صفی بنقش نامت	سرمایہ اوست لطف عامت

وله ایضاً فی مناجاته

الٰہی گرچہ بدکارم۔عقوبت را سزاوارم	امیدازحضرتت دارم۔ تو ئی رحمٰن یا اللہ
نشد صوم وصلوٰۃ از من نہ حج ونہ زکوٰۃ از من	نہ سعی در ثبات از من۔بجز بطلان ما ابداللہ
من از حسن عمل دورم۔بداغ فسق ناسورم	عیان چون قصر معمورم۔نہان ویران ایا اللہ
بصورت شیخ صنعانم۔بمعنی ننگ گبرانم	نہ راہ کفر را دانم۔نہ از ایمان یا اللہ

اثیمم حادث قدیمی تو. رجیمم من رحیمی تو | لئیمم من کریمی تو بصد برهان یا الله
بکردار خراب من. بفعل ناصواب من | رخ احسان متاب از من توئی منان یا الله
بروی آل پیغمبر. بکوی کعبهٔ انور | ز تقصیرات من بگذر. باین و آن یا الله
بصدیق و عمر عادل. بعثمان و علی عاقل | عیان کن با من جاهل. ره عرفان یا الله
بوقت نزع من بارے بعشق خویش کن یارے | مرا بی شوق بگذاری مران آوان یا الله
چو سکراتم قریب آید. اگر لطفے کنی شاید | مرا بوی حبیب آید ز عربستان یا الله
دران حالم ثباتم ده. برات حسن خاتم ده | ز گنج خود زکوتم ده زر ایمان یا الله
ز بعد مردنم خویشان زن و فرزند دلریشان | بنالند ساعتے ایشان چو غمکیشان یا الله
پس آنکه حیله پردازند تکفینم هنر بازند | بگورستان روان سازند مرا اینان یا الله
بقبر من فرود آرند. بخاک تیره بسپارند | به تنهائیم بگذارند دران زندان یا الله
ز منکر و ز نکیر من. بفریاد و نفیر من | تو باشی دستگیر من بهر عنوان یا الله
بحشرم چون برانگیزی بجسم جان درآویزی | مرا از لطف نامیزی بمغضوبان یا الله
من از اندیشه آندم. بگرداب غم افتادم | ز عمر خویش ناشادم اجل خواهان یا الله
ولی مشکل بود آندم. که گر صد مرگ را خوانم | خلاصی نیست از آنم بهیچ عنوان یا الله
مگر لطفت شود شامل باین فرسوده مشت گل | که آید بر لب ساحل ازان طوفان یا الله
دران وادی چو در مانم کنی دشوار آسانم | کشی بر لوح عصیانم خط غفران یا الله

صفی کو زشت کردار است بخشایش سزاوار است
ترا از جان طلب گار است بدل جویان یا الله

وله فی تحمید باری عز اسمه

ابتدا کردم بحمد ذات قدس ذوالجلال | واحد بی مثل فرد لاشریک بی مثال
والی کنج قدم سلطان اقلیم ازل | داور ملک ابد شاه سریر بے زوال

صانع افلاک و عرش و کرسی و لوح و قلم — خالق لیل و نهار و انجم و ارض و جبال
مالک و معبود و رب عالم بیحد و عد — وارث و مولای کل حی قدیم لایزال
مطلع ز اندیشهٔ دل واقف ذات الصدور — عالم سر خفی دانای هر وهم و خیال
سامع اصوات حیوان و نباتات و جماد — ناظر بطن البطون قادر بحال هر محال
ظاهر و باطن مع الکل بیجهت در هر جهت — ابتدا و انتها مستقبل و ماضی و حال
میکند هر روز ایجادی و حشر و عالمی — کل یوم هو فی شان است فصل و ماه و سال
بر دوام هستیش بیشک و ریب اند معترف — هیچ اصحاب هدا ارباب بطلان و ضلال
ناید از ملک عدم فردی باقلیم وجود — تا بسمع دل چه جان ز و نشنود بانگ تعال
در فضای هر دو عالم نیست رقصان ذره — بی شعاعی پرتو خورشید با عکس آن جمال
کل سمیع و کل بصیر و کل قدیر است و کلیم — کل او علم و ارادت کل حیات بی زوال
این صفات سبع با تکوین باشان و وجود — مبدء ایجاد و اصل بر اصول اندر ظلال
گرچه عین ذات دانستند جمعی از قصور — فی الحقیقت زائد اند از ذات بحت ذو الجلال
ناشی از ذات اند ظل ذات باقی همچو ذات — بی تغیر بی تنزل غیر حادث لایزال
مقتضای این وجوه لا غیر لا هو گفته اند — با وجود زائدت آن کاملین حال و قال
مختصر سازم که با این جمله اوصاف و جود — نیست عرض و جسم و جوهر را در آن حضرت مجال
او بذات خویش موجود است بی شان و وجود — همچنین و رهر صفت خود بیحد است و پرکمال
پاک از تشبیه و تمثیل است چونی و چگون — برتر از دیدست و ه راز دانش و فکر و خیال
بعد حمد الله و نعت حضرت شاه رسل — می سرایم چون هزار اندر گلستان مقال
گرچه من عمریست در شکر گل رخسار او — ناله های زار دارم نذر بستان وصال
غنچه سان در سینهٔ دل طوطی روحانیم — از مدیحش دفترم صد رنگ دارد زیر بال
قمری جان هم بفیض سایهٔ سرو قدش — در ثنای قد سرا و گویا است ایام و لیال

لیک امروز از پی تجدید نه‌نگاه شوق / می کشایم طرح نو اوراق گلذار مقال

منکه از جام وصالش سرخوش و مستانه ام / لاابالی میدرّم چاک گریبان خیال

گه تدرّو آسا فغانی برکشم از سوز دل / گاه گلبانگی چو طاوسان بستان جمال

گه برنگ فاخته کوکو زنم کو کوی او / گه چو لک لک جمله لک گویانش مصدق حال

گاه چون طوطی جواب لعل شکربار او / در پس آئینه زستا دازل دارم سؤال

گه بنیران فراقش چون سمندر سرخوشم / گاه می نالم چو بلبل در گلستان وصال

گه بظل لطف او سازم نکس را چون هما / گه همارا چغد میگردانم از عکس ملال

گه چو سیمرغی بقاف قربتش پر می کشم / گه چو عنقا می خرامم در نهایات الوصال

گاه باز آیم ازان تربت چو شهبازی بصید / گه بطبل باز بازم خوانده آن شه بجید ال

گه بسودای دراز زلف از خود میروم / گه سراپا حلقه ام در دام فکر این خیال

گاه می خندم چو گل از فرحت دیدار او / گاه می گریم چو شمع محفل ارباب حال

گه چو نرگس دیده بیدارم پی نظاره اش / گه بخوابم غنچه سان جویای آن صبح وصال

گه سرافرازم چو سرو از نوبهار جلوه اش / گه بخاک راه چون برگ خزانم پایمال

گه شگوفه سیم جان سازم نثار مقدمش / گاه از دل میکنم چون گل فدای آن جمال

گاه نورافشان چو بدر کاملم از پرتوش / گه چو انجم شب روانرا وارهانم از ضلال

گاه تابم همچو مهر از مشرق حمد و ثنا
گه بنعت از مطلع ثانی برآیم چون هلال

وله المطلع الثانی

ای شه ملک رسالت وای حبیب ذوالجلال / کلک صنعت مظهر حق شمع بزم لایزال

کوکب برج هدایت بدر اوج معرفت / نیّر چرخ حقیقت آفتاب بی زوال

گوہر دریای وحدت واحدیت را ظہور
مبدأ ایجاد کثرت منشأ خیر و کمال

نخل بستانِ لعمرک سرو باغ فاستقم
بلبلِ گلزار سبحان الذی اسریٰ مقال

بو البشر از شان علم و نسبت ذات تو شد
اعلم الاسماء و مسجودِ ملک بی قیل و قال

وآن سفینہ صدر نوحی چون صدف بود از درت
تا چو گوہر رست از امواج طوفانِ زوال

رشک گلزار ارم شد نار بر جانِ خلیل
داشت بر جوبار دل از کوثرت آب زلال

موسئ عمران بطوف کعبہ دیدار تو
در بیابانِ طلب بودی حدی خوان ماه و سال

عیسئ مریم ز ورد اسم جان بخشِ تو یافت
آن مسیحائی و اوج و رفعت و قربِ کمال

اصل ایجاد رسل بل مبدءِ اظہار کل
فی الحقیقت ذات تست ای نور ذاتِ ذو الجلال

تیر دعوت چلّہ قوسِ اجابت می کشد
کش ہدف سان فرقِ بدخواه تو سازد پایمال

ہست از اعجاز فیضِ مقدمت برّ عادم
بحر مرجانِ وجود و گلشن حسن و جمال

و ز شعاع برقِ نعلِ تو سُنت افروختہ
مشعلِ مہر و چراغ انجم و شمع ہلال

از بہار تیغ احباب تو باد اغرق خون
لالہ سان سرہای اعدایت بدامان قتال

کام خشکِ خصم شرع و ملّت سیراب نیز
ز آب زہر آمیز جامِ انتقامِ ذو الجلال

ای کہ گرد از گرد نعلین تو عرشِ ذو المنن
توتیائی دیدہ ہا آن عظمت و عز و جلال

کے رسد بر اوجِ نعتت بال و ادراکِ صفی
لاجرم چون غنچہ ام سر در گریبان انفعال

باد از حق صد تحیات و سلام بیحد و
بر روان اقدست با سائر اصحاب و آل

در

باد

ایضاً و لہ فی نعتہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم بطریق المخمس

روشن ز مہر عارضت قندیل ماه و مشتری
محو مہ رخسار تو چون ذرہ شمس خاوری

نام خدا بر طور دل پیوستہ حق را مظہری
در محفلِ جمع رسل تابان چو شمع انوری

حیرانم اندر وصف تو گرچہ ہر چہ گویم برتری

ای لی مع اللہ مرتبت وای قاب قوسین مسکنت
اوج لعمرک منزلت والشمس وصف عارضت

واللیل وصف گیسویت سبع المثانی مخبرت
انا فتحنا عسکرت لولاک حق تاج سرت

زیبد بفرق اقدست این افسری پیغمبری

تا عکس رویت دیدہ ام کلب درت گردیدہ ام
عشقت بدل ورزیدہ ام مہرت بجان بگزیدہ ام

از دیدہ خون باریدہ ام مانند نی نالیدہ ام
گرد جہان گردیدہ ام خوبان عالم دیدہ ام

چون تو شنیدہ ام بر مسند دین پروری

ای تاج فرق بو البشر وای نوح را نور البصر
فخر خلیل نامور اشبعا دخلت را ثمر

ہم شمع این رہ اشر ہم آل موسے را ظفر
افسون عیسے را اثر مثلت نباشد در بشر

خیل رسل انجم قمر تو آفتاب خاوری

ای خواجہ طٰہٰ لقب وای سید یٰسین نسب
شاہنشہ شرق و غرب ماہ عجم مہر عرب

بستان صنعت را رطب ایجاد عالم را سبب
روز نخست اندر طلب آئینہ دید ادب با

پیدا نشد در این حلب جز رویت ای رشک پری

ای مہر مشرق وَالضُّحیٰ وی بدر اوج هَلْ اَتیٰ
نجم سپہر ما غوی شمع شبستان سبحٰن
شہباز اوج فاستوی عنقای قرب قد دای
بعد از تدلیٰ و دنیٰ از ہست اے بوالعلی
زلّ غ البصر شد ما طغیٰ تا غیر حق ننگری

عرش معظم جائے تو برفرق کرسی پاسے تو
اوج دنیٰ اَدنیٰ ای تو بزم دآسے ماولے تو
روح القدس شیدای تو رضوان چمن آرائے تو
فردوس خاک پائے تو طوبیٰ قد رعنای تو
رخسارہ زیبائے تو دید حق است ای انوری

ای سرور دنیا و دین واے رہبر ملک یقین
از حق ترا صد آفرین بودہ است و باد اہم قرین
کوئے تو فردوس برین پیک درت روح الامین
نقاش گلرویان چین نقش جمالش را بہ بین
نا ید ز تو مانند این گر صد کنی صورت گری

ای مہر اوج لامکان بدر سپہر عز و شان
شمع شبستان جہان نجم منیر آسمان
ختم رسل صاحبقران مرآت نور مستعان
از ہجرت ای جان جہان جان در بدن دارد فغان
کم ناید از لطف شہان گر بر غریبان بنگری

من والہ روی تو ام دیوانہ بوئے تو ام
جان دوز ابروی تو ام دلبند گیسوی تو ام

نور

مستسقی جوی توام بیمار داروی توام آشفتہ موی توام سرگشتہ کوی توام
در ہای و در ہوی توام افتان و خیزان ہر گہڑی

ای شافع روز جزا ای والی ملک عطا ہر دم صلوۃ و مرحبا پیوستہ بادا مر ترا
کلب صفی بینوا گم کردہ درگاہ وفا از شومی حرص و ہوا دارد بہر در التجا
آر باحرمت نام خدا سوی خودت کن رہبری

ایضاً لہ فی نعت سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام

کعبۂ ارباب معنی مصحف روی شماست قبلہ گاہی عالم دل طاق ابروی شماست
سفر اظہار جزو کل سطر فرقانِ ہدیٰ خال ہندوی شما زلفِ سمن بوی شماست
توتیای جوہر ما زاغ کحلِ ما طغیٰ سرمۂ اعجاز بار چشم جادوی شماست
لیلۃ القدر کہ مے نامند اہل معرفت پرتوِ عکس سوادِ خطِ دلجوی شماست
از فراز قاب قوسین تا باوجِ ما رأی گردشِ پای نگاہی چشم جادوی شماست
نسخہ والشمس وصف آفتابِ عارضت نقرۂ واللیل نعت شام گیسوی شماست
صیت ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بانگ طبلِ فیض عام نام نیکوی شماست
خلعتِ انا فتحنا و ردای فاستقم زیب سرو قامتِ موزون دلجوی شماست
گرچہ اجناس کس از جسمم از تربت دور نقد جان تجار و تن سیارہ کوی شماست
گشت مسجود ملک آدم طفیل حضرتت نار ابراہیم گل گل زار ابروی شماست
شیث و ادریس و عزیر و صالح و جرجیس و نوح ہر یکی چون ماہ محو نیر روی شماست
در چہِ شوقت ہزاران یوسف مصری اسیر صد چو اسمعیل قربان گشتہ کوی شماست
ہر اولوالعزمی چو عیسی از قدومت تو بشیر ہر رسل چون موسی عمران ثنا گوی شماست
حشمتِ ملک سلیمان کی پسندد بر جوی مور مسکینی کہ آبش دانہ آتش جوی شماست

ازو

ع قولہ ہر گہڑی این لفظ گہڑی با کاف فارسی و رای مہملہ یای تحتانیہ لغت ہندی است یعنی ساعت و لحظہ و ہر گہڑی ای ہر ساعت ۱۲

سرفرو نارد بزیر سایۂ بال ہما — ہر گدای کو بجان دل بستہ کوی شما است
قلب زراندودہ ام چون نقد خالص در جہان — رایج از تشریف ضرب سکہ کوی شما است
گر بہ تن دور از حضور لامع النور تو ام — حمد للہ تا نفس باقیست جان سوی شما است
پشت پا بر افسر جمشید و کسری مے زند — آن شرافت قامت کو سر بزانوی شما است
رشک شیران جہان است آنکہ بر باب الوفا — چون صفی از صدق دل گرگین سگی کوی شما است

ولہ فی نعت سید المرسلین امام المتقین علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل صلوۃ المصلین واز سلام المسلمین

یارسول اللہ فدای خاکپایت جان من — جسم من روح من دل من دیدہ حیران من
والد محمود من اولاد و خان و مان من — ہستی من عمر من جمعیت و سامان من
شد طفیل مقدمت ای رحمت حق را ظہور — دین من دنیای من اسلام من ایقان من
مصحف روی تو آیات و سطر گیسوی خوشت — کعبہ من قبلہ من رشتہ ایمان من
شوق فردوسم کجا باشد خیال کوی تست — گلشن من جنت من روضہ رضوان من
بی جمال گلشن آرای تو بستان ارم — گلخن من دام من زندان من نیران من
سایۂ موج خیال لعل گوہر بار تست — سلسبیل و کوثر من زمزم و حیوان من
تشنہ لب مردن بدشت یثرب و بطحای تو — جام جان بخش طہور و عمر خضرست آن من
چشم دارم کہ شود خاک درت در زیر بین — عنبر تکفین و کحل دیدہ حیران من
در شبستان لحد گرد و خیال قامتت — شمع امن مرقدی من نخل گورستان من
حفظ نام قدست باشد بگیر و دار حشر — دافع رنج و غم من شافع عصیان من
چون شفیع ما تو ئی در یوم تبدیل الوجوہ — زہد گرد و فسق من طاعت شود عصیان من

چون شفیع ما توئی منت نهد در رستخیز — بر سر بخشش گناهم بر کرم احسان من
چون شفیع ما توئی دزدد نفس از ابر جهد — نار قهر از بیم سیل تیره عصیان من
چون شفیع ما توئی باشد تملق نقد وقت — کیمیای مغفرت را با مس عصیان من
چون شفیع ما توئی زین فرح گردد عاقبت — بزم شادی مرگ ماتم خانه عصیان من
بادشاها آسمان جاها ملائک عسکرا — مرشدی من هادی من دین من ایمان من
از جناب حضرتت دارم تمنای بدل — ای نثار مقدم پاکت هزاران جان من
تو سلیمان الهی و منم مورے ضعیف — وادی نمل است سر تا پا دل ویران من
سر بسنگ کوه و صحرا می زنم دیوانه وار — می چکد خون جگر از چشم گل ریزان من
کوه دردم عاجز است از چاره جانم مسیح — نیست غیر از شربت دیدار تو درمان من
شعله زار سینه ام چشمک به نیران می زند — قطره وصلے چکان بر آتش هجران من
ز اشتیاق لعل جان بخش و در دندان تو — چشمه یاقوت شد چشم گهر افشان من
مغربستان دلم را مشرق انوار ساز — شمس من خورشید من مهر جهان تابان من

مطلع ثانی

یک شب ای لطف و کرم شو ساعتی مهمان من — فرش ره است دیده من خاکپایت جان من
خورم آن وقتی که از تشریف فیض مقدمت — بر سریر خلد خندد کلبه احزان من
ای خوش آن روز مبارک ساعتے فرخنده شب — یوسفستانت شود بام و در کنعان من
صد چمن گل عالم از یک غنچه خندان تو — بحر خون موج چمن زا بر شفق باران من
شمع جان کعبه نور دیده بیدا تو — گردد — مایه صد دیر کرده غفلت مژگان من
گلشن فردوس شاداب از نم نیسان تو — گلخن دوزخ سیه زا اعمال ناشایان من
در حریم کعبه دل ورد نامت صبح و شام — نور چشم و راحت جان قوت ایمان من

گردمی بی یاد تو گیرم نفس گل می کنند	کوری من ظلمت من درد بی درمان من
بستن لب التنائے مدح جاه تو بود	ذلت من خواری من حزن من حرمان من
ذکر جاه و حشمت و اقبال و قرب حضرتت	افتخار و عظمت من افسر من شان من
بر سر و تن خرقهٔ فقر و کلاه شوق تو	قلعهٔ بی آفت من برج عالی شان من
یاد مژگان رسا و ابروی خمدار تو	ناوک من تیر من قوس اجل فرمان من
خاصه فکر گردش چشمت بدفع خصم بد	تیغ برق آمیز من برق شرر جولان من
کعبهٔ مسند ورا امت پناها شافعا	ای امان جان من وای حافظ ایمان من
سائلانه آمدم بر درگهت کز کلک جود	خط بخشایش کشی بر نامهٔ عصیان من
زآب خار فیض نعتت خرم و شاداب باد	باغ نظم دلکش من گلشن دیوان من
خالی از نقش خیال مدح حسن تو مباد	خال و خط فکرت من معنی پنهان من
هست در اقلیم ایمان کلب درگاهش صفی	خواجهٔ من والی من سرور و سلطان من
دست صدقی می زنم اکنون بدامان دعا	ای نمک پروردهٔ مدحت دل و جان من
تا شفق زار است دشت عبر از تیغ ستم	تا شرربار است آه سینهٔ سوزان من
کشت جان خصم شرع او است سیراب باد	زآب سیل قهر قوم نوح ای خاقان من
خرمن نابود عمر دشمن دین نو باد	عشوه گاه صرصر عاد ای شه دوران من

ایضاً له فی تتبع مولانا عبد الرحمن الجامی قدس سره السامی

کی بود روزی که عزم یثرب و بطحا کنم	ره بکوی دلبر مه طلعت زیبا کنم
کی شب هجران سر آید کی دمد صبح وصال	کی بخندم همچو گل کی غنچهٔ دل وا کنم
هم تراب طیبهٔ طیبه کشم در چشم جان	هم بخاک پاک که دیده را بینا کنم
گه به بهلو طی کنم این ره بسان العبد	گه چو بسطامی قدم از دیده و از سر پا کنم

کے

کے بود کز اشک چشم خونفشان در راہ دوست ہر دمن پر لالہ و ہر دشت را دریا کنم
گہہ حریم کعبہ را روبم بجاروب مژہ گہہ با بواب کریمش جبہہ سائیہا کنم
چشمۂ زمزم کہ ہمجوشِ زلال کوثر است سلسبیل آسا کشم عمر ابد پیدا کنم
حجر اسود کو بچشم نور عین کعبہ است بوسم و چون مردمک در دیدۂ خود جا کنم
گہہ فرود آرم سر تسلیم بر پائے حطیم گہہ بہر رکنے بسجود شوق سرتا پا کنم
ہم شوم قربان بصوت از برون آن خانہ را ہم بصاحب خانہ راہے در درون پیدا کنم
در ضیای آفتاب عظمت بیچونیش ہستی شبرنگ خود را نیست سازم لا کنم
یا رسول اللہ کمند طرۂ مشکین کشا تا ز ہر دام کشاکش دل کشائیہا کنم
بشگفد با غم ز فیض نو بہار روضہ ہست از ریاض روضۂ فردوس استغنا کنم
نیست در سر غیر سودای قدم بوست مرا عمر خضرم گر بود سر در ہمین سودا کنم
سر نہم بر خاکپایت بر ندارم تا ابد حشر گر برپا شود من حشر بر آن پا کنم
چشم جانم گر شود آئینہ خلد رخت حاش للہ کارزوی جنت الماوی کنم
ہم سرت گردم چو گردون ہمچو انجم در نثار گوہر از دیدہ و دل نقد جان یکجا کنم
کے برسم در بر مجنون تا بہر دم لیلیٔ از خیال نقش پای ناقہ اش پیدا کنم
غرق طوفان فراقم آن قدر کز سیل اشک طعنہ بر سامان ابر و مایۂ دریا کنم
حد ندارد قصۂ طولانی دردم صفی ہمچو جامی دفتر باید دگر انشا کنم

[illegible] علیہ رحمۃ واسعۃ ۱۲

مطلع ثانی

کی دمد صبح کہ بند غنچۂ دل وا کنم عزم گل گشت بہار یثرب و بطحا کنم
خورم آن روز و مبارک وقت و فرخ ساعتے عزم سیر مطلع خورشید بے ہمتا کنم
وا رہم از تنگنای ہجر و زندان فراق از سلاسلہا بارغم سرے بالا کنم
کے بود گر پرتو مہر رخ زیبائے دوست دیدہ را نور و سرور سینہ را پیدا کنم

چشم

چشمهٔ زمزم که در وی مایهٔ آب بقاست / در کشم در بحر دل آن چشمه را دریا کنم

گه شوم قربان بگرد روضهٔ شاه رسل / گه بطوف کعبة الله دیده جای پا کنم

کی رسم بر بحر گوهر بحری غواص آن / جستجوی آن گرامی گوهر خود را کنم

در روم در قعر بحر اندر سراغ آن گهر / آن قدر جوشم که شور محشر بر پا کنم

چون صدف گیرم بصدر خویش آن دُرّ دانه را / همچو نیسان پر گهر دامان ساحلها کنم

یا نبی کم فرصت و بس ناتوانم جذبه / نه که چون وی در طلب امروز را فردا کنم

دارم از سودای هر سویت بجان سرمایه / صد هزاران سر فدای سو و این سودا کنم

در بیابانی مدینه در سراغ ناقه است / کم شوم تا نقش پای دلکشش پیدا کنم

باغ جانم بشگفد از نو بهار کوی تو / از ریاض دل نهال حبّ رضوان لا کنم

ای خوش آن صحرا که در وی محمل نازت گذشت / کحل چشم خود غبار راه آن صحرا کنم

بر سر هر منزل و وادی این راه از سرور / سجده گاهی شکر را لبریز سر تا پا کنم

می کنند و لا نوای بلبلی بستان جام / کی بود یارب که رو در یثرب و بطحا کنم

سر نخواهم سود سرمایه بنا برای صفی / یکسر مویش بعمر خضر اگر سودا کنم

ایضاً فی نعت سید المرسلین شفیع المذنبین علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام بطریق المثمن

دوش کین بحر مدور پر ز گوهر ساختند / از فروغ شمس عالم را منور ساختند

فلک مشحون ملک از ماه انور ساختند / سبع را سیاره این بحر اخضر ساختند

کهکشانی را که می بینی شناور ساختند / اسفل و اعلی و ما فیها مقدر ساختند

مقریان نہ طبق با این غزل در ساختند
سرورِ عالم محمد آن شفیع المذنبین
خاک روبِ بارگاہِ اقدسش روح الامین
شد وجود اولیا و انبیا و مرسلین
گشت اظہار الوہیت برای آن امین
گر نبودی ذات پاکِ آن شہِ عالی تبار
نوح را از قہر طوفانش کجا بودے قرار
سوختی موسی بشمع ایمنش پروانہ وار
گر نبودی اسم احمد مر اورا یادگار
ای الم نشرح ثنای سینۂ سینای تو
خلعتِ طٰہٰ و یٰسین است بر بالای تو
نسخۂ والشمس وصف عارض زیبای تو
فقرۂ واللیل نعت جعد عنبر سای تو
ز اشتیاقِ عارضت ای خواجۂ عالی جناب
بیقرارم اشکبارم نی خوری دارم نہ خواب
من ندارم طالع بیدار تا بینم بخواب
آفتابی آفتابی آفتابی خوش بتاب
آن شبی وصل کہ آمد جبرئیلِ با صفا
بہر پا بوست ملائک صف زدہ فرش سما
در رحمت بکشودہ حق ابواب جنات العلیٰ
عرش و کرسی با قلم خود را نمودہ آنجلا

کای وجودت باعث ایجاد اینہر سرا دوست
کلک صنعت مظہرِ حق رحمۃ للعالمین
از طفیل مقدم آن شہسوار ملک و دین
عرش و فرش و کرسی و افلاک و فردوس برین
آئین این مظہر لولاک بر طقم گوست (آیتے)
آدم از کتم عدم ہرگز نہ گشتے آشکار
ناشدی بر جان ابراہیم آتش لالہ زار
از دمِ عیسی نگشتی مردہ را جان و بار
غیر آن شاہ رسل این درجۂ علیا کرا ست
وای من صل با مل شر ہر یک از اسمای تو
سورۂ والنجم رمز درجۂ علیای تو
آیتِ انا فتحنا رایت والای تو
حسبک اللہ کین ہمہ فرقان ترا مدح و ثنا ست
جان پر از غم دیدہ پر نم سینہ چاکم دل کباب
زندگی بی روی زیبا بتوم گشت عذاب
ای برای حق بر آ از پردۂ خود بے حجاب
کز فروغ نور رخسارت دو عالم پر ضیا ست
گفت حق میخواندت برخیز ای صدر الوریٰ (صدر العلیٰ)
نہ فلک از گردش خود ماندہ حیران جابجا (بر)
حوریان باہم ز دیدار تو دارند مژدہا (داوند)
خالق ارض و سما مشتاق دیدار شما ست

چون شنید این مژده از روح الامین خیر البشر	شاد بر جست از سر بالین آمد سوی در
دید براق عجیبی برق سیر و باد پر	پا بنهاد اندر رکاب آن بادشاهی بحر و بر
چون بروی زین نشست آن خسرو عالی قدر	از مکان و لامکان بگذشت در لمح البصر
ماند اندر سدره از وی جبرئیل راه بر	گفت من نتوانم ای شه و ترا حق رهنماست
پس عنان بر دوشت آن شاه سریر لامکان	رفت تا جایی که من حیرانم از نام و نشان
محو شد در ذات بیچون است آنچون و چنان	دیدن و گفتن بهم آمیخت بی صوت و بیان
گفت حق ما و تو هم و نیست غیری در میان	گفت هستی تو نه ام من ای کریم مستعان
گفت بخشیدم بروی تو گناه امتان	اختیار و حکم تقدیر و رضای ما تراست
قدر هجده سال دنیا آن امام المرسلین	بود اندر حجله بیکیف حق خلوت نشین
هرچه حق گفتی شنیدی آن شه ملک یقین	هم اسرار نهان و هم ز تحقیقات دین
پس نزول قهقری فرمود آمد بر زمین	سیر او عشر عشیر یک نفس می دان یقین
حلقه می جنبید و بالین گرم بود از شش آیین	قصه مسخ یهودی معجز این ماجراست
ای ابوبکری نور اوج خلافت آفتاب	ای ترا فاروق اعظم غمگسار و فتحیاب
ابن عفان جامع قرآن شه عالی جناب	حیدر صفدر علی مرتضی مالک رقاب
من سگ درگاه اهل بیتم از صدق و صواب	بسته اند از حب ایشان در گلوی من طناب
مهر شان کردم صفی از هر دو عالم انتخاب	خاک پای آل زهرا در دو چشم تو تیاست

و له فی نعته بطریق المسدس

سر عاشق فدای الفت اوست	جان نثار قدوم حضرت اوست
جگر الماس خوار نعمت اوست	سینه باغ بهار نکهت اوست
دل سراپرده محبت اوست	دیده آیینه دار طلعت اوست

احدی نیست اندرین گلزار	بی تمنائی عشق بی سروکار
کس بگل دل نہاد وکس برخار	کس ببرگی خوش است کس ببہار
تو و طوبی و ما و قامت یار	فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
گرچہ از عشق داورم بدو کون	گوشہ چشم نادرم بدو کون
بخدا اگر دل آورم بدو کون	کوس شاہی براورم بدو کون
منکہ سر در نیاورم بدو کون	گردنم زیر بار منت اوست
مطرب دل بگوش جان امشب	گفت ای دور ماندہ از مطلب
شکوہ یار را میار بلب	گرچہ عاشق کش است و لا مشرب
گر من آلودہ دامنم چہ عجب	ہمہ عالم گواہ عصمت اوست
پیش زین گرچہ بود فتر چشم	چشم بود و نبود گوہر چشم
شد چو مبعوث شمس خاور چشم	نگہ دیدہ گشت اکثر چشم (انور)
بی خیالش مباد منظر چشم	زانکہ این گوشہ خاص خلوت اوست
نام او ہست صیقل دلہا	مہر او دیدہ راست نور افزا
در جلالش ز فہم ماست ورا	لا تعد است ہم و لا تحصی
منکہ باشم دران حرم کہ صبا	پردہ دار حریم حرمت اوست
تا نہاد او قدم بجبہہ خاک	شد زمین رشک عالم افلاک
گشت منسوخ دفتر املاک	بتقاضای آیت لولاک
من و دل گر فدا شدیم چہ باک	غرض اندر میان سلامت اوست
قرص خورشید گرچہ نور افزاست	لیک معنی ماہ و اختر ہا است
وقت وقت شہنشہ بطحا است	لی مع اللہ گواہ این معنی است
دور مجنون گذشت نوبت ماست	ہر کرا پنج روز نوبت اوست

نائب حق چو اوست در دو سرا | پس کرا زهره و کرا یارا
کہ بجز حکم یا نہد بیجا | اول و آخر اندرین صحرا
هر گلے نو کہ شد چمن آرا | اثر از رنگ و بوی صحبت اوست
کامرانی روز و عشرت شب | بربط و چنگ و نغمہ مطرب
ساقی و شیشہ و شراب عنب | ملت و کیش مذهب و مشرب
ملکت عاشقی و کنج طرب | هرچہ دارم زیمن صحبت اوست
هر کرا شد بخاک کویش جا | از خودی رست زد بہ پیشش پا
تخت جمشید حشمت کسرا | چشم حق بین خود صفی بکشا

فقر ظاهر مبین کہ حافظ را
سینہ گنجینہ محبت اوست

در مدح شریف حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ تعالی عنہا

کہ دارد این چنین خورشید تابانے کہ من دارم
شهاب ثاقب دل نیر جانے کہ من دارم
ندارم هیچ باک از آتش دوزخ کہ در محشر
کریمہ جرم بخش بحر احسانیکہ من دارم
شفیعہ هر دو عالم نور ایمان حضرت زهرا
کلید گنج رحمت شد بعصیانے کہ من دارم
سگ آل عبائش را بپا افتم سرش گردم
بلاگردان شوم قربان کنم جانیکہ من دارم
نباشد ای صفی تاریک و تنها خانہ گورم

زحبِ آل احمد شمع ایمانے کہ من دارم ؛

ولہٗ فی منقبت حضرت الخلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سحر کز پرتوِ خورشید خاور	زمین و آسمان گردد منور
نسیمِ صبح در گلشن زند سر	چو بلبل مطرب جان بر کشد گر
سرایدا این غزل با دیدۂ تر	سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابابکر است شمع دین و ایمان	عمر سر رشتۂ اسلام و ایقان
امام کعبۂ جان ہست عثمان	علی شاہ ولایت میر میدان
بگویم دمبدم از حبِ ایشان	سرم خاک رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است یارِ غار احمد	عمر فرمان روائی شرعِ امجد
زعثمان جمع شد احکام سرمد	علی صیقل گرِ دینِ محمد
مرادِ من شود حاصل چو گردد	سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر تقی صدیق اکبر	عمر فاروق اعظم میر لشکر
جہان از نورِ عثمان شد منور	علیِ مرتضیٰ ساقی کوثر
بود ہر یک شفیعِ من بمحشر	سرم خاک رہ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است خورشید درخشان	عمر بر اوج عدلش ماہ تابان
منور تر ز نجم ثاقب عثمان	علی در بحر ہمت ابر نیسان
بود وردِ دلم اسمای ایشان	سرم خاک رہ ہر چار سرور

ابوبکر

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است یارِ اولینش
بو و عثمان امیرِ سیومینش
کسے نبود چو ایشانان قرینش۔
عمر رونق دہِ اسلام و دینش
علی باشد وصیِّ آخرینش۔
سرم خاک رہِ ہر چار سرور

ولی

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است فردوسِ معلّٰے
بو و عثمان در و قصرِ محلّٰے
بحشر بس بود این چار مارا
عمر طوبیٰ انوارِ تجلّٰے
علی چون چشمۂ کوثر مصفّٰے
سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است شاہ ملکِ ایقان
امیرِ اہلِ عرفان است عثمان
ببین کین چار تن ہستند یکجان
عمر کشورستان سالارِ میدان
علی در صفدری ہا شیرِ میدان
سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است چون عرشِ معظم
بناشد کلکِ عثمان از قلم کم
تمنائی جز این معنی ندارم
عمر با وسعتِ کرسی است ہمدم
علی بر نسخۂ لوح ست اعلم
سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

خداوندا بحقِ صدقِ بوبکر
بحلمِ کاملِ عثمان داور
بلطفِ خود کنی در روزِ محشر
بانصافِ عمر فاروقِ اکبر
بعلمِ صفدرِ حیدر دلاور
سرم خاکِ رہِ آن چار سرور

انور

اَبُوبَکر و عُمَر و عُثمان و حَیدَر

صفی شرمندۂ از کردار زشت است — بجز عصیان دگر تخمی نکشت است

ولی چون مہر شان بر جان سرشت است — بفضل حق سزاوار بہشت است

بآب چشم تر بر دل نوشت است — سرم خاک رہ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

مثنوی فی مدح جناب امام ربانی محبوب سبحانی فرید یزدانی کاشف اسرار سبع المثانی خازن رحمت رحمانی صدیق ثانی غوث الخلائق غواص الحقائق مطلع الرموز والاشارات منبع الفیوض والبشارات واقف اسرار مقطعات قرآنی و متشابہات فرقانی قیوم ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ و قدس سرہ الاقدس

آن محمد طینت و احمد بنام — صاحب تجدید شاہ خاص و عام

بدر فرقان نیر برج کمال — بانی بنیان دین تاج الرجال

فرد کامل کاشف سر یقین — داور اقلیم جان سلطان دین

روی پاکش در شمائل با نبی — آن چنان بد کہ حسن ابن علی

چون صدف عالم چو گوہر بود او — اندرین اعراض جوہر بود او

بعد پیغمبر در اقلیم شہود — این چنین شاہے نیامد در وجود
از نگاہش بس شقی و راہ زن — بایزید وقت گشت و بوالحسن
روش گر زندیق دیدی یک زمان — صدق ورزیدی و گردیدے بجان
یوسفانہ تا نقاب از رخ کشود — ماہ و اختر ہا نمودندش سجود
گشت خاک پای آن عالی قدر — سائر اقطاب را کحل البصر
گوہر عرفان غرائب سفت او — گوش دل را راز دیگر گفت او
دیدۂ حق بین او بی بیش و کم — یک نظر می دید تا لوح و قلم

الکنز

قبلۂ اشیای عالم بودہ است
فرد کامل غوث اعظم بودہ است

مراجعت مصنف از منقبت بہ نعت

من بمدح آن امام رہ نمون — داد معنی دادمی لیکن کنون
غالب آمد اندرین حالت مرا — جذب عشق حضرت خیر الورا
من بسوی فرع می گشتم دوان — اصل آمد برد سوی خود کشان
داشتم با فرع او گفت و شنود — فرع سوی اصل خود راہم نمود
زاحمد ظلی ہمی گفتم سخن — احمد اصلی مقابل شد بمن
مظہر حق شمع بزم لایزال — نجم ثاقب بدر اوج بی زوال
کلک صنعت موجب اظہار کل — شافع یوم الجزا خیر الرسل
او بقلاب محبت در زمان — برد سوے خود مرا با دلکشان
چون عنان اختیار از من بود — پس در معنی بروی من کشود
دید طوطی شکرستان وفا — یافت بلبل گلبن باغ وفا

بقا

غنچهٔ گلزار طبع من شگفت
قمری بستان جان آمد بگفت

لاجرم در شکر این لطف و عطا
می‌سرایم طرح دیگر در ثنا

گرچه در عجزم ز وصف ذات او
گویم از اسمای زاکیات او

الله الله مدح اسمایش کنم
تا ز اسمی با مسمی وا رسم

گوش نه ای محرم اسرار یار
بشنو از من شرح نام آن نگار

گوش نه بشنو ز من ای یار غار
شرح نام آن شهِ عالی تبار

آن رسولِ خاص و محبوب خدا
سرورِ کونین و ختم الانبیا

قبله‌گاهِ جسم و جان خاکیان
سجده‌گاهِ تارکِ افلاکیان

از پی مجد و علا و فتح باب
شد مسمی با دو اسمِ مستطاب

در کلام اقدسِ ربانیش
هست مسطور آن دو نام نامیش

گفت اندر مژدهٔ قولِ مسیح
اسمه احمد تعالی الله صریح

هم مکرر چند جا اندر سُوَر
حق محمد گفت و داد از وی خبر

در رشادِ هر دو عالم این دو نام
هر یکی خاصیتی دارد تمام

عالم روح و ملک را تربیت
در نخست از اسم احمد بوده است

وز محمد فیض ارشاد و هُدا
میرسد ارواح هم اجساد را

زانکه شامل هست این نام شریف
با همه اجساد و ارواح لطیف

هر یکی این نام را در قرب حق
ماورای خلق امر و نه طبق

یک ولایت از پی عز و کرم
هر یکی را هست از قدر و عظم

آن ولایت که ز نامِ احمد است
از محمد با احد اقرب تر است

زانکه آن میمی که احمد شد از و
هست در اسم محمد یک بدو

نکته باریک آمد اینجا ای عزیز
کو مگو افتاد در عشق تمیز

نکته باریکست اینجا ای عزیز

کز نہایم

گر نگویم بسته ماند سرّ دوست — ور بگویم مغز بشگافد به پوست
ور نگویم دل نمی گیرد قرار — ور بگویم چون شود انجام کار
اندرین جا چون صراط آمد سخن — حق نگهدارد ز لغزش پای من
نیست گرچه مقصدِ جانم صفی — زاین دو اسمی غیر یکذاتِ نبی اسما
لیک من در فرق شرح این دو میم — همچو برگِ بید می لرزم ز بیم
این معارف بس عجیب است و شگرف — مشکل است اظهار آن یعنی بحرف
حلقهٔ میمی که اندر احمد است — از غوامض های سرّ ایزد است
هم کنایت از تعین روح او است — هم اشارت که قریب است و بدوست
لی مع الله جرعهٔ جام وی است — خطبهٔ لولاک بر نامی وی است
یا ابیتُ عند ربی رام او است — من رآنی قد رای الحق کام اوست
هم از این میم است کز خیر البشر — احمدِ بی میم آمد در خبر نظر
گفت قبل از میم روحی جسد — خلعت نامم احد بود از احد
وز محمد این دو میم با فتوح — یک تعین از جسد دیگر ز روح
نقش بست اسمی محمد زان دو میم — گرد در بر خلعت نور آن قدیم
حلقه های آن دو میم عارضی — گرد در گوش از برای بندگی
پس محمد چون احد باشد قدیم — نیست حالت جز دو طوق آن دو میم
یک چون آمد شد از بد ظهور — بعد هر الفی تغیر در امور
لاجرم اندر تعین جسم آن — بعد الف آمد فتور ناگهان
آن تعین میم اولاش شکست — جای او الف الوهیت نشست
شد مبدل میم اول با الف — تا محمد گشت احمد در الف
چون تعین میم جسمانی گسست — آن تعین روحیش قوت گرفت

قرب دیگر یافت روح پاک او ... جان فدای حلقهٔ فتراک او
بعد زین حالت بدیوان اجل ... عزّ آن سرور فزون آمد ز حد
کار بارش از دو طوق بندگی ... بایک آنجا امید آن هم معنوی
ای خوش آن دم که کمال آن وحید ... از دو طوق بندگی بایک رسید

غنچهٔ اقبال او گل گل شگفت
بعد ازان سرّیست که ناید بگفت

وله ایضاً فی مدح الشیخ شریف سنا قدس الله تعالی سره الاقدس

دوش تا شد نظر رخسارهٔ دلدار بود ... بی گل رویش نگه در دیدهٔ ما خار بود
گاه در دیر و حرم گه خانقاه میکده ... در بدر رسوا گردیدیم و در دل یار بود
گاه در بتخانه گه در مسجد و گه میکده ... هر طرف رفتیم ما را جلوهٔ دلدار بود
بانی دین شیخ احمد شاه تجدید هزار ... فخر عالم شرف انسان خواجهٔ ابرار بود
از کمال لطف در درج دل تنگم سپرد ... آن دُرّ مکنون که با او ز احمد مختار بود
وصف درگاهش چگویم آنکه چون بیت العتیق ... کعبهٔ ارباب دل یا قبلهٔ احرار بود
از نسیم مصرعهٔ عاشق گل باغ جم شگفت ... شبکه در دل جلوهٔ رنگین خیال یار بود
آنچه بردازمن برهمن جام می ساقی خم ... زهد و تقوی و ریا با جبّه و دستار بود

شوق
عزّ
صادق

وله فی مدح الشیخ حضرت خواجه شریف سرّه قیوم امام محمد معصوم رضی الله تعالی عنه

قطب دوران امام معصوم ست ... فرد دوران امام معصوم ست
قبلهٔ انس و سجده گاه ملک ... کعبهٔ جان امام معصوم ست
بانی سرّ حق آیت رحمت ... فضل و احسان امام معصوم ست

یزدان

خواجه خوجگان

خواجہ خواجگان شیخ شیوخ
پیر پیران امام معصوم است

در بشر نور قدس حق روپوش
سر یزدان امام معصوم است

قطب ارشاد قبلۂ عالم
شاہ شاہان امام معصوم است

در فنا دیل جان حق جویان
شمع ایمان امام معصوم است

بجگر تشنۂ زلال وصال
آب حیوان امام معصوم است

بعد اصحاب تابعین کبار
شرف انسان امام معصوم است

زان امانت کہ عاجز آمد چرخ
حامل آن امام معصوم است

بالوہیت و رسالت و بعث
نص و برہان امام معصوم است

ای صفی درد صعب جان ترا
چیست درمان امام معصوم است

ولہ ایضاً فی مدحہ الشریف قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس

حجۃ اللہ امام معصوم است
آیت اللہ امام معصوم است

قطب قیوم و غوث ہر دو ثقل
ولی اللہ امام معصوم است

در جہان قائم مقام رسل
کیست باللہ امام معصوم است

جالس حضرتش جلیس خدا است
رؤیت اللہ امام معصوم است

دست بر دست اوست دست نبی
ید اللہ امام معصوم است

نائب کامل رسول خدا
شہد اللہ امام معصوم است

خضر راہ صفی بکعبۂ ذات
شکر اللہ امام معصوم است

فی مدح قدوۃ العلماء الراسخین وارث الانبیاء و

المرسلین کاشف سرا قرآن مجید شیخ محمد سعید رضی اللہ تعالی عنہ

پری خو لاے کہ من دیدم نمی گنجد بہ تعبیری
شود مجنون مصوّر گر کشند رنگش بتصویری

علاج نیست جز می کہنہ دُرد غفلت ما را
شکست توبہ لازم شد نخواہم کرد تقصیری

ندارم قاصدے تا نامہ سوئے دوست بنویسم — بقریسم
ہمیں بس اضطرابی دل بود ایمائے تحریری

بزم عیش بے لعل تو مستان نگاہت را
نباشد موج می در ساغر جان کم ز زنجیرے

غبارم تو تیائے چشم طور و دیدہ بیضا است — کورنش
منم خاکسترے برق نگاہی جلوہ تاثیرے

بگلشن بے گل روئے تو چون سیر ہوس گیرم
بچشم غنچہ پیکان است ہر شاخ گلشن تیرے

بہار گریۂ غم گو کہ ویران خانۂ دل را
بجز سیل سرشک دیدہ دشوار است تعمیرے

بکام تلخ و جان خشک افیون خوار ہجرانت
خیال بوسۂ کنج لبت شہد است ہم شیرے

چمن سرسبز و گل خندان ہوا شاداب بلبل مست
بہار آمد مبارک باد بر دیوانہ زنجیرے

ز تر جرمی و زہد خشک گر آگاہ شوی زاہد

عبادت لعن بیگوید تراطاعات تکفیرے

زموج خط خشک بوریا خواندم کہ اے زراق
ترا تعظیم تعزیر است استشہار تشہیرے

بہ بیماری نگاہش ناصحے دیگر نمے باید
بجز درد درون و نالۂ دل آہِ شبگیری

شہنشاہی ولایت مظہر حق خازن الرحمۃ
در اقلیم صباحت سرور ملک بیبن میری

خلیل آسا امام راہنما بر جادۂ خلّت
ندیدہ زیر گردون دیدۂ انجم چنین پیرے — بعد احمد

سعید و اسعد و مسعود بختے آیت فضلے
مس نحس شقاوت را سعادت بخش اکسیری

درین بستان نوای بلبل بیدل خوشم آمد
برنگ غنچہ خوابے دیدہ ام ای صبح تعبیری

در آغوش خیالم آن پری پیکرے گنجد
صفی تا شیشۂ ہستی است نتوان کرد تسخیرے

در مدح شریف تاج الاولیا وارث الانبیا قیوم زمان مجدد مائۃ
ثانی عشر غوث الجن والبشر کاشف اسرار الٰہی
حضرت شیخ حاجی محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گویم اکنون از امام المتقین — بانیِ دین کاشف سرّ یقین

شمس عرفان بدر اوج کبریا — نور مطلق شمع بزم اجتبا

غوث اعظم مرجع جن و بشر — شاه تجدید سنن اثنا عشر   صد

فرویزه وان مظهر معصوم حق — قطب دوران مبدء قیوم حق

عیسیِ جانها کلیمِ طورِ دل — صبغة الله کعبهٔ دل نور دل

از خوارق و از کرامات عجیب — بود بیحد و حساب او را نصیب

بالاصالت بود آن صاحب کمال — ثانی شیخ خود اندر حال و قال

چون شهِ کنعان در اقلیم شهود — گوی از اخوان بطفلی در ربود

همچو والد آن شهِ کون و مکان — تاج عالم بود فخر انس و جان

خلعتِ قیومی او را بد ببر — افسر غوثیتش بر فرقِ سر

عروة الوثقی باو گفت و شنید — بهر این مسکین تبرائی که دید

گفت از نسل تو آید در وجود — بوالعجب فردے بالطاف ودود

کو یگانه عصر خود باشد چو من — بل خلیفه حق بود اندر زمن

بر همه ذرات عالم زامر هو — همچو خور تابنده باشد نور او

از محیطِ فرش تا عرش علا — جمله زو یابنده ارشاد و هدا

اندرین دیر کهن زان نامدار — در وقوع آید عجائب روزگار

بیچاره   ای خدای پاک بیچون و چنان — دستگیر و چارهٔ بیچارگان

این صفی بشکسته دل مسکین گدا — دارد امیدِ عطا بی انتها

حاملِ بار امانت شد بجهل — لطف کن از قوتش آور بفعل

بر سرش ز چار صد آفت است — دست برگیرش که وقت رافت است

از حواس خمسه خسته جان شده — شش جهت را چار طبعش ره زده

خاطرش

خاطرش اندر شکنج ابتر است ز رو جانش پای بندش در رهست
یوسفش در بطن ماهی شد زبون از کرم آور ز ظلماتش برون
ماه کنعانش فتاده در چهی نیّر دل زبر ابرنا گهی
ای بحق شاه قرآن مجید کن در آغوش آنچه در گوشم رسید
وی بحق سائر ربّانیان گوهر گنج نهانش کن عیان

تا کند جان اندران حالت نثار
هر دل افسرده را بخشد بهار

در مدح شریف و اقفا سرا تنزیل صاحب کمال و تکمیل قدوة العاشقین امام العارفین عارف بی بدیل شیخ محمد اسماعیل رضی الله تعالی عنه

دلا چگونه نشینی ز دیدن گلزار بیا بسیر گلستان که آمد است بهار
چه بسته تو در این موسم بهار زبان بگو چو طوطی شیرین بیان شکر گفتار
بمدح شاه ولایت زبان خود کن پاک بوصف اهل صفا صاف ساز این منقار
بمدح قدوه اقطاب شیخ اسمٰعیل نما ترنم رنگین که سامع اند اخیار
جمال اهل حقیقت کمال مجد و علا چراغ نور طریقت بمجلس ابرار
امام سرور عشاق عارفان زمان ظهور شمس هدا برگزیده جبّار
گرفته است از و افتخار قطبیت ولایت است از و در جهان با شنشهار
دلش چو منبع اسرار فیض ربانی است جبین او شده بی شبهه مصدر انوار

غلام همت

غلام ہمت آن قطب شد صفی کہ دلش	شدہ است مطلع انوار مصدر اسرار

در مدح سر قطب الاقطاب غوث الاحباب سرمست بادہ قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دل ازان غلام معصوم است	دیدہ آن غلام معصوم است
عاشقانہ بسمع جان بشنو	داستانِ غلام معصوم است
کعبہ جان سجدہ گاہِ ملک	آستانِ غلام معصوم است
جنت اہل دل درین عالم	خاندانِ غلام معصوم است
رائج الوقت درجہان امروز	زرِ کانِ غلام معصوم است
چیست روشن تراز مہ و خورشید	دودمانِ غلام معصوم است
ہر کجا عاشقیکہ زندہ دل است	جانفشانِ غلام معصوم است
نخل طوبے و سدرۃ لاہوت	آشیانِ غلام معصوم است
روضہ خاد گلشن فردوس	بوستان غلام معصوم است
اعظم از عرش او سع از کرسی	لوح جان غلام معصوم است
برتر از عرش و نقش شانے	بے نشان غلام معصوم است
مطلع شمس خاوری نبوے	شرق جان غلام معصوم است
آنچہ می تافت بر دل صدیق	در روان غلام معصوم است
چون عمر نطق او در آخر کار	بلسان غلام معصوم است
آن متاعی کہ داشت ذی النورین	بدکان غلام معصوم است
پر زالوان نعمت حیدر	خوان جان غلام معصوم است
آنچہ ظاہر شد از مجدد الف	در نہان غلام معصوم است
مظہر مہر عروۃ الوثقے	لعل کان غلام معصوم است

آن بجاے

آن جمالی کہ صبغۃ اللہ داشت
بعد ازان غلام معصوم است

نسخہ جامع ہمہ اقطاب
ترجمان غلام معصوم است

ای خوشا بخت کاین گدا امشب
میہمان غلام معصوم است

دین و ایمان جسم و جان صفی
در امان غلام معصوم است

ایضاً فی مدح الشریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جان بیمار غمش را با مسیحا کار نیست
درد عاشق را دوا جز شربت دیدار نیست

مظہر رنگین خیال جلوہ جان بخش یار
جز دل حیرت پرست و دیدۂ بیدار نیست

ترک دنیا کردہ پا بر افسر شاہی زدن
در طریق عشقبازان کمتر از این کار نیست

رہ روند در خواب غفلت رہزن جان خود است
وای بر آنکس کہ در راہ خطر بیدار نیست

راز می خواران چہ داند زاہد ظاہر پرست
کہ بجز طاعت فروشی کار این مکار نیست

قطب عالم فرد دوران شاہ معصوم و لے
کم ز اصحاب رسل و ز مجمع ابرار نیست

این جواب آنکہ در مدحش غیاثی گفتہ است
کم ز شاہ نقشبند و خواجہ احرار نیست

ہست مصراع دل از رنگین کلامت اے صفی
نیست یک خار و خس کو صد چمن گلزار نیست

در مدح شریف حضرت مولٰنا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہ العزیز

بود ہستی چو حباب است تو ہم میدانی
زندگی نقش بر آب است تو ہم میدانی

عمر براق تر از برق بہار است درو
عالمی پا بر کاب است تو ہم میدانی

اہل محفل لعغانند کہ در حجلہ شمع
پر پروانہ حجاب است تو ہم میدانی

ساقی از لطف بدہ جام شرابی کہ مرا
خوشتر از قند گلاب است تو ہم میدانی

قطب اقطاب شہ روم جلال الدینم
عارف عالی جناب است تو ہم میدانی

نا تشنگیم جز ... عشق ... از ... نیست

جان او سجدہ گہ عالم قدس است و دلش | کعبۂ اہل صواب است تو ہم میدانی
نیست او ختم رسل لیک کلامش بخدا | معجز ام کتاب است تو ہم میدانی
فیض روحش پی سرسبزی بستان وجود | اللہ اللہ چو سحاب است تو ہم میدانی
جان بناہا زشرر دیو رجیم ہشدار | دل ز دوستانش کباب است تو ہم میدانی
چیست آن جرعۂ رنگین کہ تو داری در جام | گفت آن بادۂ ناب است تو ہم میدانی
گر خماریست ولت زود بمیخانہ درآ | صیقل جان تو شراب است تو ہم میدانی
ضبط انفاس خوشش است آنکہ درین حجلہ شمع | پر پروانہ حجاب است تو ہم میدانی

صفی این مصرعہ دل دوز غیاث الدین است
علم بے عشق حجاب است تو ہم میدانی

قد فرغت من تسوید الخاتمۃ بالسلامۃ ونسئل اللہ سبحانہ وتعالی حسن الخاتمۃ مع الکرامۃ لی ولسائر المسلمین ولجمیع امۃ محمد علیہ وعلی آلہ افضل التحیۃ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

رباعی للجامع عفی عنہ و رضی اللہ تعالی عنہ

ناظم بقلم چو ماہی خردہ نگار | زآغاز دلو سطش رساند آخر کار
گفتم بخرد کہ نام یار بخش گوہی | گفتا کہ قد تمت عمدۃ المقامات شمار

تمت بالخیر

کاتب ہذا کتاب خادم اہل اللہ دولۃ التمیز ناچیز سراسر بے تمیز محمد عبدالغنی نقشبندی بن محمد دین ساکن قریہ [illegible] ضلع گوجرانوالہ

دیں

ایجیسٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری گیٹ لاہور باہتمام چوہدری محمد اسلم پرنٹر طبع شد

اردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیومیہ

مصنفہ جناب صاحبزادہ بزرگوار حضرت مولانا خواجہ کمال الدین شیخ محمد احسان معصومی مخدومی

یہ کتاب مستطاب حضرات قیوم اربع رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات میں ایسی جامع اور مکمل ہے کہ اس کی مثل اور کوئی کتاب نہیں کتاب ہذا کے چار حصے ہیں ہر حصہ میں ایک ایک قیوم کے حالات بہ تفصیل ذیل درج ہیں :-

رکن اول در احوال حضرت خزینۃ الرحمۃ محبوب سبحانی شہباز لامکانی امام ربانی مجدد الف ثانی قیوم اول رحمۃ اللہ علیہ مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات و حادثات زمانہ و واقعات سلطنت وغیرہ +

رکن دوم :- در احوال حضرت عروۃ الوثقےٰ معصوم زمانی قیوم ثانی حضرت خواجہ **محمد معصوم علیہ الرحمۃ** مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات و حادثات زمانہ و واقعات سلطنت وغیرہ +

رکن سوم :- در احوال حضرت امام حزب اللہ حجۃ اللہ قیوم ثالث خواجہ **محمد نقشبند** ثانی **علیہ الرحمۃ** مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات عالیہ معہ واقعات و حادثات سلطنت زمانہ وغیرہ +

رکن چہارم :- در احوال حضرت پیر دستگیر قیوم زمان خلیفۃ اللہ سلطان الاولیا قیوم رابع خواجہ **محمد زبیر** رضی اللہ عنہ مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل قیومیت و مکاشفات و کرامات معہ واقعات و حادثات سلطنت زمانہ وغیرہ +

اس کتاب کو جو ہر نایاب کو بڑی تلاش و تجسس کے بعد بہم پہنچا کر اردو ترجمہ کرا کے چھپوایا گیا ہے امید ہے کہ عاشقان دربار مجددیہ اور دلدادگان سرکار معصومیہ و خاکبوسان حضرت حزب اللہ فدایان بارگاہ خلیفۃ اللہ اسے حرز جان بنائیں گے۔ اور خاکساران طبع کنندگان کو دعائے خیر سے یاد فرمائینگے **قیمت** جلد اول ہر حصہ ۲؎ **قیمت** جلد دوم ہر حصہ ۲؎ **قیمت** معہ مجلد

نوٹ:- کتاب **عمدۃ المقامات** کے ملنے کا پتہ اللہ والے کی قومی دوکان لاہور بازار کشمیری +

اشتہار

اللہ والے کی قومی دکان مالک **ملک چنن الدین** خلف **ملک فضل الدین** ککے زئی **تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور**

کتاب طریق النجات

درین زمانہ فتنہ و فساد کہ سموم زہر آلود بدعت و المحاد فضائے دلکشائے اسلام را مکدر ساختہ۔ و نونہالان حدیقہ اسلام بعضے بہ تقلید اروپا نضارت ایمان و طراوت تدین و ایقان را در باختہ اچنان در بحر تلبیس مستغرق اند کہ راس المال ملت را بر باد دادہ اند۔ و از ساحل نجات بدور افتادہ۔ بعد ازین شرذمہ دیگر آنچنان است کہ بتقلید شیخ نجد از محبت حبیب خدا شافع روز جزا صلے اللہ علیہ وسلم کہ گل سر سبد ایمان است مشام جان شان حظے بر نداشتہ است و تخم عقیدت اولیائے امت در مزرعۂ مذہب شان نہ کاشتہ گروہے ہم ازینہا راہ تقلید ائمہ کبار کہ سر سر تحقیق و اعتبار است نیز گذاشتہ و طائفہ دیگر کہ بتقلید ابن سبا از فضیلت و وقار خلفائے کبار کہ سقف بلند کعبہ اسلام را وجود ذی جود شان مثل چار دیوار است منکر بودہ راہ بغض و عناد پیمودہ اند۔ و بہ بدزبانی و بے ادبی گوئے سبقت ربودہ در چنین آوان ظلمت بطلان این گروہ ہائے باطلہ بر متبعان ملت حنیف و شرع شریف آنچنان مور و ملخ وار یورش آوردہ اند و دائرۂ حیات اسلامی تنگ کردہ کہ شیشۂ صبر و شکیبائی مذاق ساغر آشام شراب طہور اہل اسلام را بر سنگ زدہ از انمیان حضرت حامی سنت ماحی بدعت ناہج مناہج حقیقت و معرفت حضرت مرشدی و والدی و قبلہ خواجہ حاجی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم در کتاب فوق مشعل ہدایت بدست گرفتہ راہنمائے گمراہان تیہ ظلمات و بادیہ ضلالات گردیدہ فرمودہ اند۔ و صراط مستقیم شریعت و حقیقت و عرفان و معرفت را نمودہ اند۔ اصلش چونکہ بلسان عربی مبین بود راقم آثم محمد ہاشم کان اللہ لہ برائے افادۂ عام ترجمہ اش بزبان اردوئے شیرین کردہ مطبوع نمود طالبان را باید کہ زودتر از خریداری او بہرہ گیرند۔ ہدیہ یکروپیہ کلدار (عہ)

عنوان

حکیم محمد ہاشم مجددی مقام سائینداد ڈاکخانہ ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ